سُلطانِ کربلا

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

مکتبۂ نوریہ رضویہ ○ گلبہ گ اے ○ فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

سُلطانِ کربلا

(حصہ اول)

تالیف :

ابُو الوَفا قاری فیضُ المُصطفٰے عتیقی

مکتبۂ نُوریہ رضویہ ○ گلبرگ اے ○ فیصل آباد
گلبرگ اے فیصل آباد فون : 041-2626046

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	———	سلطان کربلا (حصہ اوّل)
مؤلف	———	ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی خطیب جامع مسجد عزیزیہ واٹر سپلائی روڈ، سرگودھا
طابع	———	سیّد حمایت رسول قادری
کمپوزنگ	———	ورڈ زمیکر
ایڈیشن	———	دوم
سن اشاعت	———	جنوری 2008ء
صفحات	———	552
مطبع	———	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	———	مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد
قیمت	———	400 روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11- گنج بخش روڈ، لاہور 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون: 2626046

عتیقی کتب خانہ جامع مسجد عزیزیہ واٹر سپلائی روڈ سرگودھا

Marfat.com

الانتساب

فقیر اپنی اس تالیف کو حضور پُرنور، شافع یوم النشور، رسول اکرم، شفیع معظم، نورِ مجسم، سیّد مرسلاں، شفیع عاصیاں، نبی غیب داں و سیّد بیکساں، سیاح لامکاں، مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، سراج السالکین، مدنی تاجدار، مطلوب کردگار، سرورِ کائنات، فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، مختار کائنات، خلاصہ موجودات، حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، شافع روزِ جزا، راز دار رب العلاء، سیّدنا و مولانا **محمد مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ واصحابہ وبارک وسلم علیہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت کرتا ہے۔

تجھ سے در، در سے سگ سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

سگِ کوچہ دیار مدینہ
ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

Marfat.com

النذر

فقیر اپنی یہ تالیف حضور پرنور والی کائنات ﷺ کی مقدّس بیٹی ملکہ تقدس و طہارت شہزادی ملک عصمت و عفت' طاہرہ' نیرہ' منوّرہ' عابدہ' زاہدہ' راکعہ' ساجدہ' صدیقہ' عتیقہ' عفیفہ' حنفیہ' عالمہ' راضیہ' مرفیہ' آمنہ' امینہ' راحمہ' راشدہ' سیّدہ' مخدومہ کائنات حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نذر کرتا ہے تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنی بیٹی کی محبت کے صدقے فقیر پر نظر کرم فرما دیں۔ سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے توسل سے فقیر اپنی اس تالیف کو اپنی زوجہ محترمہ ام کلثوم عتیقہ کی نذر پیش کرتا ہے جو دن رات صبح و شام ہر نماز کے بعد تہجد اور نوافل کے بعد فقیر کیلئے دعائیں کرتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری زوجہ کو بار بار میٹھے میٹھے مدینہ طیبہ کی زیارت کی سعادت نصیب فرمائے اور ہر بیماری پریشانی دکھ سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔

آمین ثم آمین

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

Marfat.com

الاھداء

فقیر اپنی اس تالیف کو امام اہلسنّت مجدد دین و ملت نائب غوث اعظم، ثانی ابوحنیفہ، کشتہ عشق رسول محدث بریلوی الحافظ القاری حضرت علاّمہ مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی نور اللہ مرقدہ کے حضور ہدیہ پیش کرتا ہے جنہوں نے نجدیت کی تاریکیوں میں گستاخان رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام، گستاخان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، گستاخان اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے سینوں پر عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام عشق صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین عشق اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے چراغ جلا کر لوگوں کے دلوں کو سرکار کے پیار کا خزینہ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر بے شمار رحمتوں برکتوں کا نزول فرما کر فقیر عتیقی سے بھی خوب دین کا کام لے اسے بھی یار کی سچّی غلامی نصیب فرمائے۔ (آمین)

امام اہلسنّت کے توسل سے فقیر اپنی اس تالیف کو محدث اعظم پاکستان امام لمناظرین فخر المحدثین ولی کامل قلندر فیصل آباد حضور قبلہ حضرت العلاّمہ مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے جنہوں نے پورے پاکستان میں امام اہلسنّت کا فیضان جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر کروڑہا رحمتیں برسائے اور آپ کے صدقے سے فقیر عتیقی کو بھی علم لدنی کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

امام احمد رضا کا ادنیٰ سپاہی
ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی رضوی

Marfat.com

اَلْبَرَکَۃْ

فقیر اپنی اس تالیف کو سلطان الاولیاء غوث زمان فخر السالکین عمدۃ الواصلین حضور سیّدنا و مولانا حضرت شاہ صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ المعروف زندہ پیر گھمگول شریف والی سرکار کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر کروڑہا رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے جن کی روحانی نظر کرم سے فقیر ہر میدان میں کامیاب آور کامران ہے انشاء اللہ قیامت تک کامیاب ہی رہے گا۔

پھر آپ کے توسل پاک سے آپ کے لخت جگر پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب ولایت قلندر گھمگول شریف حضور پیر حضرت بادشاہ صاحب نقشبندی مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر مبارک دراز فرمائے اور آپ کے صدقے سے اللہ تعالیٰ فقیر کی ہر میدان میں مدد فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی
نقشبندی شرقپوری

Marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ
الانتساب	۳
النذر	۴
الاھداء	۵
اَلبَرْکَۃُ	۶
نگاہِ اوّل	۱۳
پہلا وعظ مبارک	۱۷
مقامِ اھلِ بیت	
انسانیت کی ہدایت	۱۸
قریبی کون ہیں	۳۳
امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ	۳۷
قرآن اور اہل بیت رضی اللہ عنہم	۴۱
ایمان داری	۴۳
قرآن اور مولا علی رضی اللہ عنہ	۴۶
آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت	۵۳
حب آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فائدہ	۵۵
اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت	۶۰
آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت	۶۶

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
سچا محب کون؟	۷۰
دشمنان آل نبی ﷺ کی سزا	۷۴
یزید کے حامی	۸۰
یزید کا اصلی بیٹا	۸۲
دوسرا وعظ مبارک	۸۶

اہلِ بیت اطہار کون؟

آیت کریمہ کا ترجمہ اور تشریح	۸۷
آل نبی ﷺ کی سچائی	۹۱
ناپاک اشیاء	۹۵
اہل بیت رضی اللہ عنہم کون	۱۰۵
ہمارا عقیدہ	۱۰۷
اختیار کلی	۱۱۵
اپنی اہل بیت رضی اللہ عنہم	۱۲۲
فیصلہ کن بات	۱۲۸
نجران کے عیسائی	۱۳۵
عیسائیوں کے مسئلے	۱۴۱
مناظرہ مباہلہ	۱۴۷
مباہلہ کا چیلنج	۱۵۱
مباہلے کا منظر	۱۵۲
انعامِ ربانی	۱۶۵
پنجتن پاک رضی اللہ عنہم کا واسطہ	۱۷۶

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
تیسرا وعظ مبارک	۱۹۵
محبت صحابہ اور اہل بیت	
عرب کی تاریخ	۱۹۷
اٹل فیصلہ	۲۰۵
محبت صدیق رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ	۲۰۸
مولا علی رضی اللہ عنہ کی تعظیم	۲۱۸
مولا علی رضی اللہ عنہ کا چلو	۲۲۵
جنتی ٹکٹ	۲۲۸
بیعت صدیق رضی اللہ عنہ	۲۳۳
جنازہ صدیق رضی اللہ عنہ	۲۴۲
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ	۲۴۹
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ	۲۵۴
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ایک بہتان	۲۵۶
امام باقر رضی اللہ عنہ کا اعلان	۲۶۳
فیصلہ کن بات	۲۶۴
سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ	۲۶۸
سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسرال	۲۷۰
امام حسین رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رشتہ	۲۷۴
امام حسین رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رشتہ	۲۷۵
خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا رشتہ	۲۷۷
شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ	۲۹۲

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
صحابہ کے دور میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا مقام	۳۰۰
مولا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے	۳۰۳
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۳۰۹
یمن کے حُلّے	۳۱۷
اہل بیت کی غلامی	۳۲۳
ایران کی شہزادی رضی اللہ عنہا	۳۲۶
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مولا علی رضی اللہ عنہ	۳۳۱
سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے رشتہ	۳۵۱
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ سے رشتہ	۳۵۳
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت	۳۵۶
حکومت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ	۳۶۱
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مولا علی رضی اللہ عنہ کا کردار	۳۶۵
مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد	۳۷۴
شیعہ حضرات سے سوال	۳۷۲
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رشتہ	۳۸۵
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹیاں	۳۸۷
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ازواج اور اولاد	۳۹۱
شیعوں کی دعا	۳۹۴
مولا علی رضی اللہ عنہ اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۳۹۸
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان	۴۰۵
مولا علی رضی اللہ عنہ کا علم اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا	۴۰۹

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا مقام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان	۴۱۳
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۴۲۶
حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۴۲۷
آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غلامان نبی رضی اللہ عنہم	۴۳۲
ایک سیدزادی صاحبہ	۴۴۰
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	۴۴۹
حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	۴۵۵
حضرت پیر سیال لج پال رحمۃ اللہ علیہ	۴۶۳
چوتھا وعظ مبارک	۴۶۶
دو موتی	
ترجمہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ	۴۶۶
ہمارا دستور	۴۶۹
عشاق مفسر	۴۷۱
علی رضی اللہ عنہ کی اولاد، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد	۴۷۲
حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بیٹا کہنے کی وجہ	۴۷۴
مدنی پھول	۴۷۷
محبت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۴۸۱
دو جنتی پھول	۴۸۹
جرأت اور سرداری	۵۰۰
حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے ناز	۵۰۱
آقا کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے بے پناہ محبت	۵۰۴

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
کشتی	۵۰۷
جنتی جوڑے	۵۱۰
حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا گم ہونا	۵۲۵
شان حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۵۲۸
مقابلہ	۵۳۰
یا بابا خط کس دا چنگا ہے کس دا ماڑا	۵۳۱
مقام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	۵۳۸
جنگل کی ہرنی	۵۴۳

Marfat.com

ذخیرہ
کتب خانہ • لاہور پاکستان • محمد حبیب احمد ٹھٹھوی نقشبندی مجددی

نگاہِ اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لائق ہیں جو کائنات کے ذرے ذرے کا خالق و مالک ہے۔ پھر بے حد درود وسلام ہوں سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ کے لال پر جس کے صدقے سے اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار مخلوقات کو پیدا فرما کر دنیا آباد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حساب مرتبہ شکر ہے کہ اس نے مجھ جیسے فقیر حقیر اور نالائق طالب علم سے اپنا اپنے حبیب ﷺ اور اپنے حبیب ﷺ کے غلاموں کا ذکر لکھوانا شروع فرمایا۔ جب فقیر نے پہلی کتاب ماہِ اجمیر لکھی یقین جانئے مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ یہ تحریر کا سلسلہ چلتا چلتا اس موڑ پر پہنچ جائے گا کہ پاکستان اور دنیا بھر کے لوگ میری کتابوں کو پڑھ پڑھ کر مجھے خطوط کے ذریعے، ٹیلی فون کے واسطے اور ملاقات کا شرف بخش کر دادو تحسین دیتے رہیں گے اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد فرمایا کریں گے۔ پچھلے دنوں کی بات ہے فقیر راولپنڈی گیا جس دوست کا مہمان بنا وہ بھی ایک جید عالم تھا ان کو ایک اور عالم ملنے کیلئے تشریف لائے وہ سلام کر کے بیٹھ گئے باتوں باتوں میں وہ اپنے دوست عالم سے پوچھنے لگے کہ ان صاحب کا کیا تعارف ہے یہ کون صاحب ہیں؟ تو میرے دوست عالم نے فرمایا یہ وہ علاّمہ عتیقی صاحب ہیں جنہوں نے ذوق خطیب لکھی ہے جن کا مطالعہ کر کے علماء جمعہ پڑھاتے ہیں وہ صاحب بڑے خوش ہوئے محبت سے فرمانے لگے عتیقی صاحب یقین جانئے کہ پنڈی کے ہر خطیب کے پاس آپ کی کتابیں موجود ہیں

Marfat.com

جنہیں پڑھ کر وہ لوگوں کو بھی سناتے ہیں اور آپ کے لیے دعائیں بھی کرتے ہیں۔ مجھے یہ بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ الحمد للہ فقیر کی تالیفات کو علماء کرام پسند فرمارہے ہیں جب میں پنڈی سے سرگودھا اپنے شہر پہنچا تو چند دنوں کے بعد ایک ٹیلی فون آیا سلام کے بعد ٹیلی فون کرنے والے دوست نے فرمایا علاّمہ عتیقی صاحب میں شیخوپورہ سے بول رہا ہوں ویسے میں رہتا انگلینڈ میں ہوں پھر فرمانے لگے عتیقی صاحب آپ کی کتاب سلطانِ کربلا کب آ رہی ہے؟ فقیر نے عرض کیا انشاء اللہ عنقریب' پھر وہ فرمانے لگے آپ کی کتابوں کی آمد بڑی سلو (Slow) ہے بڑی آہستہ ہے آخر وجہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور آپ انگلینڈ میں مرہتے ہیں انگریزوں کے علاقے میں آپ کا بسیرا ہے آپ کو کیسے پتا چل گیا کہ فقیر کی کتابیں بھی ہیں۔ علاّمہ صاحب فرمانے لگے آپ حیران نہ ہوں بلکہ یقین کریں آپ کی ساری کتابیں ماہِ اجمیر ذوقِ خطیب انگلینڈ کے ہر عالم ہر مقرر مدرس' ہر خطیب کے پاس ہیں میں سن کر حیران ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے فقیر نے انگلینڈ نہیں دیکھا لیکن فقیر کی تالیفات انگلینڈ پہنچ چکی ہیں۔ بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرات اب چھٹی تالیف چھٹی تصنیف سلطان کربلا اول آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ فقیر نے یہ کتاب بڑی ہی محنت سے لکھی ہے بڑے عشق سے بڑے پیار سے لکھی ہے' بڑے ادب آداب کے ساتھ لکھی ہے۔ عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام عشق آل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عشق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ڈوب کر لکھی ہے۔ پھر اس کتاب میں شان صحابہ اور اہل بیت کی محبت کا اضافہ کیا ہے۔ امید ہے قارئین کو طلباء کو علماء کرام کو عوام الناس کو یہ کتاب ضرور پسند آئے گی۔ حضرات اگر کتاب پڑھ کر لطف آئے سرور آئے' پڑھتے پڑھتے آمنہ کے لال کی محبت موجزن ہو آجائے تو سمجھ لینا یہ میرا کمال نہیں یہ محنت کا ثمر نہیں یہ سب کمال ہے' یہ سب عطا ہے میرے سوہنے سوہنے پیارے رب العالمین کی اور نظر

Marfat.com

کرم ہے میرے سوہنے پیارے نبی ﷺ کی اور فیضان ہے میرے مرشد عکس شیر ربانی قلندر شرقپور شریف حضور میاں غلام احمد علیہ الرحمۃ کا اللہ تعالیٰ نے یار کے صدقے میرے مرشد کے صدقے یہ میٹھی میٹھی تحریر مجھ جیسے کم علم سے لکھوائی۔ اگر کوئی چیز پسند نہ آئے' لطف نہ آئے تو سمجھ لینا یہ فقیر کے گناہوں کا اثر ہے' یہ فقیر کی کم علمی کی نحوست ہے۔ اگر بات پسند آ جائے تو پھر بخل نہیں کرنا کنجوسی نہیں کرنا بلکہ اپنے پیارے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اے خالق کائنات صدقہ اپنی رحمت کا' صدقہ یار کے پیار کا' صدقہ آلِ نبی ﷺ کا' صدقہ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا' صدقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا' کہ فقیر کے علم میں' عمل میں' عمر میں' آواز میں' جان واولاد میں' کاروبار میں' رزق حلال میں برکتیں ہی برکتیں عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

میں بھی دعا کرتا ہوں اے خالق کائنات صدقہ یار کی اداؤں کا اس کتاب کو چھاپنے والوں پر پڑھنے والوں پر آگے سنانے والوں پر لوگوں کو خرید کر تحفہ دینے والوں پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرما اور بار بار میٹھے میٹھے مدینہ پاک کے جلوے نصیب فرما۔

حضرات میں اپنے پیارے بھائی سیّد حمایت رسول قادری کا نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ وہ بڑے ہی خوبصورت طریقے سے فقیر کی کتابوں کو چھاپ کر پورے پاکستان میں پہنچا رہے ہیں اور بار بار ٹیلی فون کے ذریعے فقیر کو جلدی جلدی کتابیں لکھنے کا حکم دے کر حوصلہ بڑھاتے رہتے ہیں۔

پھر میں اپنے پیارے بھائی ٹھیکیدار محمد اشرف نقشبندی صاحب کا' اپنے بھائی ملک محبوب عالم اعوان نقشبندی صاحب کا' اپنے پیارے بھائی طاہر محمود نقشبندی صاحب کا مشکور وممنون ہوں جن کے تعاون سے فقیر اس کتاب کو ترتیب وتدوین کے مراحل سے گزار کر آپ کی خدمت میں پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے

Marfat.com

اللہ تعالی میرے ان بھائیوں کی ہر جائز تمنّا پوری فرما کر حضور علیہ والسلام کی غلامی نصیب فرمائے۔ (آمین) حضرات اس بات کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ

کملی والے حبیب دیاں محفلاں وچ گج وج کے آؤنا چاہیدا اے
لباں تے سلاماں دی گونج ہووے سج دھج کے آؤنا چاہیدا اے
وضو کر کے تے نیویں دھون کر کے سر کج کے آؤنا چاہیدا اے
ہووے جتھے وی ذکر حبیب دا ناصر اوتھے بھج کے آؤنا چاہیدا اے

والسلام طالب دعا

خادم العلماء والاولیاء

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

سرگودھا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا وعظ مبارک

مقامِ اہل بیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ ۔(پارہ ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۲۳)

ترجمہ: اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ فرما دیں میں نہیں مانگتا اس دعوت حق پر کوئی معاوضہ مگر پیار کرو میری قرابت سے۔

محترم حضرات!

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیت کریمہ کا ایک حصہ آپ حضرات کی خدمت میں حصول برکت کی خاطر تلاوت کیا ہے۔ انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں امام الانبیاء حبیب کبریا' سرکار مدینہ' سرورِ قلب وسینہ' سدرہ کے راہی' اللہ تعالیٰ کے پیارے ماہی' سیّدنا مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی پیاری اہل بیت کی عزت وعظمت شان ومقام کے سلسلے میں چند گزارشات پیش کروں گا دعا کرو خالق کائنات مجھے حق بیان کرنے آپ کو سننے پھر ہم سب کو اس پر عمل کرنے اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

Marfat.com

انسانیت کی ہدایت

میرے دوستو خالق کائنات نے انسانیت کی ہدایت کیلئے مخلوق کو سیدھا راستہ دکھانے کیلئے اپنے بندوں کو جہنم سے بچانے کیلئے اس زمین پر اس آسمان کے نیچے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کو معبوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے' ہر رسول نے' ہر پیغمبر نے دنیا میں تشریف لاکر خالق کائنات کی توحید کا پرچم بلند کیا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانت کا اعلان فرمایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ ایک ہے' خالق کائنات وحدہ لاشریک ہے' وہ جسم سے پاک ہے' وہ والدین سے پاک ہے وہ اولاد سے پاک ہے وہ آنے سے پاک ہے' وہ جانے سے پاک' وہ کھانے پینے سے پاک ہے' بے مثل ہنے بے مثال ہے' اس کا کوئی ثانی نہیں کوئی شریک نہیں کوئی برابری کرنے والا نہیں۔ بس وہ ہمیشہ سے کلا ہے بس اللہ ہی اللہ ہے۔ ہر نبی نے دنیا میں آکر یہی اعلان فرمایا تا کہ لوگ جہنم سے بچ کر جنت کے وارث بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی رضا میں آ جائیں۔ قرآن مجید کا مطالعہ کر کے دیکھو قرآن پاک کے نورانی باغ کی سیر کر کے دیکھو' خالق کائنات نے قرآن مجید میں چند نبیوں کا بڑے پیار سے بڑی محبت سے ذکر فرمایا کہ میرے رسولوں نے لوگوں کو کیسے اسلام کی تبلیغ فرمائی' کیسے میری توحید کا پرچم بلند فرمایا۔ سیّدنا نوح علیہ السلام اللہ تعالی کے بڑے جلیل القدر نبی تھے۔ آپ جب نبوّت کا تاج پہن کر دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو توحید کا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام دیا۔ خالق کائنات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ ۔ اور بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا' فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا وہ اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال رہے۔ (پارہ ۲۰ سورۃ عنکبوت آیت ۱۴) کرتے کیا رہے خالق کائنات

Marfat.com

فرماتا ہے: قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّنَھَارًا : کہ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی اے خالق کائنات اے ساری کائنات کو پالنے والے میں نے رات دن اپنی قوم کو تیرے دین کی دعوت دی ہے لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ عرض کرتے ہیں: فَلَمْ یَزِدْھُمْ دُعَاءِیْ اِلَّا فِرَارًا : میری دعوت کے باعث ان کی نفرت میں ان کے دور ہونے میں اور اضافہ ہوا ہے۔ (پارہ ۲۹ سورۃ نوح' آیت ۵)۔ حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے خالق کائنات میں نے ساڑھے نو سو سال تک تیری وحدانیت کا پرچم پوری قوم کے سامنے دن رات گلی گلی کوچے کوچے نگر نگر بلند کیا ہے لیکن میری قوم ماننے کے بجائے مجھ سے اور تیری توحید سے دور ہوتی جاتی ہے۔ میرے دوستو' حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کتنی سنگ دل تھی کتنی کفر میں مضبوط تھی کہ اللہ تعالیٰ کے نبی دن رات تبلیغ فرماتے ہیں لیکن وہ دور بھاگتے ہیں سیّدنا نوح علیہ السلام جس زمانے میں نبی بن کے دنیا میں تشریف لے گئے اس وقت پوری دنیا کی کل آبادی چھیالیس لاکھ تھی ساڑھے نو سال کی تبلیغ کے نتیجے میں صرف اسی بندے مسلمان ہوئے۔ اللہ اکبر باقی سارے لوگ بے ایمان کے بے ایمان رہے۔ (تفسیر نورالعرفان ۶۳۴) یہ کون تھے؟ حضرت نوح علیہ السلام' مگر قربان جاؤں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یار پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آقا پر' سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مولا پر' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابے پر' حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے نانا پر مولا علی رضی اللہ عنہ کے ویر پر' سنیوں کے پیر پر' میرے آقا نے صرف تیئس سال اسلام کی تبلیغ فرمائی وہ بھی دن رات نہیں چوبیس گھنٹے نہیں صرف ہفتے میں ایک بار یا دو بار وعظ فرماتے لیکن جب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو چھ لاکھ بندے کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو چکے تھے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار تو وہ خوش نصیب تھے جنہوں نے سرکار کی زیارت کر کے کلمہ پڑھ کر شرف صحابیت بھی حاصل کیا۔ سبحان اللہ پھر کیوں نہ کہوں

Marfat.com

کیہہ اعجاز نظر وچ تیری تے جیہڑا آوے او وک جاوے
پیشانی تے چمک نورانی تے وچ نیناں کجل سہاوے
خلق تیرے نے موہ لئی دنیا تے کوئی ورلا جان بچاوے
اعظم ایڈا سوہنا ساقی. سانوں کدھرے نظر نہ آوے

خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سیّدنا نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال توحید کا پرچم بلند کیا تمام دن رات خالق کائنات کی توحید کا پرچار کیا لیکن بدقسمتی سے صرف اسی بندے مسلمان ہوئے باقی سارے کفر پر اڑے رہے پھر ہوا کیا؟ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا : انہیں اپنی خطاؤں کی وجہ سے پانی میں غرق کر دیا گیا فَاُدْخِلُوْا نَارًا : ''پھر انہیں جہنم کی آگ میں داخل کر دیا گیا''۔ (پارہ ۲۹ سورۃ نوح آیت ۲۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنہوں نے میرا اور میرے نبی ﷺ کا انکار کیا میں نے پانی کا سیلاب بھیج کر ان سب کو غرق کر کے جہنم میں پہنچا دیا صرف زمین پر وہی لوگ بچے جنہوں نے خالق کائنات کی وحدانیت اور سیّدنا نوح علیہ السلام کی رسالت کا اقرار کیا وہ لوگ جو بچ گئے پھر شکر بجالائے پھر سارے اکٹھے ہو کر اپنے نبی سیّدنا نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بڑے ادب سے بڑی محبت سے عرض کرنے لگے حضور آپ نے ہم پر بڑا ہی کرم فرمایا ہے بڑی ہی مہربانی فرمائی ہے کہ ہم بتوں کے پجاری تھے آپ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا پجاری بنا دیا ہم پتھروں کے سامنے جھکنے والے تھے آپ نے ہمیں مالک حقیقی کے سامنے جھکنا سکھا دیا ہم غرق ہونے کے قابل تھے آپ کی نگاہ کرم سے ہم غرق ہونے سے بچ گئے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی کچھ خدمت کریں آپ کی بارگاہ میں کچھ مال کا نذرانہ پیش کریں۔ آپ کی خدمت میں کچھ تحفے تحائف پیش کریں' آپ کو دنیا کا مال پیش کریں۔ سیّدنا نوح علیہ السلام نے فرمایا میں کوئی عام مولوی نہیں' امام

Marfat.com

نہیں، خطیب نہیں، واعظ نہیں، مقرر نہیں بلکہ خالق کائنات کا نبی ہوں ٹھہرو اس مالک سے اس خالق سے بھی مشورہ کرلوں کہ تمہارا نذرانہ، تمہارا مال قبول بھی کروں کہ نہیں؟ خالق کائنات کے نبی نے چہرۂ انور آسمان کی طرف اٹھایا، عرض کیا! اے خالق کائنات اے مالک ملک قدرت نے آواز دی کیا بات ہے میرے پیغمبر؟ حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی اے رب کائنات یہ تیرے بندے میرے امتی مجھے تبلیغ کے بدلے تقریر کے بدلے، صراط مستقیم کے بدلے، کلمہ پڑھنے کے بدلے، میری خدمت کرنا چاہتے ہیں مجھے نذانہ دینا چاہتے ہیں۔ مجھے کچھ تحائف دینا چاہتے ہیں ان کے تحائف ان کے ہدیے ان کے لائے نذرانے قبول کرلوں؟ قدرت نے مسکرا کر فرمایا میرے نبی ہو کر میرے پیارے ہو کر میرے رسول ہو کر دنیا داروں کے تحائف لینا چاہتے ہو ہماری بارگاہ میں کس چیز کی کمی ہے، کس چیز کی تھوڑ ہے وہ کائنات کا کون سا خزانہ ہے وہ کائنات کی کون سی نعمت ہے جو میرے دربار میں نہیں، میرے پاس نہیں میرا سب کچھ تیرا ہی تو ہے میرے یاروں کا ہی تو ہے۔ سیّدنا نوح علیہ السلام نے عرض کی اے مولا کریم تیری کرم نوازی لیکن تیرے بندوں اور اپنے امتیوں کو کیا جواب دوں؟ خالق کائنات نے فرمایا ان کو کہہ دو کہ اے میری قوم میں اس تبلیغ کے بدلے میں اس محنت کے صلے میں ان تقریروں کے عوض تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ اس کا بدلہ اس کا معاوضہ اس کا صلہ میرا اللہ عزّ وجل ہی مجھے عطاء فرمائے گا۔ سیّدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو فرمایا اے میرے غلامو! تمہاری محبت کا شکریہ لے جاؤ اپنا مال لے جاؤ اپنے نذرانے مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ قوم نے عرض کی وجہ کیا ہے؟ سیّدنا نوح علیہ السلام نے جواب دیا۔ **وَيٰقَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا** : اے میری قوم میں اس تبلیغ کے بدلے تم سے کوئی مال نہیں لیتا۔ **اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ** ۔ اس کا اجر تو اللہ تعالیٰ ہی پر ہے۔ (پارہ ۱۲، سورۃ ھود آیت ۲۹) میرے دوستو! غور فرماؤ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کے نبی نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ فرمائی مگر ہدیئے نہیں لیے نذرانے نہیں لیے اس طرح آپ قرآن پڑھیں اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے اپنی قوم کو تبلیغ کی سیدھا راستہ دکھایا مگر اجرت نہیں لی۔ سیّدنا ھود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی تھے آپ نے کئی برس اپنی قوم کو صراط مستقیم کی تبلیغ فرمائی توحید کا پرچار کیا لوگوں کو اسلام کی دعوت دی پھر اپنے غلاموں کو اپنے اُمتیوں کو بتایا کہ **وَیٰقَوْمِ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مَالًا**: اے میری قوم میں اس تبلیغ کے بدلے تم سے کچھ اجر کچھ صلہ کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ **اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ** بلکہ اس کا صلہ اس کی مزدوری اس ذات کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ (پارہ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۵۰)۔ حضرت ھود علیہ السلام کے بعد حضرت سیّدنا صالح علیہ السلام تشریف لائے آپ بھی کئی سال تک اپنی قوم ثمود کو اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے ایمان کا راستہ بتاتے رہے توحید کے ڈنکے بجاتے رہے اور ساتھ یہ بھی اعلان فرما دیا۔ **وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ** کہ اے میری قوم میں اس تبلیغ کے بدلے تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ **اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**' میرا اجر تو اس ذات پر جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (پارہ ۱۹' سورۃ شعرا آیت ۱۴۵)۔ سیّدنا صالح علیہ السلام کے بعد سیّدنا لوط علیہ السلام تشریف لائے آپ بھی اپنی قوم کو کئی سال تک برے کاموں سے منع فرماتے رہے سیدھے راستے کی تلقین فرماتے رہے' توحید کا پیغام سناتے رہے ساتھ یہ بھی اعلان فرما دیا کہ **وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ**۔ اے میری قوم! اس محنت کے بدلے' اس وعظ و نصیحت کے عوض میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔ **اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ**' میرا اجر میری مزدوری اس خالق کائنات کے ذمہ کرم پر ہے جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ (پارہ ۲۰' سورہ شعرا آیت ۱۶۳)

سیّدنا لوط علیہ السلام کے بعد سیّدنا شعیب علیہ السلام ایک بستی والوں کیلئے

111416

Marfat.com

نبی بن کر تشریف لائے آپ بھی اپنی قوم کو کافی عرصہ اسلام کے احکامات کی تبلیغ فرماتے رہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا سبق پڑھاتے رہے اور ساتھ یہ بھی فرماتے رہے کہ وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ : اے میری قوم اس تبلیغ کے بدلے اس تقریر کے صلے میں میں تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا کچھ معاوضہ طلب نہیں کرتا کیونکہ' اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ' اس کا اجر اس اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو کائنات کے ذرّے ذرّے کو پالنے والا ہے۔ (پارہ ۱۹' سورۃ شعراء آیت ۱۸۰)

محترم سامعین! یہ چند مثالیں ہیں وگرنہ ہر نبی نے اپنی قوم کو یہ بات فرمائی کہ میں تم سے تبلیغ کے بدلے' تقریر کے صلہ میں کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے یہی بات فرمائی' حضرت یوسف آئے یہی بات فرمائی' حضرت ذکریا آئے یہی بات فرمائی' حضرت یحییٰ علیہم السلام آئے یہی بات فرمائی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے یہی بات فرمائی۔ غرضیکہ ہر نبی نے ہر رسول نے یہ بات فرمائی۔ اب سارے نبیوں کے بعد سارے رسولوں کے بعد باری آگئی آمنہ کے لعل کی عبداللہ کے دُر یتیم کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے یار کی حضرت جبرئیل کے آقا کی کائنات کے والی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی۔ میرے آقا ﷺ جب ختم نبوّت کا تاج پہن کر دنیا میں تشریف لائے تو میرے نبی ﷺ نے بھی توحید کا پرچم تھام کر رسالت کی پگڑی پہن کر مکّہ کے بازاروں میں طائف کے راہ گزاروں میں مدینہ کی گلیوں میں عرب کے میدانوں میں خالق کائنات کی وحدانیت کا پرچار کیا اپنی رسالت کا اعلان فرمایا کہ! اے لوگو قُلْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهَ تُفْلِحُوْا ۔ اگر کامیابی چاہتے ہو' جہنم سے بچنا چاہتے ہو' جنت میں جانا چاہتے ہو اللہ عزّ وجل کو راضی کرنا چاہتے ہو' اپنی عاقبت سنوارنا چاہتے ہو' اپنی بگڑی بنانا چاہتے ہو تو آؤ اس بات کی گواہی دو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' کوئی پرستش کے قابل نہیں کوئی خالق نہیں' کوئی ستار غفار نہیں' کوئی بخشنے والا نہیں

Marfat.com

مگر اللہ تعالی اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے اور آخری رسول ہیں۔ سبحان اللہ میرے نبی ﷺ نے جب یہ اعلان فرمایا تو سرکار کے اعلان پر ایک انقلاب آ گیا' ایک عجیب تبدیلی آ گئی' ایک عجیب کیفیت بن گئی وہ لوگ جو بت پرست تھے خدا پرست بن گئے' جو ظالم تھے عادل بن گئے' جو ڈاکو تھے امین بن گئے' جو راہزن تھے راہبر بن گئے' متکبّر تھے عاجز بن گئے' جو جہنمی تھے جنتی بن گئے جو بے ادب تھے با ادب بن گئے' جو لٹیرے تھے محافظ بن گئے' جو ایک دوسرے کے دشمن تھے وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ گویا ہر طرف بہار ہی بہار آ گئی رحمت ہی رحمت چھا گئی کرم ہی کرم ہو گیا۔ ایک ہندو شاعر ہری چند نے جب تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا اور سرکار کی نگاہ سے کیسے دنیا میں انقلاب آیا تو تھا ہندو پر بات بڑی اونچی کر گیا تھا بت پرست پر بات بڑے پتے کی کر گیا تھا بے ایمان پر بات عاشقوں والی کر گیا کون سی کہ

اِک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
خاک کے ذروں کو ہم دوش ثریا کر دیا
کس نے ذرّوں کو اٹھایا۔ اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
آدمیت کا غرض سامان مہیا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہ سال مکّہ شریف میں اعلان توحید اور رسالت فرمایا۔ لوگوں کو ایمان کی دولت تقسیم فرمائی' ایمان کے خزانے لٹائے سرکار خالق کائنات کے حکم سے مدینہ تشریف لائے۔ دس سال مدینہ شریف

Marfat.com

میں اسلام کے پرچم کو لہرایا' دین کے جھنڈے کو بلند فرمایا۔ دنیا دور دور سے آتی میرے کملی والے کے در سے فیض یاب ہو کے جاتی کئی کئی دن دور دور سے قافلے آتے وہی رک کر اسلام کے احکامات سنتے پھر چلے جاتے سرکار کے لنگر میں کوئی کمی نہیں آتی۔ سرکار ﷺ کے خزانے دن رات سمندر کی طرح بہتے رہتے۔ اللہ غنیٰ' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکار جب مدینہ شریف تشریف لائے سرکار کے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا سرکار کوئی کام نہیں کرتے کوئی تجارت نہیں کرتے' کوئی زمینداری نہیں' کوئی دکانداری نہیں کرتے لیکن اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ نو ازواج پاک ہیں پھر ہر روز دور دور سے قافلوں کی صورت میں لوگ آتے ہیں کئی کئی دن رہتے ہیں ان سب کا خرچہ کھانا پینا سرکار کے گھر پاک سے پورا ہوتا ہے۔ سرکار پر بڑا بوجھ ہے تو مدینہ شریف کے انصاری صحابہ جو کھاتے پیتے تھے مالی طور پر مضبوط تھے زمیندار تھے تاجر' دکاندار تھے وہ سب اکٹھے ہو کر سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض کی آقا ہم ایک عرض کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: کہو! عرض کی سرکار اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا ہی کرم فرمایا ہے مہربانی فرمائی ہے رحمت فرمائی ہے کہ آپ کو ہمارے پاس بھیجا ہے۔ سرکار آپ کے آنے سے پہلے ہم جہالت' ظلمت کے اندھیرے میں بھٹک رہے تھے' ہم گناہوں کے دریاؤں میں ڈوب چکے تھے لیکن آپ کے صدقے خالق کائنات نے ہمیں ایمان عطا فرمایا۔ ہدایت عطا فرمائی شرک اور کفر کے گڑھوں سے نکال کر صراط مستقیم کا راستہ دکھایا ہم جہنم میں پہنچ چکے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدقے ہمیں جنت کا وارث بنایا۔ سرکار ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ آپ کے گھر کے اخراجات ہیں پھر دور دور سے مہمانوں کی بھی آمد ہوتی ہے اور بظاہر آپ کی آمدنی کوئی نہیں' کمائی کوئی نہیں' کاروبار کوئی نہیں' تجارت کوئی نہیں' زمین کوئی نہیں تو اس سلسلے میں ہم سب یہ حقیری سی پونجی حقیر سا نذرانہ یہ معمولی سا

Marfat.com

ہدیہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں یہ مال یہ سونا یہ چاندی یہ نقدی قبول فرما کر ہمیں خدمت کا موقع عطا فرمائیں ان شاء اللہ آئندہ بھی ہم آپ کی خدمت کرتے رہیں گے۔ سرکار یقین جانئے اگر آپ نے ہمارا حقیر سا ہدیہ نذرانہ تحفہ قبول کر لیا تو ہمیں بے حد خوشی ہوگی۔ بڑی مسرت ہوگی کہ ہماری کمائی سرکار نے قبول فرما کر ہمیں غلامی کا شرف بخشا ہے۔ اللہ غنی سرکار نے سنا مسکرا پڑے تبسم فرمایا لیکن مال نہیں لیا' ہوتا آج کل کا کوئی مبلّغ' کوئی مقرر' کوئی واعظ' کوئی علاّمہ' کوئی عالم' کوئی مولوی وہ فوراً شکریہ بھی کرتا اور قبول بھی کر لیتا۔ لیکن سرکار کوئی عام مبلّغ' عام مقرر' عام مولوی' عام علاّمہ' عام مفکّر نہیں تھے بلکہ خالق کائنات کے رسول تھے' محبوب تھے' پیارے نبی تھے۔ فرمایا ذرا ٹھہرو میں خالق کائنات سے ذرا مشورہ تو کر لوں کون خالق کائنات؟ جو زمین کا خالق' آسمان کا خالق' فرشیوں کا خالق' عرشیوں کا خالق' نوریوں کا خالق' ناریوں کا خالق' انسانوں کا خالق' حیوانات کا خالق' نباتات کا خالق' اٹھارہ ہزار مخلوق کا خالق' کون خالق؟ جس نے آپ ﷺ کو نبی بنایا رسول بنایا' اپنا یار بنایا' کائنات کا ہادی بنایا' نبیوں کا امام بنایا' کائنات کے ذرے ذرے کا نبی بنایا۔ میرے آقا تیرے آقا کائنات کے آقا نے اپنا چہرہ والضحیٰ آسمان کی طرف بلند فرمایا۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی قدرت مسکرا پڑی۔

فرمایا: جبرائیل' میکائیل' اسرافیل' عزرائیل اے ملائکہ! عرض کی جی فرمایا زمین کی طرف نگاہ کرو میرا یار آسمانوں کی طرف چہرہ اٹھا کر کچھ کہنا چاہتا ہے۔ سبحان اللہ دوستو دنیا کا رواج ہے بڑا دیکھے چھوٹا دیکھتا ہے باپ دیکھے بیٹا دیکھتا ہے' استاد دیکھے شاگرد دیکھتا ہے' پیر کیلئے مرید دیکھتا ہے' بزرگ دیکھے ماننے والے دیکھتے ہیں صدقے جاؤں کملی والیا تیری عظمت' تیری شان پر تیرے جاہ وجلال پر تو چہرہ اٹھائے تو آپ رب دیکھتا ہے۔ گویا رب کائنات نے فرمایا! دنیا کا رواج ہے بڑا دیکھے چھوٹا دیکھتا ہے لیکن محبوب ہم تیرے ناز اٹھاتے ہیں دیکھ تو سہی میں

Marfat.com

بڑا ہو کر تجھے دیکھتا ہوں پھر اکیلا ہی نہیں میرے فرشتے بھی دیکھتے ہیں ہو سکتا ہے کوئی، نجدی کوئی گستاخ سن کر جل جائے کباب ہو جائے سیخ پا ہو جائے، دیکھو ناں جی یہ واعظانہ باتیں ہیں۔ یہ بریلویوں کی مشرکانہ باتیں ہیں، گستاخوں کا منہ بند کرنے کیلئے خالق کائنات نے قرآن مجید میں یہ مسئلہ کھول کر بیان فرما دیا کہ اَلَّذِیْ یَرٰاكَ حِیْنَ تَقُوْمَ، میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ وہ ہے جو تجھے دیکھتا ہے جب بھی محبوب تو کھڑا ہوتا ہے۔ (پارہ ۱۹، سورۃ شعرا آیت ۲۱۸) ناں ناں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ اے میرے حبیب صبر فرمائیں اپنے رب عزّ وجل کے حکم سے کیوں؟ اس لیے کہ فَاِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا بے شک آپ ہر وقت ہماری نظروں میں ہیں۔ (پارہ ۲۷، سورۃ طور آیت ۴۸) قربان جاؤں فرمایا اَعْیُنِنَا تو ہماری نظروں کے سامنے ہے اُعْیُنِنَا جمع کا صیغہ، فرمایا کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ محبوب میں بھی تجھے دیکھتا ہوں میرے فرشتے بھی تجھے ہر وقت دیکھتے رہتے ہیں۔ محبوب ساری دنیا میری طرف دیکھتی لیکن میں تجھے ہی دیکھتا ہوں، سبحان اللہ، پھر کیوں نہ کہیں کہ

سوہنے جگ تے ہور وی ہون پر تیرے توں تھلے
تیری ساریاں سوہنیاں وچوں تے ہوگئی بلے بلے
ساری دنیا رب نوں لوڑے تے رب تینوں سنہڑے گھلے
ساری دنیا رب دل تکدی تے رب تکدا ایں تیرے ولے

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سرکار مدینہ ﷺ نے اپنا چہرۂ انور آسمانوں کی طرف کیا عرض کی اے خالق کائنات آواز آئی کیا بات ہے میرے حبیب، عرض کی! اے رب کائنات یہ میرے صحابہ میری خدمت کیلئے میری محبت کی خاطر میرے پیار کی خاطر دنیا کا مال مجھے ہدیے کے طور پر میری خدمات کے بدلے میری تبلیغ کے عوض، میری تقریر کے صلہ میں دینے آئے ہیں ان کا ہدیہ ان کا مال،

Marfat.com

ان کے تحائف قبول کرلوں؟ خالق کائنات نے آواز دی اے میرے حبیب، اے والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفوں والے، یٰسین کے سہرے والے طٰہٰ کے تاج والے، مازاغ کے ڈورے والے، مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کی زبان والے الم نشرح کے سینے والے، یداللہ کے گورے گورے ہاتھوں والے لولاک کی دستار والے، اپنے غلاموں سے کہہ دو اپنے صحابہ سے کہہ، نذرانہ دینے والوں سے کہہ دو خدمت کرنے والوں کو سنا دو اے میرے غلامو! بے شک میں نے تمہیں تبلیغ کی، میں نے تمہارے سامنے تقریریں کیں میں نے تمہیں کلمہ پڑھایا۔ میں نے تمہیں جہنم سے بچا کر جنت کا ٹکٹ دلوایا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی پہچان کرائی، میرے صدقے سے ہی تمہیں ایمان ملا، عرفان ملا، قرآن ملا، رمضان ملا، بلکہ سچ پوچھو تو رب ملا، میرے دوستو بتاؤ یہ سب کچھ صحابہ کو ملا ہے تو نبی ﷺ کے صدقے سے ملا ہے کہ نہیں؟ آپ بولتے کیوں نہیں؟ بولو، بالکل یہ تمام معرفت کی چیزیں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو ملی ہیں تو سرکار کے صدقے سے بلکہ میں تو یوں کہتا ہوں آپ بھی کہیں قیامت تک مومنوں کو ایمان ملا ہے یا ملے گا تو نبی ﷺ کے صدقے قاریوں کو قرآن ملا تو نبی ﷺ کے صدقے، اہل یقین کو ایقان ملا تو نبی ﷺ کے صدقے، متلاشیانِ حق کو حق ملا تو نبی ﷺ کے صدقے ولیوں کو ولایت ملی تو نبی ﷺ کے صدقے قطبوں کو قطبیت ملی، تو نبی ﷺ کے صدقے غوثوں کو غوثیت ملی، تو نبی ﷺ کے صدقے اماموں کو امامت ملی، تو نبی ﷺ کے صدقے نبیوں کو نبوّت ملی، تو نبی پاک کے صدقے رسولوں کو رسالت ملی، تو کملی والے کے صدقے پھر کیوں نہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی زبان میں کہیں

لا وربّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

Marfat.com

خیرات دیتا ہے خدا ہر وقت تیرے نام کی
جس کو ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ خالق کائنات نے فرمایا اپنے صحابہ کو کہہ دے اپنے غلاموں کو کہہ دے بے شک دنیا کی تمام نعمتیں تمہیں ملی ہیں تو میرے صدقے پر سن لو لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ان تمام نعمتوں کے بدلے' تبلیغ کے بدلے' تقریر کے بدلے' وعظ کے بدلے' قرآن کے بدلے میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا کوئی مال طلب نہیں کرتا' کوئی معاوضہ نہیں لیتا کیوں؟ اس لیے کہ میں لینے نہیں آیا میں تو دینے آیا ہوں' مانگنے نہیں آیا عطا کرنے آیا ہوں' کیونکہ خالق کائنات نے زمین کی چابیاں' آسمان کی چابیاں' جنت کی چابیاں کائنات کے کل خزانوں کی چابیاں میرے حوالے کر دی ہیں۔ مجھے عطا کر دی ہیں۔ گویا ساری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے پر اس نے اپنی عطاء سے ساری کائنات کا مالک مجھے بنا دیا ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سرکار کے عظیم صحابی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنَ الْاَرْضِ : کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں عنایت فرما دی ہیں۔ (بخاری شریف جلد نمبر ۱' صفحہ ۵۸' مسلم شریف جلد ۲' صفحہ ۲۵)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سرکار کے پیارے صحابی فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ کہ خالق کائنات نے مجھے ہر چیز کی زمین آسمان' سونا چاندی وغیرہ کی چابیاں عطا فرما دی ہیں۔ (مسند احمد طبرانی شریف خصائص کبریٰ جلد نمبر ۱' صفحہ ۱۹۵)۔ جب سرکار نے اپنے غلاموں کو یہ باتیں اپنی پاک زبان سے فرمائیں تو خالق کائنات نے اپنے یار کی تعریفیں کرتے ہوئے تائید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! محبوب تم سچ کہہ رہے ہو میں بھی اسی بات کا اعلان کرتا ہوں۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ''کہ بے شک ہم نے آپ کو بے حد اور بے حساب عطا فرما دیا'' (پارہ ۳۰ سورۃ کوثر) سبحان اللہ میرے دوستو خالق کائنات فرماتا

Marfat.com

ہے اَعْطَیْنَا یہ ماضی ہے گویا میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا محبوب ہم نے جو دینا تھا کب کا آپ کو دے دیا ہے۔ مضارع نہیں فرمایا یہ نہیں فرمایا! سَنُعْطِیْكَ عنقریب ہم آپ کو عطا فرمائیں گے ناں ناں بلکہ فرمایا: یہ کائنات بعد میں بنی لیکن ساری کائنات کا وارث ہم نے تجھے پہلے بنا دیا۔ (مدارج النبوت جلد ۱، صفحہ ۱۴۵) یہی بات عاشقوں کے امام نے فرمائی تاجدار بریلی نے فرمائی، کشتہ عاشق رسالت نے فرمائی، مولانا احمد رضا نے فرمائی کہ!

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں خالق کائنات نے فرمایا اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْكَوْثَرَ ''اے میرے حبیب ہم نے آپ کو بے حساب دیا ہے بغیر گنتی کے دیا ہے''۔ فَاَعْطِ اَنْتَ الْكَثِیْرَ آپ بھی لوگوں کو بے حساب ہی دیتے جائیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۸، صفحہ ۲۹۴) یہی وجہ ہے کہ سنّی سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ

دل شکستہ وہ جوڑ کر دیتے ہیں بات ان پر جو چھوڑ دیتے ہیں
ان کے جود و کرم کا کیا کہنا لاکھ مانگو کروڑ دیتے ہیں

تو سرکار نے فرمایا اے میرے صحابہ میں اس تبلیغ کے بدلے اس تقریر کے بدلے تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا خالق کائنات نے فرمایا! محبوب اپنے غلاموں کو فرما دو قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اے میرے حبیب آپ فرما دیں میں نہیں مانگتا تم سے کوئی اجر، اس تبلیغ کے بدلے، قرآن کے بدلے کیوں؟ اس لیے کہ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ ''قرآن پاک تو نصیحت ہے سارے جہانوں کیلئے۔ اے میرے حبیب آپ لوگوں کو فرما دیں میں نے یہ تبلیغ کوئی دنیا کمانے کیلئے نہیں شروع کی مال جمع کرنے کیلئے نہیں کی، بلکہ میں تو چاہتا ہوں لوگ گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر آ جائیں بتوں سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیں۔ سبحان

Marfat.com

اللہ! ایک دوسرے مقام پر یہی بات خالق کائنات نے یار کی زبان سے کہلوائی کہ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرً اے میرے حبیب آپ لوگوں کو فرما دیں تم سے اس محنت کے بدلے' وعظ و نصیحت کے بدلے کوئی اجر نہیں مانگتا وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّمِیْنَ ۔ (پارہ ۲۳ سورۃ ص آیت ۸۶) ''اور میں بناوٹ کرنے والوں میں سے بھی نہیں''۔ خالق کائنات نے فرمایا حبیب ان کا نقدی مال واپس کر دو۔ میرے آقا نے فرمایا: میرے صحابہ! تمہاری محبت وعقیدت کا شکریہ خالق کائنات نے مجھے تمہارا مال لینے سے منع فرما دیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ہم تو چاہتے تھے کہ ہم بھی آپ کے کچھ کام آتے' کچھ خدمت کرتے تاکہ ہمیں بھی اس کا کچھ اجر مل جاتا کچھ ثواب مل جاتا۔ میرے آقا نے پھر چہرۂ انور آسمانوں کی طرف بلند کیا! عرض کی اے رب کائنات یہ تو اجر کے طالب ہیں' ثواب کے طلب گار ہیں کیا جواب دوں' خالق کائنات نے فرمایا! حبیب ان کو فرما دو مال تو میں نہیں لیتا' ہاں اگر ضرور ہی اجر لینا چاہتے ہو' ضرور ہی میری خدمت کرنا چاہتے ہو' ضرور ہی ثواب کے طلب گار ہو تو تمہیں ایک اور طریقہ بتایا ہوں ایک ڈھنگ سکھاتا ہوں کونسا؟ خالق کائنات نے فرمایا! قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرً اے میرے حبیب ان کو فرما دو میں تبلیغ کے بدلے تم سے کوئی اجر کوئی معاضہ طلب نہیں کرتا۔ ہاں اگر ضرور ہی تم خدمت کرنا چاہتے تو آؤ میں تمہیں دوسرا طریقہ بتاؤں' مولا کریم کون سا راستہ' فرمایا! اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ''میرے قریبی رشتہ داروں سے' قریبی عزیزوں سے پیار کرنا' محبت کرنا ان کا ادب کرنا ان کا احترام کرنا ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا۔

(پارہ ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۲۳-تفسیر حسینی جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۹۲' تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۷۷۵)

میرے دوستو قرآن مجید کے الفاظ کی طرف توجہ فرماؤ خالق کائنات فرماتا ہے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبیوں سے مؤدت کرنا عربی میں محبت

Marfat.com

کیلئے عموماً دو الفاظ بولے جاتے ہیں ایک ہے مَوَدت ایک ہے محبت' موّدت کے معنی بھی محبت ہے اور محبت کا معنی بھی محبت ہے۔ توجّہ کرو خالق کائنات نے یوں نہیں فرمایا کہ' الا المحبة میرے یار کی قرابت سے محبت کرنا بلکہ فرمایا اِلَّا الْمَوَدَّةَ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو سنو علماء فرماتے ہیں کہ محبت کا معنی آپس میں پیار کرنا اور موّدّتہ کا معنی آپس میں ٹوٹ کر پیار کرنا' محبت کا معنی یہ ہے کہ محبوب بچھڑ جائے مطلوب جدا ہو جائے' یار دور ہو جائے' سجن آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو محبّ کی حیات میں محبت کرنے والے کی زندگی میں کوئی رکاوٹ نہ آئے کوئی تنگی نہ آئے مثلاً والدین کو اولاد سے بڑی ہی محبت ہوتی ہے بڑا ہی پیار ہوتا ہے۔ اگر اولاد والدین کی آنکھوں سے دور ہو جائیں' اولاد بچھڑ جائے تو ماں باپ مر نہیں جاتے زندہ ہی رہتے ہیں۔ اسی طرح دوست دوست سے محبت کرتے ہیں پیار کرتے ہیں۔ اگر دوست دوست سے جدا ہو جائے' دور چلا جائے تو دوست مر نہیں جاتے بلکہ زندہ رہتے ہیں لیکن موّدّتہ کا معنی یہ ہے کہ محبوب بچھڑ جائے محبوب جدا ہو جائے' محبوب دور ہو جائے تو محبّ زندہ نہ رہے۔ محبّ کی زندگی ختم ہو جائے' مثلاً مچھلی پانی میں رہتی ہے اگر مچھلی کو پانی سے جدا کر دیا جائے پانی مچھلی سے دور ہو جائے تو مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہے گی کیوں کہ مچھلی پانی سے موّدّتہ کرتی ہے۔ پروانہ شمع پر قربان ہوتا ہے اس کے پھیرے لگاتا ہے۔ اس کا طواف کرتا ہے' اب اگر شمع پروانے سے دور ہو جائے تو پروانہ مر جائے' پروانے کی زندگی ختم ہو جائے کیوں کہ پروانہ شمع سے موّدّتہ کرتا ہے۔ بلا تشبیہ و بلا مثال خالق کائنات نے یار کے غلاموں کو محبوب کے پروانوں کو فرمایا! میرے یار کی قرابت سے میرے یار کے عزیزوں سے مودہ کرو کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ تمہاری زندگی کا کوئی لمحہ کوئی گھڑی کوئی ساعت یار کی قرابت سے' یار کے عزیزوں کی محبت سے خالی نہ ہو۔ یاد رکھو جو لمحہ جو ساعت' جو گھڑی میرے یار کی قرابت کی' میرے یار

Marfat.com

کے عزیزوں کی محبت سے خالی ہو وہ لمحہ وہ ساعت وہ گھڑی تمہارے ایمان کی موت ہوگی۔ اللہ اکبر' اس لیے تو ہم یہی کہتے ہیں کہ

جس دل وچ حب پنج تن دی نہیں اوہے بختاں دا ڈھلا
او اپنے آپ کو اتنج سمجھے میں ہاں قالوا انا للہ
جیہڑا جان پہچان کے چھوڑ ونجے ہوندا اس بندے تے گلا
جیہندا پیر حسنین رضی اللہ عنہما دا بابا ہوئے اونہوں جنت کیوں نہ آکھے بسم اللہ

تو عرض کیا کر رہا تھا خالق کائنات نے فرمایا' میرے حبیب ان کو فرما دو اگر تم ضرور ہی میری خدمت کر کے اجر وثواب سے مالا مال ہونا چاہتے ہو تو میرے قریبی عزیزوں سے پیار کرو حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گویا سرکار نے اپنے غلاموں سے اس بات کی کی ڈیمانڈ کی ہے سرکار نے اپنے ماننے والوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اِلَّا اَنْ تَعُدُّوْا قَرَابَتِیْ وَعِتْرَتِیْ وَتَحْفَظُوْنِیْ فِیْهِمْ میں تم سے صرف اتنی خدمت چاہتا ہوں کہ تم میرے قریبی رشتہ داروں سے میری اولاد سے محبت کرو ان کے معاملے میں میرا لحاظ کرو۔ (تفسیر مظہری عربی جلد ۸' صفحہ ۸۱۳' اردو جلد ۱۵' صفحہ ۳۲۱)۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید فرقان حمید کی اس آیت کریمہ سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی کہ کملی والے آقا کے عزیزوں سے سرکار کی قرابت سے پیار کرنا محبت کرنا یہ فرض عین ہے۔ (تفسیر مظہری جلد ۱۰' صفحہ ۳۲۱)

قریبی کون ہیں:

جب خالق کائناتِ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ حکم فرمایا کہ بجنا اپنے غلاموں کو فرما دو کہ مجھے دولت نہیں چاہیے' مال نہیں چاہیے سونا چاندی کی ضرورت نہیں بس میرے قریبی رشتہ داروں سے محبت کرو تو سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو مدینہ شریف میں سرکار کے قدموں میں

Marfat.com

رہتے تھے انہوں نے کہا فِدَاكَ اُمِّیْ وَاَبِیْ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ۔ اے ہمارے آقا اے ہمارے سردار اے خالق کائنات کے یار اے والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفوں والے' مازاغ کے سرمے والے' یٰسین کے دانتوں والے' قاب قوسین کے اَبرو والے' وحی یُوْحٰی کے لب والے' اَلَمْ نَشْرَحْ کے سینے والے یداللہ کے پیارے ہاتھوں والے' وجھہ اللہ کے پیارے چہرے والے تیرے قدموں پر ہمارے ماں باپ قربان آقا آپ کا رب فرماتا ہے کہ تیرے قریبی رشتے داروں سے محبت کریں۔ فرمایا بالکل کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی مَنْ قَرَابَتُكَ آقا یہ کون لوگ ہیں جو آپ کے قریبی ہیں؟ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُهُمْ جن کی محبت جن کا پیار جن سے تعلق جن سے مودّت ہم پر واجب فرمائی گئی ہے میرے آقا نے فرمایا قَالَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَوَلَدَاهُمَا وہ علی ہے وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے اور ان کے دونوں بیٹے حسن اور حسین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ہیں۔

(زرقانی شریف جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۰ تفسیر مظہری' تفسیر مدارک' تفسیر روح المعانی' تفسیر روح البیان' تفسیر درمنثور' تفسیر خازن' تفسیر ابن جریر' تفسیر کبیر' تفسیر حقانی' تفسیر ابن عربی' اشرف الموبد انوار محمدیہ صواعق محرقہ)

میرے دوستو پتا چلا سیّدنا علی' سیّدہ فاطمہ' سیّدنا امام حسن' سیّدنا امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت ہم سب مسلمانوں پر ضروری ہے صرف انہی سے نہیں بلکہ ان کی ساری نسل سے پیار کرنا ضروری ہے۔ علاّمہ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں علاّمہ سیّد امام آلوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح المعانی میں یہ بات کہی ہے کہ جب اہل بیت کا لٹا پٹا قافلہ یزید کے شیطانی دربار میں پہنچا تو ایک شامی نے ایک یزیدی نے ایک گستاخ اہل بیت نے آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولاد علی رضی اللہ عنہ کے اجڑے ہوئے مظلوم قافلے کو دیکھ کر کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لائق ہیں جس نے قَتَلَكُمْ وَاسْتَاْصَلَكُمْ تمہیں قتل کرایا اور تمہیں جڑوں سے

Marfat.com

اکھیڑاوَقَطَعَ قَرْنَ الْفِتْنَةِ اور فتنے کا سینگ کاٹ دیا یہ بات سن کر سیّد زادیاں شرم وحیا سے سر جھکا کر اللہ تعالیٰ کے حضور رونے لگیں کہ اس گستاخ کو کیا جواب دیں لیکن سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے لخت جگر سے رہا نہ گیا آپ نے اس یزیدی کو گستاخ کو فرمایا اے ہماری بربادی کا مذاق اڑانے والے بدنصیب یہ بتا کیا تو نے قرآن مجید پڑھا ہے۔ اس یزیدی نے قَالَ نَعَمْ کہا ہاں بالکل پڑھا ہے آپ نے اس کو کہا کیا تو نے قرآن مجید میں حم والی سورتیں بھی پڑھی ہیں اس شامی نے کہا جب سارا قرآن پڑھا ہے تو حم والی سورتیں نہیں پڑھی ہوں گی سب پڑھی ہیں سیّدنا امام زین العابدین نے فرمایا! اس میں یہ آیت نہیں پڑھی: قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ''اے میرے حبیب صلوٰۃ والسلام آپ اپنے غلاموں سے فرما دیں میں نہیں مانگتا اس دعوت حق پر کوئی معاوضہ مگر پیار کرو محبت کرو ادب کرو احترام کرو' عزت کرو میری قرابت والوں کی۔ شامی نے کہا وَاِنَّکُمْ لَاَنْتُمْ کیا تم وہ لوگ ہو جن کی محبت کا' جن سے پیار کرنے کا خالق کائنات نے ایمان والوں کو حکم دیا ہے مظلوم کربلا بیمار کربلا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ فرمایا! قال نعم فرمایا ہاں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد۲' ۱۱۳' تفسیر روح المعانی جلد ۲۵' ۳۱ خصائص کبریٰ جلد۲' اشرف المو بد ۲۲۲)

معلوم ہوا سیّدہ فاطمہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہما کی ساری اولاد اس آیت کریمہ کی مصداق ہے اس لیے سنّی کہتے ہیں کہ

بلند تر ہے ازل سے مقام آل رسول
رہے گا تا بد ابد احتشام آل رسول
فرشتے اس کا محبت سے ذکر کرتے ہیں
ہے لیتا جو بھی عقیدت سے نام آل رسول

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' ایک دن میرے آقا مسجد نبوی شریف میں

Marfat.com

اپنے غلاموں کو وعظ فرما رہے تھے خالق کائنات کی عظمت وشان کا ذکر ہو رہا تھا میرے آقا نے خالق کائنات کی عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! لوگو اللہ تعالیٰ سے محبت کیا کرو کیونکہ وہ تمہارا رب عزّ وجل ہے تمہیں پالنے والا ہے تمہیں ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال فرماتا ہے۔ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ اور میرے ساتھ محبت کیا کرو اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے کیونکہ میں محبوب خدا عزّ وجل ہوں میں اللہ کا حبیب ہوں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَحِبُّوْ اَھْلِ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ اور میری اہل بیت سے پیار کیا کرو میری محبت کی وجہ سے کیونکہ میں اپنی اہل بیت سے خود پیار کرتا ہوں۔ (ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف ۵۷۳۔) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے گردنیں جھکا لیں زبانِ حال سے کہا آقا ہم آپ کی آل سے ضرور پیار کریں گے، ضرور محبت کریں گے لیکن آقا یہ تو فرمایئے جو آپ کی آل سے جو آپ کی اہل سے پیار کرے گا ان سے محبت کرے گا، ان کو پہچان کر ان کے حق ادا کرے گا اس غلام کو انعام کیا ملے گا؟ میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا کہ مَعْرِفَۃُ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ جو بندہ میری آل کو پہچان کر اس کا ادب کرے گا اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس ادب کے صدقے جہنم کی آگ سے آزاد فرما دے گا۔ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ ''اور جو بندہ میری آل سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کے صدقے اسے پل صراط سے گزرنے کا پاس عطا فرما دے گا۔ وَالْوَلَایَۃُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِّنَ الْعَذَابِ '' اور جو بندہ میری آل سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس دوستی کے صدقے عذاب قبر عذاب حشر ہر قسم کے عذاب سے بچا لے گا۔ (شفاء شریف جلد ۲، ۹۲)

میرے دوستو! پتا چلا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہی کرم ہوتا ہے رحمت ہی رحمت ہوتی ہے، آلِ نبی سے پیار کرنے والا دونوں جہانوں میں سرخرو ہوگا کیونکہ

Marfat.com

آل اطہار نبی دی ساری تے ہر اک دی سردار اے
آلِ نبی ﷺ دا پھڑلے دامن جے تو ہونا پار اے
آل دا جو مقصود ہے دشمن تے او ڈب جاندا وچکار
دو جگ دے وچ تیریا جنوں تے آل دا ملیا پیار اے

امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ:

حضرت علاّمہ امام ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ الصواعق المحرقہ میں فرماتے ہیں کہ ایک دن سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی جامع مسجد میں کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا' وعظ فرمایا لوگوں کے سامنے تقریر فرمائی' تقریر کرتے کرتے آقا حسن نے فرمایا مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ اے لوگو! اے سامعین کرام! اے میری تقریر سننے والو! جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو مجھے نہیں جانتا وہ مجھے جان لے مجھے پہچان لے فَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ''میں حسن ہوں میں محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَاتَّبَعْتُ مِلَّۃَ آبَائِیْ اِبْرَاھِیْمَ ''آخر تک پھر فرمایا میں اس محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرزند ہوں جسے خالق کائنات نے شبیر اور نذیر بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔ میں اہل بیت نبوّت کا ایک فرد ہوں جن کی محبت' جن کی دوستی' جن سے پیار کرنا اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے یار پر قرآن کی آیت نازل فرمائی قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ۔(الصواعق المحرقہ ۱۶۸) سبحان اللہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے کتنے حسین انداز میں کتنے پیارے طریقے سے اپنا تعارف کرایا جو امام حسن رضی اللہ عنہ کو جانتے تھے پہنچاتے تھے وہ تو کہتے تھے کہ

مولا حسن رضی اللہ عنہ اپنی امی جان وانگوں پوری پوری تصویر حضور دی نے
حسن اے دے حسن تو جاں صدقے آپ پوری تنویر حضور دی نے

Marfat.com

ہے ناطق قرآن حضور میرے مولا حسن رضی اللہ عنہ تفسیر حضور دی نے
مولا حسن رضی اللہ عنہ تے مولا حسین رضی اللہ عنہ صائم سب توں وڈی جاگیر حضور دی نے

میرے دوستو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر مسلمان پر ضروری ہے کون سی آل؟ کون سی اہل بیت؟ جن کی شان، جن کا مقام، جن کی عزت، جن کی عظمت خالق کائنات قرآن مجید میں خود آپ بیان فرماتا ہے۔ خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے: سَلٰمٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ ۔(پ۲۳) ''سلام ہو الیاسین پر' حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کون عبداللہ؟ جو سرکار کے چچا زاد بھائی ہیں سرکار کے صحابی ہیں قرآن مجید کے پہلے مفسر جنہوں نے قرآن پڑھا تو اللہ تعالیٰ کے محبوب سے تفسیر سنّی تو خالق کائنات کے یار سے آپ سے کسی نے پوچھا کسی نے سوال کیا کہ حضور خالق کائنات قرآن مجید کے پارہ ۲۳ میں فزماتا ہے۔ سلام ہو الیاسین پر' یہ الیاسین کون ہیں؟ سیّدنا عبداللہ نے جواب دیا کہ قَالَ نَحْنُ آلِ مُحَمَّدٍ آلِ یَاسِیْنَ ''وہ آل یاسین ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو ہیں (طبرانی شریف تفسیر در منثور جلد ۵' صفحہ ۲۸۶) حضرت علاّمہ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فَقَدْ نَقَلَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْمُفَسِّرِیْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ''کہ مفسرین کی ایک جماعت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کیا ہے کہ اَنَّ الْمُرَادَ بِذٰلِكَ سَلٰمٌ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ''آل یاسین سے مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (صواعق محرقہ ۱۴۶)۔ خالق کائنات قرآن مجید کے پارہ ۴ میں فرماتا ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا ''اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو وَلَا تَفَرَّقُوْا اور آپس میں بٹ نہ جاؤ۔ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق طریقت کے شریعت کے چھٹے امام امام باقر کے بیٹے امام زین العابدین بیمار کربلا کے پوتے آپ تشریف فرما ہیں۔ مسجد نبوی شریف کا صحن ہے ایک قاری نے قرآن پاک پڑھتے پڑھتے یہی آیت کریمہ پڑھی قرآن پاک کی تلاوت مکمل کر کے سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

Marfat.com

خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی حضور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو یہ اللہ تعالی کی رسی ہے کون سی جس کو ہم پکڑ کر منزل مقصود تک پہنچ جائیں اللہ اکبر سیّدنا امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو دیکھنا چاہتے ہو عرض کی جی حضور۔ فرمایا: نَحْنُ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ فِیْهِ وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہم اہل بیت ہیں جن کا دامن تھامنے کیلئے خالق کائنات نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔ (الصواعق المحرقہ ۱۴۹، تفسیر نور العرفان ۹۹)

پتا چلا دامن اہل بیت پکڑنے والے اہل بیت کا سچّا غلام اہل بیت کا سچّا خادم کبھی صراط مستقیم سے ڈگمگا نہیں سکتا اسی لیے تو ہم سنّی حنفی بریلوی دن رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ التجا کرتے ہیں یہ آرزو کرتے ہیں یہ دعا کرتے ہیں کہ

صدقے نبی کریم دے یا اللہ عزّ وجل اہل بیت دے دردا گدار کھیں
ویلے نزع دے وی میرے دل اندر مولا الفت آل عبا رکھیں
پنجتن پاک دا ذکر میں رہواں کر دا ایسے ذکر وچ کر کے فنا رکھیں
جرم صائم دے گئے نے ودھ حدوں ربا میرے تے نظر عطا رکھیں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید، فرقان حمید کے پارہ ۱۷، رکوع نمبر ۱، آیت نمبر ۶ میں ارشاد فرماتا ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ''پس پوچھ لو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے'' خالق کائنات فرماتا ہے اے لوگو اے نہ جاننے والو اہل ذکر یعنی اہل علم جاننے والوں سے پوچھ لو شرم نہ کرو، جھجک محسوس نہ کرو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی اور داما حضرت سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ایک آدمی نے عرض کی حضور ایک بات تو بتائیں؟ فرمایا کون سی بات، عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو تمہیں پتا نہ ہو نہ جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھو اہل علم سے سوال کرو حضور آپ باب مَدِیْنَةُ الْعِلْم ہیں۔ نبی

Marfat.com

پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص مشیر اور راز دان ہیں۔ سرکار کے شاگرد ہیں یہ بتائیں یہ اہل ذکر کون لوگ ہیں۔ سیّدنا و مولانا علی المرتضٰی مشکل کشاء تاجدار ھل آتی مسکرا پڑے۔ مسکرا کر فرمایا کہ قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ نَحْنُ اَھْلَ الذِّکْرِ، وہ اہل ذکر و اہل علم ہم ہی تو ہیں۔ (سفینہ نوح اول ۵۴ برکات ۲۴۴)۔ سبحان اللہ کیا شان ہے میرے نبی ﷺ کے گھر والوں کی کیا مقام اہل بیت اطہار کا جن کی شان، عزت مقام خود پیارے رب العالمین قرآن مجید میں بیان فرماتے ہیں۔ مولانا حسن رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کتنی پیاری بات بیان فرمائی کہ

کس زباں سے ہو بیاں عزو شان اہل بیت ؕ
مدح خوان مصطفٰی ﷺ ہے مدح خوان اہل بیت
ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۃ تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

خالق کائنات قرآن مجید، فرقان حمید کے پارہ ۲۵ رکوع ۴ آیت ۲۳ میں ارشاد فرماتا ہے: وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً اور جو بندہ نیک کام کرے ہم اس بندے کیلئے اس میں اور خوبی بڑھاتے ہیں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی پہلے مفسر قرآن سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً جو کوئی بندہ نیک کام کرے قَالَ الْمُوَدَّةَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آلِ نبی ﷺ سے محبت کرے اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے گا" کیوں؟ اس لیے کہ حُبُّ آلِ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ مِنْ اَعْظَمِ الْحَسَنَاتِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل سے محبت کرنا، پیار کرنا اعلیٰ ترین نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔

(صواعق محرقہ ۱۶۸ تفسیر روح البیان، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر نور العرفان ۷۷۵، تفسیر روح المعانی جلد ۲۵، صفحہ

Marfat.com

۳۳) اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پارہ ۱۶ رکوع ۹ آیت ۹۶ میں ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے اعمال بجا لائے تو پیدا کر دے گا اللہ تعالیٰ ان کیلئے لوگوں کے دلوں میں محبت''۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عظیم بہادر بیٹے حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لَایَبْقٰی مُؤْمِنٌ اِلَّا وَفِیْ قَلْبِہٖ ''قیامت تک کوئی مومن ایسا نہیں بچے گا۔ وُدُّ عَلِیٍّ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ جس کے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہل بیت کی محبت نہ ہوگی''۔

(زرقانی شریف الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ صواعق المحرقہ ۱۷۰) میرے دوستو قرآن مجید کی ان آیات سے پتا چلا کہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا پیار کرنا یہ خالق کائنات کا حکم ہے اور ایمان کی علامت ہے جس کے سینے میں اہل بیت کا پیار ہے۔ اس کا بیڑا انشاء اللہ پار ہے۔

قرآن اور اہل بیت:

امام الانبیاء' حبیب کبریا' سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی سیّدنا زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خالق کائنات کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام فریضہ حج سے جسے حجتہ الوداع کہا جاتا ہے فارغ ہوئے تو آپ صحابہ کی جماعت کے ساتھ مکہ شریف سے باہر تشریف لائے آگے آگے رب عزّ وجل کا ماہی پیچھے پیچھے ساری خدائی سرکار چلتے چلتے ایک مقام پر تشریف لائے جسے خم کہا جاتا تھا وہاں پر ایک بہت بڑا تالاب تھا جس کی وجہ سے اسے غدیر خم کہا جاتا تھا یہ وہ جگہ تھی جہاں سے مختلف شہروں کے راستے جاتے تھے یہاں سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکار کی قدم بوسی کر کے اجازت لے کے اپنے اپنے گھروں کی طرف جانا تھا اجازت دینے سے پہلے میرے آقا نے اس مقام پر اپنے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک عظیم الشان الوداعی خطبہ دیا۔ میرے آقا کے تمام صحابہ

Marfat.com

کرام رضی اللہ عنہم جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد میں تھے موجود تھے بیٹھ گئے سرکار کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے پیارے رب العالمین کی حمد و ثنا بیان فرمائی اس کے بعد فرمایا اے میرے ساتھیو! میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات جو اللہ نے مجھے بتائے تھے میں نے تم تک پہنچا دیئے ہیں ہو سکتا ہے یہ تمہاری میری آخری ملاقات ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ چند آخری باتیں جو ہدایت اور نجات کی ضامن ہیں تمہیں بتا دوں تا کہ تم صراط مستقیم پر گامزن رہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ضرور کرم فرماؤ' ضرور مہربانی فرماؤ اب میرے آقا نے صدیق رضی اللہ عنہ کے یار نے عمر رضی اللہ عنہ کے آقا نے عثمان رضی اللہ عنہ کے مولا نے علی رضی اللہ عنہ کے ویر نے' سنیوں کے پیر نے فرمایا کہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو! اے میرے صحابہ! اے میرے غلامو! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی جی آقا' فرمایا! اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ میں تمہارے پاس دو چیزیں ایسی چھوڑ کر جا رہا ہوں مَنْ اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام کر پکڑ کر رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو سکو گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کون کون سی دو چیزیں ہیں۔ میرے آقا نے فرمایا! کتاب اللہ پہلے نمبر پر اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے: وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ اور دوسرے نمبر پر میرے گھر والے ہیں۔ میری اہل بیت ہے' قرآن کو اس لیے مضبوطی سے تھامنا کہ فِیْہِ الْھُدٰی وَالنُّوْرُ اس میں ہدایت کے خزانے بھی ہیں اور دل کا نور بھی' اس میں عقائد کی وضاحت بھی ہے اور اعمال کی جزا بھی ہے اور میری اہل بیت کا دامن بھی مضبوطی سے تھامنا پھر میرے آقا نے فرمایا: اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ میں تمہیں اپنی اہل بیت کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ میری اہل بیت کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا سرکار نے یہ تین بار الفاظ کیوں فرمائے؟ سرکار ایک ہی بار فرما دیتے تو غلام مان جاتے

Marfat.com

لیکن نہیں؟ غلام تو مان جاتے پر میرے آقا نگاہ نبوّت سے دیکھ رہے تھے کچھ لوگ مسلمان ہو کر مومن ہو کر' موحد ہو کر' توحیدی ہو کر میری اہل بیت سے دلی عداوت رکھیں گے اس لیے میرے آقا نے تین بار فرمایا میری اہل بیت کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا' میری اہل بیت سے پیار کرنا' محبت کرنا' ان کا دامن نہ چھوڑنا' ان کی ذات میں تنقیص نہ کرنا' ان کی بے ادبی نہ کرنا' جو بندہ جو انسان ان دونوں میں سے کسی ایک کا دامن بھی چھوڑے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ اللہ اکبر پتا چلا دامن اہل بیت چھوڑنے والا کبھی مومن نہیں ہوسکتا' کبھی ایمان دار نہیں ہوسکتا۔

زہرا رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ حسنین رضی اللہ عنہما دیاں منکراں تے راضی کدی رسول نہیں ہوسکدا
جس تے راضی ناں پاک رسول ہووے اوہدا دین قبول نہیں ہو سکدا
جہدا دین قبول نہیں ہوسکدا او داخل جنت وچ مول نہیں ہو سکدا
جیہڑا جنت نوں لیندا گوا صائم اوہدے جیہا مجہول نہیں ہو سکدا

ہاں تو سرکار نے فرمایا قرآن اور میری اہل بیت کا دامن نہ چھوڑنا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اے والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفوں والے مازاغ کے ڈورے والے یٰسین کے دانتوں والے الم نشرح کے سینے والے یداللہ کے ہاتھوں والے لولاک کی دستار والے آقا نے دونوں کی بات کیوں فرمائی ہے؟ میرے آقا نے فرمایا اس لیے کہ میرے قرآن اور میری اہل بیت کا تعلق آپس میں بڑا مضبوط ہے' بڑا پکا ہے' بڑا گہرا ہے نہ ٹوٹنے ولا ہے' نہ ختم ہونے والا ہے' جہاں قرآن ہوگا وہاں میری اہل بیت ہوگی' جہاں میری اہل بیت ہوگی وہاں قرآن ہوگا' جہاں قرآن نہیں ہوگا وہاں میری اہل بیت نہیں ہوگی جہاں میری آل نہیں ہوگی وہاں میرا قرآن نہیں ہوگا۔

ایمان داری:

میرے دوستو! اب ایمان سے بتانا' اب انصاف سے کہنا' اب منصف بن

Marfat.com

کر فیصلہ کرنا قرآن ہے کہاں؟ قرآن کے قاری کہاں؟ قرآن کے حافظ کہاں؟ اگر آپ کا دل مانے کہہ دوں! کہ قرآن کے قاری دیکھو تو سنی' حافظ دیکھو تو سنی' سینے پڑھیں تو سنی' تراویح میں قرآن پڑھیں تو سنی' مدرسوں میں قرآن پڑھیں تو سنی' گھروں میں قرآن پڑھیں تو سنی' محفلوں میں قرآن پڑھیں تو سنّی' جلسوں میں قرآن پڑھیں تو سنی' مسجدوں میں قرآن پڑھیں تو سنی' جس قوم نے سال کے بعد محرم شریف میں چند دوھڑے اور چند رباعیاں اور چند جھوٹی روایات سنا کر قوم کو رلا کر خون حسین رضی اللہ عنہ کا سودا کر کے مال کمانا ہو وہ قرآن اور اہل بیت کی قدر کیا جان سکتے ہیں ان نام نہاد حسینیوں اور محرم شریف میں سر ننگے نہ داڑھی نہ موچھ والے ذاکرین کو میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے خون کی قدر کا کیا پتا۔ حسین رضی اللہ عنہ کی قیمت پوچھنی ہے تو بیمار کربلا سیّد سجاد رضی اللہ عنہ سے پوچھو جنہوں نے ساری زندگی واقعہ کربلا کے بعد پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' پانی نہیں پیا کسی سے ہنسے نہیں۔

میرا پیر سجادی رت روندا تو فیس مکا کے خوش تھیویں
ہر ویلے مرشد ذکر کرے تو نماز بھلا کے خوش تھیویں
ساری عمراں سیّد ہسیا نہیں تو مزاخ منا کے خوش تھیویں
ممتاز دا پیر نہ چھاں تے بیٹھا تو مرید سدا کے خوش تھیویں

ہاں تو عرض کر رہا تھا میرے کملی والے آقا نے فرمایا جہاں قرآن ہوگا وہاں میری اہل بیت ہوگی' جہاں میری آل ہوگی وہاں میرا قرآن ہوگا' جہاں قرآن نہیں وہاں اہل بیت نہیں' جہاں اہل بیت نہیں وہاں قرآن نہیں میرے کملی والے نے فرمایا اے میرے صحابہ اے میرے غلامو! قرآن اور اہل بیت کا تعلق آپس میں اتنا پکا ہے اتنا مضبوط ہے کہ قیامت کا دن ہوگا محشر کا روز ہوگا میری اُمت بھوکی پیاسی ہوگی میں حوض کوثر پر اپنی اُمت کو جام بھر کے پلا رہا ہوں گا' وہاں میرے پاس قرآن بھی آجائے گا اور میری اہل بیت بھی آجائے گی' نہ دنیا میں جدا ہوں

Marfat.com

گے نہ میدان قیامت میں جدا ہوں گے وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ سرکار فرماتے۔ میری اہل بیت اور قرآن کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک میرے پاس دونوں حوض کوثر پر اکٹھے آئیں گے۔ سبحان اللہ

(مسلم شریف جلد۲' صفحہ ۲۷۹' ترمذی شریف جلد۲' صفحہ ۲۱۹ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸' صفحہ ۴۵۶' ۴۵۹' صفحہ ۴۶۷' صواعق محرقہ مشکوٰۃ شریف ۵۶۷)

میرے دوستو سرکار کے فرمان سے پتا چلا کہ قرآن اور اہل بیت کبھی جدا نہیں ہوسکتے اور یہ ہے بھی حقیقت سیرت علی سیرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سیرت حسین رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کر کے دیکھو مولا علی رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں شہید ہوئے تو قرآن پڑھتے ہوئے' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی راتیں بسر ہوتیں تو قرآن پڑھتے ہوئے' امام حسین رضی اللہ عنہ جب میدان کربلا میں پہنچے یزیدیوں نے پانی بند کر دیا تو رات کو کوفیوں نے کیا دیکھا امام حسین رضی اللہ عنہ کے خیمے سے قرآن کی تلاوت کی آواز آ رہی ہے۔ ایک کوفی نے کہا حسین رضی اللہ عنہ یہ کیا پڑھ رہے ہو فرمایا قرآن کوفی نے کہا پانی بند کرا کے بھی قرآن نہیں چھوڑا' فرمایا! ظالموں حسین رضی اللہ عنہ پر پانی بند ہو سکتا ہے پر قرآن کی تلاوت بند نہیں ہوسکتی ہے۔ جب میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے دھڑ کربلا میں پڑا ہے سر انور نیزے پر سوار ہے شمر پلید نے کیا دیکھا حسین پاک رضی اللہ عنہ کے ہونٹ ہل رہے ہیں جب اس نے کان قریب کیے تو کٹے ہوئے سر پاک سے سورۃ یٰسین کی آواز آ رہی ہے۔ شمر نے کہا حسین رضی اللہ عنہ سر کٹا کے بھی قرآن نہیں چھوڑا سر انور سے آواز آئی اے شمر کیا تو نے میرے نانے کا فرمان نہیں سنا کہ لَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ میری آل اور قرآن قیامت تک جدا نہیں ہوسکتے حتی کے قیامت کے دن حوض کوثر پر ایک طرف سے قرآن آئے گا اور دوسری طرف سے میری آل آئے گی اور ہم نانے کو کہیں گے نانا جان دیکھ لیں ہم نے آپ کے فرمان کی کیسے لاج رکھی۔ نانا جان ہم نے دنیا چھوڑ دی' مکّہ چھوڑ دیا شہر مدینہ چھوڑ

Marfat.com

دیا پر قرآن کا دامن نہیں چھوڑا بلکہ نیزے پر چڑھ کر بھی تیرے قرآن کی لاج رکھ لی۔ اللہ اکبر' پھر کیوں نہ کہیں کہ

سیّد قرآن نوں نہیں چھڈیا تے بھاویں سر نیزے تے چڑیا
دنیا ساری سن دی رہی جیویں سیّد قرآن نوں پڑھیا
ہر چیز لٹا کے سیّد نے ہک لڑ وی قرآن دا پھڑیا
افقر او حقدار نے جنت دے جہناں دامن حسین رضی اللہ عنہ دا پھڑیا

سبحان اللہ پیار ہو تو ایسا محبت ہو تو ایسی الفت ہو تو اس جیسی' جیسی قرآن اور اہل بیت میں ہے۔

قرآن اور مولا علی رضی اللہ عنہ:

کتابیں پڑھ کر دیکھو اہل بیت کو قرآن سے کتنا پیار تھا مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج حسنین رضی اللہ عنہما کریمین کے بابا کو قرآن سے اتنی محبت تھی ہر وقت پڑھتے رہتے' اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حتی کہ سواری پر سوار ہوتے وقت بھی قرآن کی تلاوت کرتے مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں تو پھر بھی قرآن نہیں چھوڑتا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے نام نہاد ملنگ یا علی رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والے بوٹی پی کر علی علی کرنے والے کیا کرتے ہیں گھوڑوں کے نیچے سے محرم کے دنوں میں گزرتے ہیں۔ کتنی الٹی سوچ ہے' کتنی الٹی عقل ہے' کتنی الٹی سمجھ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر چڑھتے ہیں یہ گھوڑے کے نیچے سے گزرتے ہیں۔ محرم شریف کے دنوں میں ان کے ہاں عجیب تماشا ہوتا ہے کالے کپڑے سر ننگے آگے آگے گھوڑا جو بڑا بنا سنورا اوپر ریشمی چادر چڑھا جا رہا ہوتا ہے یہ کیا ہے جی؟ ملنگ جواب دیتے' مومن جواب دیتے ہیں یہ ذوالجناح جا رہا ہے' غریب گھوڑے کی آنکھوں میں مرچیں ڈال دیتے ہیں کہتے ہیں دیکھو ذوالجناح بھی غم حسین رضی اللہ عنہ میں ہمارے ساتھ روتا جاتا ہے۔ گھوڑا غم حسین رضی اللہ عنہ میں نہیں روتا وہ ان کی جان کو

Marfat.com

روتا ہے کہ میں کہاں آ کر پھنس گیا ہوں۔ پھر مومن اس گھوڑے کا طواف کرتے ہیں' کوئی دانے کھلا رہا ہوتا ہے کوئی پھل کھلا رہا ہوتا ہے کوئی مٹھائی کھلا رہا ہوتا ہے کوئی صدقے ہو رہا ہوتا ہے۔ ویسے دوستو ان گھوڑوں کی قسمت بڑی اچھی ہوتی ہے جو شیعان علی کے ہاتھوں میں آجاتے ہیں نہ کام نہ کاج مفت میں ہر نعمت ملتی ہے۔ صرف ماتم کے دنوں میں پورے شہر کا بن سنور کر راؤنڈ لگانا اور بس سردیوں میں تو گھوڑے نہیں گھبراتے البتہ گرمیوں میں ذرا تنگ ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ سخت گرمیاں تھیں۔ مومنوں نے گھوڑا نکالا سارا دن چادریں ڈال کر اس کو پھراتے رہے۔ گھوڑا تنگ ہوگیا ایک ملنگ گھوڑے کے نیچے سے برکت کیلئے گزرنے لگا تو گھوڑے نے پچھلے پیر سے ملنگ کو ٹھوکر ماری تو ملنگ دور جا گرا پھر کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر قریب آ کر کہنے لگا باوا جی اپنے پرائے کا تو خیال کر لیا کرو سنّی کیا کہیں گے کہ باوا جی ان کو نیچے سے گزرنے بھی نہیں دیتا۔ استغفر اللہ' ہاں تو عرض کیا کر رہا تھا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے تو قرآن پڑھتے آج میں اور آپ کبھی سواری پر سوار ہوتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ لیکن جب مولا علی رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوتے تو بسم اللہ شریف پڑھتے پھر قرآن پاک کے شروع الحمد سے تلاوت شروع فرماتے بڑے پیار سے پڑھتے' ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے' سمجھا سمجھا کر پڑھتے' جب ایک گھوڑے کی رکاب میں پیر رکھتے وقت قرآن شروع کرتے دوسرے رکاب میں پیر رکھتے تو قرآن مجید مکمل پڑھ لیتے' سبحان اللہ۔ میرے دوستو یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے کرامت علی سمجھنے سے پہلے ایک بات سمجھئے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خالق کائنات نے حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن کو آسان کر دیا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کیسے' فرمایا! جب حضرت داؤد علیہ السلام کہیں جانے

Marfat.com

کا پروگرام بناتے تو اپنے غلاموں کو کہتے میرے گھوڑے کو تیار کرو جب گھوڑے کو تیار کر دیا جاتا' زین کس دی جاتی تو حضرت داؤد علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہوتے۔ گھوڑے پر سوار ہونے سے پہلے کرتے کیا' سرکار نے فرمایا فَیَقْرَءُ الْقُرْآن آپ قرآن یعنی زبور شریف پڑھتے دیر کتنی لگتی میرے آقا فرماتے ہیں اَنْ تُسْرِجَ دَوَآبَّهُ زین لگانے سے پہلے پہلے آپ قرآن پڑھ لیتے۔ (بخاری شریف مشکوٰۃ شریف ۵۰۸) سبحان اللہ پتہ چلا سیّدنا داؤد علیہ السلام کا یہ کمال تھا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہونے سے پہلے پوری زبور شریف تلاوت فرما لیتے تھے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا فرمان ہے کہ میری اُمت کے کامل عالم کی شان ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل کے نبیوں کی تھی۔ اَلْعُلَمَآءُ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔ (امداد المشتاق ۹۲) میرے دوستو غور فرمائیں جب ایک عام عالم کامل کی شان بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہے جو کام بنی اسرائیل کے نبی کرتے تھے جو کمالات بنی اسرائیل کے نبیوں سے ظاہر ہوتے تھے وہ ایک عام عالم کامل سے ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جب میرے آقا کی اُمت میں سے عام عالم کی یہ شان ہے تو سوچئے باب مدینۃ العلم کی کیا شان ہوگی۔ امام الاولیا کی کیا شان ہوگی' نبی ﷺ کے ویر کی کیا رفعت ہوگی' حسنین رضی اللہ عنہما کے بابے کی کیا عزت ہوگی' عاشق مدینہ فنافی الرسول سیّدنا و مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ! سیّدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ہمارے سردار حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہ کی یہ بات بڑی مشہور ہے' کون سی فرمایا کہ! نیز نقل است کہ در رکاب پائے می نہاد تا پائے دیگر در رکاب نہادن ختم قرآن مے کرد۔ آپ ایک پاؤں رکاب میں رکھتے تو دوسرا پاؤں رکاب میں رکھنے تک سارا قرآن مکمل پڑھ لیتے تھے۔ اللہ اکبر۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۴' صفحہ ۴۵۷' مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۷' ۵۹۰) شمائم امدادیہ معارج النبوت جلد ۲' امداد المشتاق ۸۹' شواہد النبوۃ ۲۸۰)۔ پتا چلا سرکار مولا علی رضی اللہ عنہ چند سیکنڈ میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔ حضرت

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ کا یہ کمال دیکھ کر کسی نے پوچھا یا علی رضی اللہ عنہ ایک بات تو بتایئے فرمایا کونسی؟ عرض کی لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ حافظ تلاوت کرتے ہیں' قاری قرآن پڑھتے ہیں' ساری ساری رات مکمل پڑھنے میں لگ جاتی ہے لیکن آپ ہیں کہ چند سیکنڈ میں چند لمحات میں قرآن مجید مکمل پڑھ لیتے ہیں مولا مسکرا پڑھے امام ولایت نے تبسم فرمایا' حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا جان ہنس پڑے فرمایا بھائی آپ کا سوال بڑا پیارا ہے لیکن جواب بھی سنتا جا قرآن پڑھنے میں ساری رات لگ جاتی ہے حافظ قرآن پڑھتا ہے' دس گھنٹے لگ جاتے ہیں' قاری صوفی محدث' مفسر عالم قرآن پڑھتے ہیں بڑا وقت لگ جاتا ہے میں پڑھتا ہوں تو ایک ساعت لگتی ہے فرمایا! دنیا کے پڑھنے میں علی کے پڑھنے میں بڑا فرق ہے۔ عرض کی کہ سرکار' کیسے فرمایا! ساری دنیا سارے مسلمان' سارے حافظ' قاری قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی زبان قرآن پڑھتی ہے پر جب علی قرآن پڑھتا ہے تو علی رضی اللہ عنہ کا لوں لوں قرآن پڑھتا' علی رضی اللہ عنہ کا بال بال قرآن پڑھتا ہے۔ ایک مولوی صاحب نے شان علی بیان کرتے ہوئے یہی بات پیش کی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ چند سیکنڈ میں قرآن ختم کر لیتے تھے جلسے میں ایک منکر علی بھی بیٹھا جل گیا۔ برداشت نہ کر سکا اٹھ کر کہنے لگا یہ بات غلط ہے۔ بالکل غلط میں نہیں مانتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اتنی جلدی قرآن ختم کر لیتے تھے مولوی صاحب نے کہا بات کیا ہے تو مانتا کیوں نہیں؟ کہنے لگا ہم جو نہیں کر سکتے مجمع سارا ہنس پڑا۔ مولوی صاحب نے کہا اچھا یہ بات ہے تو پھر کہہ دے سرکار کو معراج بھی نہیں ہوئی وہ کہنے لگا کیوں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ ہم تو تب مانیں گے جب ایک دو چکر ہمارے بھی لگیں وہ کہنے لگا نہیں معراج تو مانتا ہوں کہ وہ معجزہ تھا مولوی صاحب نے کہا بدنصیب یہ بھی مان لے۔ اس نے کہا کیسے۔ کہا وہ معجزہ سمجھ کر مان لے یہ علی رضی اللہ عنہ کی کرامت سمجھ کر مان لے۔ میرے دوستو تو عرض کیا کر رہا تھا مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ساری دنیا قرآن پڑھتی

Marfat.com

ہے زبان سے علی قرآن پڑھتا ہے تو علی رضی اللہ عنہ کا لوں لوں قرآن پڑھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیٹے نے بھی میدان کربلا میں کائنات والوں کو قرآن پڑھ کر سنایا کیوں سنایا؟ اس لیے کہ بابا جو علی شیر خدا رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ دوستو یاد رکھو جیسا باپ ہوگا ویسا بیٹا ہوگا' باپ ولی ہوگا تو بیٹا شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا اگر باپ نیک ہو تو بیٹا مہر علی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا پیر سیال رحمۃ اللہ علیہ ہوگا اگر باپ نیک ہو تو بیٹا پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ ہوگا اگر باپ نیک ہو تو بیٹا قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا۔ اگر باپ نیک ہو تو بیٹا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا۔ اگر باپ نیک ہو تو بیٹا قطب الدّین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا شہاب الدّین رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا داتا علی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا غوث جلی رحمۃ اللہ علیہ ہوگا' اگر باپ نیک ہو تو بیٹا بھی شہیدوں کا سردار ہوگا' اگر باپ عبدکار ہو تو بیٹا بھی ایکٹر ہوگا' اگر باپ بدکار ہوگا تو بیٹا بھی گلوکار ہوگا' اگر باپ عالم لوہار ہوگا تو بیٹا بھی عارف لوہار ہوگا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اہل بیت کے صدقے نیک بنائے اور ہماری نسل کو بھی قیامت تک نیک بنائے آمین ہم بھی ساری عمر سرکار کے گیت گاتے رہیں۔ ہماری نسل بھی مدینے والے کے چرچے کرتی رہے کیونکہ

کدی چہرہ نئیں اوس دا وگڑ سکدا جندے منہ تے حضور دا نام ہووے
کردار ہووے حضور دا ذکر جیہڑا چنگا کیوں نہ اوہدا انجام ہووے
دیوے ذکر شفا بیمار تائیں دل نو چین سکون آرام ہووے
کرنا ذکر ظہوریؔ حضور دا اے بھانویں صبح ہووے بھاویں شام ہووے

امام الانبیاء حبیب کبریا سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ میرے آقا کے جاں نثار یار سرکار کے اردگرد ایسے بیٹھے ہیں جیسے باوفا مرید اپنے پیر کی خدمت میں سر جھکا کے بیٹھے ہوں خالق کائنات کے

Marfat.com

یار نے فرمایا! میرے صحابہ عرض کی جی آقا' فرمایا! جانتے ہو آسمان والے کب تک سلامت رہیں گے؟ عرض کی گئی آقا اللہ تعالیٰ جانے یا اس کی عطا سے آپ جانیں میرے آقا نے فرمایا: اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَھْلِ السَّمَاءِ ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہیں فَاِذَا ذَھَبَ النُّجُوْمُ ذَھَبَ اَھْلِ السَّمَآء جب ستارے ختم ہو جائیں گے' جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے آسمان والے بھی مٹ جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے' سرکار کے سپاہیوں نے سنا عرض کی آقا آسمان کی سلامتی کی بات بتائی ہے آسمان کے مٹنے کی بات چھیڑی ہے ذرا کرم فرماؤ یہ بھی بتا دو کہ زمین والے کب تک سلامتی میں رہیں گے کب تک امان میں رہیں گے۔ زمین کی سلامتی اور امان کس چیز میں خالق کائنات نے رکھی ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا زمین اور زمین والے اس وقت تک سلامت رہیں گے جب تک زمین پر میری اہل بیت' میری نسل' میرے خاندان' میری عترت رہے گی کیوں کہ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاَھْلِ الْاَرْضِ میری اہل بیت' میری عترت میری نسل زمین والوں کیلئے امان ہے۔ زمین والوں کیلئے سلامتی کا باعث ہے۔ فَاِذَا ذَھَبَ اَھْلُ بَیْتِیْ جب میری آل جب میری اہل بیت دنیا سے چلی جائے گی' جب میری نسل کے' خاندان کے سارے لوگ زمین سے چلے جائیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ فرمایا! ذَھَبَ اَھْلُ الْاَرْضِ ''زمین والے ختم ہو جائیں گے' اہل زمین فنا ہو جائیں گے' قیامت آ جائے گی''۔

(خصائص کبریٰ جلد۲' صفحہ ۲۲۶' صواعق محرقہ ۵۱۴' برکات آل رسول ۷۲)

میرے دوستو! اس حدیث مبارکہ سے پتا چلا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک ہمارے لیے امن اور سلامتی کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید کا مطالعہ کر کے دیکھو جب کافر بے ایمان' مشرکین مکہ نے لاجواب ہو کر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جا ہم نہ تجھے مانتے ہیں' نہ تیرے قرآن کو مانتے

Marfat.com

ہیں' نہ تیرے اسلام کو مانتے ہیں' اگر تو سچا رسول ہے سچا نبی ہے تو بدعا کر ہم پر عذاب آجائے پر رحمت عالم ﷺ نے فرمایا! بے ایمانو میں کائنات میں زحمت بن کر نہیں آیا کائنات کیلئے رحمت بن کر آیا ہوں۔ تم مجھے مانو نہ مانو تم کلمہ پڑھو نہ پڑھو' تم دین کو مانو نہ مانو' تم قرآن کی حقانیت تسلیم کرو نہ کرو میں بدعا نہیں کرتا کافروں نے ابوجہل نے نضر بن حارث نے' عقبہ رضی اللہ عنہ نے' شیبہ نے' کفار مکّہ نے کہا تو نہیں بدعا کرتا تو نہ کر ہم خود بدعا کرتے ہیں اگر تو سچا ہے تیرا دین سچا ہے ہم نہیں مانتے یا اللہ عزّ وجل سزا کے طور پر ہم پر پتھروں کی بارش برسا تاکہ ہم ہلاک ہو جائیں' ہم تباہ و برباد ہو جائیں' کفار مکّہ کعبہ شریف کے پاس آگئے غلاف کعبہ کا کونا پکڑ کر کعبہ شریف کے غلاف کا دامن پکڑ کر' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے لیے بدعا کی کون سی بدعا کی؟ قرآن مجید پارہ ۹ سورۃ انفال آیت ۳۲ میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے! ان کافروں نے یوں کہا کہ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ "کافروں نے کہا اے اللہ عزّ وجل اگر یہ (قرآن' یہ اسلام' یہ نبی) تیری طرف سے حق ہے سچ ہے تو ہم نہیں مانتے اس کے بدلے کیا کر" فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ "ہم پر آسمانوں سے پتھروں کی بارش برسا"۔ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ "یا اور کوئی دردناک عذاب ہم پر لا"۔ اللہ اکبر' میرے دوستو کتنے سنگدل تھے وہ بے ایمان جو اپنے لیے خود عذاب کی دعائیں مانگ رہے تھے جب انہوں نے بدعا کی اپنے برباد ہونے کی' اپیل کی تو خالق کائنات نے آگے سے جواب دیا کہ اے ظالموں' اے بت پرستو' اے بتوں کے پجاریو' اے میرے نبی ﷺ کے منکرو! اے قرآن کے جھٹلانے والو ہو تو تم پتھروں کے قابل' ہو تو تم تباہ و برباد ہونے کے قابل لیکن تمہیں دیکھوں یا یار کے والضحیٰ چہرے کو دیکھوں' محبوب کے جسم انور کو دیکھوں' اگر میرا محبوب نہ ہوتا میرا یار نہ ہوتا آمنہ کا لال نہ ہوتا تو تم کب کے برباد ہو چکے ہوتے لیکن بچے کیوں ہوئے

Marfat.com

ہوسن لو۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ''اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ ان (کافروں مشرکین مکہ) پر عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں جلوہ گر ہو''۔ سبحان اللہ اس آیت کریمہ سے پتا چلا سرکار وہ رحمت عالم ہیں جن کے صدقے سے، جن کے وسیلے سے اپنے تو اپنے مسلمان تو مسلمان کافر بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گئے اور بچے ہوئے ہیں۔ گویا سرکار پوری کائنات کیلئے ساری دنیا کیلئے اٹھارہ ہزار جہانوں کیلئے امان ہیں۔ آپ کے صدقے سے دنیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچی ہوئی ہے۔ علاّمہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ یہ بات لکھنے کے بعد بڑی پیاری بات کہتے ہیں فرماتے ہیں! وَاِنَّهُمْ اَمَانٌ كَمَا لِاَهْلِ الْاَرْضِ كَانَ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لَّهُمْ ''جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سارے زمین والوں کیلئے امان ہیں اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل بھی زمین والوں کیلئے امان ہیں''۔ (صواعق المحرقہ ۱۵۲، عربی اردو ۵۱۳) جس طرح سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچی ہوئی ہے نبی پاک ﷺ کی آل پاک کے صدقے سے بھی سارے زمین والے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے ہوئے ہیں۔ کیا شان ہے سرکارِ کی آل پاک کی اسی لیے ہر سنّی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگتا ہے کہ

قائم ہو بدن سے جب کفن کی نسبت
چہرے سے عیاں ہو پنجتن کی نسبت،
یا ربّ میری تقدیر میں لکھ دے حشر
زہرا رضی اللہ عنہا و حسین رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ کی نسبت

آلِ نبی ﷺ کی محبت:

میرے دوستو! اس حدیث پاک سے پتہ چلا ہم اللہ تعالیٰ کے قہر سے اللہ تعالیٰ کے غضب سے اگر بچے ہوئے ہیں تو یہ سب صدقہ ہے سرکار مدینہ علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام کا اور سرکار کی آل پاک کا۔ اسی لیے میرے آقا نے قیامت تک اپنے امتیوں کو اپنے غلاموں کو اپنے نام لیواؤں کو اس بات کا حکم دیا کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّو اللّٰہَ ''میرے غلامو اللہ تعالیٰ کی ذات سے محبت کیا کرو اللہ تعالیٰ سے پیار کیا کرو کیوں؟ اس لیے کہ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِّنْ نِّعْمَتِہٖ ''وہ اللہ عزّ وجل اپنی نعمت سے تمہیں رزق عطا فرماتا ہے' تمہیں اپنی مہربانی سے روزی عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی قرآن مجید پارہ ۳۰ سورۃ قریش میں یہی بات فرماتا ہے: فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ انہیں چاہیے اس گھر (بیت اللہ شریف) کے رب عزّ وجل کی بندگی کریں کیوں؟ فرمایا اَلَّذِیْ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ اس لیے کہ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا۔ سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اللہ تعالیٰ سے پیار کرو کیوں کہ اس نے تمہیں ہر نعمت سے نوازا ہے۔ پھر فرمایا! وَاَحِبُّوْنِیْ میرے ساتھ محبت کرو میرے ساتھ پیار کرو کیوں؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: لِحُبِّ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر' کیوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں۔ محبوب کا محبوب خود اپنا محبوب ہوتا ہے یہی بات خالق کائنات نے قرآن مجید پارہ ۳' سورۃ آل عمران آیت ۳۱ میں فرمائی' قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ' اے میرے حبیب تم لوگوں سے فرما دو اگر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب اللہ تعالیٰ کے دوست بننا چاہتے ہو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ''میرے غلام بن جاؤ میرے فرمانبردار بن جاؤ' میری غلامی کے صدقے تم بھی محبوب الٰہی بن جاؤ گے''۔ سبحان اللہ' ہاں تو سرکار نے فرمایا میرے ساتھ محبت کرو اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر پھر فرمایا وَاَحِبُّوْ اَھْلَ بَیْتِیْ اور میری آل سے' میری عترت سے پیار کرو کیوں؟ فرمایا: لِحُبِّیْ میری محبت کی خاطر' میرے پیار کی خاطر کیوں کہ وہ میرے محبوب ہیں۔

(ترمذی شریف جلد ۲' صفحہ ۲۱۹' مشکوٰۃ شریف' مدارج شریف مشکوٰۃ جلد ۸' صفحہ ۴۹۲' ۴۹۳)

Marfat.com

سرکار نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ اے لوگو! اے میرے غلامو! اگر مجھ تک پہنچنا چاہتے ہو تو میری آل سے محبت کرو اور اگر اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ محبت کرو اور اگر میری آل کو چھوڑ دو گے نفرت کرو گے عداوت کرو گے تو مجھ تک پہنچنا میرے تک رسائی حاصل کرنا بڑا مشکل ہے، ناممکن ہے اور اگر میرے ساتھ پیار نہیں کرو گے محبت نہیں کرو گے، میرا دامن نہیں پکڑو گے میری غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں نہیں ڈالو گے تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنا محال ہے، ناممکن ہے۔

اب غور کریں وہ لوگ جو کہتے ہیں جی ہم تو موحد ہیں ہم تو توحیدی ہیں، ہم تو وسیلے کے قائل نہیں ہیں، ہم تو براہ راست اللہ تعالیٰ کو ملنا چاہتے ہیں، ڈائریکٹ خدا سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں، وہ آلِ نبی ﷺ اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ کر کیسے اللہ تعالیٰ کی ذات تک پہنچیں گے؟ اے بھولے بھالے سنّی مسلمان، تو نجدیوں، بے ادبوں، گستاخوں سے بچ کر رہنا کہیں ان کی باتوں میں نہ آجانا۔

عظمت آلِ نبی ﷺ بھول نہ جانا لوگو
دیکھنا غیر کی باتوں میں نہ آنا لوگو

حب آلِ نبی ﷺ کا فائدہ:

سرکار مدینہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خالق کائنات کے پیارے حبیب ﷺ نے ایک دن اہل بیت کی عظمت اور شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! اے میرے غلامو! عرض کی جی آقا، فرمایا! میں تمہیں چند وظائف نہ بتاؤں جس سے دین اور دنیا میں کامیابیاں اور کامرانیاں تمہیں نصیب ہوں۔ عرض کی آقا ضرور کرم فرماؤ، ضرور مہربانی فرماؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جو بندہ، جو انسان، جو میرا امتی توکل کی دولت سے مالا مال ہونا چاہے وہ میری آل سے میری اہل بیت سے محبت کرے۔ سبحان اللہ، میرے دوستو یاد رکھو جسے اللہ تعالیٰ توکل کی دولت عطا فرما دیتا ہے وہ بندہ دنیا کی

Marfat.com

فانی دولت سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔تو میرے آقا نے فرمایا جو توکل کی دولت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ میری عترت سے' میری اولاد سے میری اہل بیت سے محبت کرے' پیار کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! جو بندہ علم اور حکمت حاصل کرنا چاہے' جو بندہ چاہتا ہے کہ میں عالم بن جاؤں' میں حکیم بن جاؤں تو اسے چاہیے کہ میری اہل بیت سے محبت کرے' میری عترت سے پیار کرے' میرے آقا نے فرمایا' جو انسان چاہتا ہے کہ میں مرنے کے بعد عذاب قبر سے بچ جاؤں' برزخ کے عذاب سے بچ جاؤں وہ میری آل سے پیار کرے' میری اہل بیت سے محبت کرے۔ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا! میرے غلامو' میرے صحابہ جو بندہ چاہتا ہے جو انسان چاہتا ہے میں قیامت والے دن بغیر حساب کے بغیر امتحان کے بلا روک ٹوک جنت میں چلا جاؤں وہ میری اہل بیت سے' وہ میری نسل سے' وہ میرے خاندان سے محبت کرے' پیار کرے۔ آخر میں میرے کملی والے نے بات کر کے کمال کر دیا فرمایا! فَوَاللّٰہِ مَا اَحَبَّھُمْ اَحَدٌ ''اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم جو بندہ میری اہل بیت سے محبت کرے گا' پیار کرے گا'' اِلَّا رِیْحٌ فِی الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃُ ''وہ انسان دنیا میں بھی کامیاب ہوگا اور قیامت والے دن بھی فائدہ اٹھائے گا''۔ سبحان اللہ

(اسعاف الرغبین' روح البیان' نزہۃ المجالس' شہادت نواسہ سیّد الابرار مناقب' آلِ نبی المختار' ۱۷۵'۱۷۶)

پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ

نبی ﷺ کی آل کی الفت میں مرجانا شہادت ہے
محبت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی بے شک عبادت ہے
جو اولاد نبی ﷺ کی دل میں حب لے کر ہے مر جاتا
بفرمان نبی ﷺ وہ وارث گل زار جنت ہے

میرے دوستو اس حدیث مبارک سے پتہ چلا کہ سرکار کی آل پاک سے

Marfat.com

پیار کرنے والا محبت کرنے والا دونوں جہانوں میں کامیاب اور کامران ہے۔ یہاں بھی پاس ہے انشاء اللہ قیامت کو بھی پاس ہوگا' پاس ہو بھی کیوں نہ ہاتھوں میں دامن اہل بیت جو موجود ہے۔ امام الانبیاء سرکار مدینہ ﷺ کی وفات شریف کے بعد سرکار کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابوذر جندب بن جنادہ غفاری رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کعبہ شریف کی زیارت کیلئے مکّہ شریف تشریف لے گئے عمرہ کیا کعبہ شریف کا طواف کیا' کعبہ شریف کے طواف کے بعد آپ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ لیا' پھر فرمایا! لوگو سنو میں تم کو سرکار ابد قرار ﷺ کی ایک حدیث پاک سنانے والا ہوں مکّہ شریف میں آئے ہوئے وہ تمام لوگ جو اس وقت کعبہ شریف کا طواف کر رہے تھے زیارت کر رہے تھے وہ متوجّہ ہوئے کہ خالق کائنات کے پیارے حبیب ﷺ کے صحابی سرکار کی کون سی حدیث مبارکہ سناتے ہیں؟ حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے لوگو میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا سرکار فرما رہے تھے کیا؟ اَلاَ اِنَّ مَثَلَ اَھْلَ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ کہ لوگو خبردار ہو جاؤ آگاہ ہو جاؤ' میری اہل بیت میری عترت' میری آل کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جیسے طوفان آنے سے پہلے سیّدنا نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک لکڑی کی کشتی تیار کی تا کہ ماننے والے حضرت نوح علیہ السلام کے غلام اس پر سوار ہو کر طوفان سے بچ جائیں۔ سرکار نے فرمایا: مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا ھَلَکَ ''جو اُس میں سوار ہوگیا وہ پار ہوگیا وہ ڈوبنے سے بچ گیا' وہ غرق ہونے سے نجات پا گیا اور جو سوار ہونے سے رہ گیا وہ غرق ہوگیا' وہ تباہ و برباد ہوگیا' وہ ڈوب کر ہلاک ہوگیا''۔

(مشکوٰۃ شریف ۵۸۳' حلیۃ الاولیاء' مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸' صفحہ ۴۹۳' ۴۹۴)

سرکار کیا فرما رہے ہیں کہ جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہوا بچ

Marfat.com

گیا جو رہ گیا غرق ہوگیا۔ اس طرح جس نے میری اہل بیت کا دامن پکڑ لیا وہ جہنم سے بچ گیا جو اہل بیت کے پیار سے دور ہوا وہ جہنم میں ڈوب گیا۔ یہ بات میرے آقا ﷺ نے کس کے بارے فرمائی اپنی آل کے بارے۔ ایک دوسرے مقام پر اپنے یاروں کی اپنے صحابہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: اَصْحَابِیْ کَاَلنُّجُوْمِ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں فَبِاَیِّھِمِ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ پس تم ان میں سے جس کی اقتدا کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے' منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف ۵۵۶)

میرے دوستو توجّہ فرماؤ سرکار کی تفسیر کیسی ہے فرمایا! میری آل کشتی ہے' میرے صحابہ ستارے ہیں' سبحان اللہ۔ اب ان سے پوچھئے جو کشتیوں میں بیٹھ کر سفر کرتے ہیں۔ جو بحری جہازوں کو چلاتے ہیں کشتیوں میں سفر کرنے والے جانتے ہیں جب کشتی چلتی ہے تو انسان کی نظر انسان کی نگاہ ستاروں پر ہوتی ہے' تب جا کر کشتی منزل مقصود پر پہنچتی ہے۔ بندہ پار جا کے کنارے لگتا ہے اگر ستارے نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں بندہ راستے سے بھٹک جاتا ہے منزل دور ہو جاتی ہے' کامیابی ناممکن ہو جاتی ہے۔ پتا چلا کہ پار وہی لگتا ہے جو کشتی پر سوار ہو نگاہ ستاروں پر ہو۔ اگر کسی کو کشتی مل جائے ستارے نہ ملیں پھر بھی ناکام اگر ستارے نگاہ میں رہیں کشتی نہ ملے پھر بھی ناکام' بلاشبہ و بلا مثال یہ دنیا ایک سمندر ہے میرے نبی ﷺ کی آل کشتی ہے سرکار کے صحابہ ستارے ہیں' منزل مقصود تک وہ پہنچے گا' پار وہی ہوگا جو دونوں کے دامن سے وابستہ رہے گا' جو دونوں سے اپنی نسبت قائم رکھے گا جو دونوں کا پیار سینے میں رکھے گا مذہب کی دنیا پھر کے دیکھو کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف ستاروں کو دیکھ رہے ہیں لیکن کشتی میں سوار نہیں' کچھ ایسے ہیں جو صرف کشتی میں بیٹھے ہیں ستاروں کو نہیں دیکھتے یہی وجہ ہے کہ ولی کامل نہ خارجیوں میں ہوا ہے نہ رافضیوں میں کیونکہ خارجی کشتی سے تنگ ہیں

Marfat.com

رافضی ستاروں سے بیزار۔ الحمد للہ سنّی حنفی بریلوی کو خالق کائنات نے یہ شرف عطا فرمایا ہے یہ کمال عطاء فرمایا ہے کہ کشتی میں بیٹھے ہیں' ستاروں پر نگاہ جمی ہوئی ہے پھر بیڑا کیوں نہ پار ہو' پھر منزل تک کیوں نہ پہنچیں پھر کامیابی کیوں نہ قدم چومے۔ امام اہل سنّت مجدد دین وملت کشتہ عشق رسالت حضرت علاّمہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اہل سنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ ﷺ کی

سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ کے پیارے نواسے سیّدنا ومولانا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پیارے نانا جان نے فرمایا! لِكُلِّ شَيْءٍ اَسَاسٌ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی بنیاد ہوتی ہے وَاِسَاسُ الْاِسْلَامِ اور اسلام کی بھی ایک بنیاد ہے۔ وہ بنیاد کیا ہے؟ فرمایا! حُبُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَحُبُّ اَهْلِ بَيْتِهٖ ''اسلام کی بنیاد حضور علیہ السلام کے صحابہ اور اہل بیت کی محبت ہے اس کا پیار ہے' ان سے عقیدت ہے' ان کی غلامی ہے۔ (برکات آل رسول ۲۴۶)

امام الاولیا شیر خدا حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ امام الانبیا حبیب کبریا' سرکار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب قیامت کا دن ہوگا نیچے جہنم ہوگی جہنم پر پل صراط بچھی ہوگی میری اُمت پل صراط سے گزرے گی اُثْبِتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ تو سرکار نے فرمایا تم میں سے پل صراط پر ثابت قدم وہ ہوگا' پل صراط سے بے فکر ہو کر ثابت قدم ہو کر وہ گزرے گا۔ اَشَدَّكُمْ حُبًّا لِاَهْلِ بَيْتِيْ وَاَصْحَابِيْ جس کے سینے میں جس کے دل میں میری اہل بیت اور میرے صحابہ کا سچا پیار ہوگا' سچی عقیدت ہوگی۔ (برکات آل رسول ۲۴۷)

حضرات محترم! سرکار کے ان دو فرامین سے پتا چلا بیڑا اس کا پار ہوگا جس

Marfat.com

کے ایک ہاتھ میں دامن صحابہ ہوگا' دوسرے ہاتھ میں دامن اہل بیت ہوگا اگر اہل بیت کو چھوڑ کر صرف صحابہ سے محبت کی جائے تو وہ محبت بھی قبول نہیں اگر صحابہ کو چھوڑ کر صرف اہل بیت سے پیار کیا جائے تو وہ بھی نا قابل قبول' کامیاب وہ ہے جو دونوں کا غلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم سنّی حنفی بریلوی صحابہ کے بھی غلام ہیں اور اہل بیت کے بھی خادم ہیں۔ ہم حضور کی آل کے بھی غلام ہیں نسل کے بھی غلام ہیں۔ ہم تو ہاتھ جوڑ کر گلے میں پگڑی ڈال کر سر جھکا کے مدینے شریف کی طرف چہرہ کر کے کہتے ہیں کہ

میں تیرے سارے ٹبر دی گولی وے اک تیرے دم بدلے
میں اچا کدی نئیں بولی وے اک تیرے دم بدلے

میرے دوستو عرض یہ کر رہا تھا کہ' اہل بیت کی محبت پیار ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اگر اہل بیت سے عقیدت نہیں' پیار نہیں تو وہ انسان کامیاب نہیں بعض نام نہاد محبتِ اہل بیت کے دعوے دار لوگوں میں کہتے ہیں کہ جتنا پیار اہل بیت سے ہمیں ہے اتنا کسی کو نہیں سُنّی تو برائے نام اہل بیت سے پیار کرتے ہیں۔

اہل بیت کی محبت:

میرے دوستو! میں دعوے سے کہتا ہوں پوری کائنات میں وہ سنّی سنّی ہی نہیں جس کے سینے میں جس کے دل میں اہل بیت کی محبت' اہل بیت کا پیار نہیں۔ آپ مخالفین کی بھی کتابیں پڑھیں پھر اہل سنّت و جماعت کی بھی کتابیں پڑھیں آپ کو پتا چل جائے گا کہ سچا اہل بیت کا محبّ کون ہے؟ جتنی شان جتنا مقام سرکار کی آل کا سنّی بیان کرتے ہیں کوئی مائی کا لال پوری دنیا میں نہیں کر سکتا۔ نظم ہو یا نثر الفاظ ہوں یا اشعار کوئی بھی صورت دیکھ لیں آپ کو ہر میدان میں سنّی محبت اہل بیت میں آگے ہی نظر آئے گا۔ خواجہ خواجگان چشتیوں کے سردار حضرت خواجہ معین الدّین چشتی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کون معین الدّین؟ جو آج سے تقریباً ایک

Marfat.com

ہزار سال پہلے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو میرے آقا نے آپ کی ڈیوٹی ہندوستان کے شہر اجمیر میں لگائی آپ سرکار کے دربار پرانوار سے اجازت لے کر ہندوستان کی طرف چلے سب سے پہلے نجف اشرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ثواب کا نذرانہ پیش کر کے فیوض و برکات سے جھولیاں بھر کر پھر کربلا شریف سیّد الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے۔ اللہ اکبر' جب خواجہ صاحب نے سرکار کے نواسے کا مزار پر انوار دیکھا تو آنکھوں سے بے ساختہ آنسوں اچھل پڑے' امام کے مزار پر انوار کو چوما پھر ہاتھ باندھ کر گردن جھکا کر آنکھوں سے آنسو بہا کر زبان حال سے عرض کیا کہ

شاہ است حسین رضی اللہ عنہ پادشاہ است حسین رضی اللہ عنہ

دین است حسین رضی اللہ عنہ دین پناہ است حسین رضی اللہ عنہ

امام کائنات کے سردار ہیں' امام حسین رضی اللہ عنہ کائنات کے بادشاہ ہیں' امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کا دین ہیں' امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے دین کو پناہ دینے والے ہیں۔

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید

حقّا کہ بنائے لا الٰہ است حسین رضی اللہ عنہ

امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کے میدان میں سر پاک کٹوا دیا لیکن یزید پلید کے ناپاک ہاتھوں میں اپنے پاک ہاتھ نہیں دیئے۔

حضور خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ سچّی بات تو یہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کلمہ لا الٰہ کی بنیاد ہیں' سبحان اللہ کیا پیاری بات فرمائی۔ میرے آقا میرے مولا سید خواجہ معین الدّین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ خواجہ صاحب کون ہیں؟ پتا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو سن لو خواجہ غریب نواز سنّی ہیں حنفی ہیں' چشتیوں کے سردار ہیں'

Marfat.com

حضرت سیّدنا شیخ شرف الدّین المعروف شیخ سعدی علیہ الرحمۃ اپنے مریدوں کو اپنے شاگردوں کو فرمایا کرتے تھے کہ اے دوستو جب بھی کوئی مشکل پیش آئے جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگا کرو تو یوں کہا کرو

الٰہی بحق بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ برقول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم ردکنی ورقبول من و دست و دامانِ آلِ رسول

اے خالق کائنات تجھے سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد پاک کا واسطہ مجھے مرتے وقت کلمہ نصیب فرمانا' میرا خاتمہ ایمان پر کرنا' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ناز کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ اے رب کائنات اگر تو نے میری دعا قبول نہ کی تو قیامت والے دن میں اولاد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پکڑ کر تیرے دربار میں آؤں گا پھر تو انکے صدقے ضرور کرم فرمائے گا۔ یہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ جانتے ہو کون ہیں؟ سنّی ہیں حنفی ہیں۔ شیخ الحدیث فنافی الرسول حضرت علاّمہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارْ

سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ شاہ مرداں ہیں' آپ شیر یزداں ہیں' آپ اللہ تعالیٰ کی طاقت کا مظہر ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ جیسا دنیا میں جوان کوئی نہیں۔ ذوالفقار جیسی تلوار کوئی نہیں' سبحان اللہ۔ یہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی کون ہیں؟ نہیں جانتے تو سنو یہ سنّی ہیں یہ حنفی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت کشتہ عشق رسالت سیّدنا الشاہ احمد رضا خاں جن کو ساری دنیا جانتی ہے سنّی ہیں حنفی ہین فرماتے ہیں' آقا میرے مولا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

Marfat.com

عاشق مدینہ مولانا محمد علی جوہر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

قتل حسین رضی اللہ عنہ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

یہ مولانا محمد علی جوہر بھی سنّی حنفی ہیں۔ مفکّر اسلام، شاعرِ اسلام، شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضٰی رضی اللہ عنہ سوز صدیق رضی اللہ عنہ دے

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ

اسلام کے دامن میں بس اس کے سوا کیا ہے
اک ضربِ ید اللّٰہی اک سجدۂ شبیری

یہ ڈاکٹر محمد اقبال بھی سنّی تھے حنفی تھے۔ پیر سیّد نصیر الدّین گولڑوی فرماتے ہیں کہ

خدا دیتا ہے کھا لیتا ہوں پنجتن نام کے ٹکڑے
انہیں کے در سے ملتے ہیں صبح و شام کے ٹکڑے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ

یا حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ جھوم کر ہم جو سنائیں گے ترانہ تیرا
بخش دے گا تیری خاطر ہمیں نانا تیرا

یہ سیّد نصیر الدّین نصیر جانتے ہو کون ہیں؟ یہ سیّدنا مہر علی شاہ گولڑوی کے پوتے ہیں اور سنّی حنفی ہیں۔ اللہ اکبر۔ خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ ہر مسلمان ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ اس کے سینے میں سرکار کی آل کی محبت موجود ہو۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابی حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب مسلمان بندہ مومن انسان مرنے کے قریب

Marfat.com

ہوتا ہے اس کی روح کے قبض کا وقت آتا ہے وہ بولنا چھوڑ دیتا ہے تو فرشتے اس سے چار چیزوں کے بارے سوال کرتے ہیں۔ اللہ اکبر' وہ کون سے سوال ہوتے ہیں مرنے والے سے کیا پوچھا جاتا ہے؟ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا۔ پہلی یہ بات پوچھی جاتی ہے اے اللہ تعالیٰ کے بندے' اللہ تعالیٰ نے جو تجھے اتنے سال اتنے مہینے عمر عطا کی زندگی بخشی بتا تو نے اپنی ساری زندگی کیسے گزاری ہے؟ اللہ غنی میرے دوستو توجّہ فرماؤ کتنا مشکل سوال ہے۔ بتایئے جب ہم مریں گے کیا جواب دیں گے؟ وہاں تو جان چھڑانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا' معافی دلانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا' سفارش کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا' بولو کیا جواب دو گے کیا بتاؤ گے؟ کیا یہی جواب دو گے ہم نے جھوٹ بولتے زندگی گزاری ہے۔ حسد کرتے زندگی گزاری ہے۔ اپنے پرائے کے گلے شکوے کرتے زندگی گزاری ہے۔ شرابیں پی پی کر زندگی گزاری ہے۔ زنا اور قتلؑ جیسے کبیرہ گناہ کر کے زندگی گزاری ہے بندوں کے حقوق غضب کرتے زندگی گزاری ہے' بے نماز ہو کر زندگی گزاری ہے' روزہ نہ رکھ کے' زکوٰۃ نہ دے کے حج نہ کر کے زندگی گزاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں زندگی گزاری ہے۔ تو سب بولو سوچو کیا جواب دو گے قبل اس کے موت کا وقت آ جائے مرنے کا ٹائم آ جائے اب بھی وقت ہے آؤ توبہ کر لیں' آؤ اللہ تعالیٰ سے اپنے جرموں کی معافی مانگ لیں اپنی خطاؤں کی تلافی کرا لیں وہ بڑا کریم ہے وہ بڑا رحیم ہے۔ آج وقت ہے کہیں قبر میں حشر میں پچھتانا نہ پڑے۔ قلندر کھڑی حضرت میاں محمد علیہ الرحمۃ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

چٹی چادر عملاں والی تے داغ نہ لاویں جنیاں
تے روز قیامت پھر نہ آکھیں ہائے ربا کی بنیاں

سرکار فرماتے ہیں مرنے والے سے دوسرا سوال یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے بندے اس جسم کو کس کام میں استعمال کیا ہے؟ اپنے وجود سے تو نے کیا کیا کام لیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں استعمال کیا ہے شیطانی کاموں میں استعمال کیا ہے؟ بتا جواب دے؟ سرکار فرماتے ہیں مرنے والے سے تیسرا سوال یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دولت عطاء فرمائی بتا اس مال کو کہاں کہاں خرچ کیا ہے؟ مال اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے اپنی ضرورت کیلئے خرچ کیا ہے یا مال کو فضول کاموں میں شیطانی کاموں میں خرچ کیا ہے؟ اللہ اکبر' چوتھا سوال ہوتا ہے بتا اپنی زندگی میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور آپ کی آل سے پیار کیا ہے کہ نہیں؟ محبت کی ہے یا نہیں؟ بتا جواب دے بول۔ (برکات رسول ۲۴۷)۔

حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ ﷺ نے فرمایا کہ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ کوئی بندہ کوئی انسان مومن نہیں ہوسکتا حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِیْ جب تک وہ بندہ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ سمجھے وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اور میری اولاد کو اپنی اولاد سے زیادہ پیارا نہ سمجھے وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ اور میرے گھر والوں کو اپنے گھر والوں سے زیادہ عزیز نہ سمجھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات کیوں فرمائی؟ وجہ کیا تھی؟ حکمت کیا تھی؟ تو اس کی وضاحت بھی میرے آقا نے خود اپنی زبان مقدّس سے فرما دی مرے آقا نے فرمایا! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مجھے قسم ہے اس رب عزّ وجل کائنات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے لَا یَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُہٗ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا جس انسان نے جس مومن نے ہمارے حق کو نہیں پہچانا اس بندے کو اس کا کوئی نیک عمل (نماز' روزہ' حج و زکوٰۃ کسی قسم کی نیکی) فائدہ نہیں دے گا۔ نیکیاں اسی کو کام آئیں گی اچھے کام اسی کو فائدے دیں گے جس نے ہمارے ساتھ محبت کی ہمارے ساتھ پیار پایا اللہ غنی' آلِ نبی ﷺ سے جو محبت کرے گا سرکار کے پیاروں سے جو پیار کرے گا اسے کیا فائدہ ہوگا یہ بات بھی

Marfat.com

میرے آقا نے بتا دی۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خالق کائنات کے یار نے فرمایا: حُبُّ آلِ مُحَمَّدَ یَوْمًا خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ جو بندہ جو مسلمان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کے ساتھ صرف ایک دن محبت میں گزارے خالق کائنات اس بندے کو ایک سال کی عبادت سے زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ وَمَنْ مَّاتَ عَلَیْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اور جو بندہ آل نبی کی محبت میں مر جائے اللہ تعالیٰ اسے ان کی محبت کے صدقے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (برکات آل رسول ۲۴۴، ۲۴۵، نورالابصار جلد نمبر ا صفحہ ۲۳، ۲۴)

حضراتِ محترم! سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے پتا چلا کہ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے ہر مومن کیلئے یہ لازم ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک سے محبت کرے۔ پیار کرنے ان سے عقیدت رکھے، ان کے ساتھ دل و جان سے پیار کرے الحمد للہ سرکار کے جو سچّے سُچے غلام ہیں وہ تو ہمیشہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ سرکار کے دیوانے قیامت تک آپ کی آل سے پیار کرتے رہیں گے لیکن اب دیکھنا یہ ہے سوچنا یہ ہے کہ غور اس بات پہ کرنا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک سے پیار کرنے کا محبت کرنے کا ہمیں فائدہ کیا ہوگا؟ ہمیں کیا نفع ہوگا ہمیں کیا اجر و ثواب ملے گا؟

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت:

تو آیئے یہ بات سدرہ کے راہی سے پوچھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے ماہی سے پوچھتے ہیں، آقا آپ کی عترت سے آپ کی آل سے آپ کے گھرانے سے پیار کرنے سے محبت کرنے سے ہمیں کیا ملے گا؟ ہمیں کیا نفع ہوگا تو سنیے میرے آقا نے جواب دیا والضحیٰ کے چہرے والا بولا یُوْحٰی کی زبان والا بولا مازاغ کے ڈورے والا بولا اَلَمْ نَشْرَحْ کے سینے والا بولا یَدُ اللّٰهِ کے ہاتھوں والا

Marfat.com

بولا لِسَانُ اللّٰہِ کی پیاردی زبان والا بولا کہ مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ مُؤْمِنًا جوانسان جو بندہ میری آل سے محبت کر تے کرتے مرا' میری آل کے نعرے لگا تا ہوا دنیا سے گیا وہ مومن ہو کر مرے گا۔ میں خود اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔ خالق کائنات کے یار نے فرمایا! مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ شَہِیْدًا جومسلمان میری آل کے پیار میں زندگی بسر کرتا ہوا مرا اللہ تعالیٰ اسے شہادت کا مرتبہ عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ تَائِبًا جوانسان آل محمد ﷺ کی محبت میں مرا وہ سچّی توبہ کر کے مرا۔

جو اہل بیت محمد ﷺ پر بھیجتے ہیں درود
اللہ ان کی عبادت کرتا ہے قبول
جو اہل بیت سے غفلت کی بھول کرتا ہے
ہزار سجدے کرے فضول کرتا ہے

خالق کائنات کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ مَغْفُوْرًا جوانسان آل محمد ﷺ کی محبت میں زندگی بسر کرتا مرے وہ گناہوں سے پاک ہو کر بخشا ہوا مرے گا۔

میرے دوستو! توجّہ کرو کتنا بڑا انعام ہے اس انسان کیلئے جس کے دل میں میرے آقا کی آل کا پیار ہے دیکھو ناں آج ہر بندے کی' ہر مومن کی' ہر مسلمان کی' ہر کلمہ پڑھنے والے کی یہ تمنّا ہے یہ آرزو ہے' یہ حسرت ہے میں مروں تو گناہوں سے پاک ہو کر مجھے موت آئے' نمازی نماز پڑھتا ہے تا کہ بخشا جاؤں' حاجی حج کرتا ہے تا کہ بخشا جاؤں سخی سخاوت کرتا ہے تا کہ میں بخشا جاؤں' مدینے والے آقا نے آواز دی اے میرے غلام! اے میرے نعرے مارنے والے انسان! ایک

Marfat.com

طریقہ بخشنے کا میں بھی تمہیں بتاؤں؟ سوہنا وہ کون سا فرمایا' میری آل سے سچّی محبت کرتو بخشا جائے گا۔ اللہ اکبر' محرم شریف کا مہینہ دس محرم کی رات زمانے کے غوث حضرت سیّدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بصرہ شریف میں عشاء کی نماز پڑھ کر مصلیٰ بچھا کر نوافل پڑھ کے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک پر درود وسلام کے گجرے پیش فرما رہے ہیں۔ درود وسلام پڑھتے پڑھتے آنکھ لگ گئی خواب میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوگئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار پر انوار ہوگیا۔ قدم بوسی کی ہاتھوں کو چوما پھر بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر میرے آقا نے فرمایا دس محرم کو فرائض واجبات ادا کرنے کے بعد اپنی طاقت کے مطابق جتنے ہوسکیں نوافل پڑھنے کے بعد ان تمام نوافل کا ثواب میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دونوں شہزادوں کو ثواب پہنچایا کرو آقا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا ثواب تم بخشتے آؤ قیامت والے دن تیری بخشش کا میں آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضامن ہوں گا۔ عرض کی آقا ٹھیک ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب تک زندہ رہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دس محرم شریف کو زیادہ سے زیادہ نفل پڑھ کر ثواب پہنچاتے رہے۔ (سیرت نبی بعد وصال النبی جلد۲' صفحہ ۵۶) امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی یہی عمل کرتے رہے جب آپ کی وفات شریف کا وقت قریب آیا تو چہرہ مدینہ پاک کی طرف کیا ہاتھ باندھ لیے اور عرض کی کہ

لے سجنا اساں توڑ نبھائی تے جان دِتی راہ تیرے
حشر دیہاڑے شرماں تینوں تے کج لیں پردے میرے

خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہماری آل سے پیار کرنے والا جب مرے گا' گناہ بخشا کر مرے گا۔ ناں ناں بلکہ سرکار نے اور کرم کرتے ہوئے فرمایا کہ مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم جو انسان آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے ہوئے مرے گا پھر ہوگا کیا؟ فرمایا: بَشَّرَهٗ

Marfat.com

مَلِكَ الْمَوْتِ بِاالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكِرٌ وَّ نَكِيْرٌ مرنے سے پہلے فوت ہونے سے پہلے ملک الموت اور منکر نکیر اسے جنت کی خوش خبری دیتے ہیں۔ گویا کہتے ہیں اے مرنے والے گھبرا نہیں پریشان نہ ہوتو نے ساری زندگی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک سے پیار کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تیرے لیے جنت کے باغات تیار کر رکھے ہیں۔ اللہ غنیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مَنْ مَاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ جو انسان آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں فوت ہوتا ہے جَعَلَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ مَزَارَ مَلٰٓئِكَةِ الرَّحْمَةِ تو خالق کائنات اس کی قبر کو فرشتوں کیلئے زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔ ہر روز عرش کے فرشتے اس کی قبر کی زیارت کیلئے تشریف لاتے ہیں سبحان اللہ کیا شان ہے آل نبی ﷺ کے حب دار کی کہ مرنے کے بعد بھی اس کی قبر پر رونقیں لگی رہتی ہیں دیکھ لو ناں جنہوں نے سرکار کی آل سے سچا پیار کیا ان کی قبریں آج بھی آباد ہیں۔ ان کے مزارات پر عرش سے فرشتے آتے ہیں۔ فرش سے سرکار کے مومن غلام جاتے ہیں کہیں قرآن پڑھا جا رہا ہے، کہیں درود و سلام پڑھا جا رہا ہے کہیں نعت خوانی ہو رہی ہے، کہیں تقریریں ہو رہی ہیں، کہیں ذکر الٰہی کی محفلیں سجی ہیں یہ سب کیا ہے؟ یہ برکت ہے آلِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی۔

سرکار کائنات نے فرمایا! مَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جو انسان آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں مرتا ہے پھر کیا ہوتا ہے فرمایا! فُتِحَ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ بَابَانِ اِلَى الْجَنَّةِ اس کی قبر میں جنت میں سے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں گویا کہا جاتا ہے اے مرنے والے قبر میں لیٹے لیٹے جنت کے مزے لیتا رہو۔ صرف دروازے ہی نہیں بلکہ سرکار نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جو میرا غلام میری آل کے پیار میں فوت ہوتا ہے پھر کیا ہوتا ہے فرمایا: يُزَفُّ اِلَى الْجَنَّةِ اس کو

Marfat.com

بڑی عزت کے ساتھ بڑی تعظیم کے ساتھ جنت میں لے جایا جاتا ہے کیسے فرمایا! كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسِ اِلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا جیسے پہلی رات کی دلہن کو عزت کے ساتھ تکریم کے ساتھ دولہا کے گھر پہنچایا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن عربی جلد ۳' صفحہ ۴۳۳' تفسیر کبر جلد ۲۷' صفحہ ۱۲۵' ۱۲۲' تفسیر روح البیان پ ۲۵ صفحہ ۸۱' نورالابساد جلد ۱ صفحہ ۴۰۴' برکات آل رسول ۲۲۳' صواعق محرقہ ۷۶۸' تفسیر کبیر جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۶' تفسیر کشاف جلد ۴ صفحہ ۳۳۹)۔ شیعہ حضرات کے معتبر عالم علاّمہ ابوالحسین علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ فی معرفتہ الائمہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۰۷ پر یہ احادیث نقل کی پتہ چلا کہ آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا غلام کامیاب ہی کامیاب ہے اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ

دو جگ وچ آرام جے چاہویں تے نہ چھڈیں در پنجتن دا
ہور کسے تو ڈر نہ بھاویں نے رکھیں دل وچ ڈر پنجتن دا
نامنظور عبادت تیری جے نئیں پیار اگر پنجتن دا
اعظم اونہوں اگ کیوں ساڑے تے جندے دل وچ گھر پنجتن دا

میرے دوستو! ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا سرکار کی آل سے سچّا پیار کرنے والا دنیا سے جب جاتا ہے تو بڑے اعزاز کے ساتھ بڑی شان و شوکت کے ساتھ جاتا ہے جب ایسے مستانے کو موت آتی ہے تو مومن ہو کر مرتا ہے شہادت کا درجہ پا کر مرتا ہے بخشش کی ڈگری لے کر مرتا ہے تو بعد تائب ہو کر مرتا ہے' مرنے کے بعد اس کی قبر مزار ملائکہ بن جاتی ہے اسے عزت کے ساتھ جنت میں داخل کیا جاتا ہے' پر اب دیکھنا یہ ہے کہ سچّا آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا محبّ ہے کون سچّی عقیدت کون رکھتا ہے' سچّا پیار کون کرتا ہے؟۔

سچا محبّ کون؟

کیونکہ مسلمانوں کے کئی فرقے ہیں کئی گروہ ہیں' کئی جماعتیں' کئی مسالک ہیں' ہر فرقہ' ہر گروہ' ہر جماعت ہر مسلک والا یہی کہتا ہے کہ ال بیت کا سچّا محبّ

Marfat.com

میں ہوں، سچّی عقیدت مجھے ہے، سچّا پیار میں کرتا ہوں۔ شیعہ حضرات کہتے ہیں ہم سچّے محبّ اہل بیت ہیں۔ خارجیوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں ہمیں آلِ نبی ﷺ سے سچّی محبت ہے نجدیوں سے پوچھو تو وہ دعویٰ کرتے ہیں ہمیں سب سے زیادہ سرکار کی آل سے محبت ہے۔ اہل سنّت کہتے ہیں کہ ہم نبی پاک کی آل سے سچّی محبت کرتے ہیں۔ اب ایک عام آدمی سوچ میں پڑ گیا کہ میں کہاں جاؤں کدھر جاؤں ہر گروہ، ہر فرقہ سچّائی کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اللہ غنیٰ، اب پہچان کیسے کریں اب فیصلہ کیسے کریں کہ ان میں سے سچّا کون ہے حق پر کون ہے؟

میرے دوستو! آئیں اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ اپنے دعویٰ میں کون سچّا ہے۔ آلِ نبی ﷺ سے سچّی محبت کون کرتا ہے تاکہ سارے جھگڑے سارے اختلافات ختم ہو جائیں۔ مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے دین کی سچّی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔ سوال ہوتا ہے کہ فیصلہ کرے گا کون؟ اگر وہابیوں سے کرایا تو وہ اپنی بات کرے گا۔ اگر شیعہ حضرات سے کرایا تو وہ اپنے حق میں فیصلہ دے گا اگر خارجیوں سے کرایا تو انہوں نے اپنی سچّائی ثابت کرنی ہے۔ اگر اہل سنّت سے کرایا تو انہوں نے اپنے حق میں فتویٰ دینا ہے۔ پھر بات وہی کی وہی رہے گی۔ آیئے فیصلہ اس سے کراتے ہیں، انصاف اس سے کراتے ہیں جس کی سچّائی جس کی دیانت، جس کی صداقت پر کسی کو شک نہیں جو اپنی مرضی سے بولتا نہیں ساری دنیا بولتی ہے اپنی مرضی سے، مشیر بولے اپنی مرضی سے، مولوی بولے اپنی مرضی سے، پیر بولے اپنی مرضی سے وزیر بولے اپنی مرضی سے، سفیر بولے اپنی مرضی سے پر رب عزّ وجل کا حبیب بولے رب عزّ وجل کی مرضی سے ہر انسان بولتا ہے ہر آدمی بولتا ہے، پر بولنے بولنے کا اپنا انداز ہے۔ لیڈر بھی بولتے ہیں، پروفیسر بھی بولتے ہیں، نعت خوان بھی بولتے ہیں، علماء بھی بولتے ہیں، مفتی بھی بولتے ہیں، انداز اپنا اپنا طریقہ اپنا اپنا جب کوئی لیڈر بولتا ہے تو اس کی زبان سے

Marfat.com

سماجی بات نکلے گی یا سیاست نکلے گی' جب نعت خوان بولتا ہے اس کی زبان سے یا حمد نکلے گی یا نعت نکلے گی' جب کوئی مقرر بولتا ہے تو اس کے منہ سے یا تقریر نکلے گی یا خطاب نکلے گا' جب کوئی مفتی بولتا ہے سو اس کی زبان سے یا نصیحت نکلے گی یا فتویٰ نکلے گا' جب کوئی فقیہ بولتا ہے تو اس کی زبان سے فقہہ نکلے گی یا مسئلہ نکلے گا جب کوئی ولی بولتا ہے اس کی زبان سے یا تسبیح نکلے گی یا ذکر نکلے گا' جب کوئی صحابی بولے گا تو اس کی زبان سے یا روایت نکلے گی یا بیان نکلے گا' لیکن رب کائنات کی قسم جب میرا مدینے والا بولتا ہے' جب رب عزّ وجل کا ماہی بولتا ہے تو اس کی زبان سے یا حدیث نکلتی ہے یا قرآن نکلتا ہے۔

میرے نبی ﷺ دی زبان ساڈھے واسطے قرآن
کیہے ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں

خالق کائنات بھی یار کی طرف سے ترجمانی کرتے ہوئے فرماتا ہے: مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى میرا محبوب کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتا اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ''وہ تو نہیں مگر جو وحی کی جاتی ہے انہیں'' (پارہ ۲۷ سورۃ النجم)

پتہ چلا سرکار کی زبان پر خدا عزّ وجل بولتا ہے سرکار کا فیصلہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اب آیئے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں چلتے ہیں ہم عالم تصورات میں' عالم تخیلات میں عرض کرتے ہیں کملی والیا اللہ تعالیٰ کے محبوبا تیری اُمت میں جھگڑا ہو گیا ہے ایک گروہ کہتا ہے ہم سچّے محبّ آلِ نبی ﷺ ہیں' دوسرا کہتا ہے ہم سچّے محبّ اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہیں' اب آپ ہی فرمائیں کون سچّا ہے؟ کون حق پر ہے؟ تو سنیے میرے آقا نے جواب دیا یہ جواب شیعہ حضرات کے معتبر اور مستند عالم علاّمہ ابوالحسین علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول صفحہ ۱۰۷ باب ماجاء فی حجتہ علیہ السلام' شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجدد علاّمہ ابوجعفر شیخ محمد بن علی صدوق اپنی کتاب جامع الاخبار صفحہ ۱۸۹ میں تحریر

Marfat.com

کرتے ہیں۔

حضرات! یہ بھی سن لیں یہ علاّمہ صدوق شیعہ حضرات کے نزدیک ایسے ہی معتبر ہیں جیسے ہمارے اہل سنّت کے نزدیک امام مسلم جنہوں نے مسلم شریف لکھی کوئی معمولی عالم نہیں ہے۔ اب فیصلہ سنیے سرکار اپنی آل کی عظمت بیان کررہے ہیں اپنی آل کی محبت کی بات کررہے ہیں کہ میری آل سے محبت کرنے والے کا یہ مقام ہوگا' یہ شان ہوگی۔ میرے آقا کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا آقا ذرا یہ بھی بتا دیجئے کہ سچّا محبّ کون ہوگا۔ سچّا آپ کی آل کا عقیدت مند کون ہوگا کیونکہ آپ نے خود فرمایا ہے میری اُمت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ ذرا وضاحت فرمادیں تاکہ سچّے اور جھوٹے میں امتیاز ہو جائے فرق ہو جائے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ سنا تو مسکرا پڑے اور مسکراتے ہوئے جواب دیا کونسا؟ فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جو بندہ مسلمان میری آل سے پیار کرتے کرتے' محبت کرتے کرتے مرا فرمایا مَاتَ عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل سنّت و جماعت کے عقیدے پر مرا وہ سنی ہو کر مرا۔ اللہ غنی آگے میرے آقا نے فرمایا وَلَیْسَ عَلٰی مَنْ مَّاتَ عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ جو اہل سنّت و جماعت کے عقیدے پر مرا میرے آقا فرماتے ہیں عَذَابَ الْقَبْرِ وَلَا شِدَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اس بندے کو نہ عذاب ہوگا۔ اور نہ ہی قیامت والے دن اس کے ساتھ کسی قسم کی سختی۔ مطلب یہ کہ ہر جگہ کرم ہی کرم ہوگا۔

(جامع الاخبار صفحہ ۸۷ فصل ۳۶ فی صلوٰۃ الجماعۃ تحفہ جعفریہ جلد ۳' ۱۸۲)۔

میرے دوستو! شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے اور شیخ صدوق کی تحریر سے یہ بات سورج کی طرح روشن ہوگئی کہ اہل بیت کے حقیقی دوست' سچّے محبّ اصلی حب دار صرف اور صرف اہل سنّت و جماعت ہیں۔ اب میں شیعہ حضرات کی

Marfat.com

خدمت میں عرض کروں گا کہ اے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا رسول ماننے والو یا علی رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والو چلو ہماری بات نہیں مانتے تو نہ مانو کم از کم اپنے بزرگوں کی تو مان لو نہیں پھر کہنا پڑے گا کہ

بعض رندگاں تے مر مر جاویں تے بعض تکیں وٹ کھاویں
بعضیاں منیں بعضیاں منکر تے دس منصف کیویں سداویں

حضرات محترم! ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ سرکار کی آل پاک سے پیار کرنے والا دونوں جہانوں میں سرخرو ہے لیکن بعض حضرات ایسے بھی ہیں جن کو سرکار کی آل پاک سے عداوت ہے دشمنی ہے ان کا کیا بنے گا ان کو کیا سزا ملے گی۔

دشمنان آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا:

یہ بھی سن لیجئے امام الانبیا کائنات کے والی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارَ جس مسلمان نے جس مومن نے میری اولاد اور میرے انصار کو نہیں پہچانا ان کی تعظیم نہیں کی ان سے پیار نہیں کیا اِن سے محبت نہیں کی فَھُوَ لِاَحَدٍ ثَلَاثٍ اس بندے میں تین عیبوں میں سے ایک عیب ضرور ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کون کون سے عیب ہیں؟ میرے آقا نے فرمایا! اِمَّا مُنَافِقٌ یا وہ منافق ہوگا وَاِمَّا لِزَنِیَّۃٍ یا وہ حرامی ہوگا وَاِمَّا لِغَیْرِ طُھْرٍ یَعْنِیْ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ عَلٰی غَیْرِ طُھْرٍ یا اس کی ماں اس سے جب حاملہ ہوئی وہ پاک نہیں ہوگی۔ (وہ حیض کے دنوں میں یا نفاس کے دنوں میں حاملہ ہوئی ہوگی)۔ (تفسیر روح البیان ۱۲' صفحہ ۵۴۴' صواعق محرقہ ۵۸۰' برکات آل رسول ۲۵۸' آل رسول جلد نمبر ۱' صفحہ ۱۱۵)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ اَبْغَضَ اَھْلَ الْبَیْتِ فَھُوَ مُنَافِقٌ جس انسان نے اہل بیت کے ساتھ عداوت رکھی بغض رکھا میرے آقا نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں وہ منافق ہے۔ (صواعق محرقہ ۵۸۳' برکات آل رسول ۲۵۹)

Marfat.com

میرے دوستو! ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا جو بندہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل سے بغض رکھتا ہے عداوت کرتا ہے وہ منافق ہے' وہ حرامی ہے وہ مومن بھی نہیں ہوسکتا وہ حلالی بھی نہیں ہوسکتا۔ اب میں دعوت فکر دیتا ہوں اب میں اپیل کرتا ہوں انصاف کی کہ جو بندہ سرکار کی آل کا بے ادب ہے وہ منافق ہے' حرامی ہے تو جو انسان' جو بندہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی بے ادب ہو سرکار کا گستاخ ہو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ منافق ہے یا مومن؟ حرامی ہے یا حلالی۔ فیصلہ آپ پر یہ تو دنیا میں گستاخ اہل بیت کی بات ہے۔ اب یہ دیکھنا کہ اہل بیت کے بے ادب کی نیکیاں کس کام کی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو بندہ میری آل سے عداوت رکھے' میری اولاد سے دشمنی رکھے فَصَلّٰی وَصَامَ پھر وہ نمازیں بھی پڑھے روزے بھی رکھے ثُمَّ مَاتَ پھر وہ مرجائے' وہ دنیا سے چلا جائے ثُمَّ لَقِیَ اللّٰہَ وَ مُبْغِضٌ لِاَھْلِ الْبَیْتِ مُحَمَّدٍ پھر اہل بیت سے عداوت کرتا کرتا اہل بیت سے بغض کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو پھر ہوگا کیا؟ فرمایا اسے نمازیں کام نہیں آئی گی روزے کام نہیں آئیں گے بلکہ دَخَلَ النَّارَ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا وہ آگ میں داخل ہوگا۔ نمازی ہو روزوں کا پابند ہو' پھر میری آل کا دشمن ہو وہ دوزخی ہے۔ اللہ اکبر' (صواعق محرقہ عربی ۱۷۴ اردو ۵۸۵ برکات آل رسول ۲۵۷) پتہ چلا کہ

نمازیں پڑھے جا اذانیں دیئے جا
شب و روز سجدوں پہ سجدے کیے جا
نمازیں اسی کی اذانیں اسی کی
جسے پنجتن کا گھرانہ ملا ہے

Marfat.com

زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے
بے حب اہل بیت عبادت حرام ہے

جنوں پنجتن نال پیار نئیں اوہدے کلمے دا اعتبار نئیں
جیڑا چوں یاراں دا یار نئیں اوبھی جنت دا حقدار نئیں
لکھ نفل نمازاں پڑھ بھاویں لکھ لے سجدے کر بھاویں
جے آلِ نبی ﷺ دا دشمن اے تیرا بیڑا ہونا پار نئیں

اب سنیے گستاخ آلِ نبی ﷺ کی موت کیسے ہوگی' خالق کائنات کے یار نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جو انسان آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عداوت میں مرا سرکار کی اولاد سے عداوت کرتے کرتے مرا میرے آقا نے فرمایا! مَاتَ کَافِرًا وہ کافر ہو کر بے ایمان ہو کر مرا۔ اللہ اکبر'

بغض رکھن جو آلِ نبی ﷺ دا تے کافر جان جہانوں
اوسے دل وچ بغض دا ڈیرا جیہڑا خالی ہے ایمانوں
حق تو باطل ولے جاناں تے بیشک ہے نادانی
رافضی' خارجی دوہیں جہانیں تے پاون سرگردانی

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جو انسان آل محمد ﷺ کی عداوت میں مرا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جب وہ قیامت کے دن اپنی قبر سے آئے گا تو مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰیِسٌ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ بدنصیب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جو بندہ آل محمد ﷺ کے بغض میں مرا تو پھر ہوگا کیا فرمایا! لَمْ یَشُمَّ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وہ

Marfat.com

جنت میں جانا تو درکنار وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

(تفسیر ابن عربی جلد۲' صفحہ۴۳۳' تفسیر کبیر جلد۱۴' صفحہ۱۲۲' تفسیر روح البیان ۲۵' صفحہ۸۱' نورالابصار جلد نمبر۱ صفحہ۴۰۴' برکات آل رسول۲۲۴' آل رسول جلد نمبر۱ صفحہ۱۰۰)۔

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ جس نے میری اہل بیت سے بغض رکھا عداوت رکھی پھر وہ اسی حالت میں بغیر توبہ کیے مرگیا تو میرے آقا نے فرمایا: حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اسے یہودیوں کے ساتھ اٹھائے گا' یہودیوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ (صواعق محرقہ عربی۱۷۴ اردو۵۸۴ برکات آل رسول جلد نمبر۱ صفحہ۱۱۴)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! مَنْ اَبْغَضَ اَحَدًا جس نے میری اہل بیت کے کسی ایک فرد کے ساتھ بغض وعداوت رکھی میرے آقا نے فرمایا! مِنْ اَهْلِ بَيْتِىْ فَقَدْ حَرَّمَ شَفَاعَتِىْ وہ بندہ قیامت والے دن میری شفاعت سے محروم ہوگا۔ اللہ اکبر

میرے دوستو! خیال کرو جس بدنصیب سے کملی والے نے قیامت کے دن منہ موڑ لیا اس کا ٹھکانہ سوچو کہاں ہوگا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ اہل بیت کے ساتھ جس نے بھی بغض رکھا دشمنی رکھی عداوت رکھی میرے آقا نے فرمایا اِلَّا اَدْخَلَهُ النَّارَ قیامت والے دن خالق کائنات اس بدنصیب کو جہنم کی آگ میں داخل فرمائے گا۔

(صواعق محرقہ عربی۱۷۴ اردو۵۸۳' ۵۸۴ برکات آل رسول ۲۵۸ آل رسول جلد نمبر۱ صفحہ۱۰۵)

پتہ چلا کہ

سرتوں لے کے پیراں تک ہووے ہم شکل جناں بچہ بلی دا شیر نئیں ہوسکدا
بناں کامل مرشد دے یارو نفس کدی وی زیر نہیں ہو سکدا

Marfat.com

لکھاں دنیا تے منے ہون بہادر پر علیؓ جیا کوئی دلیر نئیں ہوسکدا
پنجتن پاک دا منکر جاوے وچ جنت تو بہ ایڈا ہنیر نئیں ہوسکدا

سرکار کی آل کا دشمن سرکار کی اولاد سے عداوت رکھنے والا انسان جنت میں جاسکتا ہی نہیں۔ اسی لیے میرے آقا ساری زندگی اپنی آل سے محبت کرنے پیار کرنے کا درس دیتے رہے۔ سرکار فرمایا کرتے! میرے غلامو! میری آل سے محبت کیا کرو' ان سے اچھا سلوک کیا کرو نہیں تو فَاِنِّیْ اُخَاصِمُکُمْ عَنْھُمْ غَدًا قیامت والے دن اپنی اہل بیت کی طرف سے میں تمہارے ساتھ جھگڑا کروں گا' لڑائی کروں گا کہ تم نے زندگی میں دنیا میں میری آل سے کیوں نہ پیار کیا' میرے آقا نے فرمایا یاد رکھو وَمَنْ اَکُنْ خَصِیْمَہٗ خَصَمَہُ اللّٰہُ جس بندے سے میں لڑ پڑا' میں جھگڑ پڑا تو میری وجہ سے اللہ تعالیٰ اس بندے سے لڑ پڑے گا جھگڑا کرے گا وَمَنْ خَصَمَہُ اللّٰہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ یاد رکھو جس سے اللہ تعالیٰ لڑ پڑا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اللہ اکبر' (اسعاف الراغبین حاشیہ اور نورالابصار صفحہ ۱۱۱' صواعق محرقہ آل رسول جلد نمبر ۱ صفحہ ۹۶) حضور سیّد عالم ﷺ نے اٹل فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ حُرِّمَتِ الْجَنَّۃُ اللہ تعالیٰ نے اس بندے پر جنت حرام کر دی ہے کس پر؟ فرمایا: عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَھْلَ بَیْتِیْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ جس نے میری اہل بیت پر ظلم کیا اور میری اولاد کے بارے میں مجھے تکلیف دی۔

(نورالابصار برکات آل رسول ۲۵۴ آل رسول جلد نمبر ۱' ۹۳)

میرے دوستو! ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا جو بندہ آل نبی سے اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہے' بغض رکھتا ہے' عداوت رکھتا ہے وہ منافق ہے حرامی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے سرکار کی شفاعت سے خارج ہے وہ جب مرے گا تو یہودی ہو کر مرے گا۔ قیامت والے دن اسے کوئی نیکی کام نہیں آئی گی وہ دشمنیٔ آلِ نبی ﷺ کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگا اب وہ لوگ سوچیں جو دن

Marfat.com

رات صبح شام قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کے گیت گاتے ہیں۔ جو یزید کو امیر المومنین کہتے ہیں' جو یزید کی دن رات تعریفیں کرتے ہیں' جو یزید کو جنتی اور بخشا ہوا کہتے ہیں اور نعوذ باللہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہتے ہیں وہ قیامت والے دن کدھر جائیں گے؟ وہ جنتی ہیں یا جہنمی؟ اہل سنّت کے عظیم امام علاّمہ سعد الدّین مسعود بن عمر تفتانی علیہ الرحمۃ انہوں نے عقائد پر ایک کتاب لکھی ہے شرح عقائد نسفی اس میں آپ یزید کے بارے اہل سنّت کا عقیدہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اُطْلِقُ اللَّعْنَ عَلَيْهِ یزید پر لعنت بھیجنا بالکل جائز ہے' وجہ کیا ہے؟ فرماتے ہیں کہ لِمَا اَنَّهٗ كَفَرَ یزید بے ایمان ہوگیا تھا کافر ہوگیا تھا' کب فرماتے ہیں: حِيْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ جب اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا امام تفتازانی فرماتے ہیں وَاتَّفَقُوْا عَلٰى جَوَازِ اللَّعْنِ کہ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کس بات پر؟ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ وَاَمَرَ بِهٖ وَاَجَازَهٗ وَ رَضِيَ بِهٖ جس نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا یا جس نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا یا جس نے ان کے قتل کو جائز سمجھا یا جو سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی ہوا۔ ان تمام افراد پر لعنت کرنا جائز ہے اُمت کا اجماع ہے' اُمت کا اتفاق ہے۔ اللہ اکبر'

میرے دوستو! پتہ چلا یزید پر' شمر پر عمرو بن سعد پر خولی پر یزید کے تمام فوجیوں پر اور یزید کے تمام دوستوں پر یزید کے تمام حامیوں پر یزید کو جنتی کہنے والوں پر بقول علاّمہ تفتازانی علیہ الرحمۃ کے لعنت کرنا جائز ہے۔ بعض لوگ یہ بات سن کر یا پڑھ کر غصہ میں بھی آسکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ جی یزید نے جب سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل ہی نہیں کرایا تو لعنت کرنا کیسے جائز ہو جائے گی۔ تو علاّمہ تفتازانی علیہ الرحمۃ نے یہ بات بھی کھول کر بتا دی کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کس نے کرایا۔ سنیے فرماتے ہیں: وَالْحَقُّ اَنَّ رَضَا يَزِيْدُ بِقَتْلِ الْحُسَيْنُ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یزید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر آپ کے قتل پر راضی

Marfat.com

ہواوَاسْتَبْشَارَہُ بِذٰلِكَ وَاَهَانَتَهُ اَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔شرح عقائد حنفی ۱۱۷۔ اور یزید نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کی توہین کی۔ حضرت علاّمہ ابن کثیر علیہ الرحمۃ اپنی مشہور زمانہ کتاب البدایہ والنھایہ میں یزید کی سیرت لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِنَّ يَزِيْدَ كَانَ قَدِ اشْتُهِرَ بِالْمَعَارِفِ یزید اپنے زمانے میں بڑا مشہور تھا اس بات میں کون سی بات؟ فرماتے ہیں: وَشُرِبَ الْخَمْرَ وَالْغِنَاءَ وَالصَّيْدِ کہ وہ شراب پیتا تھا' گانے سنتا تھا اور بڑا شرابی تھا وَاتِّخَاذِ الْغِلْمَانِ وَالْقِيَانِ وَالْكِلَابِ یزید نوعمر لڑکوں کو گانے بجانے والی لڑکیوں اور کتوں کو اپنے پاس رکھتا تھا ان میں لڑائی کراتا تھا' بندروں کو سینگ والے سانڈوں کو آپس میں لڑاتا تھا' بندروں اور خوبصورت لڑکوں کو سونے کی ٹوپیاں سروں پر پہناتا تھا' گھوڑوں کے مقابلے کراتا' جب کوئی بندر مرجاتا تو اس کا سوگ مناتا

وَمَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يَصْبَحُ فِيْهِ مَخْمُوْرًا' (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۵ اردو ۱۱۶۹)

ہر روز جب اٹھتا تو شراب کے نشے میں مست ہوتا' استغفر اللہ۔

حضرات گرامی یہ ہے یزید کا کردار' یہ ہے یزید کی سیرت' یہ ہے یزید کا نامہ اعمال یہ ہیں یزید کے جنتی اعمال تو بہ۔

یزید کے حامی:

آپ نے معتبر محدثین کی زبان سے یزید کا کردار سنا اب یزید کے حامیوں کی بات سنیں لاہور کے ایک مولوی ہیں جن کا نام ہے ابو یزید محمد دین بٹ انہوں نے ایک کتاب یزید کی حمایت میں لکھی ہے۔ رشید ابن رشید اس کتاب میں اس نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بڑی بے ادبی کی ہے۔ یہ گستاخ رشید ابن رشید کے صفحہ ۳ پر امام حسین رضی اللہ عنہ کو دین میں تفرقہ ڈالنے والا کہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر ناراض تھے اصحاب تفریق کو تو دین

Marfat.com

بنایا نہ جائے گا۔ توبہ' صفحہ ۱۲۰ پر لکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ ناعاقبت اندیش تھے' صفحہ ۱۹۳ پر لکھا حسین رضی اللہ عنہ ضدی تھا' صفحہ ۲۰۴ پر لکھا حسین رضی اللہ عنہ ناسمجھ تھا' صفحہ ۱۸۲ پر لکھا کہ واقعہ کربلا میں جو کچھ ہوا اس کی ذمہ داری حسین رضی اللہ عنہ پر آتی ہے۔ صفحہ ۲۲۷ پر لکھا حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا جا کر غلطی کی' صفحہ ۲۲۶ پر لکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ شیطان کا حصّہ ہے نعوذ باللہ۔ پھر اس کتاب کی تصدیق اور تائید علماء دیوبند کے چوٹی کے چھبیس علماء نے کی ہے کہ یہ کتاب بالکل ٹھیک ہے جو اس میں لکھا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ مولوی عبدالوحید فاضل دارالعلوم دیوبند مقیم راجن پور ڈیرہ غازی خان اس کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت یزید علیہ الرحمۃ ایک جلیل القدر مجاہد اسلام ہیں۔ میرا ایمان ہے وہ ضرور جنتی ہیں۔ مجھے اپنے والد کے متعلق تو اتنا یقین نہیں کہ وہ ضرور بہشتی ہیں لیکن حضرت یزید کے متعلق میرا ایمان ہے کہ وہ ضرور جنتی ہیں۔ رشید ابن رشید صفحہ ۳۴۰'۳۴۱۔ استغفراللہ' اس طرح ایک دیوبندی مولوی محمد عظیم الدّین صدیقی فاضل بنوری ٹاؤن کراچی نے ایک کتاب لکھی ہے حیات سیّدنا یزید علیہ الرحمۃ۔ اس میں مولوی عظیم نے خوب یزید کی شان بیان کی ہے۔ یزید کی شان میں ایک شعر لکھتا ہے۔

ہر آن راہ برتھی ہدایت یزید کی
کیوں راشدہ نہ ہوگی خلافت یزید کی

تو یہ یزید کی حکومت خلافت راشدہ کے ساتھ ملا رہا ہے پھر سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کرتے ہوئے مردود لکھتا ہے۔ پہلے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد زینب رضی اللہ عنہا کو تھی پسند رفاقت یزید کی' توبہ کتنی گستاخی ہے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا یزید پلید کی رفاقت پسند کرتی تھیں۔ اسی طرح میرے پڑوس میں ایک یزید کا حامی مولوی رہتا ہے اس نے ایک کتاب لکھی ہے۔ واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر اس کتاب کے صفحہ ۹۶

Marfat.com

پر لکھتا ہے کہ یزید تو جنتی ہے بخشا ہوا ہے۔ واقعی جیسے تم بخشے ہوئے ہو آپ کے بزرگ بخشے ہوئے ہیں۔ یزید بھی ویسے ہی بخشا ہوا ہے پھر صفحہ ۱۳۶ پر لکھتا ہے کہ جو بد بخت یزید کو گالیاں دیتے ہیں انہیں بدکردار بدعمل دین کا دشمن ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ دراصل وہ لوگ خانوادہ علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ پر تبرا کرتے ہیں۔ ہم اہلسنّت دیوبندی خارجی کے اس تصور سے بھی خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ استغفراللہ

میرے دوستو! توجّہ کرو وہابی دیوبندی نجدی خارجی یزید کو جنتی بخشا ہوا بڑا نیک بے قصور مجاہد اسلام لکھ رہے ہیں یہ وہابی دیوبندی نجدی خارجی یزید کو اپنا روحانی بزرگ روحانی باپ تصور کرتے ہیں۔ اس لیے اس کی شان کے قصیدے پڑھ رہے ہیں۔

یزید کا اصلی بیٹا:

اب آیئے یزید کے حقیقی اور اصلی بیٹے سے یزید کے بارے پوچھ لیتے ہیں کہ اس کا کردار اس کی سیرت کیسی تھی تو سنیے علاّمہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں جب یزید مر گیا تو یزید کے بیٹے معاویہ کو اس کا جانشین بنایا گیا معاویہ خطبہ دینے کیلئے ممبر پر آیا مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اس نے منبر پر چڑھ کر کہا کہ لوگو تمہیں پتا ہے مجھ سے پہلے میرا باپ تمہارا حاکم تھا وَقَدْ كَانَ غَيْرُ اَهْلٍ حالانکہ میرا والد حاکم بننے کے قابل نہیں تھا فَنَقَصَتْ عُمْرُهٗ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اس کی عمر کو کم کر دیا وَصَارَ فِيْ قَبْرِهٖ مَعْتُوْبًا بِذُنُوْبِهٖ وہ قبر میں اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہے کون سے گناہ کی وجہ سے فرماتے ہیں وَقَدْ قَتَلَ عِتْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی آل کو قتل کیا۔ وَبَاحَ الْخَمْرَ اس نے شراب کو حلال کیا' وَخَرَّبَ الْكَعْبَةَ اور کعبہ شریف کی بے حرمتی کی۔ (صواعق محرقہ عربی ۱۳۴' اردو ۱۴۱) یزید کے بیٹے نے کہا لوگو میں اس تخت پر نہیں بیٹھتا جس میں سے نواسہ رسول کے خون کی بو آئے یہ خطبہ دینے کے بعد گھر چلا گیا

Marfat.com

پھر گھر سے باہر نہیں نکلا حتیٰ کہ چالیس دن بعد خبر آئی کہ یزید کا بیٹا بھی فوت ہو گیا ہے۔

حضرات! توجہ فرمائیں یزید کا اصلی بیٹا کہتا ہے کہ یزید شرابی تھا' یزید قاتل حسین رضی اللہ عنہ تھا یزید رب کے گھر کو برباد کرنے والا تھا' یزید قبر میں عذاب میں مبتلا ہے۔ لیکن یزید کی روحانی اولاد کہتی ہے نہیں جی وہ تو متقی تھا نیک تھا' مجاہد اسلام تھا' بخشا ہوا تھا' جنتی تھا' اب فیصلہ آپ کریں یزید کو زیادہ کون جانتا ہے یزید کا اصلی بیٹا یا نقلی اولاد؟ ہم تو بس اتنا کہتے ہیں کہ

وہ باغ دشت ہے جس میں علی رضی اللہ عنہ کا پھول نہیں
جہاں یزید ہو مجھے ایسا چمن قبول نہیں
خدا عزّ وجل بھی نہیں کرے گا یزید کی بخشش
وہ بے نیاز تو ہے لیکن بے اصول نہیں

یزید امیر المومنین نہیں یزید امام وقت نہیں کیوں؟ اس لیے کہ

امام وقت وہ ہوتا ہے جو منظور قدرت ہو
امام وقت وہ ہوتا ہے جو منصور قدرت ہو
امام وقت ہر ظالم کے سر پر بار ہوتا ہے
امام وقت ہر مظلوم کی تلوار ہوتا ہے
نہیں ہرگز نہیں ظلمت امامت ہو نہیں سکتی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ضد ہرگز خلافت ہو نہیں سکتی

حضرت نوفل بن ابوفرات فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں بیٹھا تھا اور بھی بہت سے حضرات بیٹھے تھے باتیں ہو رہی تھیں ان باتوں کے درمیان یزید کی بات چل پڑی کہ یزید کیسا بندہ تھا۔ ایک آدمی نے یزید کا ذکر کرنے سے پہلے یزید کو امیر المومنین کہا۔ حضرت

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو جلال میں آ گئے غصہ میں فرمایا تَقُوْلُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اوئے بد نصیبا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے آپ نے جلاد کو بلایا جو مجرموں کو کوڑے مارا کرتا تھا جلاد آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا او جلاد جی حضور فرمایا! اس بد بخت کو باہر لے جا اور فَضُرِبَ عِشْرِیْنَ سَوْطًا اس کی پیٹھ پر بیس درے یا بیس کوڑے لگاؤ۔ سپاہی نے عرض کی حضور اس کا جرم کیا ہے؟ اس کا قصور کیا ہے' بے نمازی ہے؟ بے روزہ ہے یا کوئی اور حرکت کی ہے؟ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے فرمایا اس نے یزید کو امیر المومنین کہا ہے اس کے اس جرم میں اسے کوڑے لگائے جائیں۔ اللہ اکبر' (تاریخ الخلفاء ۲۰۹' صواعق محرقہ ۲۳۱' آل رسول دوم ۲۳۲)

کاش! آج پاکستان میں بھی کوئی عمر بن عبدالعزیز کا غلام ہوتا پھر اس کے ہاتھ میں کوڑا ہوتا ان نجدیوں' دیوبندیوں' خارجیوں کے جسم ہوتے کتنا افسوس ہے کہ جنتی جوانوں کے سردار سرکار کے سینے پر لیٹنے والے والضحیٰ کے چہرے سے چہرہ ملانے والے واللیل کی زلفوں سے کھیلنے والے کو فتنے باز' فسادی باغی کہا جا رہا ہے اور شرابی' زانی' بے نمازی بدکردار آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو بخشا ہوا اور جنتی کہا جا رہا ہے پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ

جیہڑا نام حسین رضی اللہ عنہ تو سڑ دا اے اونہوں بے ایمان نہ آکھاں تے کی آکھاں
لکھے باغی میرے مرشد نو اونہوں شیطان نہ آکھاں تے کی آکھاں
رکھے بغض حسین رضی اللہ عنہ دے نال جیہڑا اونہوں حیوان نہ آکھاں تے کی آکھاں
ممتاز حسین رضی اللہ عنہ نوں عاشقاں دا سردار نہ آکھاں تے کی آکھاں

یاد رکھو یزید کو جنتی کہنے والے قیامت کے دن یزید کے ساتھ ہوں گے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کے حق میں نعرے لگانے والے حسین رضی اللہ عنہ پاک کو حق پر کہنے والے قیامت کے دن آقا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گے۔ امام فخر الدّین رازی علیہ الرحمۃ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ بہت بڑے محدث اور امام حضرت

Marfat.com

امام شعبی علیہ الرحمۃ تشریف فرما ہیں۔ ایک بندہ آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا اس نے آپ کی خدمت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ کیا کہ آپ کیسے شہید ہوئے' کیسے ظالموں نے آپ کو مظلومیت میں بے دردی کے ساتھ شہید کیا۔ جب واقعہ بیان کر چکا تو پھر کہنے لگا۔

حضرات! تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا وہ بڑے نیک تھے' غازی تھے' روزے دار تھے' بڑے حاجی تھے' بڑے اچھے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زیادتی تھی وگرنہ وہ آپ کو شہید نہ کرتے۔ سیّدنا امام شعبی علیہ الرحمۃ نے سنا تو جلال میں آ گئے فرمایا! او مردود خاموش ہو جا' چپ کر جا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو نیک کہنے والا خدا عزّ وجل کی قسم قیامت والے دن تو بھی قاتلان عثمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ جو ان کا حشر ہوگا وہی تیرا حشر ہوگا۔ جو ان کو سزا ملے گی تمہیں بھی وہی سزا ملے گی۔ وہ بندہ بڑا حیران ہوا۔ حضور آپ کیا فرما رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید ہوئے سات سو سال بیت گئے ہیں میں کیسے قاتلان عثمان کے ساتھ اٹھایا جاؤں گا۔ امام نے فرمایا! زمانے میں فرق ہے پر تیرے اور قاتلان عثمان کے خیالات میں کوئی فرق نہیں لہٰذا تجھے بھی وہی سزا ملے گی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو۔ امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس طرح جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی تعریف کرے قیامت والے دن وہ بھی قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا۔ تفسیر نعیمی ۴' ۴۲۲۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ عظمت اہل بیت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اہل بیت کی سچّی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا وعظ مبارک

اہل بیت اطہار کون؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلاَنَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ ۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ (پارہ ۲۲' آیت ۳۳ سورۃ احزاب)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے دور کر دے پلیدی کو اے نبی ﷺ کے گھر والو اور تم کو پوری طرح پاک صاف کر دے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیتِ کریمہ آپ حضرات کی خدمت میں حصول برکت کیلئے تلاوت کی ہے۔ انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں اما م الانبیاء حبیب کبریا' والی کونین' تاجدار رسالت بے سہاروں کا سہارا' امتیوں کے آسرا سدرہ کے راہی اللہ تعالیٰ کے پیارے ماہی سیّدنا و مولانا

Marfat.com

محمد الرسول اللہ ﷺ کی پیاری آل کی عزت وعظمت اور اہل بیت اطہار میں کون سے نفوس قدسیہ شامل ہیں کے سلسلے میں چند گزارشات پیش کروں گا۔ دعا فرمائیں خالق کائنات فقیر کو حق بات کہنے کی اور پھر ہم سب کو سن کر اس پر عمل اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آیت کریمہ کا ترجمہ اور تشریح:

میرے دوستو! خالق کائنات اپنے یار کے اہل بیت کی عزت اور عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کیا چاہتا ہے؟ فرمایا! لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ کہ تم سے دور کر دے پلیدی اَھْلَ الْبَیْتِ اے نبی ﷺ کے گھر والو! وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ا ور تم کو پوری طرح پاک صاف کر دے۔

حضرات گرامی! اس آیت کریمہ کے ہر ہر لفظ میں ربّ کائنات نے اپنے محبوب کی آل کی شان بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت کی پاکیزگی کا ذکر شروع فرمایا تو فرمایا! اِنَّمَا یہ لفظ انما عربی میں وہاں استعمال کیا جاتا ہے جہاں بات کو حصار کرنا یعنی بند کرنا مقصود ہو اس لیے انما کو کلمہ حصر بھی کہتے ہیں حصر کہتے ہیں۔ بند کرنے کو اسی سے حصار بھی ہے۔ حصار کا معنی ہے اپنے اردگرد لکیر کھینچ دینا۔ آپ نے دیکھا ہوگا جب کوئی بندہ چلہ کاٹتا ہے تو چلہ شروع کرنے سے پہلے اپنے اردگرد ایک لکیر کھینچ دیتا ہے تاکہ کوئی جن بھوت اس دائرے کے اندر نہ آئے اس طرح جن نکالنے والے عاملین جب کسی کا جن نکالتے ہیں تو پھر کلام پڑھ کر اپنے اردگرد حصار کھینچ لیتے ہیں تاکہ جن نکل کر میری طرف ہی نہ آجائے تو حصار کا معنی ہے دائرہ تاکہ باہر والی چیز اندر نہ آسکے اندر والی باہر نہ جاسکے تو بلا شبہ بلا مثال خالق کائنات نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت کے اردگرد حصار کھینچ دیا اور

Marfat.com

اعلان کر دیا میرے محبوب کے گھر والو تم اس حصار سے یعنی میری رحمت کے دائرے سے باہر نہیں جاسکتے اور باہر والی کوئی پلیدی کوئی ناپاکی کوئی گندگی کوئی خباثت تمہارے پاس نہیں آسکتی۔ سبحان اللہ جس کی عزت کی، جس کی عظمت کی، پاکی کی اہمیت اللہ تعالیٰ آپ بیان فرمائے اس اہل بیت اطہار کی کیا شان ہوگی۔ میرے اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ سرکار کی آل کی عظمت کی گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں ؎
آیت تَطْهِيْر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

انما کے بعد خالق کائنات فرماتا ہے یرید اللہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ارادہ فرماتا ہے کس چیز کا کہ محبوب کی اہل بیت کو ہر ناپاکی سے پاک کر دے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یار کی اہل بیت کو پاک کرنے کا ارادہ فرمایا تھا وہ پورا بھی فرمایا کہ نہیں؟ پاک بھی کیا کہ نہیں؟

میرے دوستو! یاد رکھو میرے رب العالمین جو وعدہ فرماتے ہیں جو ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں دیر نہیں لگتی انسان جو وعدہ کرے، انسان جو ارادہ کرے اس میں دیر ہوسکتی ہے، گھنٹہ بھی دو گھنٹہ بھی ایک دن بھی، ایک مہینہ بھی ایک سال بھی لیکن جب خالق کائنات ارادہ فرماتا ہے تو پھر کتنی دیر لگتی ہے۔ قرآن مجید نے اس کی وضاحت فرما دی۔ خالق کائنات خود فرماتا ہے اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنٰهُ جس چیز کا ہم ارادہ فرمالیں اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ (پارہ ۱۴، آیت ۴۵ سورۃ النحل) اس سے ہمارا فرمان یہی ہوتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ میرے رب العالمین نے اس بات کو قرآن مجید کے ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا جب رب کائنات کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو پھر کیا کرتا ہے؟ فرمایا اَنْ

Marfat.com

یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنَ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰسین آیت ۸۲) اس چیز کو کہتا ہے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

ان آیات کریمہ سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ جب ارادہ فرماتا ہے پھر اس کام میں دیر نہیں لگتی۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں محبوب کی اہل بیت کو پاک کرنا چاہتا ہوں جب خالق کائنات نے ارادہ فرمایا تو اسی وقت سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت پاک ہوگئی۔ اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک کو اہل بیت اطہار کو کب پاک کرنے کا ارادہ فرمایا؟ اس وقت جب سرکار کا گھر بنا جب سرکار کے گھر والے آباد ہوئے یا پہلے سے ہی ان کے آنے سے پہلے ہی ان کی پاکی کا ارادہ فرما چکا تھا؟ بعض لوگ کہتے ہیں اللہ پاک نے اس وقت ارادہ فرمایا جب آلِ نبی ﷺ آباد ہوئی، اہل بیت اطہار کا وجود دنیا میں آیا لیکن علماء محققین، علماء محدثین فرماتے ہیں یہ بات غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت ارادہ نہیں فرمایا بلکہ وہ تو ازل سے ارادہ فرما چکا تھا کیونکہ جیسے وہ خود ازلی ہے ابدی ہے اس طرح اس کا ارادہ بھی ازلی ہے، ابدی ہے۔ اس رب العالمین نے جو کچھ کرنا تھا جو کچھ بنانا تھا جو کچھ آباد کرنا تھا اس نے ایک ہی مرتبہ ارادہ فرما لیا۔ ہاں اس کا ظہور حسبِ منشاء فرماتا رہے گا اسی لیے مضارع کا صیغہ استعمال فرمایا یعنی ارادہ کرتا ہے یا کرتا رہے گا کیا مطلب جو کچھ بنانا تھا وہ ارادہ ہو چکا ہے اور اظہار موقع مناسبت سے فرماتا رہے گا۔ اللہ اکبر، اس تفسیر سے پتہ چلا میرے آقا کی اہل بیت میرے محبوب کے گھر والے ازل سے ہی ابد سے ہی پاک تھے، طیب تھے، ہر نجاست سے بری تھے۔ بس اس کا ظہور دنیا میں آکر ہوا۔

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ اسی بات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءِ یَا اَهْلَ مُحَمَّدٍ اے

Marfat.com

محمد ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی برائی بے حیائی کو دور فرما دے۔ وَيُطَهِّرُكُمْ مِنَ الدَّنَسِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ مَعَاصِي اللّٰهِ اور تمہیں ہر قسم کی میل کچیل سے اور گناہوں سے پاک کردے۔ تَطْهِيْرًا فَهُمْ اَهْلَ بَيْتِ طَهَّرَهُمُ اللّٰهُ مِنَ السُّوْءِ وَخَصَّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ (تفسیر ابن جریری جلد۲۲) پس اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو برائیوں سے پاک کر دیا اور ان کیلئے اپنی رحمت خاص فرما دی۔ (برکات آل رسول صفحہ ۳۱'۳۲) اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے میرے کریم رحیم شفیق آقا ﷺ نے فرمایا کہ اَنَا وَاَهْلُ بَيْتِيْ مُطَهَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

(تفسیر روح المعانی جلد۲۲' صفحہ۱۲' آل رحمول جلد۱' صفحہ۵۲)

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لوگو! سن لو میں بھی پاک ہوں' میرے گھر والے بھی ہر گناہ سے ہر خطا' سے' ہر عیب سے' ہر برائی سے پاک ہیں یعنی میں گناہوں سے معصوم ہوں. میرے گھر والے گناہوں سے محفوظ ہیں۔ سبحان اللہ۔ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاجدار بریلی کشتہ عشق رسالت سیّدی ومرشدی حضور الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

میرے دوستو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی پاک ہیں میرے نبی ﷺ کے گھر والے بھی پاک بلکہ میرا تو عقیدہ اور ایمان یہ ہے کہ قیامت تک میرے نبی ﷺ کی آل کا بچہ بچہ پاک ہے کوئی پلیدی کوئی ناپاکی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کے نزدیک نہیں آسکتی۔

Marfat.com

آلِ نبی ﷺ کی سچّائی:

عباسی خلیفہ جعفر بن معتصم المتوکل علی اللہ کا دور تھا اس خلیفہ کے دور میں ایک عورت تھی جس کا نام تھا زینب رضی اللہ عنہا اس نے نبوّت کا دعویٰ کر دیا کہنے لگی میں نبی ہوں میری طرف وحی نازل ہوتی ہے۔ اے لوگو مجھے نبی مانو جب متوکل خلیفہ کو پتہ چلا تو اس نے اپنے چند سپاہی بھیجے کہ جاؤ اس عورت کو گرفتار کر کے لے آؤ جس نے جھوٹی نبوّت کا دعویٰ کیا ہے۔ سپاہی گئے اس کو پکڑ کر لے آئے۔ خلیفہ نے اس سے پوچھا بی تیرا نام کیا ہے کہنے لگی میرا نام زینب رضی اللہ عنہا ہے' پوچھا تیری قوم کیا ہے؟ تیری ذات کیا؟ کس قبیلے سے کس خاندان سے تعلق رکھتی ہو اس نے کہا خلیفہ صاحب میں سیّد زادی ہوں میں فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسل پاک سے ہوں خلیفہ نے سنا تو بڑا حیران ہوا کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہو کر اس قسم کے جھوٹے دعوے؟ حیران کن بات ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی سیّد زادی کوئی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بیٹی اپنے نانا جان سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے مقدّس منصب پر ڈاکہ مارے' تم جھوٹ بولتی ہو تم سیّد زادی نہیں۔ اس عورت نے کہا خلیفہ صاحب یقین کیجئے میں سیّد زادی ہوں۔ خلیفہ نے اپنے وزیروں' سفیروں اور اپنے دوستوں سے مشورہ کیا کہ اب اس کی تحقیق کیسے کی جائے کہ یہ سیّد زادی ہے کہ نہیں؟ نبی تو یہ بن نہیں سکتی۔ یہ جھوٹی ہے خالق کائنات نے نبوّت کا دروازہ اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بند کر دیا ہے۔

میرا رب العالمین خود فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اے لوگو سن لو نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں سے کسی کے باپ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۴۰) بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب سے آخری نبی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ایک دن صحابہ کے مجمع میں خطاب

Marfat.com

کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ' اے میرے صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا! سنو میری وفات کے بعد عنقریب تیس جھوٹے میری اُمت کے ایسے افراد ہوں گے۔ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

(ابوداؤد شریف کتاب الفتن)

حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو خلیفہ نے دوسرے سے کہا نبی تو یہ ہے نہیں بلکہ میرا گمان تو یہ کہتا ہے کہ یہ اصلی سیّد زادی بھی نہیں۔ سیّد زادہ ایسا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اب کیسے اس کے خاندان کا پتہ چلایا جائے؟ خلیفہ کے ایک دوست تھے جن کا نام تھا فتح بن خاقان وہ بھی دربار میں موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ صاحب اس میں پریشانی کی کیا ضرورت ہے ہمارے شہر میں ایک سیّد ہیں محمد بن علی جو حضرت موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ کے پوتے ہیں۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کے پڑپوتے ہیں۔ ان کو بلاکر پوچھ لیتے ہیں وہ جو مشورہ دیں اس پر عمل کرلیا جائے۔ خلیفہ کو یہ مشورہ بڑا پسند آیا کہنے لگا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ حضرت سیّد محمد بن علی رضی اللہ عنہ کو دربار میں بلایا گیا جب آپ تشریف لائے تو خلیفہ نے آپ کا بڑا احترام کیا بڑی عزت کی' پھر اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا پھر اس عورت کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا حضور یہ عورت دیکھ رہے ہو فرمایا! بالکل عرض کی یہ کہتی ہے میں سیّد زادی ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہوں اور میں نبی ہوں۔ ہم کو قرآن و حدیث کے حقائق سے یہ تو پتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا لیکن یہ نہیں پتا چل رہا کہ یہ اصلی سیّد زادی ہے یا سیّد گھرانے کو بدنام کر رہی ہے۔ حضرت محمد بن علی مسکرا پڑے فرمایا خلیفہ صاحب یہ جاننا تو بڑا آسان ہے۔ عرض کی وہ کیسے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام کی آل کو ہر ناپاکی سے پاک فرمایا ہے۔ قیامت تک کوئی ناپاک چیز آلِ نبی ﷺ کے قریب نہیں آسکتی لہٰذا وہ سامنے پالتو آپ کے شیر پنجرے میں بند ہیں اس کو اس پنجرے میں ڈال دیا جائے اگر یہ سیّد زادی ہوئی تو شیر سونگھ کر پہچان لے گا کہ یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد پاک سے ہے' اس کے قدم چومے گا اگر سیّد زادی نہ ہوئی تو شیر چیر پھاڑ دے گا۔ خلیفہ بڑا حیران ہوا کہنے لگا شاہ جی یہ کیوں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد کا گوشت جنگل کے درندوں پر حرام فرما دیا ہے۔ سبحان اللہ' خلیفہ نے جب یہ بات سنّی تو حکم دیا کہ اس کو شیروں کے پنجروں میں ڈالا جائے۔ جب سپاہی لے کر چلنے لگے تو عورت کی چیخیں نکل گئیں وہ خلیفہ کے قدموں میں پڑ گئی خلیفہ صاحب مجھے معاف کر دیں میں جھوٹی ہوں' نہ میں نبی ہوں' نہ میں سیّد زادی ہوں' خلیفہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس جھوٹی عورت کو اونٹ کی ننگی پشت پر سوار کر کے الٹا منہ بٹھا کر پورے علاقے میں پھرایا جائے اور ساتھ منادی کرنے والا منادی کرتا جائے لوگو اس عورت کو دیکھو یہ زینب رضی اللہ عنہا ہے یہ نبوّت اور سیّد زادی ہونے کا دعویٰ کرتی تھی۔ سن لو یہ جھوٹی ہے یہ کذّاب ہے نہ یہ نبی ہے نہ یہ سیّد زادی ہے۔ اس عورت کو پورے علاقے میں پھرایا گیا جو دیکھتا اس پر لعنت بھیجتا چند دنوں کے بعد خلیفہ اپنے وزراء مشیروں کے ساتھ دربار میں بیٹھا تھا حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کی بات چل پڑی خلیفہ نے درباریوں سے کہا کہ بھائی اُس دن محمد بن علی نے سیّد کی پہچان کا بڑا پیارا طریقہ بتایا تھا کمال کر دیا۔ درباریوں میں سے ایک شخص تھے جن کا نام تھا علی ابن الجہم اس نے خلیفہ سے کہا حضور اگر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کی بات سچّی ہے تو یہ بھی تو سیّد ہے اس کا امتحان لیا جائے کہ واقعی صحیح کہہ رہا تھا یا ویسے اپنی شان دکھانے کیلئے بات کر گیا خلیفہ سن کر کہنے لگا نہیں ایسی کوئی بات نہیں محمد بن علی واقعی سیّد بھی ہیں اور بزرگ بھی اور عابد بھی ہیں' صادق بھی ہیں

Marfat.com

اس درباری نے کہا حضور اس میں کوئی شک نہیں لیکن اگر تجربہ کر لیا جائے تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ بلکہ مزید تسلی ہو جائے گی۔ خلیفہ نے سنا تو اس نے کہا اچھا پھر تجربہ کر لیتے ہیں۔ شیروں کو تین دن بھوکا رکھا جائے کوئی چیز کھانے پینے کے لئے نہ دی جائے تین دن گزر گئے۔ تیسرے دن حضرت سیّد محمد بن علی حسینی رضی اللہ عنہ کو دربار میں بلایا گیا جب شاہ صاحب تشریف لائے تو بطور امتحان ان کو شیروں کے پنجروں میں ڈال دیا گیا۔ خلیفہ اور اس کے سارے درباری یہ منظر دیکھنے لگے کے اب ہوتا کیا ہے۔ علی بن یحییٰ اور ابن حمدون اس روایت کے راوی کہتے ہیں۔ خدا عزّ وجل کی قسم ہم نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا جب محمد بن علی شیروں کے پنجرے میں بند کیا گیا تو تین دن کے بھوکے شیر دوڑے کہ ہماری خوراک آگئی ہے لیکن جونہی حضرت محمد بن علی کے چہرے کو دیکھا تو بجائے کھانے کے قدموں میں لیٹ کر ایسے قدم چومنے لگے جیسے باوفا کتا مالک کے قدم چومتا ہے۔ اللہ اکبر خلیفہ نے جب یہ منظر دیکھا تو بڑا ہی حیران ہوا شیروں کو بند کر دیا گیا اور حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بڑا مال اور انعام پیش کیا اور عرض کی حضور واقعی آپ نے سچ فرمایا تھا کہ حسنی حسینی سیّد کو کبھی درندے کھا نہیں سکتے۔

(شرف النبی صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷)

حضرات! پتہ چلا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے نزدیک کوئی ناپاکی، کوئی خبیث چیز نہیں آسکتی ہے۔ اس لیے خالق کائنات نے فرمایا: لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو اللہ تعالیٰ تم سے ہر رجس کو دور فرما دے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رجس کس کو کہتے ہیں۔ رجس کہتے ہیں پلیدی کو رجس کہتے ہیں گندگی کو، رجس کہتے ہیں ناپاکی کو خالق کائنات قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۱۷ سورۃ حج آیت ۳۰ میں دنیا کے ہر مسلمان کو رجس سے، ناپاکی سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے۔ فرمایا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ اے ایمان والو دور ہو جاؤ ناپاکی سے، دور ہو جاؤ

Marfat.com

پلیدی سے' دور ہو جاؤ گندگی سے۔ اے مسلمانو! اے نمازیو اے روزے دارو' اے حاجیو' اے مجاہدو! اے عابد و!' اے زاہد وا! اے خطیبو! اے ولیو! اے ابدالو! اے تابیو! اے صحابیو! جی مولا کریم فرمایا! پلیدی سے دور ہو جاؤ' ناپاکی سے دور ہو جاؤ' لیکن قربان جاؤں نبی ﷺ کے گھر والوں کی شان پر عزت پر عفت پر ساری دنیا کو کہا جا رہا ہے پلیدی سے بچو لیکن جب یار کے گھر والوں کی باری آئی تو فرمایا اے پلیدی اے گندگی' اے ناپاکی تو میرے نبی ﷺ کے گھر والوں سے دو رہو جاؤ سبحان اللہ۔ پتہ چلا رجس میرے نبی ﷺ کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جا سکتی۔

ناپاک اشیاء:

حضرات! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رجس چیزیں میرے یار کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جا سکتی اب خیال کرو رجس میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر مختلف مقامات پر چند ایسی چیزوں کا ذکر فرمایا ہے جن پر رجس کا لفظ استعمال فرمایا ہے خالق کائنات نے قرآن مجید کے پارہ ۷ سورہ مائدہ آیت ۹۰ میں فرمایا: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو! اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسَرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ یہ شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر یہ سب رجس ہیں ناپاک ہیں اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو تا کہ تم دین دنیا میں کامیاب ہو جاؤ۔

میرے دوستو! خالق کائنات نے اس آیت کریمہ کے اندر چار چیزوں کو رجس فرمایا ہے۔ نمبر ۱ شراب' نمبر ۲ جوا' نمبر ۳ بت' نمبر ۴ جوئے کا سامان۔ رب العالمین نے قرآن مجید کے پارہ ۸ سورۃ انعام آیت ۱۴۵ میں ارشاد فرمایا' اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اے لوگو یہ مردار اور بہتا خون یا سور کا گوشت ان کے نزدیک نہ جانا کیونکہ یہ تمام چیزیں رجس ہیں۔ ناپاک ہیں خالق کائنات نے اس آیت کریمہ میں تین چیزوں کو رجس فرمایا

Marfat.com

ہے۔نمبر ا مردار' نمبر ۲ بہتا ہوا خون' نمبر ۳ سور کا گوشت۔ خالق کائنات قرآن مجید کے پارہ ۸ سورۃ انعام' آیت ۱۲۵ میں فرماتا ہے كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اسی طرح ڈال دیتا ہے اللہ تعالیٰ ناپاکی ان پر جو ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں دو چیزوں کو رجس فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے پارہ ۱۱ سورتہ توبہ آیت ۹۵ میں ارشاد فرمایا کہ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ان منافقوں کا خیال ہی چھوڑ دو کیونکہ یہ تو نرے رجس پلید ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کے اندر منافقین کو رجس فرمایا ہے۔ میرے خالق کائنات نے قرآن مجید کے پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۱۰۰ میں ارشاد فرمایا کہ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ اللہ تعالیٰ ڈال دیتا ہے رِجس عذاب جن میں عقل نہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں عذاب الٰہی کو رِجس فرمایا ہے۔ خالق کائنات نے قرآن مجید فرقان حمید کے پ ۸ سورۃ اعراف آیت ۷۱ میں ارشاد فرمایا: قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ خالق کائنات کے نبی حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی نافرمان قوم کو مخاطب کر کے فرمایا اے میری قوم ضرور تم پر میرے رب کی طرف سے رجس عذاب اور غضب پڑ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اپنے عذاب کو اور غضب کو رجس فرمایا ہے۔

حضرات گرامی! میرے رب العالمین نے ان تمام آیات کریمہ میں تقریباً چودہ چیزوں کو رجس فرمایا ہے۔ شراب' جوا' بت' جوئے کا سامان' مردار' بہتا ہوا خون' سور کا گوشت' بدعقیدگی' بے ایمان' منافقت' عذاب' غضب' منافقین' بدعقل۔ پتہ چلا یہ چودہ چیزیں رجس ہیں ناپک ہیں' پلید ہیں۔ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اے نبی ﷺ کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تم سے ہر رجس کو دور فرما دے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ شراب' جوا' بت' جوئے کا سامان' مردار' بہتا ہوا خون'

Marfat.com

سور کا گوشت' بدعقیدگی' بے ایمانی منافقت' غضب' منافقین' بدعقلی یہ ناپاک چیزیں یہ تمام پلید چیزیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جاسکتی۔ جو چیز بھی پلید ہوگی وہ آل رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک نہیں جاسکتی۔

حضرات! توجّہ کرنا جب پلیدی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جاسکتی تو اس عائشہ رضی اللہ عنہا کا کیا مقام ہوگا جس کی گودی میں میرے نبی ﷺ کا سر انور تھا اس صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت کا کیا کہنا جس کے کندھوں پر میرا نبی سوار ہوا' اس سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزگی کا کیا مقام ہوگا جس کے بطن میں میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیام فرمایا۔اس صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا کیا مقام ہوگا جو چودہ سو سال سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں لیٹے لیٹے سرکار کی قدم بوسی کر رہے ہیں۔سبحان اللہ

کملی والے میں صدقے تیری شان تو
ساری دھرتی تے رحمت وڈیندا گیا
ہے مدح خوان جہندی خدا دی خدائی
سوہنا ہر نوں خدا دا بنیدا گیا
رب دے محبوب دا جتھے ڈیرا وسے
نوریاں دا نہ کیوں اوں جاہ پہرہ دسے
ابوبکر رضی اللہ عنہ تے عمر رضی اللہ عنہ دا بھی ڈیرا دسے
ہتھیں اپنی علی رضی اللہ عنہ خود سونیدا گیا

یا یوں پڑھ لیجئے کہ

صدیقؓ عمرؓ دی قسمت توں میاں لکھ لکھ واری جنڈی واراں
بہشت کولوں ودھ مدنی دا روضہ جتھے سارن بہاراں
شان اُنہاں دی توں کیا پچھ دا ایں

Marfat.com

جندیاں نال نبی ﷺ دے مزاراں
فخرا جتھے پل پل پہنچن درود و سلام ہزاراں

اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے میں نے نبی ﷺ کے گھر والوں سے پلیدی دور فرمادی ہے۔ اب ناپاکی پلیدی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جاسکتی۔

حضرات! ذرا سوچ کے بتانا جب ناپاکی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے نزدیک نہیں جاسکتی تو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی کیا شان ہوگی۔ اپنا کیا مقام ہوگا۔ اس لیے ہم سنّی کہتے ہیں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سر سے لے کر پاؤں مبارک تک پاک ہیں۔ میرے آقا کے جسم کی بات تو الگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک بھی پاک ہے بلکہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بول اور براز بھی پاک ہے۔ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ جب اپنے غلاموں کو ساتھ لے کر میدان احد میں کافروں کے مقابلے کیلئے تشریف لے گئے تو لڑائی کے دوران کافروں نے تیر پھینکے۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام شدید زخمی ہوگئے۔ بدن اقدس سے خون مبارک جاری ہوگیا۔ میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پیارے صحابی تھے حضرت سیّدنا مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ انہوں نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک جسم سے نکلتے دیکھا تو آپ دوڑ کر سرکار کے قریب آئے آپ نے اس جگہ پر اپنا منہ لگا دیا جہاں سے خون نکل رہا تھا اپنے منہ سے خون کو چوسنا شروع کر دیا چوستے بھی جاتے اور پیتے بھی جاتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سیّدنا مالک کو خون مبارک چوس کر پیتے ہوئے دیکھا تو یہ نہیں فرمایا کہ اے مالک یہ کیا کر رہے؟ میرا خون پی رہے ہو؟ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ (پارہ سورۃ مائدہ آیت ۳) اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے

Marfat.com

مردار کا گوشت اور بہتا ہوا خون۔ ناں ناں ایسی کوئی بات نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ عمل دیکھ کر اور مسکرا کر اپنے صحابہ سے فرمایا میرے صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا! مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اگر تم میں سے کوئی بندہ اس زمین پر کسی جنتی کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا تو وہ میرے اس صحابی مالک بن سنان کی زیارت کر لے۔

حضرات! توجہ کرو حضرت مالک کو جنت کیوں ملی؟ کیا نماز پڑھی؟ نہیں' کیا روزہ رکھا؟ اور جہاد کے بدلے نہیں کیا صدقہ خیرات کے بدلے' نہیں۔ کیا کعبہ شریف کے حج کے بدلے' نہیں۔ پھر جنت ملی کیوں؟ کہہ دیجئے اس لیے صرف اس لیے کہ حضرت مالک نے پیار سے محبت سے عقیدت سے میرے آقا کا خون مبارک پی لیا تھا۔

(سیرت حلبیہ جلد۲' صفحہ۲۷' زرقانی شریف جلد۴ صفحہ۲۳۰' مواہب لدینہ جلد۲' صفحہ۳۱۶' البرہان ۳۵'۳۶)

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک ناپاک ہوتا' میرے آقا فوراً فرما دیتے مالک اس خون کو زمین پر تھوک دے۔ چلو اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہوگئے تھے تو اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل فرما دیتا کہ سجنا یہ کیا میں نے خون کو حرام کر دیا ہے تو غلاموں کو پلا پلا کر جنت تقسیم کرتا جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا کوئی حکم نازل نہیں فرمایا بلکہ یار کی تقسیم پر یار کے فرمان پر خالق کائنات بھی خاموش تھا۔ رب العالمین کی خاموشی اس بات کی دلیل ہے کہ میرے آقا کا جو حکم ہے وہ درحقیقت خالق کائنات کا حکم ہے پھر کیوں نہ کہیں کہ!

نبی کی زبان پر خدا بولتا ہے
کلام خدا عزّوجل ہے کلام محمد ﷺ
وہ آئے ہیں بن کے خدا عزوجل کے پیامی
کہ ہے معتبر ہر پیام محمد ﷺ

Marfat.com

حضرات! اس حدیث پاک سے پتہ چلا میرے پیارے آقا ﷺ کا خون مبارک پاک ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے ہی پیارے صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں مَاشَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَّلَا شَيْئًا اَطْيَبُ مِنْ رِّيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شفاء شریف جلد نمبر ۱، صفحہ ۱۲۴ عربی صفحہ ۵۲) کہ میں نے ساری زندگی عنبر کستوری اور دنیا کی کسی بھی خوشبودار چیز کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریح مبارک (جس کو ہم ہوا کہتے ہیں) سے زیادہ خوشبو دار نہیں دیکھا۔

حضرات! خدا کیلئے تعصب، فرقہ پرستی تنظیم پرستی گروہ پرستی سے ہٹ کر سوچئے۔ کیا میری تمہاری پیٹ کی ہوا کی یہ حالت ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ مولوی صاحب کے پیٹ سے ہوا خارج ہو تو پورا محلہ پناہ مانگتا ہے۔ پر صدقے جاؤں آمنہ کے لال پر صدیق رضی اللہ عنہ کے یار پر عمر کے آقا پر، عثمان کے مولا پر علی کے ویر پر سنیوں کے پیر پر جب سرکار کے بطن پاک سے ہوا خارج ہوتی ہے تو عنبر کی کیا مجال ہے، کستوری کی کیا طاقت ہے۔ دنیا کی کسی بھی خوشبو کی کیا مجال ہے کہ وہ مدنی ماہی ﷺ کی ریح مبارک کا مقابلہ کر سکے۔ پتہ چلا میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بطن پاک سے نکلی ہوئی ہوا بھی بے مثال ہے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے سامنے ایک جنگل میں رفع حاجت کیلئے پیشاب کیلئے تشریف لے گئے جب سرکار فارغ ہو کے واپس تشریف لائے میں اسی جگہ پر گیا جہاں سرکار قضائے حاجت کیلئے بیٹھے تھے میں نے وہاں کوئی فضلہ کوئی چیز نہیں دیکھی جو عام انسان کے پیٹ سے نکلتی ہے۔ ہاں تین ڈھیلے تین پتھر پڑے تھے جن سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استنجا وغیرہ پیشاب وغیرہ صاف کیا تھا۔ وہ صحابی فرماتے ہیں فَاَخَذْتُهُنَّ فَاِذَا بِهِنَّ میں نے ان تینوں پتھروں کو اٹھا لیا يَفُوْحُ مِنْهُنَّ فِيْ كُمِّيْ جب جمعہ کا

Marfat.com

مبارک دن آتا تو میں غسل کر کے جمعہ کی تیاری کر کے جب مسجد نبوی شریف میں جمعہ پڑھنے کیلئے جاتا تو ان تینوں پتھروں کو اپنے کرتے کی آستین میں چھپا کر مسجد میں آتا فَتَغْلِبُ رَائِحَتُهُنَّ رَوَائِحَ مَنْ تَطَيَّبَ وَتَعَطَّرَ تو ہوتا کیا فرماتے ہیں! ان پتھروں سے ایسی پیاری خوشبو نکلتی کہ مسجد نبوی میں جتنے بھی لوگ خوشبوئیں لگا کر بیٹھے ہوتے تمام خوشبوؤں پر ان کی خوشبو غالب آ جاتی' سبحان اللہ۔

(شرح شفا جلد نمبر ۱' صفحہ ۳۲۰)

میرے دوستو توجّہ فرماؤ میں یا دنیا کا کوئی بھی انسان قضائے حاجت کیلئے جائے تو اندر سے گندگی نکلتی ہے پھر جس پتھر سے جس روڑے سے استنجا کریں اس سے بھی بدبو آتی ہے۔ پر قربان جاؤں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کہ آپ کے بطن سے جو چیز نکلتی ہے فوراً زمین اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اور جو پتھر جو ڈھیلے اس فضلہ سے لگتے ہیں وہ بھی معطر ہو جاتے ہیں۔ سیّدہ طیبہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کے بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو میں فوراً بیت الخلاء میں جاتی کہ دیکھوں تو سہی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بطن سے کیا چیز نکلتی ہے لیکن بیت الخلاء بالکل صاف ہوتا بلکہ بیت الخلاء سے کستوری اور عنبر سے بھی بڑھ کر خوشبو آتی۔ فرماتی ہیں میں بڑی حیران ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سرکار سے پوچھ لیا آپ فرماتی ہیں کہ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرَاكَ تَدْخُلُ الْخَلَاءَ میں نے عرض کی آقا ایک بات تو بتایئے فرمایا! عائشہ رضی اللہ عنہا کون سی عرض کی آقا جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے ہیں میں آپ کو دیکھتی ہوں جب آپ بیت الخلاء سے فارغ ہو کے تشریف لاتے ہیں تو ثُمَّ يَجِیْءُ الَّذِیْ بَعْدَكَ فَلَا يَرٰی لِمَا يَخْرُجُ مِنْكَ اَثَرًا کہ بعد جو بھی بیت الخلاء میں جائے تو اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی

Marfat.com

جو آپ کے جسم سے نکلتی ہے یعنی براز مبارک وغیرہ میرے آقا نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا! فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اے عائشہ رضی اللہ عنہا اَمَا عَلِمْتَ کیا تو نہیں جانتی اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْاَرْضَ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ اَنْ تَبْتَلِعَ مَاخَرَجَ مِنَ الْاَنْبِيَـــاءِ اے زمین کچھ میرے نبیوں کے اجسام سے نکلے تو اسے نگل لیا کرنا۔

(خصائص کبریٰ جلد نمبر ا صفحہ ۷۱۔ شفاء شریف اول صفحہ ۱۲۶، دلائل النبوت جلد ۲، ۴۴۴، مواہب لدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۴، زرقانی علی المواہب جلد ۴ صفحہ ۲۲۷، نسیم الریاض الشرح شفاء جلد ۱ صفحہ ۶۳، مدارج النبوت جلد نمبر ا صفحہ ۲۵)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خادمہ تھی اس کا نام تھا برکت لیکن کنیت تھی اُمِ ایمن یہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی پیاری خادمہ تھی۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پالا تھا۔ سرکار بھی اس سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ یہ ساری زندگی سرکار کی خدمت کرتے کرتے زندگی گزار گئی ایک دن سرکار رات کو سوئے تو میرے آقا کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ چارپائی کے نیچے ایک پیالہ رکھ دیتے جب رات کو چھوٹے پیشاب کی حاجت ہوتی تو اسی پیالہ میں کر دیتے صبح کوئی غلام اسے اٹھا کر باہر پھینک آتا ایک دن سرکار سوئے تو رات کو حاجت ہوئی تو آپ نے اس پیالہ میں پیشاب کر کے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا پھر آرام کیلئے لیٹ گئے جب رات کا تیسرا حصّہ گزرا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو پیاس لگی آپ اٹھی پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ ملا تلاش کرتے کرتے انہوں نے چارپائی کے نیچے سے سرکار کے پیشاب والا پیالہ اٹھایا اور سارا پیالہ پی گئیں جب صبح ہوئی میرے آقا نے جماعت کرائی نوافل پڑھ کر جب فارغ ہو کے گھر تشریف لائے تو میرے آقا نے آواز دی اُم ایمن جی میرے آقا۔ فرمایا: میری چارپائی کے نیچے ایک پیالہ پڑا ہے اس میں جو کچھ ہے اسے باہر جا کر گرا آؤ۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی آقا وہ تو میں نے رات کو پیاس لگی تھی پی لیا ہے۔ اللہ اکبر، پھر کیا ہوا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ

Marfat.com

نَـوَاجِـذُهٗ سرکارام ایمن رضی اللہ عنہا کی بات سن کر اتنا مسکرائے' اتنا ہنسے کہ ہنس ہنس کر سرکار کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں مبارک چمکنے لگیں۔ حالانکہ سرکار کبھی پہلے اتنا نہیں ہنسے تھے لیکن حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے سرکار کا پیشاب مبارک پیا تو ہنسے تو بہت زیادہ ہنسے۔

حضرات! یہ بات ہنسنے والی تو نہیں تھی بلکہ سرکار کو چاہیے تھا فوراً فتویٰ دیتے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا یہ کیا کیا ہے؟ میرا پیشاب پی لیا ہے تمہیں پتا نہیں انسان کا پیشاب ناپاک ہے۔ جلدی کر کلی کر توبہ کر' لیکن ناں ناں ایسی کوئی بات میرے آقا نے نہیں فرمائی بلکہ سرکار ہنس پڑے اور ہنس کر فرمایا! ام ایمن رضی اللہ عنہا میرا پیشاب پیا ہے؟ عرض کی آقا پی لیا ہے فرمایا پھر تمہیں مبارک ہو عرض کی آقا کس بات کی فرمایا! میرا پیشاب پینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں دو انعام عطا فرمائے گا۔ عرض کی آقا کون کون سے فرمایا قَالَ لَایَجْفُرَ بَطْنُكِ بَعْدَهٗ اَبَدًا پہلا انعام یہ کہ ساری زندگی تیرے پیٹ میں کبھی درد نہیں ہوگا۔ دوسرا انعام یہ کہ لَاتَـلِـجُ النَّارَ بَطْنُكِ تیرا یہ پیٹ دوزخ کی آگ میں نہیں جل سکتا کیا مطلب کہ تو دوزخ میں نہیں جاسکتی۔

(مواہب لدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۷' مستدرک شریف جلد ۴ صفحہ ۲۴' سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۲۸ زرقانی شریف جلد ۴ صفحہ ۲۳۱' دلائل النبوت جلد ۲ صفحہ ۴۴۴' انوار محمدیہ ۲۱۹' شفا شریف جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۲۸)

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں وَحَـدِيْـثُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِیْ شَرِبَتْ بَوْلَهٗ صَحِيْحٌ یہ حدیث مبارکہ جس میں ہے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے سرکار کا پیشاب مبارک پیا یہ صحیح حدیث ہے آگے جو بات کی وہ بڑی پیاری فرمائی کہ اَلْـزَمَ الدَّارُ قُطْنِیْ مُسْلِمًا وَالْبُـخَـارِیُّ اِخْرَاجَهٗ فِی الصَّحِيْحِ فرماتے ہیں کہ بہت بڑے محدث حضرت امام دار قطنی رضی اللہ عنہ اس بات پر افسوس فرمایا کرتے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے

Marfat.com

اس حدیث پاک کو اپنی اپنی کتاب میں کیوں نہیں نقل فرمایا۔ (شفا شریف جلد ۱' صفحہ ۱۲۸' نسیم الریاض جلد ۱ صفحہ ۳۲۱' البرہان ۲۹'۳۴) دیوبندیوں کے بہت بڑے عالم مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنی کتاب نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ ۱۲۶ پر یہ حدیث مبارکہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ وَلِـذَا قِیْلَ بِطَهَارَةِ الْحَدَثَیْنَ مِنْهُ اس لیے علماء آپ کے بول و براز کے پاک ہونے کے قائل ہیں۔

حضرات گرامی! ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک' ہوا مبارک اور فضلات مبارک یہ سب پاک ہیں۔ طیّب ہیں' بے مثل ہیں' بے مثال ہیں۔ جب میرے آقا کے بول و براز کی شان یہ ہے تو میرے آقا کی ذات کا کیا مقام ہے؟ کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو سرکار کی مثل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

تار ذوق دی ناں جڑے نال جدوں تیکر تے دیوا قلب دا کدی وی جگ دا نئیں
میرے نبی ﷺ دی مثل نہ بنیاں کہ الٹا دریا کدی وی وگدا نئیں
شیر نال مقابلہ کرے ناصر ایڈا حوصلہ کسے وی سگ دا نئیں
اوہدی گل نئیں موڑ دا رب جھلیا تیرے آکھے تے کتا وی لگدا نئیں

یا یوں نہ کہیں کہ

خدا دے سجن نوں خدا تو نہ آکھیں
نبی نوں اک اپنا بھرا تو نہ آکھیں
خدا توں سوا جو وی کہنا ایں کہہ دے
پر اک اونہوں اپنے جہیا تو نہ آکھیں

حضرات! تو عرض کر رہا تھا کہ خالق کائنات فرماتا ہے کہ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ اے اہل بیت اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر پلیدی کو دور کر دے۔

Marfat.com

اہل بیت کون:

میرے دوستو! خالق کائنات فرماتا ہے اَھْلَ الْبَیْتِ اے اہل بیت' اے نبی ﷺ کے گھر والو اب دیکھنا یہ ہے کہ یہاں اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں جن کی پاکی کا اعلان خالق کائنات نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

حضرات! اہل بیت کے بارے مفسرین اور علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی یہ فرماتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد حضرت علی' حضرت فاطمہ' حضرت حسن' حضرت حسین رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ تابعین میں حضرت مجاہد حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما کا بھی یہ خیال تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی اور قرآن پاک کے پہلے مفسر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک ہیں۔ تابعین میں حضرت عکرمہ اور حضرت مقاتل رضی اللہ عنہما کا بھی یہ خیال تھا۔ حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی فرماتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ زکوٰۃ حرام فرمائی ہے اور وہ آل علی' آل عقیل' آل جعفر آل عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ (نورالابصار جلد نمبر ا صفحہ ۳۸۹' برکات آل رسول ۲۳ شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

امام اہل سنت کشتہ عشق رسالت فنافی الرسول حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت تک ہر آنے والا نیک انسان حضور علیہ السلام کی آل میں' اہل میں شامل ہے۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

حضرات گرامی! یہ تمام اقوال برحق ہیں' صحیح ہیں ان میں کوئی شک شبہ نہیں کیونکہ ہر عالم کے پاس ہر محدث کے پاس قرآن و حدیث کے دلائل موجود ہیں۔ ہم کسی بزرگ کے فرمان کو نہیں جھٹلاتے کیوں کہ ہم سنّی حنفی بریلوی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں۔ غلام کا خادم کا یہ کام نہیں کہ وہ اپنے آقا اپنے

Marfat.com

سردار' اپنے مالک کا حکم نہ مانے۔ حضرت علاّمہ امام فخر الدّین رازی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر کبیر اسی آیت کریمہ کے تحت تمام اقوال نقل کرنے کے بعد بڑی پیاری بات فرماتے ہیں کہ فَالْاَوْلٰی اَنْ یُّقَالَ هُمْ اَوْلَادُهٗ وَاَزْوَاجُهٗ اَوْلٰی اور بہترین بات یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد پاک' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں۔ حضرت علاّمہ امام صاوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر صاوی میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا کہ فِیْ اَهْلِ بَیْتِ سُکِنِهٖ وَهُنَّ اَزْوَاجَهٗ وَاَهْلِ بَیْتِ نَسْبِهٖ وَهُنَّ ذُرِّیَّةَ اہل بیت سے مراد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک اور آپ کی تمام اولاد پاک ہے۔ یہ آیت تمام گھر والوں کو شامل ہے۔

میرے دوستو! کتنا پیارا فیصلہ ہے کتنی پیاری بات مفسرین کرام نے فرمائی۔ کاش یہی بات تمام مسلمان جان لیتے کوئی جھگڑا نہ ہوتا کوئی فتوے بازی نہ ہوتی' کوئی لڑائی جھگڑا نہ ہوتا مگر یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے اختلافات بڑھتے جاتے ہیں اور اہل بیت کی تقسیم ہوتی جاتی ہے۔ اب ایک گروہ جو کہ رافضی ہے وہ کہتا کہ اہل بیت صرف اور صرف حضرت مولا علی' حضرت سیّدہ فاطمہ' حضرت امام حسن' حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں جو کسی اور کو اہل بیت مانے وہ غلط ہے۔ وہ قرآن حدیث کا منکر ہے۔ وہ اہل بیت کا دشمن ہے۔ وہ دین میں زیادتی کرتا ہے' وہ پکا مومن نہیں' وہ سچّا مسلمان نہیں' دوسری طرف خارجی ٹولہ ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں جی اہل بیت سے مراد صرف اور صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اہل بیت میں شامل نہیں جو کسی اور کو اہل بیت میں شامل کرے وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے قرآن و حدیث کو سمجھا ہی نہیں۔ لیکن ہم اہل سنّت و جماعت ہیں ہم نہ رافضی ہیں نہ خارجی نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک

Marfat.com

کے بے ادب ہیں نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد پاک کے بے ادب ہیں۔

حق تو باطل ولے جاناں تے ہے بے شک نادانی
رافضی خارجی دوہیں جہانیں تے پاون سر گردانی

میرے دوستو! یاد رکھو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک بھی اہل بیت میں شامل ہیں اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد پاک بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔

حضرات گرامی! اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو اہل بیت میں شامل نہ کیا جائے تو قرآن مجید کی کئی آیات کا انکار ہو جائے گا اور اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو اہل بیت میں شامل نہ کیا جائے تو کئی احادیث مبارکہ کا انکار ہو جائے گا۔ قرآن کی کسی بھی آیت کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی بھی حدیث کو نہ ماننے والا پکا مومن نہیں۔

ہمارا عقیدہ:

ہمارا عقیدہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج بھی اہل بیت ہیں اگر قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو قرآن تو یہ بتاتا ہے کہ بیوی ہی اصل میں اہل بیت ہے قرآن مجید کا پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۷۱ سے پڑھو خالق کائنات نے اس آیت کریمہ کے اندر اپنے پیارے نبی حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر چھیڑا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک جب ایک سو بیس برس کی ہوئی اور آپ کی اہلیہ حضرت سارہ کی عمر مبارک ننانوے برس کی ہوئی تو چند فرشتے انسانی لباس میں مہمانوں کی صورت میں سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سلام دعا کے بعد پہچان کرنے کے بعد فرشتوں نے بڑے ہی ادب سے عرض کیا۔ حضور آپ کو مبارک ہو سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کس بات کی؟ فرشتوں نے عرض کی حضور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت سارہ کے بطن سے

Marfat.com

ایک لڑکا عطا فرمائے گا جس کا نام ہوگا اسحاق علیہ السلام پھر اللہ تعالیٰ اسحاق علیہ السلام کو ایک لڑکا عطا فرمائے گا جس کا نام ہوگا۔ یعقوب علیہ السلام حضور یہ دونوں آپ کا بیٹا اور پوتا اللہ تعالیٰ کے نبی ہوں گے۔ سبحان اللہ یہ بات حضرت سارہ نے بھی سن لی اور شرما کر فرمایا قَالَتْ یٰوَیْلَتٰی ہائے خرابی ہائے حیرانگی جس طرح کہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کوئی عجیب بات سنیں تو کہتی ہیں ہائے میں مرگئی' یہ بددعائیہ کلمے نہیں ہوتے یہ خوشی کے الفاظ ہوتے ہیں تو سیّدہ سارہ نے بھی فرمایا ہائے خرابیٔ ءَ اَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا کیا میں بچہ جنوں گی؟ حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ جب فرشتوں نے سیّدہ سارہ کی حیرانگی دیکھی اور یہ کلمات سنے تو فرشتوں نے سیّدہ سارہ کو مخاطب کر کے کہا کہ قَالُوْا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اے بی بی کیا آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر تعجب ہے؟ اے بی بی کیا آپ کو پتا نہیں وہ ستار ہے' غفار ہے' جبار ہے' مالک کل ہے' علیٰ کل شئی قدیر ہے جو چاہے جیسے چاہے کرسکتا ہے۔ وہ کسی قانون کا کسی سبب کا محتاج نہیں۔ وہ جو چاہے کرے اسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ سبحان اللہ' تو فرشتے کیا کہتے ہیں اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تعجب کرتی ہو۔ پھر فرشتے سیّدہ سارہ کو دعا دیتے ہوئے کہتے ہیں رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں تم پر اے ابراہیم علیہ السلام کی اہل بیت' اے ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں۔

حضرات! توجہ فرماؤ اللہ تعالیٰ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت فرما رہا ہے۔ قرآن اور فرشتے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت فرما رہے ہیں۔ وہ لوگ جو بیوی کو اہل بیت نہیں مانتے توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن چودہ صدیوں سے اعلان فرما رہا ہے۔ لوگو انسان کی بیوی ہی اہل بیت ہے۔

Marfat.com

انسان کی بیوی ہی گھر والی ہے۔ اگر بیوی کو گھر والے نہیں مانو گے تو قرآن کا انکار ہوگا۔ نص قطعی کا انکار حقیقت میں ایمان کا انکار ہے۔ ویسے بھی عام طور پر محاورہ ہے لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں سنا بھئی کیا حال ہے اہلیہ کا گھر والی کا تو اہلیہ سے مراد کیا لیا جاتا ہے گھر والی سے مراد کس کو لیا جاتا ہے۔ بیٹی کو یا بیوی کو؟ بیوی کو یا داماد کو بیوی کو یا نواسوں کو لازمی طور پر آپ یہی جواب دیں گے کہ اہلیہ سے گھر والی مراد ہے۔ گھر والی سے بیوی مراد ہے۔

حضرات! اگر آپ کی اہلیہ سے گھر والوں سے مراد بیوی ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت سے مراد ازواج پاک کیوں نہیں؟ حالانکہ نبی کی اہل بیت کو بیوی خود قرآن بتا رہا ہے۔ حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی ہے لیکن قرآن کیا کہتا ہے رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اے ابراہیم علیہ السلام کی اہل بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ہو اور برکت بھی ہو۔ اچھا صاحب آگے چلئے اور پڑھیے قرآن مجید کا پارہ ۲۰ سورۃ قصص آیت نمبر ۲۹ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام جب سیّدنا شعیب علیہ السلام کی بیٹی حضرت سیّدہ صفورا رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے بعد مدین سے مصر کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کی بیوی بھی ساتھ تھی سردی کا موسم تھا۔ سفر کرتے کرتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کو سردی کی شدت محسوس ہوئی تو خالق کائنات کے پیارے نبی پریشان ہوگئے کہ اب کیا کیا جائے۔ اچانک آپ نے دور سے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر آگ جل رہی ہے اور اس کے شعلے نظر آ رہے ہیں۔ اب سنیے اللہ تعالیٰ کا پاک قرآن کیا فرماتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کیا فرمایا' اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَۃٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ آپ نے اپنی گھر والی سے فرمایا تم ذرا ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے میں وہاں جاتا ہوں شاید میں لے آؤں

Marfat.com

تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر یا آگ کی کوئی چنگاری تا کہ تاپ سکو۔

میرے دوستو! توجّہ فرماؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا فرمایا؟ قرآن کہتا ہے لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا کہ فرمایا اے میری اہلیہ اے میری گھر والی تم یہاں ٹھہرو۔ پتہ چلا اھل کا لفظ بیوی پر ہی بولا جاتا ہے۔ امام الانبیا حبیب کبریا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مکّہ شریف سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لائے تو دو ہجری رمضان کی سترہ تاریخ کو میدان بدر میں اسلام اور کفر کی پہلی لڑائی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ کافروں کو شکست فاش ہوئی۔ بڑے بڑے کافر ابوجہل' عتبہ اور شُیبہ لہب جیسے بے ایمان مارے گئے۔ کافروں کو اس لڑائی کے بعد صدمہ پہنچا وہ مسلمانوں سے بدلہ لینے کیلئے ایک سال بعد پھر مدینہ شریف میں لڑنے کیلئے آئے تا کہ مسلمانوں سے پچھلی لڑائی کا بدلہ لیا جائے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پتہ چلا کہ ابوسفیان تین ہزار مسلح سپاہی لے کر مدینہ شریف آ رہا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دن اپنی پیاری بیوی سیّدہ عابدہ زاہدہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پاک میں تشریف فرما تھے۔ سرکار یہ بات سن کر جلدی سے حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے باہر تشریف لائے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر آئے تو اللہ تعالیٰ کو یار کا جلدی سے باہر نکلنا بڑا پسند آیا۔ میرے رب العالمین نے یار کے باہر آنے کا نقشہ قرآن مجید کے پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۲۱ میں کھینچا۔ خالق کائنات فرماتا ہے: وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام! وہ وقت یاد کیجئے جب صبح سویرے آپ رخصت ہوئے اپنی اہلیہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے میدان احد میں بٹھا رہے تھے آپ مومنوں کو مورچوں پر جنگ کیلئے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر ایک شیعہ مفسر کرتے ہوئے یوں

Marfat.com

لکھتا ہے وَاِذْ غَدَوْتَ یاد کن اے محمد ﷺ کہ چوں بامداد بیروں شدی مِنْ اَھْلِكَ از منزل خود کہ خانہ عائشہ رضی اللہ عنہا بود یاد فرمایئے اے محمد ﷺ جب آپ صبح باہر تشریف لے گئے اپنے گھر سے جو عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا اور وہ شوال کا مہینہ تھا تین سال ہجرت کو گزر چکے تھے۔ (تفسیر خلاصۃ المنہج صفحہ ۸۸' مقیاس خلافت ۲۲۲۲۲۱' تفسیر نور العرفان صفحہ ۶۷۳ حاشیہ ۱۰) میرے دوستو! ان تمام آیات کریمہ سے ثابت ہوا لفظ اہل بیت گھر والوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ جب اہل بیت بیوی کیلئے ثابت ہوگیا تو ماننا پڑے گا کہ یہاں بھی اہل بیت سے مراد سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام بیویاں' تمام ازواج پاک مراد ہیں۔ ایسے وہ لوگ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو اہل بیت میں شامل نہیں کرتے کتنے نادان اور عقل سے عاری اور پیدل ہیں کیونکہ بیوی سے ہی انسان کا گھر آباد ہوتا ہے۔ بیوی سے ہی بچے اور بچیوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ اگر بیوی کو اہل بیت میں شامل نہ کیا جائے تو بچے بچیاں کیسے اہل بیت بن گئیں؟

حضرات! اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بچی داماد اور نواسوں کی عظمت سمجھنا چاہتے ہو تو آؤ پہلے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اماں حفصہ رضی اللہ عنہا کی شان کو سمجھو۔ اماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مقام کو سمجھو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک کی قدر کو سمجھو پھر تمہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی بھی قدر سمجھ آئے گی۔ سرکار کے دامادوں کی شان کا بھی پتا چلے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے تمام پلیدی کو دور کر دے۔

میرے دوستو! اس آیت کریمہ کو شروع سے پڑھو بلکہ اس آیت کریمہ سے جو پہلی آیت ہے اس سے پڑھو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اور آیت سے پہلے کی چار آیتوں میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو خطاب کرتے ہوئے تقویٰ' پرہیز گاری اور اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا حکم دے

Marfat.com

رہا ہے۔ پردے اور نماز' روزے اور اپنی عبادت اور اپنے یار کی غلامی کا حکم دے رہا ہے۔ پھر فرما رہا ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ''اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے دور کر دے پلیدی' اے نبی ﷺ کے گھر والو اور تمہیں پوری طرح پاک صاف کر دے''۔ پھر اس آیت کے بعد بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو خطاب کیا جا رہا ہے۔ کمال کی بات ہے اس آیت سے چار آیتیں پہلے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کی بات کریں اور اس کے بعد والی آیت بھی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کا ذکر چھیڑے لیکن جب پاکی والی آیت آئے تو ازواج کو شامل ہی نہ کیا جائے۔ کیا فلسفہ ہے کیا منطق ہے کیا چالاکی اور عیاری کا مظاہرہ ہے۔

حضرات! اگر اس آیت سے پہلی والی آیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج ہیں اور بعد والی آیت سے بھی تو پھر ماننا پڑے گا کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا سے مراد بھی سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی ازواج پاک ہیں جو نہیں سمجھتا وہ قرآن کی آیات کا انکار کر رہا ہے اور سارے قرآن میں سے ایک حرف کا انکار کرنے والا بھی بندہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر' حضرت علامہ امام خازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر خازن میں اسی آیت کریمہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ھُمْ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَنَّھُنَّ فِیْ بَیْتِہٖ ''کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہی اہل بیت ہیں اس لیے کہ وہی آپ کے گھر میں رہتی تھیں۔ حضرت علامہ نظام الدین نیشاپوری اپنی تفسیر نیشاپوری میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ وَرَدَ الْاٰیَۃَ فِیْ شَانِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ آیت کریمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک کی شان میں نازل ہوئی۔ حضرت علامہ امام ابی محمد حسین

Marfat.com

بغوی علیہ الرحمۃ نے تفسیر معالم التنزیل میں اسی آیت کے تحت لکھا کہ وَرَدَ بِاَھْلِ الْبَیْتِ نِسَاءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہی ہیں کیوں؟ فرمایا کہ لَاَنَّھُنَّ فِیْ بَیْتِہٖ اس لیے کہ وہی آپ کے گھر تشریف رکھتی تھیں۔ (تفسیر معالم التنزیل جلد ۳ صفحہ ۵۲۸)

حضرت علاّمہ امام جلال الدّین سیوطی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اَھْلَ الْبَیْتِ اَیْ نِسَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں ہیں۔

(تفسیر جلالین صفحہ ۳۵۴)

میرے دوستو پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک اہل بیت میں شامل ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج کو اہل بیت میں شامل نہیں کرتے وہ قرآن وحدیث تفسیر سے جاہل ہیں۔ بعض پڑھے لکھے شیعہ حضرات اپنا علمی رعب دکھانے کیلئے اور عام مسلمان کو دھوکہ دینے کیلئے کہتے کہ اس آیت کریمہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہو ہی نہیں سکتیں۔ پوچھا جائے بھائی کیوں؟ تو جواب ملتا ہے کہ اس آیت کے حصے میں خالق کائنات نے فرمایا لِیُذْھِبَ عَنْکُمْ اور آگے فرمایا وَیُطَھِّرَکُمْ یہ دونوں ضمیریں۔ مذکر کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج ہوتیں تو عَنْکُمْ کی بجائے عَنْکُنَّ ہوتا۔ یُطَھِّرَکُمْ کی بجائے یُطَھِّرَکُنَّ ہوتا۔

حضرات! خالق کائنات نے یہ عَنْکُمْ اور یُطَھِّرَکُمْ میں مذکر کی ضمیریں اس لیے لگائیں کہ لفظ اہل بیت مذکر ہے اگرچہ معنی مونث ہے۔ عربی زبان میں بعض دفعہ معنی کا لحاظ نہیں رکھا جاتا صرف لفظ کے مطابق ضمیر ذکر کر دی جاتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید کے پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۷۱ تا ۷۳ کو پڑھ کے دیکھو جب سیّدہ سارہ نے فرشتوں کی زبان سے سنا کہ میرے ہاں اس بڑھاپے کی عمر میں بچہ ہوگا

Marfat.com

کمال ہے؟ تو فرشتوں نے سیّدہ سارہ سے عرض کی کہ اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اے خلیل علیہ السلام کی رفیقہ حیات کیا آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تعجب کر رہی ہو۔ اے اہل بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

حضرات! ذرا توجّہ فرمائیں تعجبین یہ مونث کا صیغہ ہے اب یہاں ضمیر آگے مونث کی ہونی چاہیے لیکن مونث ضمیر کی بجائے اللہ تعالیٰ نے علیکم ضمیر مذکر کی استعمال فرمائی کیوں؟ اس لیے کہ اہل بیت کا لفظ جو مذکر تھا۔ آپ پارہ ۱۲ میں نہ جائیں اس پارہ کے شروع کی پہلی آیت پڑھ کے دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ اے نبی ﷺ کی گھر والیو جو تم میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرماں بردار بنی رہی یہ یَقْنُتْ مذکر کا صیغہ ہے لیکن شیعہ سنّی دونوں کے نزدیک اس سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہیں۔ حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ یقنت کی بجائے تقنت ہوتا یکن لفظ من چونکہ مذکر تھا اس مناسبت کی وجہ سے یقنت بھی مذکر کا لفظ استعمال ہوا۔ پتہ چلا یہ اعتراض درست نہیں صرف لوگوں کو چکر دینے والی بات ہے۔ دوسرا شبہ یہ ڈالتے ہیں کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مراد ہوتیں تو لفظ بیت واحد کا صیغہ نہ ہوتا بلکہ بیوت ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ اے نبی ﷺ کے گھر والیو تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو پھر اس آیت سے آگے فرمایا وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔

میرے دوستو! حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کے حجروں کی دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت تو یہ ہے کہ امہات المومنین کی قیام گاہیں ہیں' دوسری حیثیت یہ ہے کہ ان حجروں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات اقامت پذیر ہیں۔ جب ان حجروں کا ذکر ازواج کی قیام گاہوں کی حیثیت سے ہوگا تو انہیں جمع

Marfat.com

ذکر کیا جاتا ہے اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت سے ذکر ہو تو پھر واحد کا صیغہ بولا جائے گا وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ اور مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ میں ہر بی بی کا حجرہ مراد ہے کیونکہ وحی کا نزول مختلف حجروں میں جہاں سرکار ہوتے وہاں ہوتا تھا لیکن اہل بیت میں بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قیام گاہ ہے اس لیے اس کو واحد ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر نور العرفان ۶۷۳ حاشیہ نمبر ۱۰ تفسیر ضیاء القرآن جلد ۴ صفحہ ۵۱، ۵۲)

میرے دوستو! ان دلائل سے ثابت ہوا کہ اہل بیت سے مراد حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہی ہیں۔ پھر سوال پیدا ہوگا اگر اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک ہی ہیں تو پھر مولا علی، حضرت فاطمہ، امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کیسے مراد ہوئے؟۔

اختیار کلی:

تو دوستو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس دنیا میں جب بھیجا تو مختار کل بنا کر کلی اختیار دے کر بھیجا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات سے جسے چاہیں اسے بھی اپنی اہل بیت میں شامل فرما سکتے ہیں۔ آپ کو کوئی روکنے والا نہیں۔ مثال کے طور پر جب میرے آقا اسلام اور کفر کی پہلی جنگ لڑنے کیلئے میدان بدر میں تشریف لے گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس لڑائی میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ آپ کی بیوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں آپ ان کی تیمارداری کیلئے رک گئے لیکن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بدر سے فتح حاصل کر کے مدینہ شریف پہنچے تو مالِ غنیمت میں سے جو حصّہ بدر کے مجاہدین کو ملا وہی حصّہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی عطا فرمایا۔ (مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۱۰۸) اس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی جس کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے جب سارے صحابہ بیعت کر

Marfat.com

چکے تو میرے آقا نے اپنا بائیاں ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ ادھر دیکھو یہ ہاتھ ہے میرا پر آج تھوڑی دیر کیلئے میں اس ہاتھ کو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ بنا رہا ہوں میرے آقا نے یہ بات کرنے کے بعد اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں پر رکھ کر فرمایا لو میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بھی بیعت لے رہا ہوں تا کہ میرا عثمان رضی اللہ عنہ بھی بیعت رضوان کے مجاہدین میں شامل ہو کر ثواب حاصل کر سکے۔

(بخاری شریف جلد ۱' صفحہ ۵۲۳' معارج النبوت جلد ۳' صفحہ ۲۷۶)

حضرات! توجّہ کرو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدر میں شریک نہیں ہوئے لیکن اختیار مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو دیکھو میرے آقا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی وہی ثواب' وہی مال عطا فرما رہے ہیں۔ جو دوسرے مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ اس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیعت رضوان پر حاضر نہیں بلکہ آپ مکّہ شریف میں آپ کے سفیر بن کے گئے ہوئے ہیں لیکن میرے آقا کا اختیار دیکھو ان کی بھی بیعت لی جا رہی ہے۔ اس طرح قرآن پاک نے اہل بیت سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک لی ہیں لیکن میرے آقا کی شان سلطانی دیکھو میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کریمہ میں حضرت مولا علی' حضرت سیّدہ فاطمہ' حضرت امام حسن' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی شامل فرما لیا ہے سبحان اللہ۔ حضور پیر سیّد نصیر الدّین گولڑوی نے کتنی پیاری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ

یارب میرے دل کو شاد کامی دے دے
شوریدگی رومی و جامی دے دے
رکھ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں میں
اصحابِ رسول علیہم السلام کی غلامی دے دے

میرے دوستو! حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تو میرے آقا کے چچا زاد بھائی ہیں۔

Marfat.com

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرے آقا کے جگر کا ٹکڑا ہیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ تو میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے نواسے ہیں۔ میرے آقا کرم کرنے پر آجائیں اپنی شان کریمانہ دکھانے پر آجائیں تو جس کو چاہیں اپنی اہل بیت پاک میں شامل فرمالیں۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کر کے دیکھو جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی نضیر کے یہودیوں کو مدینہ شریف سے نکال دیا تو یہ یہودی اس فکر میں رہے کہ مسلمانوں سے اس بات کا کیسے بدلہ لیں چنانچہ ان میں سے بیس یہودی جو کہ اپنی جماعت کے سمجھ دار تھے ابوعامر کی قیادت میں مکّہ گئے تاکہ مشرکین مکّہ کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کیلئے ورغلائیں جب یہ مکّہ شریف پہنچے تو ابوسفیان نے ان سے آنے کا سبب پوچھا تو یہودیوں نے کہا کہ ہم اس لیے آئے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کریں اور تمہارا ساتھ دیں ابوسفیان بڑا خوش ہوا یہودیوں میں اور قریش مکّہ میں اور چند قبائل میں معاہدہ ہوا کہ ہم سب مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑیں گے۔ ہمارا مرنا جینا اکٹھا ہوگا۔ ابوسفیان دس ہزار لشکر جرّار لے کر سن پانچ ہجری میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپاہیوں سے لڑنے کیلئے مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوا۔ میرے آقا کو پتہ چلا تو میرے آقا نے بھی اپنے تین ہزار مجاہدوں کو اکٹھا کیا اور ان سے مشورہ فرمایا کہ کیا کیا جائے کہ وہ دس ہزار ہیں ہم صرف تین ہزار ہیں۔ ہر صحابی نے اپنی اپنی رائے پیش کی آخر میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا ہمارے ہاں جب ایران میں کوئی باہر سے دشمن حملہ کرتا تو ہمارے فارس کے لوگ دشمن سے بچنے کیلئے زمین میں خندقیں کھودتے تھے اور اس میں چھپ کر دشمن پر حملہ کرتے تھے جس سے دشمن سے بھی بچ جاتے اور دشمن کو شکست بھی دے دیتے تھے۔ اگر مدینہ شریف میں بھی یہ خندقیں کھودیں جائیں تو کیسا ہوگا؟ میرے آقا کو حضرت سلمان فارسی کا یہ مشورہ بڑا پسند آیا۔ مدینہ

Marfat.com

شریف سے چند کلو میٹر شہر سے نکل کر ایک مقام ہے سلع وہاں خندقیں کھودنے کا حکم دیا۔ اب یہ مقام مدینہ شریف کی آبادی میں آگیا ہے۔ میرے آقا خود بھی خندق کھودنے کیلئے ساتھ تشریف لے گئے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہر صحابی کو دس دس گز جگہ عطا فرمائی کہ ہر مہاجر ہر انصاری اپنے اپنے حصّہ کی جگہ کھودے اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ مقابلے میں خندق کھودنا شروع ہوگئے۔ وہ خندق کھودتے میرے آقا مٹی اٹھا اٹھا کر خندق سے باہر پھینکتے۔ ہر روز پانچ خندقیں کھودی جاتیں۔ اسلام کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ حضرت سلمان فارسی جب صبح شروع ہوتے تو شام تک آدمیوں کے برابر اکیلے کام کر لیتے۔ اب صحابہ بڑے حیران' مہاجرین صحابہ سے کہتے سلمان ہمارا ہے اور ہم اس کے قریب ہیں لہٰذا سلمان کا کام بھی ہمارے حصّہ میں لکھا جائے۔ انصار صحابہ فرماتے نہیں سلمان ہمارا اس کا کام ہمارے کھاتے میں لکھا جائے اب یہ دونوں فریقین میں اختلاف ہوگیا ایک گروہ کہتا کہ حضرت سلمان ہمارے ہیں۔ دوسرا گروہ کہتا کہ حضرت سلمان ہمارے ہیں۔ جھگڑا زیادہ ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تشریف لے آئے فرمایا میرے صحابہ کیا ہو گیا ہے؟ کیوں جھگڑتے ہو؟ تو ایک صحابی نے عرض کی آقا حضرت سلمان پر جھگڑا ہو گیا ہے مہاجرین فرماتے ہیں سلمان ہمارے ہیں' انصار فرماتے ہیں کہ سلمان ہمارے ہیں میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا! سلمان نہ مہاجرین کے ہیں نہ انصار کے ہیں بلکہ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ سلمان تو ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔ سبحان اللہ'

(مدارج النبوّت جلد۲ صفحہ ۲۸۹' ۲۹۲ معارج النبوّت جلد۳' صفحہ ۲۲۵' ۲۲۶)

شیعہ حضرات کی معتبر حدیث کی کتاب اصول کافی صفحہ ۲۵۴ پڑھ کے دیکھو حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سَلْمَانُ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّہٗ اِمْرُءٌ مِّنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ ۔ حضرت سلمان فارسی علماء کی جماعت میں تھا کیونکہ وہ ہمارے

Marfat.com

اہل بیت سے ایک آدمی تھا۔ (مقیاس خلافت صفحہ ۲۴۱) صدقے جاؤں سلمان تیری عظمت پر تیری شان پر تو عجمی تھا' تو فارسی تھا' تو غیر عربی تھا پر کملی والے کی نگاہ پڑ گئی سرکار کا کرم ہوگیا تو بھی میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل میں شامل ہو گیا میرے آقا کی اہل بیت میں شامل ہوگیا کیا پیاری بات فرما گئے عبدالستار نیازی مرحوم صاحب فرماتے ہیں کہ

جس تے یار دی نظر ہوجاوے تے اوہدا سمجھ بلند نصیب اے
باطن وچ اوشاہ عالم داتے بھاویں ویکھن وچ اوغریب اے
ہراک دکھیئے دے ہو جاندی تے اوہدی رحمت آپ قریب اے
اونیں منگدا صحت نیازی تے جہندا مدنی یار طبیب اے

میرے دوستو! یہ تو سلمان فارسی میرے آقا کے صحابی ہیں ان کی شان تو ہے ہی وراء الوریٰ ان کا مقام ہے ہی اعلیٰ و افضل میرے آقا نے تو اس سے بھی بڑھ کر اپنے اختیار کی اپنی عظمت کی جھلک دکھائی۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ میرے آقا کے بڑے ہی پیارے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میرے آقا اپنے غلاموں کی محفل میں جلوہ فرما ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میرے آقا کی دید بھی کر رہے ہیں اور وعظ بھی سن رہے ہیں۔ تقریر کے بعد وعظ کے بعد ایک صحابی نے عرض کی آقا ایک مسئلہ تو بتایئے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کون سا مسئلہ عرض کی آقا ہر انسان کی آل ہوتی ہے ہر انسان کی اہل ہوتی ہے آقا آپ کی اہل آپ کی آل کون سی ہے؟ سبحان اللہ کیا حسین سوال ہے کتنا پیارا مسئلہ ہے۔ میرے آقا نے سنا تو سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **كُلُّ مُؤْمِنٍ تَقِيٍّ فَهُوَ آلِي** قیامت تک ہر نیک مومن میری آل میں شامل ہوگا۔ سبحان اللہ۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۲' معجم صغیر جلد ۱ صفحہ ۱۱۵' لمستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۵۹۸ بتیان القرآن جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۱۹' ۴۲۰) شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ صفحہ ۱۴' مقیاس خلافت صفحہ ۲۲۵۔

Marfat.com

میرے دوستو! پتہ چلا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مختار کائنات ہیں۔ سلطان کائنات ہیں جس کو چاہیں اپنی اہل میں شامل فرمالیں یار کی تقسیم پر یار کی مرضی میں اللہ تعالیٰ بھی راضی ہے۔ حضرت ابوالسید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیارے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ سے فرمایا! اے ابوالفضل (یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی)۔ عرض کی جی میرے آقا فرمایا چچا کل صبح کو تم اور تمہارے سارے گھر والے کہیں نہ جائیں جب تک میں نہ آجاؤں۔ عرض کی حضور خیریت تو ہے؟ فرمایا مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔ عرض کی ٹھیک ہے جب دوسرا دن آیا تو سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا عباس کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا سارا گھرانہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتظار کر رہا تھا۔ میرے آقا پہنچے تو سب گھر والوں نے بڑے پیار سے بڑی محبت سے سرکار کا استقبال کیا۔ صلوٰۃ والسلام کی لڑیاں تحفہ کے طور پر پیش کیں۔ میرے آقا نے بھی رحمت بھرا سلام فرمایا۔ سرکار بیٹھ گئے میرے آقا نے چچا عباس کے سارے گھر والوں سے خیریت دریافت فرمائی۔ تمام نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے۔ آپ کی دعائیں ہیں۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اور سارے گھر والوں نے عرض کی فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قدموں پر ہمارے ماں باپ قربان آپ سنائیں آپ کا مزاج کیسا ہے۔ رات کیسے گزری میرے آقا نے فرمایا الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے بڑی اچھی گزری۔ جب سب حال احوال پوچھ لیا گیا تو اب میرے آقا نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے سارے گھر والوں کو فرمایا میرے قریب ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے مل کر بیٹھو جب سارے قریب قریب بیٹھ گئے تو رحمت کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مدثر والی چادر مبارک اتاری اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سارے گھر والوں پر ڈال

Marfat.com

دی۔ پھر اپنے گورے گورے اور ید اللہ والے ہاتھ مبارک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اٹھا دیئے اور عرض کی یَارَبِّ عَمِّی ُاے میرے رب العالمین اے میرے پالنے والے یہ میرا چچا ہے اور میرے باپ کے قائم مقام ہے۔ وَھٰؤُلَآءِ اَھْلُ الْبَیْتِیِ اور یہ اور اس کے سارے گھر والے جو میری چادر کے نیچے ہیں یہ سب میرے اہل بیت ہیں۔ فَاسْتُرْھُمْ مِنَ النَّارِ یا اللہ عزّ وجل ان سب کو جہنم سے ایسے چھپا لے کَسَتْرِیْ اِیَّاھُمْ بِمَلَائَتِیْ ھٰذِہٖ جیسے میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔ حضرت ابوالسید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سرکار نے دعا مانگی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کی دیواریں دروازے کنڈی سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بولنے لگے اور تمام مکان کے درو دیوار سے آوازیں آئیں کہ آمین آمین آمین۔ یا اللہ عزّ وجل یار کی دعا قبول فرما قبول فرما' قبول فرما' سبحان اللہ۔

(اسد الغابہ جلد۲ صفحہ ۲۷ دلائل النبوت بیہقی جلد ۶ صفحہ ۱۷ طبرانی کبیر جلد ۱۹' صفحہ ۶۲۳ عقائد اہل بیت صفحہ ۱۰)

حضرات! سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کو ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کی ازواج کو اہل بیت فرمایا لیکن میرے آقا اپنے اختیار سے حضرت سلمان فارسی کو بھی اہل بیت فرما رہے ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے سارے گھر کے افراد کو بھی اہل بیت فرما رہے ہیں نہیں نہیں بلکہ قیامت تک ہر نیک مومن کو بھی اپنی اہل بیت فرما رہے ہیں۔ جب حضرت سلمان اہل بیت بن سکتے ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور آپ کے گھر کے افراد میرے آقا کی اہل بیت بن سکتے ہیں' سارے نیک مومن سرکار کی آل پاک بن سکتے ہیں تو کیا حضرت سیّدہ فاطمہ' حضرت مولا علی سیّدنا امام حسن' سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم اہل بیت نہیں ہوں گے؟ بالکل یہ ہستیاں اہل بیت ہوں گی۔ لازمی ہوں گی میرے کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان کا نام لے کر انہیں اپنی

Marfat.com

اہل بیت فرمایا۔

اپنی اہل بیت:

ام المومنین حضرت سیّدہ زاہدہ، عابدہ محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن خالق کائنات کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت میرے پاس تشریف لائے وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ تو سرکار نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ اون کے بالوں کی بنی ہوئی تھی، دھاری دار تھی رنگ کالا تھا۔ جب حضور تشریف لائے تو سرکار بیٹھ گئے ابھی بیٹھے ہی تھے کہ فَاتَتْ فَاطِمَۃُ سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی تشریف لے آئیں فَاَدْخَلَھَا فِیْہِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اسی چادر مبارک میں داخل فرمایا لیا ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ تھوڑی دیر ہوئی تو مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فَاَدْخَلَہٗ فِیْہِ آپ کو بھی چادر مبارک میں داخل فرمایا لیا ثُمَّ جَآءَ الْحَسَنُ پھر تھوڑی دیر گزری تو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے وَاَدْخَلَہٗ فِیْہِ آپ کو بھی چادر مبارک میں داخل فرمالیا۔ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَیْنُ پھر تھوڑی دیر کے بعد سلطانِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے فَاَدْخَلَہٗ میرے آقا نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بھی چادر میں داخل فرمالیا۔ سبحان اللہ کیا پیارا منظر ہوگا درمیان میں خالق کائنات کا یار آگے مولا علی رضی اللہ عنہ پیچھے سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، دائیں طرف امام حسن رضی اللہ عنہ، بائیں طرف امام حسین رضی اللہ عنہ، کتنی پیاری تھی وہ محفل کتنی حسین تھی وہ گھر جس میں خالق کائنات کا یار مزمل والی چادر میں ان پاک لوگوں کو چھپا کر تشریف فرما تھا۔ حسان پاکستان محمد علی ظہوری قصوری علیہ الرحمۃ نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ

بیٹھے جیہڑا حضور دی محفل وچہ چنگی کیویں نہ اوہدی برات ہووے
پڑھے آپ خدا (عزوجل) درود جس تے نام نبی دے نال نجات ہووے

Marfat.com

وقت آخری ہووے دعا منگو ایسے نام دی کول سوغات ہووے
دینا ناں داظہوری اے سدا ہوکا بھانویں دن ہووے بھانویں رات ہووے

ہاں تو سرکار کائنات ﷺ نے اپنی کالی کملی کے نیچے مولا علیؓ سیّدہ فاطمہؓ امام حسنؓ امام حسین رضی اللہ عنہم کو چھپا لیا۔ سرکار نے زبان اقدس سے یہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی کونسی کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ''اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی گندگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک صاف کر دے''۔

(مشکوٰۃ شریف باب فضائل اہل بیت مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۵۱ تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ تفسیر ابن جریر تفسیر درمنثور مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۲۹۴)

حضرات! ذرا توجہ کرنا گھر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے حجرۂ انور محبوبہ محبوب رب العالمین کا ہے لیکن چادر مبارک کالی کملی حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ حضرت حسنؓ حضرت حسین رضی اللہ عنہم پر ڈال کر دعا مانگی جا رہی ہے۔ سرکار ان کو اہل بیت فرما کر دعا مانگ رہے ہیں کیوں؟ وجہ کیا ہے؟ فلسفہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چادر انور کے نیچے داخل نہیں فرمایا۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کو کالی کملی کے نیچے داخل نہیں فرمایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا' حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا' حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نو ازواج پاک ہیں ان کو بلا کر کمبل کے نیچے نہیں بٹھایا ان کیلئے یہ دعا نہیں مانگی۔ میرے آقا چادر کے نیچے داخل فرماتے ہیں' دعا مانگتے ہیں تو صرف مولا علیؓ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ' سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کیلئے مانگتے ہیں آخر کیا حکمت ہے؟ تو سنیے محدثین کرام فرماتے ہیں مفسرین عظام فرماتے ہیں کہ بیٹی جب شادی شدہ ہو اور والدین سے الگ ہو کر اپنا الگ مکان بسا لے تو عام طور پر وہ اپنے بچوں اور گھر

Marfat.com

والے کے ساتھ گنی جاتی ہے۔ ان میں شمار ہوتی ہے۔ میرے آقا نے ان تمام افراد کو اپنی چادر انور کے نیچے داخل فرما کر یہ شبہ دور فرما دیا۔ یہ اعتراض ختم کر دیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس کے بچے اور اس کے گھر والے مجھ سے الگ نہ سمجھنا' انہیں مجھ سے دور نہ تصور کرنا بلکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس کے گھرانے والے الگ ہو کر بھی میری اہل بیت میں شامل ہیں۔ اسی لیے میرے آقا نے فرمایا' اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو' سبحان اللہ قربان جاؤں' اختیار مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور صدقے جاؤں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھرانے پر ہو سکتا ہے کوئی ملنگ کوئی نام نہاد محبان اہل بیت کہہ دے کہ یہ سنیوں کی ذہنی اختراع ہے' یہ سنّی محدثین مفسرین کی من گھڑت بات ہے۔ تو آؤ یہی بات حدیث مبارکہ پڑھ کے دیکھ لیتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ جن کو میرے آقا نے اپنے گھر پال پوس کر جوان کیا وہ فرماتے ہیں کہ آیت تطہیر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ آخر تک یہ حضرت سیّدہ طیبہ طاہرہ اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر بلاوا بھیجا جب یہ چاروں بزرگ مقدّس ہستیاں سرکار کی خدمت میں تشریف لے آئیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو اپنی مزمل مدثر چادر میں چھپا لیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے آگے بیٹھ گئیں' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دائیں طرف' امام حسین رضی اللہ عنہ بائیں طرف' مولا علی رضی اللہ عنہ سرکار کی پشت کے پیچھے بیٹھے گئے پھر میرے آقا نے اپنے گورے گورے یداللہ والے ہاتھ اوپر اٹھائے اور خالق کائنات کی بارگاہ میں دعا کی کون سی دعا؟ عرض کی اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَخَاصَتِیْ اے رب کائنات یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میرے خاص عزیز ہیں۔ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ

Marfat.com

تَطْهِیْرًا ان سے تمام ناپاکی دور فرمادے اور انہیں ایسے پاک کردے جیسے پاک کرنے کا حق ہے' سبحان اللہ۔

حضرات! ذرا توجّہ فرماؤ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کیلئے میرے پاک نبی دعا فرما رہے ہیں کسی کے لیے والد دعا مانگتا ہے کسی کیلئے استاد دعا مانگتا ہے' کسی کیلئے پیر دعا مانگتا ہے' کسی کیلئے کوئی ولی دعا مانگتا ہے' کسی کیلئے پیر سیال رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے قمر الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے شمس الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے فرید الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے مہر علی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے داتا علی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے غوث جلی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی' کسی کیلئے صدیق رضی اللہ عنہ باوفا نے دعا مانگی' کسی کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی پر صدقے جاؤں علی تیری شان پر سیّدہ تیرے مقام پر حسن پاک تیری عظمت پر سلطان کربلا تیرے کمال پر تمہارے لیے نبیوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی رسولوں کے رسول نے دعا مانگی سدرہ کے راہی نے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ کے سوہنے نے دعا مانگی' امام اہل سنّت کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا حسن رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ شان اہل بیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

کس زباں سے ہو بیان عز و شان اہل بیت
مدح خوان مصطفیٰ ہے مدح خوان اہل بیت

Marfat.com

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان
آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

ہاں تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولا علی، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین پر اپنی کالی کملی اپنی مزمل مدثر چادر مبارک ڈال کر ان کو چادر انور میں چھپا کر دعا مانگی اے خالق کائنات یہ میرے اہل بیت ہیں، یہ میرے خاص قریبی ہیں ان سے تمام ناپاکی دور کر دے اور انہیں ایسے پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے۔ سیّدہ طیبہ حضرت ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ نورانی منظر دیکھا، یہ نورانی بزم دیکھی سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سنی تو دل نے چاہا کہ میں بھی اس دعا میں شامل ہو جاؤں۔ اس پاک چادر میں داخل ہو جاؤں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْتُ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا میں آپ کی اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ ایک روایت میں آتا ہے اَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ یعنی میں بھی کالی کملی میں داخل نہ ہو جاؤں؟ میرے آقا نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات سنی اپنی زوجہ پاک کی بات سنی تو میرے آقا مسکرائے اور مسکرا کر فرمایا: اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! تم تو بلاشبہ اس آیت میں اور اہل بیت میں داخل ہو ہی تمہارے لیے دعا کر کے چادر انور میں داخل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ہم تو چادر میں چھپا کر دعا ان کے لئے کر رہے جو اس سے پہلے داخل نہیں تھے۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۵۱، ۴۵۲، حاشیہ ۳) میرے آقا نے فرمایا: اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ تو بلاشبہ بھلائی پر ہے کیوں اس لیے کہ اَنْتِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ تو نبی کی ازواج میں، بیویوں میں شامل ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے جب میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زوجہ پاک کا شوق دیکھا تو فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا آجا

Marfat.com

تو بھی چادر میں داخل ہو جاتا کہ تیرے دل میں حسرت نہ رہے۔ پھر میرے آقا نے دعا مانگی اے خالق کائنات یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے تمام ناپاکی دور فرما دے اور انہیں ایسا پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے۔

(سوانح کربلا ۴۹' تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۴۴۹' تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۸' ترمذی شریف جلد ۲۔ ابواب المناقب' کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد ۱ صفحہ ۴۵' برکات آل رسول ۳۴' آل رسول جلد ۱ صفحہ ۵۴' برکات آل رسول ۴۰'۴۹'۳۸' صواعق محرقہ ۴۸۶'۴۸۷)

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولا علی' حضرت سیّدہ فاطمہ' سیّدنا امام حسن' سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر میں چھپا کر گورے گورے ہاتھ اٹھا کر خالق کائنات کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کہ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ آلِ مُحَمَّدٍ اے میرے اللہ عزّ وجل یہ لوگ آل محمد ﷺ ہیں یہ میری اولاد ہیں۔ فَاجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ پس تو اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد ﷺ پر نازل فرما بے شک تو ہی تعریف کیا گیا ہے اور بزرگی والا ہے۔

(صواعق محرقہ عربی ۱۴۴' اردو ۴۸۶)

حضرات! جس کیلئے آمنہ کا لال دعا فرمائے وہ کیوں نہ پاک ہوئے ہوں گے۔ ان پر کتنی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برکتیں نازل ہوتی ہوں گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب صبح کی نماز پڑھنے کیلئے سیّدہ طیبہ طاہرہ' عابدہ زاہدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے تو بلند آواز میں فرماتے اَلصَّلٰوۃَ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ نماز کا وقت ہو گیا ہے اے اہل بیت' اب اٹھو اور نماز ادا کرو۔ ایک روایت میں آتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَھْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلصَّلٰوۃَ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ''اے اہل بیت تم

Marfat.com

پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو اٹھو نماز ادا کرو' اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت کا نزول فرمائے پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ''اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی ﷺ کے گھر والو تم سے دور کر دے ہر قسم کی ناپاکی اور تمہیں پوری طرح پاک صاف کر دے''۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ آواز چالیس دن تک چھ مہینے تک یا سات مہینے تک سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر والوں کو دیتے رہے' سبحان اللہ۔ (تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۹' برکات آل رسول ۳۴'۳۵' آل رسول جلد نمبر ا صفحہ ۵۴'۵۵) کیا شان ہے سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھرانے کی جس کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کا حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تشریف لا کر ان کی پاکی اور عظمت کا اعلان فرماتے ہیں۔ پھر ہم کیوں نہ اہل بیت کی شان کے نعرے ماریں' پھر کیوں نہ ان کی عظمت کے گیت گائیں' پھر کیوں نہ کہیں کہ

میں تو پنجتن کا غلام ہوں میں مرید خیرالانام ہوں
مجھے عشق ہے تو خدا سے ہے مجھے عشق ہے تو رسول سے ہے
یہ کرم ہے حب رسول ﷺ کا میرے منہ سے آئے مہک سدا
جو میں نام لوں تیرا جھوم کے بولو میں تو پنجتن کا غلام ہوں

فیصلہ کن بات:

میرے دوستو !ان تمام قرآنی آیات مبارکہ سے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹیاں' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسے' نواسیاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں حتیٰ کہ حضرت سلمان فارسی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام نیک امتی بھی اہل بیت کرام میں شامل ہیں جو ازواج پاک کو اہل بیت نہ سمجھے وہ قرآن کا منکر' جو آلِ نبی ﷺ کو سرکار کے بچے بچیوں کو اہل بیت نہ سمجھے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام کی احادیث مبارکہ کا منکر ہے۔ قرآن کا منکر بھی بے ایمان اور حدیث پاک کا منکر بھی گمراہ ہے۔ الحمد للہ ہم اہل سنّت و جماعت حنفی سنّی بریلوی سرکار کے غلاموں کے غلام ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ سرکار کے سارے گھر والے ساری آل پاک ہماری سردار ہے۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی نبی ﷺ کے گھر والی' حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی نبی ﷺ کے گھر والی' حضرت زینب رضی اللہ عنہا بھی نبی ﷺ کے گھر والی' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کی گھر والی اور مولا علی رضی اللہ عنہ' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ' سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ کے گھر والے۔ جو ان میں سے کسی کو اہل بیت نہ سمجھے وہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کا مخالف ہے اور سرکار کو تکلیف دینے والا ہے۔ مولانا حسن رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سنّی داستانِ اہل بیت

تو خالق کائنات فرماتا ہے: لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ اے نبی ﷺ کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے دور کر دے ہر پلیدی کو آگے کیا فرمایا وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اور تمہیں پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے' سبحان اللہ۔ قربان جاؤں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت کی پاکی پر جن کی پاکیزگی کا صفائی کا اعلان میرا رب العالمین آپ فرماتا ہے۔

Marfat.com

میرے دوستو! دنیا کا ہر انسان دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوتا ہے۔ مولوی آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' پیر آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' استاد آیا تو تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' زمیندار آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' نمبردار آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' وزیر آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا۔ سفیر آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا' سلطان آیا تو دنیا میں آنے کے بعد پاک ہوا پر صدقے جاؤں سادات کرام پر' قربان جاؤ اہل بیت عظام پر یہ آئے بعد میں لیکن پاک پہلے ہی تھے ہوتے کیوں ناں جن کو پاک میرا مالک آپ کرے جن کی پاکی کا اعلان خود فرمائے' کہ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ان کا حسب پاک' ان کا نسب پاک' ان کے خصائل پاک' ان کے شمائل پاک' ان کی عادات پاک' ان کا اخلاق' ان کا کردار پاک ارے میاں پاک ہوتے بھی کیوں نا آئے کس کے گھر میں جس کی شان میں میرے رب العالمین نے فرمایا' کیا فرمایا! وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان یہ ہے کہ وہ لوگوں کو کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے اور پلیدوں کو اندر باہر سے نگاہ نبوّت سے پاک فرما دیتا ہے۔ پارہ ۱ رکوع ۱۵' سورۃ بقرہ آیت ۱۲۹ میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔ میں نے نبی ﷺ کے گھر والوں کو پاک کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آل نبی پر اولادِ علی رضی اللہ عنہ پر زکوٰۃ صدقہ' فطر صدقہ خیرات حرام ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدقہ خیرات زکوٰۃ کو لوگوں کے مال کی میل کچیل فرمایا ہے۔ صدقہ لینے والے کو صدقہ لیتے وقت زکوٰۃ لیتے وقت شرمندگی اور ندامت محسوس ہوتی ہے اس لیے شریعت نے بجائے زکوٰۃ کے خمس اور مالِ غنیمت میں آل رسول کا حصّہ مقرر فرمایا ہے تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک کو مال لیتے وقت شرمندگی نہ اٹھانی پڑے بلکہ فخر سے عزت سے اپنا حصّہ لے سکیں۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اردگرد

Marfat.com

سرکار کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ جو کہ ابھی بالکل بچے ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گودی میں جلوہ فرما ہیں اچانک سرکار کا ایک غلام آیا اس کے پاس ایک ٹوکرا تھا جس میں کھجوریں تھیں اس نے آکر صلوٰۃ والسلام عرض کرنے کے بعد عرض کی آقا یہ کھجوریں صدقے کی لایا ہوں قبول فرما کر انہیں مستحق لوگوں میں تقسیم فرما دیں میرے آقا نے فرمایا رکھ دو وہ صحابی کھجوریں رکھ کر اجازت لے کر گھر چلا گیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گودی میں سے اٹھے اور اٹھ کر کھجوروں کے ٹوکرے میں سے ایک کھجور اٹھا کر کھانے کیلئے منہ میں ڈال دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کَخْ کَخْ بیٹا یہ کھجور پھینک دو بیٹا جلدی کرو پھینک دو سبحان اللہ کیا تربیت ہے ابھی ناسمجھ ہیں پر میرے آقا کی تربیت دیکھو فوراً منہ سے نکلوا دی پھر فرمایا: اِنَّ هٰذَا الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ بیٹا یہ صدقہ خیرات لوگوں کا میل کچیل ہے وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاَهْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پاک کیلئے حلال نہیں۔

(شہادت نواسہ صفحہ ۱۸۶ نور الابصار جلد نمبر ا صفحہ ۴۱۹ کیمیائے سعادت سوانح کربلا ۴۸)

حضرات! پتہ چلا سرکار بھی پاک ہیں اور میرے آقا کا گھرانہ بھی پاک ہے کوئی گندگی، کوئی ناپاکی کوئی پلید چیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھرانے کے نزدیک بھی نہیں آسکتی۔ سبحان اللہ کیا مقام ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کا۔

اہل بیت تے کرم اے خاص رب (عزوجل) دا
اچی شان سادات کرام دی اے
اہل بیت تے دوزخ حرام ہویا
ایہہ حدیث رسول انام دی اے

Marfat.com

جاناں وار کے علی رضی اللہ عنہ دیاں بچیاں نیں
رکھی ہوئی بنیاد اسلام دی اے
مدح آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم دی کرے صائم
ایتھوں تک ای پہنچ غلام دی اے

حضرات! وہ مولا علی رضی اللہ عنہ وسیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' وہ امام حسن رضی اللہ عنہ' وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کیوں نہ شان والے' مقام والے ہوتے جن کو میرا نبی پاک کہتا ہے۔ مولا کریم یہ میری اہل بیت ہیں یہ میرے خاص عزیز ہیں یہ مجھے بڑے پیارے ہیں ان پر کرم فرما ان کا ظاہر باطن پاک فرما۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد یسوع اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن دس ہجری میں یمن کی طرف ایک علاقہ تھا نجران اس کے اژدگرد تہتر گاؤں جو نجران کے زیر اثر تھے۔ اس علاقے کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ابوحارثہ تھا۔ اس بادشاہ اور پورے نجران کے عوام کی طرف ایک خط لکھا جس کی عبارت' جس کا مضمون یہ تھا بِسْمِ اللّٰہِ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ مِنْ مُّحَمَّدٍ النَّبِیِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا رب عزّ وجل ہے۔ یہ خط محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے سچّے نبی اور سچّے رسول ہیں۔ اِلٰی اُسْقِفَ نَجْرَانَ وَاَھْلِ نَجْرَانَ اَسْلِمْ اَنْتُمْ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکُمْ اِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ "نجران کے سردار اسقف کی طرف اور تمام نجران والوں کی طرف ہے کہ تم سب مسلمان ہو کر اسلام قبول کر لو پھر میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شان بیان کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم' حضرت اسحاق' حضرت یعقوب علیہم السلام کا معبود برحق ہے۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکُمْ اِلٰی عِبَادَۃِ اللّٰہِ مِنْ عِبَادَۃِ الْعِبَادِ" اس کے بعد میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم سب بندوں کی

Marfat.com

عبادت پوجا پرستش چھوڑ کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اسی کی پوجا کرو اسی کی پرستش کرو۔ اِلٰی وَلَایَۃِ اللّٰہِ مِنْ وَّلَایَۃِ الْعِبَادِ ''اور بندوں کی ولایت چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی ولایت میں آجاؤ'' فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَالْجِزْیَۃُ ''اگر تم یہ بات نہیں مانتے تو ہمارے غلام بن جاؤ ہمارے ماتحت ہو جاؤ اور سزا کے طور پر ہر سال تم جزیہ ادا کرو فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَقَدْ اٰذَنْتُکُمْ بِحَرْبٍ وَّالسَّلَامُ اور اگر یہ بات بھی تمہیں منظور نہیں تو پھر لڑائی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ہماری تمہاری اب جنگ ہوگی۔ اللہ اکبر جب یہ خط یہ پیغام نجران کے عیسائی بادشاہ اسقف کو ملا تو وہ غصہ میں لال پیلا ہوگیا' پیروں تلے زمین نکل گئی' سوچنے لگا یہ کیا؟ یہ کون ہے محمد ﷺ جو ہمیں خط کے ذریعے تبلیغ کی بات کر رہا ہے ہمیں اپنے مذہب سے چھڑا کر اسلام کی تلقین کر رہا ہے۔ اسقف نے اسی وقت اپنے مشیر اعلیٰ جس کا نام تھا شرحبیل بن وداعہ کو بلانے کیلئے اپنے نوکر کو بھیجا نوکر جب شرحبیل کے دروازے پر پہنچا تو رات کا ٹائم تھا اس نے پیغام دیا تو شرحبیل نے کہا کہ یہ رات کو سلطان نے کیوں بلایا ہے خیر تو ہے؟ نوکر نے کہا حضور میں غلام ہوں مجھے کیا خبر یہ آپ خود ہی پتا کریں کہ مسئلہ کیا ہے؟ شرحبیل فوراً سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا آکر بڑے ادب سے عرض کی سلطان والا آج رات کو یاد فرمایا ہے خیر تو ہے؟ اسقف نے حضور ﷺ کا خط شرحبیل کو دے کر کہا کہ یہ پڑھ کر مجھے بتاؤ کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ شرحبیل نے خط پڑھ کر کہا حضور آپ کو پتا ہے اور ہماری مقدّس کتاب انجیل شریف میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک نبی آنے والا ہے جو آخری نبی ہوگا جس پر نبوّت کا دروازہ بند ہو جائے گا اس کے بعد قیامت تک پھر کوئی نبی کوئی رسول نہیں آئے گا ہوسکتا ہے وہ یہی نبی ہو۔ اللہ غنی حضور یہ نبوّت کا معاملہ ہے میں اس میں کیا رائے کیا مشورہ عرض کرسکتا ہوں۔ ہاں کوئی دنیاوی معاملہ ہوتا' کوئی سیاسی بات ہوتی' کوئی سلطنت کا معاملہ ہوتا تو ضرور رائے پیش کرتا'

Marfat.com

کوئی ضرور حل نکال لیتا' نبوّت اور رسالت کے معاملے میں کچھ عرض نہیں کرسکتا۔ اسقف نے کہا اچھا پھر یہیں بیٹھ جاؤ پھر نجران کے سلطان نے اپنے دوسرے مشیر جس کا نام عبداللہ بن شرحبیل تھا اور قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتا تھا اس کو بلایا جب عبداللہ آیا تو اسقف نے اسے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط مبارک دے کر کہا کہ یہ پڑھ کر مجھے مشورہ دو کہ ہمیں کرنا کیا چاہیے۔ اس خط کا جواب کیا دیا جائے۔ عبداللہ نے جب خط پڑھا تو اس نے بھی بالکل وہی مشورہ دیا جو اس سے پہلے شرحبیل دے چکا تھا۔ اسقف نے اسے بھی کہا کہ یہیں بیٹھ جاؤ وہ بھی بیٹھ گیا۔ اسقف نے پھر اپنے تیسرے مشیر کو بلایا جس کا نام تھا جبار بن فیض یہ قبلہ بنو حارث سے تعلق رکھتا تھا اس کو سرکار مدینہ ﷺ کا خط دے کر کہا کہ اسے پڑھو اور مشورہ دو کیا کرنا چاہیے. خدا عزّ وجل کی شان دیکھئے تیسرے مشیر نے بھی وہی مشورہ دیا جو پہلے دو مشیر دے چکے تھے۔ بادشاہ نے جب دیکھا کہ ان تینوں کی رائے ایک ہے تو اب بادشاہ نے اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ تمام رعیت کو یہاں بلایا جائے تاکہ ان سے بھی مشورہ لیا جائے۔ وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں پھر کوئی قدم اٹھائیں گے۔ اس زمانے میں لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ان میں یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجے گھروں میں جھنڈے بلند کر دیتے' پھر بلند جگہوں پر آگ کے شعلے بلند کیے جاتے' پھر ایک خاص قسم کی سارنگی ہوتی جیسے ہمارے ہاں شیعہ ملنگوں کے پاس ہوتی ہے وہ بجاتے ہیں اسے ناقوس کہا جاتا تھا وہ بجائی جاتی تھی جس سے لوگوں کو پتا چل جاتا کہ کوئی اہم مسئلہ درپیش آ گیا ہے۔ سارے لوگ اکٹھے ہو کر نجران میں جمع ہو جاتے تھے۔ ملازمین نے یہی طریقہ اختیار کیا جس سے سارے علاقے کے معززین سمجھ دار قسم کے لوگ جمع ہو گئے۔ اسقف بادشاہ نے تمام لوگوں کے سامنے سرکار کائنات ﷺ کا خط پڑھ کر سنایا' پھر تمام لوگوں سے پوچھا کہ دوستو بتاؤ اب کیا کیا جائے۔ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات مان کر

Marfat.com

اسلام قبول کر لیں یا سال کے بعد جرمانہ دیا کریں یا پھر ان سے جنگ کریں؟ بادشاہ کی یہ بات سن کر تمام لوگوں نے کہا اے سلطان والا پہلے ایک وفد پڑھے لکھے سمجھدار لوگوں کا مدینہ شریف بھیجا جائے وہ وہاں جا کر حالات کا جائزہ لے کہ اس معاملے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے جو وہ ہمیں مشورہ دیں اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲ صفحہ ۴۷)

چنانچہ اسقف نے تمام دوستوں سے مشورہ کرنے کے بعد ساٹھ آدمیوں میں سے تین آدمی بہت ہی زیادہ معزز تھے جن کی بات کو کوئی بندہ رد نہیں کرتا تھا حتی کے بادشاہ بھی ان کی رائے کو سب سے زیادہ فوقیت دیتا تھا' ایک کا نام عبدالمسیح اور اس کا لقب تھا عاقب' یہ اپنی قوم کا سردار تھا جس کی مرضی کے بغیر کوئی عیسائی کام نہیں کرتا تھا۔ دوسرے کا نام ایہم تھا اس کا لقب تھا سید یہ اپنی قوم کا وزیر خزانہ تھا ساری قوم کو کھانے پلانے کی ذمہ داری اس کی تھی۔ تیسرے کا نام ابوحارثہ یہ تمام عیسائی علماء کا سب سے بڑا استاد تھا پورے علاقہ بلکہ پوری دنیا کے عیسائی اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ اس کے نام پر کئی کئی مربے زمین الاٹ تھی کئی گرجے گھروں کا چیئرمین تھا' پوری دنیا کے عیسائی بادشاہ اس کی حد درجہ تعظیم کرتے تھے' احترام کرتے تھے یہ پوری جماعت جو مدینہ شریف جا رہی تھی اس کا سردار تھا۔

نجران کے عیسائی:

اب یہ سارے عیسائی معززین مدینہ شریف کی طرف چل پڑے کوئی اونٹ پر کوئی گھوڑے پر' کوئی خچر پر کیونکہ آج سے چودہ سو سال پہلے یہی جدید اور بہترین سواریاں گنی جاتی تھیں۔ عیسائیوں کا سردار جس خچر پر سوار تھا وہ آگے آگے تھا پیچھے تمام ساتھی بھی سواریوں پر سوار تھے۔ ابو حارثہ کے دائیں طرف اس کا بھائی کرز بن علقمہ بھی سواری پر سوار ہو کر آ رہا تھا اچانک ابوحارث کے خچر کا پاؤں

Marfat.com

پھسلا اور وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا جب خچر زمین پر گرا تو ابوحارثہ بھی زمین پر گر پڑا ابوحارثہ کے بھائی کرز بن علقمہ نے جب ابوحارثہ کو زمین پر گرتے دیکھا تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بے ادبی اور گستاخی کرتے ہوئے بولا کہ وہ محمد ﷺ ہلاک ہوں۔ نعوذ باللہ اس زمانے میں اگر کسی کو کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو وہ دشمن کو بددعا دیا کرتے تھے۔ کرز بن علقمہ نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کرتے ہوئے یوں کہا کہ معاذ اللہ محمد ﷺ ہلاک ہوں تو ابوحارثہ غصہ میں آ گیا کہنے لگا خبردار ایسی بات نہ کہو۔ ارے وہ کیوں ہلاک ہوں تو ہلاک ہو جائے' تو برباد ہو جائے کرز بڑا حیران ہوا کہنے لگا بھائی جی یہ کیا کہہ رہے ہو محمد ﷺ ہمارا دشمن ہے اس کی وجہ سے ہم اتنی پریشانی میں آ گئے ہیں۔ سفر کی تکلیف برداشت کرنا پڑ رہی ہے آپ ہیں کہ بجائے اسے بددعا دینے کے اپنے بھائی کو بددعا دے رہے ہیں۔ ابوحارثہ نے کہا کہ کرز جانتے ہو یہ محمد ﷺ کون ہیں؟ کرز نے کہا نہیں ابوحارثہ نے کہا یہ محمد ﷺ وہی آخری نبی ہیں جن کا اب تک ساری دنیا انتظار کر رہی ہے۔ جن کی شان خالق کائنات نے توریت میں بیان فرمائی جن کی عظمت کے ڈنکے زبور میں بجائے جن کی عزت کی گواہیاں توریت دے رہی ہے۔ جن کی عظمت کا پرچار سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے رہے ہیں کہ لوگو اگر کامیابی چاہتے ہو تو آخری نبی محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آنا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے نبیوں کے نبی کی' کیا مقام ہے رسولوں کے رسول کا سیّدنا صرچشتی سیالوی نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ

ہندا کاش حضور دے دور وچ میں
میری گلی دا رستہ سرور پچھدے
بیٹھا رہندا سرکار دے رستیاں وچ
میرا کدی اوہ حال ضرور پچھدے

Marfat.com

آوندا باز نہ سوہنے داناں لینو
کافر لکھ لکھ اکھیاں گھور پچھدے
ناصر شاہ میں جدوں بیمار ہندا
مینوں آن کے میرے حضور پچھدے

ابو حارثہ نے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اور عظمت بیان کی تو کرز نے کہا بھائی جی اگر یہ اتنی شان کا اور عظمت کا رسول ہے تو آپ ابھی تک عیسائیوں میں کیوں ہیں؟ آپ مسلمان کیوں نہیں ہوئے۔ ابو حارثہ مسکرا پڑا مسکرا کر کہنے لگا یہ کوئی شک نہیں کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں سچے رسول ہیں لیکن میرے ایمان نہ لانے کی ایک مجبوری ہے کرز نے کہا بھائی جی کون سی مجبوری ابو حارثہ نے کہا اگر میں محمد ﷺ پر ایمان لے آیا تو پوری دنیا کے عیسائی بادشاہ' عیسائی عوام مجھ سے ناراض ہو جائے گی۔ یہ سب عزت شان و شوکت یہ زمین یہ پلاٹ یہ صدارتیں یہ نذرانے' یہ ہدیئے سب ختم ہو جائیں گے۔ اللہ اکبر' کرز سمجھ گیا کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سچے ہیں' ان کا دین بھی سچا ہے' ان کا مذہب بھی سچا ہے' یہ ہمارے ساتھی صرف ہٹ دھرمی اور دنیا کے لالچ کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کر رہے ہیں۔ ابو حارثہ کی باتیں سن کر کرز بن علقمہ کے دل میں اسلام کی اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی محبت پیدا ہوگئی۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۶۴۸ میں لکھتے ہیں کہ کرز نے اپنی سواری تیز کر دی سارے ساتھیوں سے آگے نکل گئے سب سے پہلے مدینہ شریف پہنچے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یاروں کے جھرمٹ میں مسجد نبوی شریف میں جلوہ فرما ہیں جب کرز کی نگاہ صدیق رضی اللہ عنہ کے یار پر پڑی' عمر کے آقا پر پڑی' عثمان کے مولا پر پڑی' علی کے ویر پر پڑی' فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابے پر پڑی حسنین رضی اللہ عنہما کے نانے پر پڑی سدرہ کے راہی پر پڑی میں یوں نہ کہوں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے پیارے ماہی پر پڑی بس پھر کیا ہوا؟ وہی دل دے بیٹھے دل دیتے بھی کیوں نہ یہ نبی کوئی عام انسان نہیں تھا بلکہ یہ وہ تھا کہ

جس دیاں قسماں کھا کے تے جنوں خود رب عزّ وجل نے وڈیایا
زلف جہدی واللیل بنا کے تے مکھ والفجر بنایا
اپنا آپ تعارف رب عزّ وجل نے تے خود جس تو کروایا
سورج واپس پلٹیا ناصر تے جد سوہنے نے فرمایا

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر کے اسی وقت کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے' سبحان اللہ۔ میاں یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہوتی ہے۔ سرکار کی خدمت میں جا رہے تھے کہ مناظرے کریں گے۔ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت کی تحقیق کریں گے۔ پھر بادشاہ کو رپورٹ دیں گے پھر مشورہ کے بعد جو فیصلہ کرنا ہوا کریں گے لیکن کرز پر اللہ تعالیٰ نے کتنا کرم فرمایا کہ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غائبانہ شان سن کر غائبانہ تعریف سن کر چہرۂ انور دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ حکیم الامت کشتۂ عشق رسالت حضرت علاّمہ مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر نعیمی صفحہ ۲۸۰ پر لکھے ہیں کہ صرف حضرت کرز ہی مسلمان نہیں ہوئے بلکہ حضرت کرز کے پچیس ساتھی بھی سرکار کی شان سن کر سرکار کی عظمت سن کر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے' اللہ اکبر۔ خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ عیسائیوں کا قافلہ مدینہ شریف کی طرف چل پڑا جب یہ لوگ مدینہ شریف کے قریب پہنچے تو ان تمام عیسائیوں نے پرانے لباس اتار کر بہترین قسم کے ریشمی لباس پہنے جو بڑے قیمتی تھے۔ ہاتھوں میں بڑی عمدہ انگوٹھیاں پہنیں' پھر بڑی تیاری کے ساتھ بڑے رعب اور دبدبے کے ساتھ یہ لوگ مسجد نبوی میں پہنچے اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عصر کی نماز صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پڑھا کر ابھی بیٹھے ہی تھے کہ یہ قافلہ پہنچا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بڑے بڑے

Marfat.com

قافلے آتے لیکن اس قافلے کی عجیب شان تھی نفیس قسم کے ریشمی لباس' خوبصورت اور نرم چادر اوڑھے ہوئے ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں تہبند زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ انہوں نے آتے ہی مسجد نبوی میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنے طریقے کے مطابق سلام عرض کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو سلام کا جواب نہ دیا بلکہ چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے مذہب کے مطابق مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے لگے چہرہ بیت المقدّس کی طرف کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ارادہ فرمایا کہ انہیں نماز پڑھنے سے روکیں لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا! ان کی عبادت میں رکاوٹ پیدا نہ کرو انہیں اپنے مذہب کے مطابق نماز پڑھنے دو۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ پھر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت کی تحقیق کریں' مناظرہ کریں اپنے مسلک کی پہچان کرائیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر بھی ان سے کوئی بات نہ فرمائی۔ وہ بڑے حیران کہ اب کیا کریں؟ وہ مسجد نبوی شریف سے نکلے اور مدینہ شریف کے بازار میں آگئے وہاں لوگوں سے پوچھا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا گھر کہاں ہے؟ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا پتا کیوں پوچھا اس لیے کہ وہ دونوں بزرگ ان کے علاقے میں تجارت کیلئے آتے جاتے تھے۔ اس وجہ سے وہ جانتے تھے' لوگوں نے کہا کہ وہ سامنے دیکھو اتفاق سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اکٹھے ہی تشریف لا رہے ہیں۔ جب قریب پہنچے تو ایک دوسرے کو پہچان لیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نجران کے عیسائیوں سے فرمایا کہ میاں آج تم لوگ کیسے بھول گئے ہو آج ہمارے شہر میں کیسے آنا ہوا۔ عیسائیوں نے کہا عثمان تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف ایک خط لکھا تھا جس میں ہمیں اسلام کی دعوت دی تھی ہم قافلے کی صورت میں جب

Marfat.com

تمہارے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا بات چیت کی تو تمہارے نبی ﷺ نے نہ سلام کا جواب دیا نہ ہی ہمارے ساتھ کوئی بات کی ہم حیران ہیں کہ اب کیا کریں؟ یہیں رہیں یا اپنے علاقے کی طرف چلے جائیں؟ بس یہی آپ حضرات سے مشورہ کرنے کیلئے آپ کو تلاش کیا ہے۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ادھر سے باب مدینہ العلم حضرت علی المرتضٰی شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی ساری باتیں سن لیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوالحسن یہ علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ آپ کی اس مسئلہ میں کیا رائے ہے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر ایک نظر عیسائیوں کی طرف دوڑائی پھر فرمایا کہ میرا مشورہ یہ ہے کہ یہ ایک مرتبہ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جاضر ہوں۔ آپ سے سلام عرض کریں بات چیت کریں انشاء اللہ میرے آقا ضرور ان کی طرف توجہ فرمائیں گے کیونکہ آقا رحمۃ للعالمین ہیں' اخلاق عظیمہ کے مالک ہیں پھر خود میرے آقا نے ان کو دعوت دی ہے سرکار ضرور کرم فرمائیں گے ضرور توجہ سے ان کی باتیں سنیں گے۔ ان کے اعتراضات سن کر ضرور جواب دے کر ان کی تسلی کریں گے کیونکہ میرے آقا تو آئے ہی انسانیت کی ہدایت کیلئے ہیں لیکن دوستو جانے سے پہلے یہ ریشمی لباس یہ سونے کی انگوٹھیاں یہ خوبصورت چادریں یہ بھڑکیلا لباس اتار کر راہبانہ لباس پہن کر جاؤ انشاء اللہ آپ مایوس نہیں ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر وہ واپس چلے گئے انہوں نے وہ چمکیلے لباس اتارے سونے کی انگوٹھیاں بھی اتاریں اور عیسائی عالموں والا راہبوں والا لباس پہنا' لباس بدل کر پھر وہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ ناز میں حاضر ہوئے اور آکر سلام عرض کیا میرے آقا نے ان کا سلام سن کر ان کو رحمت بھرا جواب نوازا وہ عیسائی بڑے حیران ہوئے کہ کمال ہے ابھی آئے تھے سلام عرض کیا تھا جواب نہیں ملا اب آئے تو جواب بڑی محبت سے

Marfat.com

ملا ہے آخر وجہ کیا ہے؟ عیسائی علما نے عرض کیا حضور دوسری باتیں بعد میں کریں گے پہلے یہ فرمائیں کہ پہلی مرتبہ ہم آئے سلام عرض کیا آپ نے غصہ میں آکر چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا اب آئے ہیں تو بڑے پیار سے جواب عطا فرمایا ہے آخر وجہ کیا ہے؟ میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا اے پادریو جب تم پہلی دفعہ ریشمی لباس اور سونے کی انگوٹھیاں پہن کر مسجد میں آئے تھے تو شیطان ملعون بھی تمہارے ساتھ تھا اس لیے میں نے جواب بھی نہ دیا اور چہرہ بھی دوسری طرف پھیر لیا اب صحیح لباس پہن کر آئے ہو اب انشاء اللہ جو بات کرو گے تمہیں جواب دیا جائے گا۔

عیسائیوں کے مسئلے:

اب ان کے ساٹھ نجران کے معززّین میں تین علماء عبدالمسیح، اَیہم اور ابوحارثہ بن علقمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بات کرنے لگے باقی سب خاموش رہے۔ ان عیسائیوں کا یہ عقیدہ تھا اور آج بھی عیسائی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی خدا ہے حضرت مریم بھی خدا ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خدا ہیں نعوذ باللہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کی اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے خدا ہونے کی ان کے پاس دلیل یہ تھی کہ خالق کائنات قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۵۵ میں فرمایا ہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ''کہ اے لوگو ہم نے تمہیں زمین سے بنایا اور اسی زمین میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اس سے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے''۔ وہ کہتے تھے دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہم تمہیں زمین میں لے جائیں گے ہم تمہیں زمین سے نکالیں گے اگر وہ اکیلا ہوتا تو واحد کا صیغہ فرماتا جمع کی بات نہ کرتا جمع کم از کم تین افراد پر بولا جاتا ہے لہٰذا ثابت ہوا اللہ تعالیٰ ایک نہیں تین ہیں۔ محدثین مفسرّین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ہم نے زمین

Marfat.com

سے تمہیں پیدا کیا ہم تمہیں زمین میں لے جائیں گے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ایک نہیں تین ہیں بلکہ خالق کائنات نے اپنی عظمت اپنی کبریائی اپنی شان وشوکت بیان کرنے کیلئے یہ جمع کے صیغے فرمائے وگرنہ وہ خود اعلان فرماتا ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لوگو تمہارا معبود ایک ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی بڑی رحمت والا مہربان ہے۔ ان کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کی ایک دلیل یہ بھی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کرتے تھے' کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتے تھے نابینا لوگوں کو آنکھیں عطاء کرتے تھے' مٹی کے کھلونے بنا کر پھونک مار کر اڑا دیتے تھے۔ لوگوں کو غیب کی خبریں دیتے تھے۔

حضرات! بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ کمالات تھے لیکن یہ طاقتیں یہ کمال یہ معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذاتی نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ کمال عطاء فرمائے تھے۔

حضرات! عیسائیوں کی بدعقلی کا ماتم کیجئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نبی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے صرف پانچ کمالات کو دیکھ کر عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہنا شروع کر دیا مگر صد نقے جاؤں آمنہ کے لال پر بے سہاروں کے سہارے سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک پر جنہوں نے صرف تیئس سالہ اظہار نبوّت کے دور میں اسی ہزار کمالات دکھائے سورج کو واپس موڑا' چاند کے دو ٹکڑے کیے' پتھروں سے درختوں سے جانوروں سے اپنے کلمے پڑھائے' بے زبانوں کو زبان دی بے اولادوں کو اللہ تعالیٰ کی عطاء سے اولاد دی' دکھیوں کے دکھ دور کر دیئے' روتوں کو ہنسایا یتیموں کو سینے سے لگایا' بے شمار معجزات دکھائے پر چودہ صدیاں بیت گئیں اتنی شان والے رسول کو کسی مسلمان نے آج تک خدا نہیں کہا' خدا کا بیٹا نہیں کہا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر خاص کرم ہے کیسے کرم فرمایا؟ جب میرے

Marfat.com

اور آپ کے آقا ﷺ نے کمالات دکھانے شروع کیے تو خالق کائنات نے فرمایا سجنا عرض کی جی رب کائنات فرمایا اعلان کر دے عرض کی کس بات کا فرمایا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ محبوب دنیا والوں کو فرما دے لوگو میں ظاہری صورت بشری میں تم جیسا ہوں یا اللہ عزّ وجل مجھے کیوں فرماتے ہیں تو خود ہی میری بشریت کا اعلان کر دے۔ خالق کائنات کی قدرت مسکرا پڑی فرمایا! سجنا یہ اعلان یہ بات بطور عاجزی بطور انکساری تو کہہ میں تو تمہیں نور کر کے بلاؤں گا مزمل کی چادر والا مدثر کی کملی والا کر کے بلاؤں گا۔ یا اللہ عزّ وجل یہ مجھ سے ہی اعلان کیوں کرانا چاہتا ہے فرمایا سجنا عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے صرف پانچ کمالات دیکھے تو ان بدنصیبوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا ہے حالانکہ میں شریک ہونے سے بیوی بچے سے پاک ہوں۔ محبوب تم نے تو ہزاروں کمالات دکھانے ہیں کہیں کوئی ضعیف الایمان تیرے کمالات دیکھ کر تجھے بھی میرا شریک نہ بنا دے سجنا میں تجھے شریک نہیں دیکھنا چاہتا اپنا حبیب دیکھنا چاہتا ہوں۔ سبحان اللہ

حضرات! میرے آقا سلطان کائنات ہو کر اپنے آپ کو تواضع کرتے ہوئے بشر کہہ رہے ہیں یہ میرے آقا کا کمال ہے۔ بادشاہ سلطان اپنی رعیّت کو کہے کہ میں تمہارا خادم ہوں میں بھی تمہاری طرح عام انسان ہوں یہ سطان کا کمال ہے اگر رعیت کہنا شروع کر دے تو مجرم ہوگی۔ سزا پائے گی لوگ کہیں گے او بے وقوف دیوانے تو نہیں ہوگئے پاگل تو نہیں ہوگئے تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا کہاں وقت کا سلطان کہاں تم جیسا ذلیل انسان ہوش کر اسی طرح میرے نبی ﷺ نے عاجزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو بشر کہا تو یہ صرف میرے نبی ﷺ کا کمال ہے اگر کوئی نجدی نبی کو اپنی مثل کہے اس کا معائنہ کراؤ کہیں اس کا دماغ تو نہیں چل گیا۔ محمد اعظم چشتی مرحوم نے بڑی پیاری بات فرمائی کہ

Marfat.com

ویکھن نوں اوہ ساڈے ورگا پر اسیں کدوں اس مُل دے
پتھر لعل دے بھانئیں وکدے تے پھُل کنڈیاں نال نہ تُلدے
جو اسرار حضور تے کھلے اوہ ہر اک تے نئیں کُھلدے
اعظم او عرشاں تے پھردا تے اسیں گلیاں دے وچہ رُلدے

بشریت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نفیس بحث کیلئے ذوق خطیب حصّہ سوم فقیر کی تالیف کا مطالعہ کریں انشاء اللہ بڑا سرور آئے گا۔

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ عیسائیوں کے تین علماء عبدالمسیح، اَیہم، ابوحارثہ بن علقمہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گفتگو شروع کی اور عرض کی حضور آپ نے ہمیں خط کیوں لکھا ہے؟ آپ کیا چاہتے ہیں؟ میرے آقا نے فرمایا! میں چاہتا ہوں کہ تم سب مسلمان ہو۔ جاؤ وہ کہنے لگے کہ ہم تو مسلمان ہی ہیں میرے آقا نے فرمایا نہیں تم مسلمان نہیں ہو جھوٹ بول رہے ہو مسلمان بن جاؤ اور سیدھے راستے پر آجاؤ وہ کہنے لگے اے محمد ﷺ یقین کیجئے ہم مسلمان ہیں بلکہ ہم آپ سے بھی پہلے کے مسلمان ہیں میرے آقا نے فرمایا کہ اے عیسائی علماء تم مسلمان نہیں ہو بلکہ تمہیں اسلام لانے سے چند باتیں روکتی ہیں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہو تم صلیب کی پوجا کرتے ہو اور تم لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے، عیسائی علماء کہنے لگے آپ نے سچ فرمایا ہم واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تمہیں پتا نہیں کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے؟ عیسائیوں نے کہا بالکل صحیح ہے۔ اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائی علماء سے سوال کیا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب عزّ وجل ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اور عیسیٰ علیہ السلام کو موت آئے گی؟ انہوں نے کہا بے شک آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہمارا رب عزّ وجل ہر چیز کو رزق دینے والا ہے ہر چیز کی حفاظت فرمانے والا ہے ہر چیز

Marfat.com

کو قائم رکھنے والا ہے۔ انہوں نے کہا بے شک آپ صحیح فرماتے ہیں۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائی علماء سے فرمایا کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام کی بھی یہ شان ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میرے آقا نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر کائنات کی کوئی چیز مخفی نہیں نہ زمین کی نہ آسمان کی۔ انہوں نے کہا بالکل صحیح ہے۔ میرے آقا نے فرمایا کیا تمہیں پتا ہے نا اسے انسانی عوارض لاحق ہوئے وضو کا ٹوٹنا غسل کرنا وغیرہ۔ انہوں نے کہا بالکل صحیح ہے۔ میرے آقا نے فرمایا کیا تمہیں پتا نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے تھے' پیتے تھے' سوتے تھے جاگتے تھے وضو کرتے تھے غسل کرتے تھے۔ عیسائیوں نے کہا آپ بالکل صحیح فرماتے ہیں۔ میرے آقا نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے پیٹ میں جیسا چاہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل بنائی پھر آپ ماں کے پیٹ میں ایسے رہے جیسے عام بچے رہتے ہیں پھر آپ پیدا ہوئے وہ بچوں کی طرح غذا کھاتے والدہ کا دودھ پیتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بالکل پاک اور مبرّا ہے۔ عیسائیوں نے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا۔ میرے آقا نے سمجھانے کے لہجے میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے بندو سوچو عقل سے کام لو جب عیسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں اتنا فرق ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے خدا کے بیٹے ہوئے کیسے خدا بن گئے جواب دو؟ بولو؟ لیکن عیسائی چپ کوئی جواب نہیں کوئی دلیل نہیں۔ بولتے بھی کیسے آگے سے کوئی عام انسان نہیں تھا عام مولوی نہیں تھا عام مفتی نہیں تھا وہ کائنات کے سردار تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب تھے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کشتہ عشق رسالت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

Marfat.com

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

عیسائی علماء نے کافی دیر کے بعد کہا حضور آپ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کیا عقیدہ ہے؟ میرے آقا نے فرمایا میرا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اور اس کے پیارے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمے ہیں؟ جو اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم کی طرف القا فرمائے تھے۔ عیسائی مولوی کہنے لگے حضرت کیا بات کہہ رہے ہو کبھی بغیر باپ کے بھی کوئی بچہ پیدا ہوا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر خدا اور خدا کے بیٹے ہونے کی یہ دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بارے تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ جن کے والد بھی نہیں والدہ بھی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ تو ہے نا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے تو دونوں رشتے موجود نہیں جب میرے آقا نے یہ بات فرمائی تو خالق کائنات نے یار کی تصدیق کیلئے قرآن کی آیت اتاری میرے رب العالمین نے فرمایا:

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۵۹)

"بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی طرح ہے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا تو وہ ہو گیا"۔

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو میرے آقا نے انہیں پڑھ کر سنائی اور فرمایا عیسائیو دیکھو اللہ تعالیٰ نے بھی میری بات کی تصدیق فرما دی ہے، اب تو مان لو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں تھے خدا کے بیٹے نہیں تھے بلکہ رب کائنات کے بندے اور اس کے رسول تھے۔

Marfat.com

میرے دوستو! اب چاہیے تھا کہ عیسائی مان لیتے کلمہ شریف پڑھ کے مسلمان ہو جاتے سرکار کے غلام ہو جاتے پر وہ ضد پر آ گئے کہنے لگے نہیں جی عیسیٰ علیہ السلام تو خدا ہی تھے جیسے کوئی نجدی رافضی کسی سنّی کے مقابلے پر دلائل سُن کر لاجواب ہو جائے تو کہتا ہے نہیں جی وہ جی یہ جی مطلب یہ ہے کہ ماننا جو نہیں نہ ماننے کا تو کوئی علاج نہیں۔ جب عیسائی پادری ضد پر آ گئے تو میرے آقا نے چہرہ والضحیٰ آسمانوں کی طرف اٹھایا سبحان اللہ کون سا چہرہ جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو بھی پیار آ جاتا ہے۔ فرمایا: وَالضُّحٰی (سجنا! مجھے تیرے چہرۂ انور کی قسم) سرکار نے چہرۂ انور اٹھایا تو خالق کائنات نے آواز دی محبوب کیا بات ہے؟ عرض کی اے خالق کائنات میں کہتا ہوں عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں مگر یہ نہیں مانتے بڑا سمجھایا ہے بڑے دلائل دیئے ہیں اب کیا کیا جائے؟ خالق کائنات نے فرمایا سجنا! اگر یہ عیسائی پادری عیسائی مولوی دلیل سے نہیں مانتے تو انہیں چیلنج کر دو کہ آؤ مباہلہ کرتے ہیں۔ اب مناظرہ نہ کرو مباہلہ کرو اگر یہ مناظرے میں نہیں ہارے تو مباہلے میں ضرور ہاریں گے۔

حضرات! ایک ہوتا ہے مناظرہ ایک ہوتا ہے مباہلہ' مناظرہ کا مطلب یہ ہے کہ فریقین علمی بات کریں گے جس کے دلائل وزنی ہوئے جس کے دلائل بھاری ہوئے وہ جیت جائے گا جس کے دلائل کمزور ہوئے وہ ہار جائے گا اور مباہلہ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں فریق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کریں گے کہ یا اللہ عزّ وجل ہم میں سے جو سچا ہے جو حق پر ہے اس کی مدد فرما اور جو جھوٹا ہے اس کو تباہ و برباد فرما اس پر اپنی لعنت فرما۔

مناظرہ مباہلہ:

حضرات! پتہ چلا بے ایمانوں کے ساتھ' بے ادبوں کے ساتھ' گستاخان نبی ﷺ کے ساتھ مناظرہ کرنا مباہلہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم علیہ السلام کی

Marfat.com

سنّت مبارکہ ہے۔ آج کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ دیکھو جی یہ خوامخواہ وقت ضائع کرتے ہیں قوم کے جذبات ابھارتے ہیں۔ مناظرے کرتے ہیں یہ مولوی حضرات قوم کو لڑاتے ہیں۔

میرے دوستو! ان حضرات سے پوچھئے اگر ہم سنّی حنفی بریلوی بد مذہبوں سے گستاخان نبی سے گستاخان صحابہ اور اہل بیت کے ساتھ مناظرے نہ کریں تو حق کا پرچار کیسے ہوگا۔ حقّانیت کا بول بالا کیسے ہوگا' اپنے مذہب کی صداقت کا کیسے پتا چلے گا ان معترضین کو تو اپنے علماء حق کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ یہ ہمارے مذہب کے رکھوالے ہیں۔ ہمارے عقیدوں کے پاسبان ہیں۔ ہم سوتے ہیں علماء جاگ کر محنت کر کے مخالفین کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیتے ہیں جس سے ہمارے عقائد کا تحفظ ہوتا ہے بجائے شکریہ ادا کرنے کے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے حضرات کو سمجھ عطا فرمائے آمین۔ تو عرض کر رہا تھا کہ گستاخوں سے مناظرہ کرنا یہ آمنہ کے لال کی سنّت ہے اور مباہلہ کرنا بھی کملی والے کی سنّت مبارکہ ہے آج بھی علماء حق سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّت پر عمل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔ غزالی زماں سیّد السادات حضور سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ملتان شریف میں تشریف فرما تھے گوجرانوالہ کا غیر مقلد اور بے ادب مولوی عبدالعزیز آپ کے علاقے میں تقریر کرنے کیلئے آیا تقریر کرتے کرتے اپنی خباثت کا اظہار کرنے لگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پاک پر اعتراض کرنا شروع کر دیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی پاک کو علم تھا میں کہتا ہوں نہیں تھا اگر علم غیب ہوتا تو فلاں چیز کا پتا چل جاتا' فلاں چیز کا پتا چل جاتا یہ سب غلط ہے اگر کوئی مولوی ہے تو آئے میرے مقابلے کیلئے میں بتاؤں گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب نہیں تھا۔ جب سنّی حنفی بریلوی دوستوں نے اس مولوی کی یہ باتیں سنی تو حضور کاظمی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے سارا

Marfat.com

معاملہ بتایا کہ حضور آپ کے نانا جان کے علم پر مولوی عبدالعزیز اعتراض کر رہا ہے اور پوری دنیائے اہل سنّت کو مناظرے کیلئے بلا رہا ہے آپ مسکرا پڑے فرمایا چلو ابھی چلتے ہیں بات کر لیتے ہیں۔ قبلہ کاظمی علیہ الرحمۃ میدان مناظرہ میں تشریف لائے آپ نے فرمایا مولوی جی کیوں سرکار کے علم کی توہین کر کے اپنی آخرت برباد کرنا چاہتے ہو۔ میرے آقا کے علم غیب پر قرآن و حدیث گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یار کو علم غیب عطاء فرمایا تھا وہابی مولوی کہنے لگا غلط ہے کوئی حدیث کوئی قرآن کی آیت موجود نہیں آپ نے کئی قرآن کی آیتیں اور حدیثیں پیش فرمائی وہ نہ مانا تو آخر میں علاّمہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمتہ نے مشکوٰۃ شریف کھولی صفحہ ۶۹، ۷۰ دکھایا فرمایا مولوی جی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگو میں نے اللہ تعالیٰ کو بڑی پیاری صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا میرے محبوب یہ آسمان کے فرشتے کیوں جھگڑ رہے ہیں ذرا مجھے بتاؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی اے ربّ کائنات تو ہی جانتا ہے لا ادری میں اپنے آپ نہیں جانتا اللہ تعالیٰ نے اپنا بے مثل ہاتھ مبارک میری پشت انور پر رکھا تو میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک محسوس کی اور میں نے زمین و آسمان کی ہر چیز کا علم جان لیا غیر مقلد وہابی مولوی عبدالعزیز نے جب یہ سنا تو کہنے لگا یہ بے سند کتاب ہے میں اس کو نہیں مانتا۔ علاّمہ کاظمی علیہ الرحمۃ نے ترمذی شریف نکال کر یہی حدیث شریف کھول کر مولوی صاحب کے سامنے کی کہ مولوی جی چلو مشکوٰۃ شریف تو بقول آپ کے بے سند تھی یہ تو ترمذی شریف ہے صحاح ستہ کی ایک کتاب ہے اب تو آپ مان لو اس بدنصیب نے ترمذی شریف کو بھی زمین پر پھینک دیا جن بدنصیبوں نے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب نہیں کیا وہ سرکار کے فرمان کا کیا ادب کریں گے علاّمہ کاظمی علیہ الرحمۃ نے جب مولوی عبدالعزیز کو حدیث پاک کی بے ادبی

Marfat.com

کرتے دیکھا تو آپ رو پڑے آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ پھر فرمایا مولوی جی تم نے حدیث پاک کی بے ادبی کی ہے اب تم سے میں مناظرہ نہیں کروں گا بلکہ مباہلہ کروں گا اس نے کہا مجھے منظور ہے۔ اب باری باری علاّمہ کاظمی نے اور مولوی عبدالعزیز نے یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہے کہ مولا کریم جو ہم میں سے جھوٹا ہے باطل پ سال کے اندر اندر قہر وغضب میں مبتلا فرما اور اسے بری موت عطاء فرما یہ دعا کر کے مولوی عبدالعزیز جب گوجرانوالہ پہنچے تو صبح کی نماز کے بعد جب درس قرآن دینے لگے تو زبان سے الفاظ نہیں نکلتے بجائے بولنے کے زبان منہ سے باہر آگئی آتی بھی کیوں نہ گستاخ زبان جو تھی بے ادب لسان جو تھی مولوی عبدالعزیز غیر مقلد اہل حدیث کے نمازیوں نے فوراً مولوی صاحب کو ہسپتال پہنچایا کئی مہینے علاج ہوتا رہا لیکن جوں جوں دوا کی مرض بڑھتا گیا۔ مولوی صاحب کے رشتے دار بڑے پریشان کہ یہ ٹھیک کیوں نہیں ہو رہا ڈاکٹروں سے بات کی جو دن رات مولوی جی کا علاج کر رہے تھے کہ کیا بات ہے یہ صحت مند کیوں نہیں ہو رہے۔ یہ ویسے کے ویسے ہیں۔ ڈکٹروں نے بڑا پیارا جواب دیا کہ اس کو کوئی مرض ہو تو علاج کریں اسے مرض کوئی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اللہ تعالیٰ کا قہر ہے لہٰذا اسے لے جاؤ ابھی چند مہینے ہی نہیں گزرے تھے کہ مولوی سسک سسک کر عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ (مقالات سعیدی ۶۸۴، ۶۸۷ تبیان القرآن جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۸۹) کیوں مرے کیونکہ گستاخ تھے بے ادب تھے اس لیے سیّد ناصر چشتی نے بڑی پیاری بات فرمائی کہ

اللہ والیاں اتے اٹیک کرنا ایں
تینوں رب دی جیل دا پتا کوئی نئیں
اوہو جنس خرید کے بلا گیا ایں
تینوں جس دی سیل دا پتا کوئی نئیں

Marfat.com

تینوں کنے مدینے وچ لے جانا
جے مدینے دی ریل دا پتا کوئی نئیں
ناصر نبی دے کسے ملنگ توں پچھ
تینوں جے کر ڈیٹیل دا پتا کوئی نئیں

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ عیسائی بڑی ضدی قوم ہے یہ دلائل سے ماننے والے نہیں سو ہنا انہیں مباہلے کا چیلنج کرو اور کہو کہ اے عیسائیو اے پادریو آؤ مناظرے کو چھوڑو کیونکہ اس میں فیصلہ نہیں ہو رہا آؤ مباہلہ کریں۔

مباہلہ کا چیلنج:

خالق کائنات نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ فَقُلْ تَعَالَوْا ابجنا! ان عیسائیوں کو فرما دو کہ آؤ نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ کُمْ تم اور ہم اپنے اپنے بیٹوں کو بلائیں وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءُ کُمْ اور اپنی اپنی عورتوں کو بھی بلائیں وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ اور اپنی اپنی جانیں بھی پیش کریں ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْکَاذِبِیْنَ (پ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۱) پھر مباہلہ کریں' پھر جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کے پادریوں سے فرمایا آؤ مباہلہ کریں۔ مباہلہ کیسے ہوگا؟ فرمایا تم بھی اپنے بیٹے ساتھ لے آنا میں بھی بیٹے لے آؤں گا تم بھی اپنے بچے ساتھ لے آنا میں بھی حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے آؤں گا تم بھی اپنی بیٹیاں ساتھ لے آنا میں بھی اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ساتھ لے آؤں گا۔ نساء کا عموماً معنی عورت کا لیا جاتا ہے لیکن جب نساء ابنا کے ساتھ آئے تو پھر نساء کے معنی بیٹیاں ہوتا ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پ ۱ سورۃ بقرہ آیت ۴۹ میں فرعون کے کرتوت بنی اسرائیل کو یاد دلاتے فرماتا ہے کہ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاءَ کُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَ کُمْ خالق کائنات فرماتا ہے او

Marfat.com

یہودیو یاد کرو وہ وقت جب فرعون بے ایمان تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا پتہ چلا اگر نساء ابناء کے ساتھ آجائے تو نساء کا معنی بیٹیاں کیا جائے گا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم بھی اپنے بیٹے بیٹیاں لے کر میدان میں آجانا میں بھی بیٹے بیٹیاں لے کر آجاؤں گا پھر دعا کریں گے کہ اے مولا کریم جھوٹوں پر لعنت بھیج اور جھوٹے کو تباہ و برباد فرما۔ جب سرکار نے یہ فرمایا تو عیسائیوں کے رنگ اڑ گئے پیروں تلے زمین نکل گئی لیکن عزت بچانے کیلئے کہنے لگے ٹھیک ہے ٹھیک ہے ہمیں آپ کی یہ بات منظور ہے ہم مباہلہ کیلئے تیار ہیں۔ میرے آقا نے فرمایا اچھا کب مباہلہ کرو گے اب یا بعد میں؟ عیسائی کہنے لگے جی اتنی جلدی نہ کریں کچھ وقت ہونا چاہیے فرمایا تم بتاؤ کتنا ٹائم لینا چاہتے ہو؟ کہنے لگے تین دن کا ٹائم تو ہونا چاہیے میرے آقا نے فرمایا ہمیں منظور ہے تین دن بعد اسی ٹائم فلاں جگہ پر تم بھی آجانا ہم بھی آجائیں گے۔ تین دن کے بعد سب سے بڑا عیسائیوں کا پادری جس کا نام ابوحارثہ وہ ساٹھ پادریوں کو ساتھ لے کر میدان مباہلہ میں پہنچ گیا۔

مباہلے کا منظر:

لیکن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی تشریف نہیں لائے تھے کیونکہ ابھی وقت نہیں ہوا تھا عیسائیوں کا سب سے بڑا پادری اپنے ساتھیوں کو کہنے لگا ساتھیو آج فیصلہ ہو جائے گا میں بھی بہت بڑا علامہ ہوں توریت انجیل زبور کا عالم ہوں، کئی ہزار شاگردوں کا استاد ہوں۔ آج جب مسلمان میدان میں آئیں گے تو ایسی بددعا کروں گا کہ کوئی مسلمان زندہ نہیں بچے گا سارے کے سارے میری بددعا میں آکر میری بددعا کے شکار ہو جائیں گے آج میدان ہمارا ہوگا آج فتح ہماری ہوگی، آج جیت ہماری، آج عیسائیت کا دن ہوگا، آج تثلیث کا جھنڈا بلند ہوگا، آج مسلمانوں کو آنے تو دو میں یہ کردوں گا وہ کردوں گا۔ جیسے مخالفین باتیں

Marfat.com

کرتے ہیں۔ سارے پادری عیسائی مولوی اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اس کو داد دینے لگے کہنے لگے حضور خداوند یسوع مسیح نے آپ کو بڑی طاقتیں بڑی قوتیں بڑی عظمتیں بخشی ہیں آپ واقعی بڑے عظیم ہیں آپ بددعا کر کے مسلمانوں کو ہلاک کر سکتے ہیں۔

حضرات! ادھر عیسائی طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے ادھر جنت کا والی سدرہ کا راہی اللہ تعالیٰ کا مقدّس ماہی اپنی بیٹی سیّدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے کون فاطمہ رضی اللہ عنہا جو کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کا ٹکڑا ہے جن کی بارگاہ میں امام اہل سنّت کشتہ عشق رسالت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ یوں عرض کرتے ہیں کہ

سیّدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

جب سرکار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے تو با ادب بیٹی اپنے مقدّس بابا کیلئے اٹھ کے کھڑی ہوگئی ہاتھوں کو بوسہ دیا بابا بیٹھئے فرمایا بیٹا بیٹھنا نہیں تیاری کرو سر پر چادر تطہیر اوڑھ لو شہزادے حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کہاں گئے ان کو بھی بلاؤ ان کو بھی تیار کر کے ساتھ لے لو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا جان خیریت تو ہے ہمیں کہاں لے جانا چاہتے ہیں؟ میرے آقا نے فرمایا بیٹی آج عیسائیوں سے مباہلہ ہے آج فلاں جگہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کن دعا ہوگی جو سچا ہوگا بچ جائے گا جو جھوٹا ہوگا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہوگا۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فوراً سر پر چادر تطہیر اوڑھی ابھی چادر پاک اوڑھ ہی رہیں تھیں کہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی آگئے امام حسین رضی اللہ عنہ بھی آگئے جن کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

وہ حسن مجتبیٰ سیّد الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بے کس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ رضی اللہ عنہا نے بچوں کو تیار کیا فرمایا بیٹی میرا ویر علی رضی اللہ عنہ کہاں ہے ابو جی کیوں؟ فرمایا بیٹا علی رضی اللہ عنہ کو بھی ساتھ لے جانا ہے ابھی بات ہو ہی رہی تھی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے کون علی رضی اللہ عنہ؟ شیر خدا عزّ وجل علی رضی اللہ عنہ' حیدر کرار علی رضی اللہ عنہ' مرتضٰی علی رضی اللہ عنہ جس کے بارے امام اہل سنّت فرماتے ہیں کہ

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی یا نبی فرمایا! تم بھی تیار ہو جاؤ میرے ساتھ چلو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تیار ہو گئے سبحان اللہ اب یہ نورانی قافلہ بن ٹھن کے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نورانی حجرے سے باہر نکلا۔

حضرات! ذرا منظر تو دیکھئے کیسا تھا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان کربلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی گودی میں اٹھا لیا' سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی انگلی پکڑ لی فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کی جی ابو جی فرمایا بیٹی تم میرے پیچھے پیچھے آؤ میرے قدموں پر قدم رکھنا' فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا' فرمایا تم میری بیٹی کے قدموں پر قدم رکھنا عرض کی آقا ایسا ہی ہوگا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر پاؤں رکھتی ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نشان قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں گویا میرے آقا نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نقش قدم کا بھی پردہ کرا دیا اگر زمین دیکھے تو اسے امام الانبیاء علیہم السلام کے نقش قدم نظر آئیں اگر آسمان دیکھے تو اسے مولا علی رضی اللہ عنہ کے نشان قدم نظر آئیں۔

حضرات! کیسا پیارا قافلہ ہوگا وہ جس کی قیادت اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے تھے۔

Marfat.com

اے اُچیاں تے سچیاں کلاواں دی محفل
اے قرآں درواں سلاماں دی محفل
اے سوہنے نبی دے غلاماں دی محفل
اے پنجاں تے باراں اماماں دی محفل
اے نبی ﷺ دے صحاباں کراماں دی محفل
اے شہیداں دے آقا تے سرداراں دی محفل
اے مولا علی رضی اللہ عنہ دے سدایاں دی محفل
اے مہر علی دے غلاماں دی محفل

جب یہ نورانی قافلہ چلا تو میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حسن رضی اللہ عنہ بیٹا حسین رضی اللہ عنہ بیٹا سب نے کہا جی آقا' فرمایا میں عیسائیوں کیلئے بددعا کروں گا تم سب نے میری دعا پر آمین کہنا ہے' سب نے کہا حضور ہم ایسے ہی کہیں گے جیسے آپ فرما رہے ہیں' پھر میرے آقا نے اپنا نورانی چہرہ آسمانوں کی طرف اٹھایا پھر عرض کی اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ اے خالق کائنات یہ میری اہل بیت ہے یہ میرے ساتھ عیسائیوں کے مقابلے میں جا رہے ہیں یا اللہ عزّ وجل اب ہماری عزت تیرے ہاتھ میں ہے اب تو نے کرم کرنا ہے' مہربانی فرمانی ہے جب سرکار یہ چھوٹا سا نورانی قافلہ لے کر میدان میں پہنچے تو عیسائی پادریوں کی نگاہ پڑی پادریوں نے اپنے بڑے پادری سے کہا استاد جی تیار ہو جاؤ وہ دیکھو محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر مباہلہ کیلئے آ رہا ہے عیسائیوں کے پادری نے نگاہ اٹھا کر سرکار کی طرف دیکھا پھر امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا پھر باپردہ خاتون سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا جب ان پاک ہستیوں کو دیکھا تو اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔ پکار کر اپنی برادری کو کہنے لگا اپنے ساتھیوں کو کہنے لگا' خبردار خبردار اس پاک گروہ سے کبھی

Marfat.com

بھی مباہلہ نہ کرنا نہیں تو تمہارا سب کا بیڑہ غرق ہو جائے گا۔تم سب تباہ و برباد ہو
جاؤ گے تمہارا نام ونشان مٹ جائے گا۔عیسائی علماء کہنے لگے لاٹ صاحب علاّمہ
صاحب کیا کہہ رہے ہو ابھی ابھی تو کہہ رہے تھے کہ میں یہ کر دوں گا میں وہ کر
دوں گا میں ایسی بددعا کروں گا کہ بہہ جا بہہ جا کرا دوں گا اب وہ آئے ہیں تو
آپ خود بیٹھ گئے ہیں ان کا لاٹ پادری بڑا پادری کہنے لگا ساتھیو واقعی میں بڑی
باتیں کر رہا تھا بڑی بڑھکیں مار رہا تھا لیکن یہ ساری باتیں اس وقت تک تھیں جب
تک میں نے اِن کو دیکھا نہیں تھا ان کی زیارت نہیں کی تھی ساتھیوں نے کہا اب
کیا ہوگیا ہے تو ان کے بڑے پادری نے کہا یَا مَعْشَرَ النَّصَارٰی اے عیسائیو
اے گروہ نصاریٰ اِنِّیْ لَاَرٰی وُجُوْھًا بے شک مجھے ایسے چہرے نظر آرہے ہیں
کیسے چہرے؟ لَوْ سَاَلُوا اللّٰہَ اگر یہ مقدّس لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کریں
کہ اَنْ یُّزِیْلَ جَبَلاً مَکَانَہٗ لَاَزَالَہٗ کہ یا اللہ عزّ وجل ان پہاڑوں کو اپنی جگہ سے
ہٹا کر دوسری طرف پھیر دے۔ حالانکہ یہ بندے کیلئے ناممکن ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ
کے اتنے مقدّس بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی بات ٹالنی نہیں وہ ضرور پہاڑوں
کو ان کی جگہ سے ہٹا دے گا۔

حضرات! توجّہ فرماؤ عیسائی پادری کیا کہتے ہیں کہ یہ اتنے اللہ تعالیٰ کے
مقبول ہیں پیارے ہیں اگر یہ پہاڑوں کو دعا کر کے اپنی جگہ سے ہٹانا چاہیں تو ہٹا
سکتے ہیں۔ دیکھئے عیسائی ہیں' کافر ہیں' مشرک ہیں' بے ایمان ہیں' غیر مسلم ہیں' ان کا
عقیدہ کیا ہے کہ یہ اتنے بااختیار ہیں کہ پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلوا سکتے ہیں
دوسری طرف آیئے ایک مسلمان مولوی غیر مقلدین کی مایہ ناز شخصیت نجدی عالم
مولوی اسماعیل دہلوی اپنی رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵ پر لکھتا ہے
کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا صفحہ ۴۳ پر لکھتا ہے کہ جس کا نام محمد
علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں' توبہ میرے دوستو! ہندوستان میں سے

Marfat.com

سے پہلے فرقہ پرستی کا بیج بونے والا یہ بندہ ہے سرکارؐ کی بے ادبی کرنے والا یہ سلمان عالم ہے۔ اس کی عقل تو دیکھئے رسول بھی کہتا ہے اور بے اختیار بھی مانتا ہے کتنی بے وقوفی کی دلیل ہے ایک بندہ کہے کہ فلاں ضدی شخص پاکستان کا وزیر ظم ہے پھر کہے کہ اس کا اختیار کوئی نہیں بتایئے لوگ کیا کہیں گے؟ کہ کمال ہے ر عجیب جانور ہو وزیراعظم بھی مانتے ہو اور بے اختیار بھی۔ میاں یہ نہیں ہوسکتا لہ وزیراعظم بھی ہو پاکستان کا صدر بھی ہو اور اختیار بھی نہیں جو وزیراعظم ہوگا۔ پاکستان کا صدر ہوگا وہ ضرور ضرور بااختیار ہوگا ہر قسم کے اختیارات کا مالک گا' سلطان جو ہوا صدر جو ہوا۔

حضرات! جب پاکستان کا سلطان بااختیار ہے جب تمہارے ووٹوں سے بنا وزیراعظم بااختیار ہے تو اس کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کا کیا عالم گا جس کو خالق کائنات نے جس کو مالک کل نے پوری کائنات کیلئے حاکم بنا کے بھیجا ہے سلطان بنا کے بھیجا ہے مختار بنا کے بھیجا ہے جس کی حاکمیت کی گواہیاں دتعالیٰ قرآن میں دے رہا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ سوہنا ے تیرے رب عزّ وجل کی قسم کوئی بندہ مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ اپنے ام معاملات میں تجھے اپنا حاکم اپنا سردار تسلیم نہ کرے۔ (پ ۵ سورۃ نساء آیت ۶۵) پھر رے ملک کے صدر اور وزیراعظم کا اختیار لوگوں تک محدود ہے پر رب عزّ وجل کے یار کا اختیار صرف انسانوں تک محدود نہیں یہ کملی والا وہ بااختیار نبی ہے جس کا تیار جانوروں پر بھی چلتا ہے درندوں پر بھی چلتا ہے پرندے بھی اس کا حکم نتے' پتھر بھی اس کا حکم مانتے ہیں دریا بھی اس کا حکم مانتے ہیں' زمین بھی اس کا م مانتی ہے نہیں نہیں آسمان بھی اس کا حکم مانتے ہیں' ستارے بھی اس کے غلام ں' سورج بھی اس کے حکم کا منتظر ہے چاند بھی اس کے اشارے کا منتظر ہے۔ ید ناصر چشتی نے کیا خوب فرمایا

Marfat.com

میرے نبیؐ دی شان کی پچھنا ایں فلکوں چاہوے تے چن اتار سکدا
امت واسطے غار حرا اندر اتھرو کیر کے دوزخ نوں ٹھار سکدا
اوہدے خلق نے کیتا ہے اے کم جیڑا کدی ہوای نئیں نال تلوار سکدا
اوہدے خادماں نے مارے شیر ناصرتوں تے کملیا چوہا نئیں مار سکدا

ہاں تو عرض کر رہا تھا کہ عیسائیوں کے لاٹ پادری سب سے بڑے عالم نے کہا اور عیسائی پادریو اس مقدّس گروہ سے مناظرہ نہ کرنا یہ بڑے مقدّس لوگ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں اتنے رب عزّ وجل کے پیارے ہیں اشارہ کریں تو پہاڑ بھی اپنی جگہ چھوڑ دیں لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ فَلَا تَبْتَهِلُوْا ان سے مباہلہ نہ کرو وگرنہ فَتَهْلِكُوْا تم سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ برباد ہو جاؤ گے تمہارا بیڑہ غرق ہو جائے گا صرف تم ہی نہیں "وَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ نَصْرَانِيٌّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" بلکہ پوری دنیا میں قیامت تک کوئی عیسائی باقی نہیں بچے گا۔ جب عیسائی پادریوں نے اپنے بڑے پادری کی بڑے علاّمہ کی بات سنی تو وہ ڈر گئے کہ واقعی ہمارے پادری صاحب ٹھیک کہتے ہیں کہیں ہم غرق ہی نہ ہو جائیں ہمارا نام ونشان ہی نہ مٹ جائے آؤ سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے معافی مانگتے ہیں وہ سارے پادری اکٹھے ہو کر سرکار کی بارگاہ میں آئے ہاتھ باندھ کر بڑے ادب سے عرض کی حضور ہم سے بے ادبی ہوگئی ہے، گستاخی ہوگئی ہے کہ ہم آپ کے مباہلے کا چیلنج قبول کر بیٹھے ہیں۔ سرکار ہمیں معافی دیں ہم مباہلہ نہیں کرتے ہم آپ سے صلح کرنا چاہتے ہیں فرمایا کیسے صلح کرو گے، عرض کی، آقا، ہم ہر سال آپ کو دو ہزار قیمتی جوڑے تینتیس ذرہ تینتیس اونٹ چونتیس گھوڑے بطور فدیہ کے دیا کریں گے بس آپ ہمیں معاف فرما دیں اور ہم سے صلح کر لیں۔ اللہ اکبر۔ میرے آقا نے چہرۂ انور آسمانوں کی طرف اٹھایا، مولا کریم، یہ مباہلہ نہیں کرتے یہ فدیہ دے کر صلح کر

Marfat.com

چاہتے اب بتا تیری کیا رائے ہے تیرا کیا حکم ہے میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجنا! گر یہ ہار گئے ہیں تو ٹھیک ہے ان سے ان شرائط پر صلح کرلو۔ سبحان اللہ! کبھی یہ بھی وقت تھا کہ عیسائی میرے آقا اور میرے آقا کے گھرانے کو دیکھ کر صلح پر مجبور ہو جاتے تھے لیکن آج مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان امریکہ اور برطانیہ کے اشارے پر ناچ رہے ہیں شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کتنی پیاری بات فرما گئے کہ

ہائے اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا وہ ہالے نہ رہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں سے ان شرائط پر صلح کر لی۔ پھر میرے آقا نے مقدس قافلے کو مخاطب کر کے فرمایا علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جی حضور فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اِنَّ الْعَذَابَ قَدْتَدَلّٰی عَلٰی اَھْلِ نَجْرَانَ بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب عیسائیوں اہل نجران کے سروں کے بالکل قریب تھا وَلَا تَلَاعَنُوْا اگر یہ لوگ میرے ساتھ مباہلہ کرتے لَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَخَنَازِیْرَ تو ان کی شکلیں تبدیل ہو کر بندروں اور سور کی طرح ہو جاتیں اور ان کی ساری وادی میں آگ بھڑک جاتی نجران والے یہاں تک کہ درختوں کے پرندے بھی تباہ و برباد ہو جاتے سال پورا نہ ہوتا کہ ساری دنیا کے عیسائی ہلاک ہو جاتے۔ (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۵۸۸ تفسیر خازن جلد نمبر ا صفحہ ۱۶۳ تفسیر مدارک جلد نمبر ا صفحہ ۱۶۱ تفسیر ابن کثیر پ ۳ صفحہ ۵۷۴ تفسیر حقانی تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۳۹ تفسیر بیہقی پ ۳ ۲۸۰، ۲۸۱، تفسیر خزائن العرفان تفسیر روح المعانی تفسیر نعیمی پ ۳ صفحہ ۵۶۶، ۵۶۷، تفسیر تبیان القرآن جلد ا صفحہ ۱۵۵، ۳۶ مواھب لدنیہ خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۶۸، ۶۹ سیرت ابن ہشام جلد ا صفحہ ۳۹۹، ۴۱۰ تاریخ الخلفا، معارج النبوت مدارج النبوت العباد آل رسول اول ۵۸، ۶۳)۔

حضرات! ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ خالق کائنات نے اپنے محبوب

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کو بڑی عظمتیں بڑی شانیں بڑے مقامات عطاء فرمائے ہیں لیکن افسوس کہ شیعہ حضرات ان روایات کو پڑھ کر قوم کو سنا کر آگے سے عوام کو کہتے ہیں کہ حضرات دیکھئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مباہلہ پر اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر گئے لیکن سنّی حضرات کہتے ہیں کہ نبی پاک کی چار بیٹیاں تھیں اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں ہوتیں تو نبی پاک ان کو ساتھ لے کر کیوں نہ گئے پتہ چلا بیٹی ایک ہے چار نہیں عوام بھی ماشاء اللہ آگے ہے ان پڑھ اور بدھو ہوتی ہے وہ آگے سے کہتے ہیں نعرہ حیدری یا علی رضی اللہ عنہ'

میرے دوستو! جو حضرات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بیٹی کہتے ہیں وہ قرآن وحدیث پاک اور اپنی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے اگر شیعہ حضرات ایمان داری سے ان کا مطالعہ کرتے تو کبھی بھی سرکار کی بیٹیوں کا انکار نہ کرتے پر افسوس چار دوہڑے' چار رباعیاں یاد کر کے لوگوں کو سنا کر قوم سے پیسے بٹور کر ان کا ایمان ضائع کر کے چلے جاتے ہیں۔ پڑھئے قرآن مجید کے پ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۹ خالق کائنات فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ اے غیب کی خبریں دینے والے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی ازواج پاک کو اور اپنی بیٹیوں کو اور تمام مومن عورتوں کو فرما دیں جب وہ باہر نکلیں تو اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو ڈال لیا کریں۔

حضرات! توجّہ فرمائیں میرے پیارے رب العالمین نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کیلئے ازواج فرمایا یہ جمع کا صیغہ ہے۔ عربی میں جمع کم از کم تین افراد پر بولی جاتی ہے اس کی واحد ہے زوجہ اس کا معنی ہے ایک بیوی پتہ چلا میرے آقا کی ایک بیوی نہیں تھی بلکہ زیادہ تھیں کیونکہ جمع کا صیغہ فرمایا میرے آقا کی آباد بیویاں گیارہ تھیں آگے فرمایا وبنتك یہ بھی جمع کا صیغہ ہے اس کا واحد ہے بنت اگر میرے آقا کی ایک بیٹی ہوتی تو خالق کائنات جمع نہ فرماتا واحد کا

Marfat.com

صیغہ استعمال فرماتا لیکن واحد نہیں فرمایا جمع کا صیغہ فرمایا۔ پتہ چلا میرے آقا کی بیٹیاں چار تھیں ایک نہیں تھی۔ یہ آیت کریمہ ہجرت کے پانچویں سال اس وقت نازل ہوئی جب میرے آقا نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(منتخب التواریخ باب اول صفحہ ۵۲، منتہی الامال صفحہ ۲۸ عقائد جعفریہ جلد ا صفحہ ۴۳۳، ۴۳۴)

یہ تو قرآن کی بات تھی آپ شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں کا مطالعہ فرمائیں اس میں بھی لکھا ہے بٹیاں میرے آقا کی چار تھیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے محدث اور مجتہد محمد بن یعقوب کلینی رازی اپنی کتاب اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۳۹ میں لکھتے ہیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۶ پر یہ بات لکھی اور مراۃ العقول شرح اصول کافی جلد نمبر ا صفحہ ۳۵۶ میں لکھی۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد شیخ عباس قمی نے منتہی الامال جلد نمبر ا صفحہ ۱۴۵ میں یہ بات لکھی کہ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی تو فَوُلِدَ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهٖ آپ کے بطن پاک سے اعلان نبوّت سے پہلے اَلْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَ زَيْنَبُ وَ اُمُّ كُلْثُوْم حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ وَوُلِدَ لَهٗ بَعْدَ الْمَبْعَثِ وَالطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَالْفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ اور اعلان نبوّت کے بعد حضرت طاہر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۷، ۱۷۰) شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سگی ایک بیٹی نہیں تھی بلکہ چار بیٹیاں تھیں۔ الحمد للہ! ہم سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چاروں بیٹیوں کو سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

نازش صدق و صفا تم پر سلام
دختران مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تم پر سلام

Marfat.com

زینب رضی اللہ عنہا عالی نسب بنت رسول
پیکر صبر و رضا تم پر سلام
اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا و رقیہ رضی اللہ عنہا نیک دل
جسم و جان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر سلام
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تمہیں کہتے ہیں سب
بنت شاہ انبیا تم پر سلام
کیوں نہ ہو مداح تم سب کا نصیر
تم پر ہے فضل خدا (عزوجل) تم پر سلام

حضرات! جب اَن پڑھ شیعہ حضرات کو باحوالہ بات بتائی جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں تو فوراً سوال کرتے ہیں کہ اچھا جی چلو مان لیتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں تو مباہلہ میں صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہی ساتھ کیوں لے گئے دوسری بیٹیوں کو ساتھ لے کر کیوں نہ گئے؟

حضرات! اس کا جواب یہ ہے کہ مباہلہ ہوا ہے سن دس ہجری کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری بیٹیاں دنیا سے پردہ فرما گئی تھیں۔ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سن ۲ ہجری میں وفات فرما گئی حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سن ۸ ہجری میں دنیا سے انتقال فرما گئیں، حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سن ۹ ہجری میں پردہ فرما گئیں۔ جب دوسری بیٹیاں تھیں ہی نہیں تو مباہلہ میں کیسے تشریف لے جاتیں۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مباہلے پر گئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ساتھ نہیں لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں گئے ان کی اولاد نہیں گئی صرف سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اولاد گئی پتہ چلا باقی سب صحابہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخلص نہیں تھے اگر مخلص ہوتے تو صحابہ بھی جاتے ان کی اولاد بھی جاتی۔

Marfat.com

حضرات! ایسے اعتراض کرتے ہوئے بھی شرم آنی چاہئے ہے کہ یہ لوگ ان صحابہ پر بھی اعتراض کرنے سے باز نہیں آتے جن کے ایمان کی گواہیاں خالق کائنات نے قرآن میں دیتے ہوئے فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا یہ وہ لوگ ہیں جو پکے مومن ہیں جو سچّے مسلمان ہیں۔ (پ۱۰ سورۃ انفال آیت ۷۴)

دوسرے مقام پر فرمایا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اللہ تعالیٰ یار کے صحابہ سے راضی ہے یہ صحابہ اپنے اللہ پاک سے راضی ہیں۔ سورۃ توبہ آیت ۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ تو یار کے صحابہ کے سچّے مومن ہونے کی اور اپنے راضی ہونے کی گواہیاں دے رہا ہے یہ کتنے بدنصیب ہیں کتنی بری قسمت والے ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اخلاص پر اعتراض کر رہے ہیں جنہوں نے اپنا وطن اپنے بچے اپنی جائیداد اپنی جان اپنا تن من سب کچھ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدقے کر دیا مدینے شریف میں رہ کر کئی مرتبہ میرے آقا کافروں سے لڑائی کیلئے جاتے ہیں تو یہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پروانوں کی طرح اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر قربان کر کے فخر محسوس کرتے ہیں۔ وہ کون سا مقام ہے جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی جان کے تحفے سرکار کے قدموں پر نچھار نہیں کیے لیکن جب مباہلہ ہوتا ہے تو میرے آقا صحابہ کو خود نہیں لے جاتے کیوں؟ اس لیے کہ وہاں لڑنا نہیں تھا صرف دعا کرنی تھی صرف ہاتھ اٹھانے تھے اگر میرے آقا اپنے بچوں کو چھوڑ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو لے جاتے انکی اولاد کو لے جاتے تو عیسائی طعنے دیتے عیسائی مذاق اڑاتے کہ دیکھو جی نبی کو اپنی نبوّت پر شک تھا تبھی اپنی اولاد کو گھر چھوڑ کر آیا ہے مریدوں کو ساتھ لے آیا ہے مریدوں کے بچوں کو ساتھ لے آیا ہے تاکہ مریں تو مرید مریں ہلاک ہوں تو مریدوں کے بچے ہلاک ہوں میرے بچے بچ جائیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا منہ بند کرنے کے لئے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لیا معصوم امام حسن رضی اللہ عنہ کو لیا شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ کو لیا تاکہ بے ایمانوں

Marfat.com

کو مشرکوں کو عیسائیوں کو پتہ چل جائے میں جھوٹا نہیں میں مصنوعی رسول نہیں میں بناوٹی پیغمبر نہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا سچا اور آخری پیغمبر ہوں عیسائیوں آؤ آج میدان لگتا ہے آج امتحان ہونا ہے آج آزمائش ہونی ہے کون سچا ہے کون جھوٹا۔ یہ تھی بچوں کو ساتھ لے جانے کی وجہ لیکن دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا کیا کہنا شروع کر دیا۔ پر صدقے جاؤں سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے جو طریقت کے پانچویں امام ہیں انہوں نے بات کر کے دشمنوں کا منہ بند کر دیا سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں لوگوں کو درس حدیث اور درس قرآن دے رہے ہیں درس قرآن دیتے دیتے ہی مباہلہ والی آیت آ گئی آپ نے مختصر ترجمہ فرمایا مختصر تشویح فرمائی امام باقر رضی اللہ عنہ کے ایک مرید نے عرض کی حضور اگر ناراض نہ ہوں۔ تو ایک بات پوچھوں ایک مسئلہ حل کرا لوں؟ میرے آقا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا ہاں ہاں سجنا ضرور پوچھو پوچھو ضرور پوچھو میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نواسہ ہوں اب یہاں سے نہیں اٹھوں گا جب تک تیری تسلی نہ ہو جائے تجھے اطمینان نہ ہو جائے سوالی نے عرض کی حضور یہ جب مباہلہ ہوا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں کے مقابلے میں کن کن حضرات کو ساتھ لے گئے تھے سیّدنا محمد رضی اللہ عنہ باقر مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا جب میرا بابا مباہلے کے لئے جانے لگا تو فَجَاءَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَوَلَدَہٗ وَبِعُمَرَ وَوَلَدِہٖ وَبِعُثْمَانَ وَوَلَدِہٖ وَبِعَلِیٍّ وَوَلَدِہٖ ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کے ساتھ میدان مباہلہ میں تشریف لے گئے۔ (تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۴۰ سفینہ نوح جلد ۲ صفحہ ۲۳) اے ملنگو! اے ذاکرو! اب لگاؤ نعرہ۔ نعرہ حیدری یا علی رضی اللہ عنہ۔ حق سن کر نعرہ لگانے میں مزہ بھی تو آئے اب جو بارہ اماموں کو معصوم مانتا ہے وہ تو مان لے گا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی فیملی کے ساتھ میدان مباہلہ میں تشریف لے گئے تھے۔ جوازلی

Marfat.com

بدنصیب ہے وہ اپنی قسمت پر ماتم ہی کرتا رہے گا۔

انعام ربانی

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدّس شہزادے امامین کریمین طیبین طاہرین نیرین منیرین سعدین شہیدین سیّدنا امام حسن اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہوگئے دوائی دی گئی علاج کیا گیا لیکن آرام نہ آیا ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہزادوں کی تیمار داری کے لئے بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے کہا سیّدہ فاطمۃ الزھرا کے مکان پر حضرات سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کوئی عالی شان بنگلہ نہیں تھا کوئی کوٹھی نہیں تھی کوئی بلند و بالا فلیٹ نہیں تھا بلکہ ایک چھوٹا سا مکان دیواریں کچی کھجور کی چھت جو بارش میں پانی سے ٹپکتی رہتی تھی اس گھر میں کوئی بیڈ روم نہیں کوئی فرنیچر نہیں کوئی بچھونے نہیں کوئی مخملی بستر ے نہیں کوئی میز کرسی نہیں بلکہ چند چار پائیاں چند پرانے بستر ے مٹی کے چند گھڑے دو مٹی کے پیالے یہ تھا جنت کی ملکہ کا گھر یہ تھا کائنات کی عورتوں کی سردار کا مکان' یہ تھا جگر گوشۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ٹھکانہ یہ تھا مخدومہ کونین کی رہائش گاہ یہ تھی والدہ حسنین رضی اللہ عنہما کی کلی۔ یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا گھر تھا یہ حسنین رضی اللہ عنہما کا گھر تھا یہ خاتون جنت کا مکان تھا کون فاطمہ رضی اللہ عنہا ؟

وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پور کی بیٹی — وہ کملی اوڑھنے والے محمد نور کی بیٹی
ملا تھا اور بھی حصّہ اسے عز و شرافت کا — اسی کی گود سے دریا ابلتا تھا شھادت کا

کون فاطمہ رضی اللہ عنہا ؟ جس کی صورت۔ صورت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تھی۔ جس کی سیرت سیرت امام الانبیاء علیہم السلام تھی جس کی گفتار گفتار مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تھی جس کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

Marfat.com

عکس تھا جو سیّدہ بھی تھی طیبہ بھی' جو زاہدہ بھی تھی طاہرہ بھی' جو عابدہ بھی تھی راکعہ بھی' جو ساجدہ بھی تھی نیرہ بھی' جو عالمہ بھی تھی عاملہ بھی' جو کاملہ بھی تھی ناصحہ بھی' جو راشدہ بھی تھی مرشدہ بھی' جو ہادیہ بھی تھی مہدیہ بھی' جو فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھی اور زہرا بھی'

جس دی تربت تے دھون نوان باہجون نہ کوئی غوث ہوے نہ کوئی ولی ہوے
جس دے پتر حسنین رضی اللہ عنہما جیئے لال ہون- تے سرتاج جسدا مولا علی رضی اللہ عنہ ہووے
جس دے در اتے خدمت کرن خاطر - ہر اک حور بہشت کھلی ہووے
اہدی دیاں تے دیاں مثال کیویں۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی گود وچہ پلی ہوے

جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے جھرمٹ میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو نواسوں کو دیکھا شدید بیمار ہیں میرے آقا نے رحمت بھرے ہاتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے لئے اٹھا دیئے کون سے ہاتھ جن ہاتھوں کو خالق کائنات فرماتا ہے سبحنا یہ تیرے ہاتھ نہیں یہ میرے ہاتھ ہیں' میرے آقا نے شہزادوں کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرکار کی دعا پر آمین کہا دعا کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا بھائی جی یہ کب سے بیمار ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چند دنوں سے بڑا علاج کیا ہے بڑی دوا کی ہے لیکن ابھی ٹھیک نہیں ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ ہماری مانو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزوں کی منت مان لو کہ یا اللہ عزّ وجل میرے بچوں کو صحت عطا فرما اگر یہ ٹھیک ہوگئے تو میں شکریئے کے طور پر اتنے روزے رکھوں گا انشا اللہ دیکھنا جلدی ٹھیک ہوجائیں گے میرے آقا نے سنا تو سرکار نے بھی تائید فرمائی علی رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ ٹھیک کہہ رہے ہیں واقعی یہ کام کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا اگر یہ بات ہے تو میں آج ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منت مانتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بچوں کو

Marfat.com

صحت دے دی تو میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تین روزے مسلسل رکھوں گا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو آپ نے بھی کہا بابا میں بھی تین روزے بچوں کی صحت کی خوشی میں رکھوں گی مولا علی رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز تھی خادمہ تھی جس کا نام دائی فضہ تھا اس نے عرض کی آقا میں بھی شہزادوں کی صحت کی خوشی میں تین روزے رکھوں گی جب امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے امی جان ابوجان کی باتیں سنیں تو دونوں بھائی کہنے لگے نانا جانی اگرچہ ہم بچے ہیں روزے فرض نہیں لیکن ہم بھی منت مانتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحت عطا فرما دی تو ہم بھی تین روزے رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے جب صبح شہزادے اٹھے تو بالکل ٹھیک ہو چکے تھے صحت یاب ہو چکے تھے جب صبح ہوئی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے سرتاج علی رضی اللہ عنہ فرمایا سیّدہ رضی اللہ عنہا کیا بات ہے عرض کی دیکھئے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے شہزادے ٹھیک ہو گئے ہیں اب صبح سب کو روزے رکھنے چاہئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالکل تمام گھر والوں نے روزے رکھ لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ، امام حسین رضی اللہ عنہ تمام نے پانی پی کر روزہ رکھ لیا کیونکہ قحط سالی کا زمانہ تھا کھانے پینے کی بڑی قلت تھی جب سورج نکلا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی یا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کیا بات ہے حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں نے عرض کی روزہ تو جوں توں کر کر کے ہم نے رکھ لیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے لیکن آپ جانتے ہیں گھر میں کوئی آٹا وغیرہ نہیں شام کو روزہ کس سے کھولیں گے اس کا کوئی بندوبست فرمائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا بھی بندوبست انشاء اللہ ہو جائے گا آپ گھر سے اٹھے اپنے پڑوسی کے گھر تشریف لائے جس کا نام شمعون تھا اور مذہب کے لحاظ سے یہودی تھا اور صوف یعنی اون کا کاروبار کرتا تھا۔ اون لے کر مدینے شریف کی عورتوں سے چرخے پر کتواتا تھا پھر اس کو آگے منڈی میں فروخت کر دیتا تھا وہ ایک صاع یعنی ایک کلو تین

Marfat.com

چھٹاک صُوف کاتنے کے بدلے چار کلو جو دیتا تھا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شمعون عرض کی جی یا علی رضی اللہ عنہ فرمایا یار کچھ صُوف کتوانے والا پڑا ہے جو کتوانا ہو شمعون نے کہا جی ہاں پڑا ہے حکم فرمایئے کیا بات ہے فرمایا تول کر صاع تین صاع صوف دو میں گھر لے جانا چاہتا ہوں شمعون نے پوچھا کون کاتے گا فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں کاتے گی اس نے تین صاع صوف کو تول دیا فرمایا ایک صاع کی مزدوری بھی دے دو میں شام کو ایک صاع کتوا کر دے جاؤں گا شمعون نے چار کلو جو بھی دیئے سیّدنا حیدر کرار صوف بھی لے آئے اور ایک صاع کی مزدوری بھی لے آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب صوف اور جو دیکھے تو عرض کی حضور یہ کیا لائے ہو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے تمام بات بتائی کہ سیّدہ مزدوری فی الحال تھی کوئی نہیں میں نے سوچا چلو روزے جو پورنے کرمنے ہیں یہی مزدوری کر لیتے ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بڑی خوش ہوئیں عرض کی حسنین رضی اللہ عنہما کے ابا آپ نے بہت اچھا کیا ہے یہ کام لے آئے ہو میں صوف کات لیتی ہوں دائی فضہ جو پیس کر کھانا پکا لیتی ہے انشاء اللہ تین روزے تو بخوبی گزر جائیں گے آگے اللہ تعالیٰ اور کہیں سے عطا فرمائے گا۔ اب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے صوف کاتنے شروع کر دیئے سبحان اللہ ہے جنتی عورتوں کی سردار پر صوف کات کر گھر کا نظام چلا رہی ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جنتی رزق پکا پکایا بھیج سکتا تھا' کام کے لئے جنت کی حوریں بھیج سکتا تھا مگر نہیں سیّدہ خود اپنے ہاتھوں سے محنت کر رہی ہیں کیوں تا کہ قیامت تک آنے والے غریب گھروں کی عزت رہ جائے مسکین عورتوں کا پردہ رہ جائے اگر انہیں غریب یا دآئے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت یاد کر کے دل کو تسلی دے لیا کریں کہ جب نبی کی بیٹی جنت کی عورتوں کی سردار محنت کر کے گھر کا نظام چلا سکتی ہے تو ہم تو اُس کے قدموں کی خاک کے برابر بھی نہیں اگر ہم نے کام کاج کر لیا تو ہماری شان میں کو نسا فرق آجائے گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں سارا دن چرخے

Marfat.com

پر صوف کاتے حضرت فضہ نے جو پیس کر پانچ روٹیاں بنائیں ادھر روزہ کے افطار کا وقت ہو گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اہل بیت کے مقدّس افراد نے پانی سے روزہ افطار کیا روزہ افطار کرنے کے بعد مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیّدہ عرض کی جی حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا فرمایا الحمد للہ پانی سے روزہ تو افطار کر لیا ہے اب نماز با جماعت ادا کر لیں پھر کھانا کھائیں گے عرض کی بالکل ٹھیک ہے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تمام گھر کے افراد کو لے کر مسجد نبوی شریف میں پہنچے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے اور دائی فضہ نے عورتوں کے ساتھ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے مردوں کے ساتھ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے با جماعت نماز پڑھنے کے بعد سارے حضرات گھر تشریف لائے دائی فضہ نے دستر خوان بچھایا پھر روٹیاں رکھیں پانی رکھا پھر سارے مل کر کھانا کھانے کے لئے دستر خوان پر بیٹھ گئے بسم اللہ پڑھ کر کھانے ہی لگے تھے کہ کسی نے دروازے پر آ کر صدا لگائی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه و آله وسلم ۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو تم پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سلامتی ہو میں ایک مسکین بندہ ہوں بھوکا ہوں کئی دن سے کھانا نہیں کھایا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مجھے بھی کھانے سے کچھ حصّہ عطا ہو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بدلے جنت کا کھانا عطا فرمائے سبحان اللہ سوالی نے کتنے حسین انداز سے سوال کیا اور ملنے کی صورت میں کتنی پیاری دعا بھی کی حضرات دعا کرو اللہ تعالیٰ مانگنے کا طریقہ بھی عطا فرمائے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فوراً ہاتھ کھانے سے پیچھے ہٹا لیا سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضور کیا بات ہے ہاتھ پیچھے کیوں کر لیا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ سے فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں آپ نے مسکین کی صدا نہیں سنی وہ کھانے کا سوال کر رہا ہے سیّدہ میں تو اپنے حصّہ کا کھانا مسکین کو دینے لگا ہوں میں تو آج کا بھوکا ہوں خدا عزّ وجل جانے یہ مسکین کب کا بھوکا ہو گا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو عرض کی حضور اگر آپ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے

Marfat.com

اپنا حصّہ دے سکتے ہیں تو میں بھی سیدالعالمین کی بیٹی ہوں میرا نام بھی فاطمہ الزہر رضی اللہ عنہا ہے مجھے تو بابا جانی نے سبق ہی مسکینوں، غریبوں سے پیار کرنے کا دیا ہے لہٰذا میرا حصّہ بھی مسکین کو دے دیجئے ہمیں اللہ تعالیٰ اور عطا فرمائے گا دائی فضہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو انہوں نے بھی اپنا اپنا حصّہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کر دیا عرض کی حضور ہمارا بھی حصّہ اس مسکین کو دے دیجئے۔ کرتے بھی کیوں نہ سخیوں کا گھرانہ تھا کریموں کا دراوزہ تھا اہل بیت نبوّت کی چوکھٹ تھی۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا حسن جی بابا فرمایا بیٹا یہ سارا کھانا اٹھا کر مسکین کو دے آؤ۔ میرے دوستو! توجّہ کرو مسکین نے سوال سارے کھانے کا نہیں کیا صرف کچھ حصّہ کا کیا پر نبی پاک کی اولاد کا ایثار دیکھو کچھ نہیں دیا سب دے دیا۔ یہ ہے صبر یہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا۔ خود بھوکے ہیں مگر کھانا دوسروں کو کھلا رہے ہیں۔ اپنی بھوک نہیں دیکھی مسکین کی بھوک دیکھی پھر کیوں نہ کہیں کہ۔

بھوکے رہتے تھے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والے

مولا علی رضی اللہ عنہ دے نام توں جاں صدقے
جیہڑا رکھے ہر اک مسکین دی لاج
علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کر دا ولی ہو جاوے
رب عزّ وجل رکھے اس تیرے یقین دی لاج
اوتاں لاڈلا علی رضی اللہ عنہ تے فاطمہ رضی اللہ عنہا دا
جہنے رکھی قرآن مبین دی لاج
کربل وچ ویوانیہ جان دے کے
رکھ لئی حسین رضی اللہ عنہ نے دین دی لاج
سارا کھانا مسکین کو دے دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے بھوکے سو گئے صبح سحری

Marfat.com

کے وقت پانی پی کر پھر سب نے روزہ رکھ لیا دوسرے دن پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سارا دن چرخے پر صوف کاتتی رہیں دائی فضہ نے جو چکی پر پیس کر آٹا بنایا پھر سب کے لئے ایک ایک روٹی تیار کی جب شام ہوئی روزہ افطار کرنے کا وقت آیا تو تمام گھر والوں نے پانی پی کر روزہ افطار کیا پھر نماز پڑھنے کے لئے مسجد نبوی میں پہنچے تمام حضرات نے با جماعت نماز ادا کی جب نماز پڑھ کے گھر آئے تو دسترخوان بچھایا کھانا لگایا گیا جب سب کھانا کھانے لگے تو پھر کسی نے آواز دی کہ اَلسَّلَامُ یَااَھْلَ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوتم پر اللہ تعالیٰ سلامتی فرمائے میں ایک یتیم ہوں لاوارث ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ دنیا میں میرا کوئی سہارا نہیں کئی دن سے کھانا نصیب نہیں ہوا بڑی آس امید لے کے آپ کے در پر آیا ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے مجھے کچھ کھانا چاہئے میں دعا کرونگا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہیں جنت کا کھانا عطا فرمائے گا۔

یتیم کا سوال سن کے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کی جی حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا فرمایا سوالی کی آواز سن رہی ہو عرض کی سن رہی ہوں فرمایا کیا خیال ہے؟ کھانا خود کھاؤ گی یا اللہ تعالیٰ کے راستے یتیم پر خرچ کرو گی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا آپ کا کیا پروگرام ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیّدہ میں تو اللہ تعالیٰ کے نام پر یتیم کو کھانا دینے کو ترجیح دونگا میرا پروگرام ۔ہے خود بھوکا رہ جاؤں مگر یتیم کو خالی نہ لوٹاؤں سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میری بھی یہی رائے ہے اپنا اور میرا کھانا یتیم کو دے دیجئے۔ دائی فضہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت حسین پاک رضی اللہ عنہ نے عرض کی بابا جانی ہمارا بھی کھانا یتیم کو دے دیجئے سبحان اللہ کیا ایثار کا جذبہ ہے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اٹھے سارا کھانا اٹھا کر یتیم کو دے دیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کل کی طرح آج بھی پانی پی کر صبر و رضا کے ساتھ سو گئے۔

Marfat.com

ہے رشک عرش اعلی آستانہ کملی والے کا
ہے افضل سب گھرانوں سے گھرانہ کملی والے کا
محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور ہے ہر نور سے اعلی
محمد مصطفیٰ ﷺ کا خون ہے ہر خون سے بالا
کسی کا خون بھی خون پیمبر ہو نہیں سکتا
نبی کی آل کا کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا

جب صبح ہوئی تو پھر صابر گھرانے نے پانی پی کر روزہ رکھ لیا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آج پھر دو دن کی طرح سارا دن صوف چرخے پر کاتا تا دائی فضہ نے جو پیس کر آٹا تیار کیا پھر ہر فرد کے لئے ایک ایک روٹی بنائی شام کا ٹائم ہو گیا سید الموذنین حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی نبی کی آل نے بسم اللہ پڑھ کے پانی سے روزہ افطار کیا تمام گھر والوں نے با جماعت مسجد نبوی میں نماز ادا کی جب دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تو پھر کسی نے دروازے پر آواز دی کون سی کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ۔ اے نبی ﷺ کے گھر والو تم پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی نازل فرمائے میں ایک مسلمان قیدی ہوں میں کافروں کی قید میں تھا انہوں نے ہم پر بڑی سختی کی کھانے پینے کو کچھ نہیں دیا آج ہی آزادی ملی ہے بڑی بھوک لگی ہے سختیوں کا درد دیکھ کر آیا ہوں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر مجھے کچھ کھانے میں سے دو اللہ تعالیٰ تمہیں جنتوں کی نعمتوں سے مالا مال کرے گا۔

میرے دوستو! توجہ کرو کتنا نازک موقع تھا ہوتا کوئی ہماری طرح کا انسان وہ چار گالیاں دے کر سوالی کو گھر سے بھگا آتا کہتا کہ تم نے بڑا تنگ کیا ہوا ہے ہر روز کوئی نہ کوئی مانگنے آجاتا ہے میاں چلے جاؤ ہم تمہیں دیں یا اپنا پیٹ پالیں لیکن نہیں وہ نبی کی آل تھی وہ کریموں کا دروازہ تھا وہ نبی ﷺ کے پیارے تھے حضرت

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہماری منت پوری ہوگئی ہمارے روزے مکمل ہوگئے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم سب کچھ کھا پی لیں گے اگر تم سارے گھر والے چاہو تو یہ سارا کھانا اس قیدی کو نہ دے دیں شاید اللہ کریم ہم پر اس کے صدقے کرم فرما دے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر سارے گھر والے بولے حضور ہمیں منظور ہے یہ کھانا اس قیدی کو دے دیجئے ہمارا اللہ عزّ وجل مالک ہے سبحان اللہ۔

ان کے در سے کوئی خالی جائے یہ ہوسکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے سارا کھانا اٹھایا اس قیدی کو دے دیا آج تین دن ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے نے کھانا نہیں کھایا بھوک سے حالت غیر ہوگئی مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں عرض کی جی حضور فرمایا آؤ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چلتے ہیں شاید وہاں کوئی کھانے پینے کی چیز مل جائے بچوں کو تو کھلائیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور آپ چلیں میں دو رکعت نفل شکرانے کے ادا کرلوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بچوں کو لے کر سرکار کی خدمت میں پہنچے

کر کر فاقے مسلسل تے ودھ حدوں لاغر شبر شبیر ہو گئے
حاضر انگلی پکڑ شہزادیاں دی حیدر نبی وچہ دربار آ گئے

مولا علی رضی اللہ عنہ جب بچوں کو لے کر سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضر ہوئے تو میرے آقا نے کیا دیکھا۔ بچوں کے رنگ پیلے پڑے ہوئے ہیں جسم کانپ رہا ہے حالت غیر ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ یہ کیا ماجرا ہے یہ بچوں کو کیا ہوگیا ہے؟ رنگ کیوں پیلے ہیں جسم کیوں کانپ رہے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو سارا واقعہ عرض کیا۔

Marfat.com

حالت حیدر نے عرض تمام کیتی فاقے جیویں سی لیل ونہار ہو گئے
سن کے حال عظیم ایثار والا مصطفیٰ ﷺ آقا بے قرار ہو گئے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ میری بیٹی نہیں آئی آقا وہ نفل پڑھ رہی ہے سرکار نے فرمایا تمہارے گھر چلتے ہیں ذرا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حالت بھی دیکھ لیں سرکار جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا کی حالت بھی بڑی خراب ہے مصلیٰ پر کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی ہے مگر چہرہ بھوک کی وجہ سے زرد ہو رہا ہے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے سلام پھیرا بابے کے استقبال کے لئے آگے بڑھیں تو میرے آقا نے آگے بڑھ کر بیٹی کو گلے لگالیا میرے آقا کی آنکھوں میں آنسو آگئے چہرۂ انور آسمانوں کی طرف اٹھا کر عرض کی مولا کریم میری یہ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے اس نے تین دن تیرے راستے میں اپنا کھانا صدقہ دیا ہے اب اس کی حالت پر نظرِ کرم فرما تو دیکھ میرے آقا نے جب چہرہ آسمانوں کی طرف اٹھایا تو خالق کائنات نے اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بارگاہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھیجا جبرئیل نے آتے ہی سلام عرض کیا اور عرض کی آقا اللہ تعالیٰ نے تین دن. آپ کی بیٹی کا اور آپ کے داماد کا اور آپ کے رشتہ داروں کا امتحان لیا ہے ان کی آزمائش کی میرے آقا نے فرمایا جبرئیل سنا پھر میری بیٹی اور اس کے گھر والے فیل ہوئے ہیں یا پاس پورے نمبر لئے ہیں یا آدھے سیّدنا جبرئیل نے عرض کی آقا آپ کی بیٹی اور انکے گھر والے پاس ہو گئے ہیں اور پاس بھی فسٹ پوزیشن میں' اللہ تعالیٰ نے یہ پوزیشن لینے پر انعام بھیجا ہے نور کی ٹرافی بھی بھیجی ہے فرمایا وہ کیا انعام ہے؟ وہ کون سی ٹرافی ہے حضرت جبرئیل نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ نے اس امتحان کی کامیابی میں اہل بیت کی عزت کی خاطر اہل بیت کی شان کی خاطر قرآن مجید میں چوبیس آیات نازل فرمائیں ہیں خالق کائنات فرماتا ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ ۔ نبی ﷺ کے گھر والے کھانا

Marfat.com

کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اس کے پیار کی خاطر اس کی رضا کی خاطر۔ کن کو کھانا کھلاتے ہیں فرمایا۔ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۔ مسکین کو یتیم کو اور قیدی کو آقا اب سورۃ کے ختم تک ساری آیتیں تیری ہیں اور تیری بیٹی کے گھر والوں کے لئے آئی ہیں تا کہ جب تک رب عزوجل کا قرآن رہے تیری بیٹی اور اس کے گھر والوں کی عزت کے ڈنکے بجتے رہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۲۷۶ تفسیر خازن و مدارک جلد ۴ صفحہ ۲۴۰ الریاض النظرہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ جامع المعجزات صفحہ ۱۲۲۱۱۹ نور الابصار جلد ۱ صفحہ ۴۰۱ تفسیر روح البیان ۲۹ صفحہ ۲۴۳۴۶۰)

امام المفسرین یہ واقعہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں نَحْنُ لَانَشُكُّ فِیْ صِحَّةِ الْقِصَّةِ ہمیں اس واقعہ کی سچائی میں کوئی شک نہیں بلکہ یقین ہے کہ یہ واقعہ صحیح ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیات سنانے کے بعد مقام اہل بیت بیان کرنے کے بعد عرض کی آقا اپنی بیٹی سے پوچھئے کہ ان کو پتہ ہے تین دن تک ان کے در کا بھکاری بننے والا، مسکین بننے والا یتیم بن کر آنے والا قیدی بن کر آنے والا کون تھا؟ سرکار نے پوچھا تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا ہمیں تو کوئی پتہ نہیں ہم نے تحقیق نہیں کی پتہ نہیں یہ کون لوگ تھے؟ کہاں سے آئے تھے اور کدھر چلے گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہم نے اپنا تن نہیں دیکھا بلکہ اُن کا من دیکھا اللہ تعالیٰ کے نام پر کھانا صدقہ کر دیا حضرت جبرئیل نے عرض کی آقا اپنی بیٹی کو بتا دیجئے کہ یہ تین دن بھکاری بن کے آنے والا مسکین بن کے آنے والا یتیم بن کر آنے والا قیدی بن کے آنے والا کوئی مدینے کا انسان نہیں تھا کوئی دیہاتی نہیں تھا بلکہ میں آپ کا خادم جبرئیل تھا جو روپ تبدیل کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اِن کا امتحان لیتا رہا اِن کی آزمائش کرتا رہا۔

گھلیا مینوں سی رب عزوجل نے روز تنے
مینوں ای کھانا سی سمجھ فقیر دتا

Marfat.com

میں ساں آیا یتیم مسکین بن کے
میں ای ہو کا سی بن کے اسیر دتا
ایس بخشش دا صلہ کمال سب نوں
ہے خدائے سمیع و بصیر دتا
سورت دھر دیاں آیتاں رب عزوجل سچے
تیری آل نوں تحفہ منیر دتا
وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ دی شان دے کے
صائم رب عزّوجل انعام کثیر دتا

پنجتن پاک کا واسطہ:

سیّدنا ومولانا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کون جعفر صادق؟ جو طریقت کے چھٹے امام ہیں پہلے امام مولا علی رضی اللہ عنہ دوسرے امام سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ تیسرے امام سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ چوتھے امام سیّدنا علی المعروف زین العابدین رضی اللہ عنہ پانچویں امام سیّدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ چھٹے سیّدنا محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرات توجّہ کرنا طریقت کے مشہور امام بارہ ہیں پھر ان بارہ اماموں سے طریقت کے سلسلے چلے اور انشاء اللہ یہ قیامت تک سلسلہ چلتا رہے گا لیکن جو بات کرنی ہے وہ قابل توجّہ ہے قابل غور ہے کہ بارہ اماموں کو صادق کیوں نہیں کہتے؟ صادق کا لفظی معنی ہے سچّا تو کیا دوسرے امام سچّے نہیں تھے؟ تھے بالکل تھے وہ امام ہی نہیں جو سچّا نہ ہو پھر کیا وجہ ہے کہ امام جعفر کو صرف صادق کر کے کیوں بلایا جاتا ہے؟ تو آؤ سنیئے آج سے چودہ سو سال پہلے یہی سوال کسی نے سیّدنا امام جعفر صادق سے بھی کیا کہ حضور یہ آپ کو صادق کہا جاتا ہے آپ کے بابا محمد باقر کو آپ کے دادا امام زین العابدین کو آپ کے جد امجد کو صادق نہیں کہا جاتا اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی حکمت کیا ہے؟ سیّدنا امام محمد جعفر صادق مسکرا پڑے فرمایا اے سوالی صادق تو سارے تھے سچّے تو سارے تھے

Marfat.com

لیکن مجھے لفظی نہیں معنوی طور پر صادق کہا جاتا ہے۔ سوالی نے عرض کیا حضور وہ کیسے؟ فرمایا بات یہ ہے کہ وَلَدَنِیَ الصِّدِّیْقُ مَرَّتَیْنِ اِحْقَاقُ الْحَق

(صفحہ ۷ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب صفحہ ۱۹۵)

مجھے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ ولسلام کے پہلے وزیر جانشین نے دو مرتبہ جنم دیا ہے سوالی بڑا حیران ہوا عرض کی حضور وہ کیسے فرمایا میری والدہ ماجدہ کا نام تھا ام فروہ رضی اللہ عنہا' یہ بیٹی تھیں حضرت قاسم کی' یہ بیٹے تھے محمد کے اور یہ بیٹے تھے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے۔ یہ میں نانے کی طرف سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہوں اب سنیئے نانی کی طرف سے میری ماں ام فروہ رضی اللہ عنہا کی ماں کا نام تھا اسما انکے والد کا نام تھا عبدالرحمٰن انکے والد کا نام تھا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس طرح مجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ جنم دیا ہے۔ سعادت الکونین صفحہ ۱۹۷ یہی بات شیعہ حضرات کے معتبر عالم دین ابوالحسن علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ صفحہ ۲۲۰ میں یہی شیعہ حضرات کے چوٹی کے مجتہد ملا باقر مجلسی نے جلاء والعیون جلد ۲ صفحہ ۳۸۶ میں لکھی۔ تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی بڑی ہی شان ہوئی کہ صدیقی بھی ہوئے اور حسینی بھی ہوئے سبحان اللہ کیا تعلقات تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ صحابہ اور اہل بیت میں پر بُرا ہو ان لوگوں کا جنہوں نے صبر کے جھوٹے واقعات بنا بنا کے عوام کے سامنے پیش کئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑی عداوت تھی بڑی دشمنی تھی امام جعفر صادق کا نسب دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ دشمنی نہیں تھی پیار تھا عداوت نہیں تھی محبت تھی اور یہ ہے بھی حقیقت اللہ تعالیٰ حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تو خیر عرض کر رہا تھا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خالق کائنات نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو اور سیّدہ حوّا کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کو کچھ عرصے کے لئے جنت میں بھیج دیا تا کہ دونوں جنت کو دیکھیں جنت کے محلات دیکھیں جنت کی سیر کریں ایک دن حضرت آدم

Marfat.com

علیہ السلام اور سیّدہ حوّا جنت میں ایک محل میں تشریف فرما ہیں حضرت آدم نے سیّدہ حوّا کو دیکھ کر فرمایا۔ حوّا نے عرض کی جی حضور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں اٹھارہ ہزار مخلوقات پیدا فرمائیں مگر حوّا ساری کائنات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے تجھے حسین وجمیل بنایا ہے تجھے خوبصورت بنایا ہے۔

حضرات! یہ بات ہے بھی حقیقت۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ساری کائنات سے بڑھ کر حسین بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ خود فرتا ہے:

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا۔

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (پ ۲۸ سورۃ تغابن آیت ۳)

اور اے انسان اس نے تمہاری صورت بڑی خوبصورت بنائی۔

میرے رب العالمین نے قرآن مجید کے پ ۳۰ میں فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (پ ۳۰ سورۃ تین آیت ۴)

بے شک ہم نے انسان کو شکل، عقل اور جسم کے لحاظ سے بڑا ہی خوبصورت بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حسین وجمیل کیوں فرمایا اس کی تفصیل سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خالق کائنات کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسان کی عزت اور عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ کہ اے میرے غلاموں جب تم میں سے کوئی بندہ اپنے کسی بھائی سے کسی وجہ سے لڑ پڑے جھگڑ پڑے بات ہاتھا پائی تک آجائے تو میرے آقا نے فرمایا اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهُ تو اپنے بھائی کے چہرے پر ڈنڈا یا

Marfat.com

تھپڑ نہ مارو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا کیوں؟ میرے آقا نے فرمایا اس لئے کہ فَاِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت اور اپنی شکل پر بنایا ہے۔ سبحان اللہ۔ (بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۹۱۹ مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۳۲۷ مشکوٰۃ شریف ۳۹۷)

حضرات! اللہ تعالیٰ شکل سے صورت سے پاک ہے لیکن انسان کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لئے انسان کی عزت کو چار چاند لگانے کے لئے یہ لفظ بولا گیا یہ جملے اللہ تعالیٰ نے یار کی زبان سے کہلوائے ہیں تا کہ انسان اپنے آپ کو معمولی نہ سمجھے بلکہ اپنی شکل اپنی سوہنی اور پیاری صورت دیکھ کر میرا زیادہ شکر ادا کرے میری زیادہ حمد بیان کرے پر افسوس اتنی پیاری شکل والا انسان اتنی سوہنی صورت والا بندہ وہ کام کر رہا ہے جس سے حیوان بھی پناہ مانگتے ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں انسان بنائے پھر اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا غلام بنائے آمین۔ تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سیّدنا آدم علیہ السلام نے سیّدہ حوّا کے حسن و جمال کو دیکھا خوبصورتی کو دیکھا تو فرمایا حوّا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز خوبصورت بنائی ہے حسین وجمیل بنائی ہے پر تو اپنی مثال آپ ہے اللہ تعالیٰ نے تیرے جیسا کوئی حسین وجمیل نہیں بنایا ٹھیک ہے حوریں، رضوان جنت، غلامان جنت، فرشتے نوری خاکی سب حسین ہیں پر حوّا تیرے حسن و جمال کی مثال کہاں سے پیش کروں خالق کائنات نے بھی یہ بات سنی میرے پیارے رب العالمین نے آواز دی جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا کیا کر رہے ہو عرض کی اے رب ذوالجلال سدرہ کی چوٹی پر بیٹھ کر تیرے ذکر کی ضربیں لگا رہا ہوں خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل جی مولا کریم فرمایا میرا نبی آدم علیہ السلام اور اس کی بیگم حوّا جنت میں محل میں بیٹھ کر گفتگو کر رہے ہیں میرا آدم اپنی بیوی کو اس کے حسن و جمال پر داد دے رہا ہے ذرا جاؤ جا کر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اس کی زوجہ کو فردوس اعلیٰ کی سیر کراؤ جہاں قیامت کے دن میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کی آل اصحاب نے ڈیرے لگانے ہیں عرض کی مولا کریم

Marfat.com

میرے ٹھیک ہے سیّدنا جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا کی خدمت میں حاضر ہوئے بڑے ادب سے عرض کی حضور آپ یہاں تشریف فرما ہیں آیئے آپ کو ساری جنت اور جنت میں جو اعلی درجے کا مقام ہے فردوس اس کی سیر کراؤں حضرت آدم اور حضرت حوّا بڑے خوش ہوئے فرمایا چلو اب سیّدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام دونوں محترم شخصیات کو ساتھ لے کر سیر کرانے کے لئے چل پڑے ساری جنتیں دیکھیں جنت کے آٹھ درجات ہیں سب درجات میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ملاحظہ فرمایا وہ نعمتیں دیکھیں جو کسی آنکھ نے نہ دیکھیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اعلی درجے کے بنگلے کوٹھیاں محلات طرح طرح کے باغات پھر ان میں طرح طرح کے فروٹ پھر دودھ شریف شہد کی نہریں اور نہ جانے کیا کیا نعمتیں دیکھیں یہ اللہ تعالیٰ جانے یا اس کی عطا ہے اس کا پیارا محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانے دیکھتے دیکھتے فردوس اعلی میں تشریف لائے فردوس اعلی کو دیکھتے دیکھتے ایک محل کے پاس تشریف لائے۔ یہ محل بہت ہی زیادہ خوبصورت تھا کتنا خوبصورت تھا کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ اس محل کی دیواریں سونے اور چاندی سے بنی ہوئی تھیں حضرت آدم اور حضرت حوّا اس محل کو دیکھنے کے لئے اس کے اندر تشریف لے گئے جب اندر گئے تو کیا دیکھا اس محل میں ہیرے اور جواہرات کے بڑے بڑے کمرے بنے ہوئے ہیں یہ دونوں معزز شخصیات وہ کمرے دیکھنے لگے کمرے دیکھتے دیکھتے ایک بہت بڑے کمرے میں داخل ہوئے اس کمرے میں کیا دیکھا ایک قیمتی پتھر یاقوت کا تخت بچھا ہوا ہے اس تخت پر ایک نور کا بنا ہوا گنبد بنا ہوا ہے اس گنبد میں ایک بڑی ہی حسین وجمیل شہزادی تشریف فرما ہے جو ایک بے مثال مسند پر تشرف فرما ہے نور کے تکئے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہے ایک نورانی تاج اس کے سر پر سایہ کیے ہوئے ہے جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہے اس کے دونوں کانوں میں ایک ایک نور کا موتی جگمگا رہا ہے گردن میں

Marfat.com

ایک نور کا گلو بند ہے جو چاند کی طرح چمک رہا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے جب اس شہزادی کے حسن و جمال کو دیکھا اس خوبصورت پیکر کو دیکھا تو بڑے حیران ہوئے انگلیاں دانتوں میں ڈال لیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے کہ واہ خالق کائنات کتنی پیاری شہزادی بنائی ہے کتنی حسین بچی بنائی ہے کتنی لاجواب صورت بنائی ہے پھر فرمایا حوّا میں تو تیرے حسن و جمال کے گیت گا رہا تھا یہ دیکھ یہ بچی یہ شہزادی کتنی حسین و جمیل ہے کتنی پیاری ہے کتنی خوبصورت ہے سبحان اللہ حضرت آدم علیہ السلام نے پھر حضرت جبرئیل سے فرمایا جبرئیل نے عرض کی جی یا نبی فرمایا یار یہ شہزادی سی صورت کس کی ہے یہ تاج کیا ہے یہ نوری موتی کیسے یہ نور کا گلو بند کیا ہے؟ جس کے حسن و جمال نے سارے محل کو سارے باغ کو نور ہی نور بنا رکھا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس شہزادی کا تعارف کراتے ہوئے عرض کی قَالَ فَاطِمَةُ حضور یہ امام الانبیاء حبیب کبریا سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہزادی کی صورت ہے وَالتَّاجُ اَبُوْهَا اور یہ نورانی تاج جو اس کے سر پر سایہ کر رہا ہے اس کے پیارے بابا سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا نور پاک ہے: اَلطَّوْقُ زَوْجُهَا اور اس کے گلے میں جو گلو بند ہے یہ ان کے شوہر مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں اور جو کانوں میں دو موتی دیکھ رہے ہو یہ ان کے دو شہزادے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں سبحان اللہ کیا شان ہے میرے آقا کے گھرانے کی میرے نبی ﷺ کی پاک بیٹی سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پھر کیوں نہ کہیں کہ

دو جگ وچ آرام جے چاہویں تے نہ چھڈیں در پنجتن دا
ہور کسے تو ڈر نہ بھاویں رکھیں دل وچ ڈر پنجتن دا
نا مقبول عبادت تیری جے نہیں پیار اگر پنجتن دا
اعظمؔ اوہنوں اگ کیوں ساڑے تے جہدے دل وچ گھر پنجتن دا

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا سن کر بڑے حیران ہوئے فرمایا

Marfat.com

حضرت آدم نے جبرئیل یہ حضرات مجھ سے بھی پہلے جنت میں تشریف فرما تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی حضور آپ کی تخلیق سے چار ہزار سال پہلے سے یہ نور یہاں جگمگا رہا ہے۔ (تذکرہ شہادت ۱۱۶۱۱۰)

سبحان اللہ سیّدنا آدم علیہ السلام نے جب اس گنبد کے اندر نظر کی تو اس گنبد کے اندر ایک نور کی تختی لگی ہوئی تھی جس پر یہ عبارت موجود تھی کہ اَنَا الْمَحْمُوْدُ وَھٰذَا مُحَمَّدٌ خالق کائنات فرماتا ہے اے دنیا والو میں محمود ہوں میرا حبیب محمد ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاَنَا الْاَعْلٰی وَھٰذَا عَلِیٌّ لوگوں میں اعلیٰ ہوں میرے محبوب کا وزیر علی رضی اللہ عنہ ہے وَاَنَا الْفَاطِرُ وَھٰذِہٖ فَاطِمَۃُ میں فاطر ہوں یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے میرے محبوب کی بیٹی ہے وَاَنَا لِمُحْسِنُ وَھٰذَا الْحَسَنُ میں محسن ہوں یہ حسن رضی اللہ عنہ ہے میرے یار کا نواسہ وَمِنِّی الْاِحْسَانُ وَھٰذَا الْحُسَیْنُ میں احسان کرتا ہوں یہ حسین رضی اللہ عنہ ہے میرے یار کا نواسہ۔ حضرت آدم علیہ السلام سرکار کی شان دیکھ کر عش عش کر اٹھے فرمایا جبرئیل یہ کیا ہے؟ عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے مقدّس نبی ان ناموں کو اس عبارت کو زبانی یاد فرمالیں فرمایا کیوں؟ عرض کی حضور ہوسکتا ہے کبھی ان ناموں کی مشکل وقت ضرورت پڑ جائے

اللہ اللہ عزوجل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھرانہ
یہ گھرانہ وریٰ الوریٰ ہے
اس میں حسنین رضی اللہ عنہما ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے
اس گھرانے میں مشکل کشا ہے
لب پہ ہیں تذکرے پنجتن کے
پھول مہکے ہیں میرے چمن کے
ایسا ان کے کرم نے نوازا
اپنی قسمت پر دل جھومتا ہے

Marfat.com

پتہ چلا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا عقیدہ ہے کہ یہ پانچ نام بڑے پیارے ہیں اگر کوئی مشکل پیش آجائے اگر کوئی اوکھا ویلا آجائے اگر کوئی سخت ٹائم آجائے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز میں پیش کیا جائے ان کا واسطہ اور وسیلہ تو اللہ تعالیٰ ان ناموں کے صدقے سے ان ناموں کی برکت سے مشکل حل فرمادیتا ہے۔ پر شرط ہے کہ مانگنے والا مسلمان ہو مانگنے والا مومن ہو مانگنے والا ان سے سچّی محبت رکھتا ہو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ شریف سے باہر سیر کرنے کے لئے نکلے سیر کرتے کرتے ہم ایک پہاڑی پر چڑھ کر بیٹھ گئے اچانک ایک بزرگ ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں ڈنڈا لے کر ہماری طرف آنے لگا ابھی وہ دور تھا قریب نہیں آیا تھا میرے آقا نے اسے دیکھ کر فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا نے فرمایا اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو ہماری طرف آرہا ہے میں نے عرض کی آقا دیکھ رہا ہوں فرمایا یہ آنے والا نسل انسانیت میں سے نہیں یہ انسان نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سن کر بڑا حیران ہوا میں سوچنے لگا یہ انسان نہیں تو کون ہے؟ کیونکہ اس کی شکل اس کی صورت اس کا رنگ ٹھنگ آنا چلنا انسانوں کی طرح ہے پر سرکار فرماتے انسان نہیں تو اور کون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ وہ بوڑھا ہمارے قریب آگیا جب وہ قریب آیا تو میرے آقا نے فرمایا میاں تم کون ہو؟ اس آنے والے ضعیف نے بڑی محبت سے بڑے ادب سے عرض کی سوھنا میں جن ہوں میرے آقا نے فرمایا جن صاحب ملاقات کر کے بڑی خوش ہوئی اچھا بتائیے آپ کی عمر کتنی ہوگی؟ عرض کی آقا جس دن شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا میں شیطان کے پاس کھڑا تھا لیکن تھا میں بچہ اب آپ ہی اندازہ فرمالیں میری کتنی عمر ہوگی؟ سرکار نے مسکرا کر فرمایا پھر تو ماشاء اللہ بڑی عمر ہے آپ کی عرض کی آقا واقعی سرکار میں نے آج تک نسل انسانی کے

Marfat.com

تمام افراد کو دیکھا ہے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا جب قابیل نے حضرت ہابیل کو قتل کیا میں نے دیکھا سرکار میں نے حضرت شیث علیہ السلام کو دیکھا حضرت نوح علیہ السلام کی زیارت کی حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلوے دیکھے یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کو دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جلال دیکھا عیسیٰ علیہ السلام کا زہد و کمال دیکھا لیکن آقا میں نے ہر نبی کو آپ کی شان اور عظمت بیان کرتے دیکھا آپ کے کمالات کا چرچا کرتے دیکھا آپ کے معجزات بیان کرتے دیکھا سوہنا میں ہر نبی سے آپ کی شان عظمت سن کر کہا کرتا تھا مولا کریم مجھے اتنی عمر عطا فرما مجھے اتنی زندگی اور حیات عطا فرما تا کہ تیرے مدنی ماہی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر سکوں تا کہ ان کے دربار میں حاضر ہو کر میں اپنی ساری خطاؤں کی معافی بھی مانگوں اور تیرے یار کے مقدّس ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر کے کلمہ پڑھ کر تیرے محبوب کا مرید بن سکوں۔ سبحان اللہ

سینے لاؤندا اے کیویں محبوب آکے
اہدی یاد دے در د سہیڑ کے ویکھ
منزل اتے پہنچاؤنا کم اوہدا
گڈی عشق محبت دی ریہڑ کے ویکھ
لگدا آس دی کھیتی نوں پھل ویکھیں
کھوہ اکھاں دا دوستا گیڑ کے ویکھ
مزہ ناصر جے چکھنا ای زندگی دا
کدی ذکر حضور دا چھیڑ کے ویکھ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی بات سن کر مسکرا پڑے اور فرمایا میرے ساتھ ملاقات کرنے کا اتنا شوق کیوں پیدا ہوا؟ جن کہنے لگا آقا میں سارے نبیوں

Marfat.com

سے سنتا آیا ہوں کہ آپ سارے نبیوں کے امام ہیں معراج کی رات ہو گی سارے نبی پیچھے ہونگے کملی والے آقا آپ سب سے آگے ہوں گے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو سارے مسلمان سارے مومن سارے ولی سارے قطب سارے ابدال سارے قلندر سارے غوث سارے نیک لوگ سارے نبی سارے رسول تیری طرف دیکھیں گے صرف مخلوق ہی نہیں بلکہ سوہنا خالق بھی پیار سے تجھے دیکھے گا جن نے کہا آقا میں تو ایک معمولی جن ہوں میں نے تو ساری دنیا دیکھی جن کو بھی دیکھا ہے تیرے نام کے نعرے مار رہا ہے کیونکہ

تیرے نام دے تذکرے فرشاں تے
تیرے حُسن دے چرچے عرشاں تے
کوئی تھاں نئیں ایسی جس تھاں تے
تیرے عشق دا سوہنیا شور نہیں

سبحان اللہ میرے اعلی حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

جن ہاتھ باندھ کر ادب سے کہنے لگا آقا میں اپنے مقدر پر نازاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی زیارت کروائی ہے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی بات سن کر مسکرا پڑے جن نے عرض کی آقا میری بات سن کر آپ مسکرا رہے ہیں کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں مسکرا اس لئے نہیں رہا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے مسکرا تو اس لئے رہا ہوں کہ اب اپنے حالات بتا رہا ہے میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے تیرے حالات پہلے ہی سے جانتا ہوں سبحان اللہ۔ میرے آقا جن کے حالات جانتے تھے۔ میاں جن تو ایک طرف پڑھو

Marfat.com

احادیث مبارکہ میرا نبی تو قیامت تک ہر ہر ذرّے کی خبر رکھتا ہے اور قیامت والے دن ہر ایمان دار کے ایمان کی اور اس کی نیکیوں کی گواہی دے گا ہر بے ایمان کو کفر کی اور انکی زندگی کے حالات بتائے گا یہ اس وقت ہی ہوگا جب سرکار پاک اپنے روضہ انور میں لیٹے لیٹے سب کے حالات جان رہے ہوں۔ جن نے عرض کی آقا اب یداللہ والے گورے گورے بے مثال ہاتھ آگے کیجئے اور مجھے کلمہ پڑھا کے اپنا مرید بنا لیجئے میرے آقا نے جن کی بیعت فرمائی اسے کلمہ پڑھا کے مسلمان فرمایا ادھر جن نے کلمہ پڑھا اُدھر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیرے صدقے اس جن کی ساری زندگی کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں سرکار بڑے خوش ہوئے جن بھی اپنی قسمت پر ناز کرنے لگا میرے آقا نے پھر جن کو اسلام کے ضروری ضروری مسائل بتائے اور قرآن مجید کی ایک سورۃ یاد کرائی تاکہ نماز میں کام آئے جن نے اسلام کے احکامات سیکھنے کے بعد عرض کی آقا میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کے لئے ایک قبلہ بھی بنایا ہے جس میں بندہ کھڑے ہو کر خشوع خضوع سے اللہ تعالیٰ کے پیار میں ڈوب کر عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ فرمایا: بالکل۔ جن نے عرض کی آقا زندگی کا کیا پتہ اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔ دل کی حسرتیں اللہ تعالیٰ نے ساری پوری فرما دی ہیں پتہ نہیں کس موڑ پر موت آجائے ذرا کرم فرمائیں مجھے وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت بھی کرا دیں تاکہ یہ بھی تڑپ ختم ہو جائے میرے آقا نے فرمایا: اچھا یہ بات ہے تو آؤ مکّہ شریف چلتے ہیں پکڑاؤ اپنا ہاتھ مجھے جن نے ہاتھ سرکار کے ہاتھوں میں دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابھی دو چار قدم ہی چلے تھے کہ جن سرکار کے قدموں میں گر پڑا قدم چومنے لگا چومتے چومتے موت آگئی سبحان اللہ وہ مرید کتنا خوش نصیب ہوگا جسے پیر کے قدموں میں موت آئی وہ امتی کتنا خوش

Marfat.com

نصیب ہوگا جسے کملی والے کے قدموں میں اللہ تعالیٰ موت عطا فرمائے۔

ملک الموت میں موت توں نہیں ڈر دا
جو کجھ کھیڈنا کھیڈ دا ڈھنگ جاویں
جیویں امر ہووے اوویں کریں یارا
بے شک رنگ اندر پاؤندا بھنگ جاویں
تے تینوں تیری پرواز دا واسطہ ای
اک میری مراد نوں رنگ جاویں
تے لے کے روح سردار دی اڑے جس دم
تے جاندا جاندا مدینے چوں لنگھ جاوی

مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ جن فوت ہوا تو غسل کفن کے بعد میرے آقا نے اس عاشق کا جنازہ خود پڑھایا اور اس کو قبر میں دفن کر دیا گیا۔ اس کو دفنانے کے بعد ہم مدینہ شریف آ گئے۔ چند دنوں کے بعد سرکار ہمارے پاس تشریف فرما تھے اپنے مواعظ حسنہ سے ہمیں مستفیض فرما رہے تھے کہ اچانک ایک عورت جو بہت ہی حسین و جمیل تھی اس کے حُسن کی مثال نہیں وہ سرکار کی خدمت میں آنے لگی میرے آقا نے فرمایا صحابہ عرض کی گئی جی آقا فرمایا یہ عورت دیکھ رہے ہو حضور دیکھ رہے ہیں فرمایا یہ عورت انسانوں میں سے نہیں ہے۔ سبحان اللہ قربان جاؤں نگاہ نبوّت پر ابھی عورتؑ سرکار کی بارگاہ میں آئی نہیں تعارف کرایا نہیں نام بتایا نہیں پر میرے آقا پہلے یہ فرما رہے ہیں یہ عورت انسانوں میں سے نہیں جب وہ عورت قریب آئی تو سرکار کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد سرکار کے سامنے ایسے دوزانو بیٹھ گئی جیسے بندہ نماز میں التحیات کے وقت بیٹھتا ہے۔ شکر کرو آجکل کے مولوی سرکار کی بارگاہ میں نہیں تھے نہیں تو انہوں نے اس بی بی پر شرک کا فتویٰ لگا دینا تھا کہ اے بی بی تو مشرک ہوگئی۔ کیوں ملا جی اس

Marfat.com

لئے کہ تو دوزانو نماز والی شکل میں سرکار کے آگے بیٹھ گئی ہے پر وہ وھابی نہیں تھے
صحابی تھے وہ بے ادب نہیں تھے با ادب تھے وہ صرف نام کے مسلمان نہیں تھے
بلکہ وہ سرکار کے سچّے غلام تھے انہوں نے کلمہ بھی پڑھا اور کلمے والے کا حق بھی ادا
کیا کلمہ بھی پڑھا کلمے والے کی تعظیم اور عزت کرنے کی حد کر دی حضرت سلطان
العارفین سخی سلطان باہو علیہ الرحمۃ نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا تے دل دا پڑھدا کوئی ھُو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیے ہلے زبان نہ کوئی ھُو
دل دا کلمہ یارو عاشق پڑھدے تے کی جانن یار گلوئی ھُو
ایہہ کلمہ مینوں پیر پڑھایا تے میں سدا سہاگن ہوئی ھُو

تو خیر وہ بی بی وہ مائی سرکار کو صلوٰۃ وسلام عرض کر کے بڑے ادب سے محبت
سے دوزانوں ہو کر بیٹھ گئی میرے آقا نے فرمایا بی بی تم کون ہو؟ اس نے نہایت
ہی ادب سے عرض کی آقا میں جنات میں سے ہوں فرمایا کیسے حاضر ہوئی عرض کی
آقا آپ کی قدم بوسی کے لئے آپ کے حسن کے جلوے دیکھنے کے لئے آئی
ہوں فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی آقا تیری باندی کو عارفہ کہتے ہیں فرمایا کیسے آ
ہوا صرف ملنے کے لئے یا اور کوئی کام ہے عرض کی آقا زیارت بھی کرنی تھی او
آپ کا کلمہ پڑھ کے آپ کی مریدنی بھی بننا ہے۔ اگر کرم فرماؤ تو میرے مقد
سنور جائیں گے میرے آقا بڑے ہی خوش ہوئے۔ فرمایا: بڑی ہی خوشی کی بات
ہے کہ آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا چاہتی ہو میرے آقا نے اسے کلمہ پڑھایا وہ کلمہ
پڑھ کے مسلمان ہو گئی میرے آقا نے فرمایا بی بی کس خاندان سے تعلق ہے عرض
کی آقا آپ کو یاد ہو گا آج سے چند دن پہلے ایک بزرگ جن آپ کی خدمت میں
حاضر ہوا تھا اور کلمہ پڑھ کر آپ کا غلام بنا تھا فرمایا ہاں ہاں بالکل یاد ہے عرض کی
آقا وہ میرے دادا ابو تھے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بی بی تیرے

Marfat.com

مسلمان ہونے پر ہمیں بڑی خوشی ہوئی پر یہ بتاؤ یہ مسلمان ہونے کا جذبہ کیسے پید اہوا ہے۔ مومن ہونے کا خیال کیسے آیا ہے وہ بی بی کہنے لگی حضور آج سے چند دن پہلے میں ہندوستان کے ملک کسی کام کے لئے گئی وہاں میں نے ایک باغ میں ایک گلاب کا پودا دیکھا جس پر گہرے سرخ رنگ کے پھول لگے ہوئے تھے بڑے حسین وجمیل تھے بڑے ہی پیارے تھے اس گلاب کے پودے کے ہر پھول کی ہر پتی پر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے لکھا ہوا تھا مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلِیَّ الْمُرْتَضٰی آقا میں اس پودے کو دیکھنے لگی کہ اچانک ایک ٹھنڈا ہوا کا جھونکا آیا میں نے کیا سنا گلاب کے ہر پھول کی پتی سے درود وسلام کی آواز آنے لگی ہر ہر پتہ آپ کی ذات پر درود وسلام پڑھتا تھا سبحان اللہ پتہ چلا گلاب کے پھول بھی میرے آقا کی ذات پر درود وسلام پڑھتے ہیں کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو نہ آپ پر درود پڑھتے ہیں اور نہ ہی لوگوں کو پڑھنے دیتے ہیں اگر کوئی اذان اور نماز کے بعد پڑھے تو فوراً اس پر شرک وبدعت کے فتوے لگ جاتے ہیں پر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ

آسجنا نوں راضی کر لئے تے کی زندگی دا اعتبار اے
نام اوہدے نوں ورد بنا لئے تے جیہڑا عاصیاں دا غم خوار اے
اوہ سوہنا ہر سوہنے نالوں تے نالے دو جگ دا سردار اے
اوہ دلدار نیازی سا ڈا تے جیہڑا پاک خدا دا یار اے

وہ بی بی کہنے لگی سرکار میں نے ہر پتّی سے آپ پر درود وسلام کی آواز سنی میں سمجھ گئی میں جان گئی میں پہچان گئی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے ہر چیز آپ سے پیار کرتی ہے میں نے سوچا جب کملی والے پھولوں کی پتیاں درود وسلام پڑھیں اگر میں اس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ پڑھ کے اسلام قبول نہ کروں تو مجھ سے بڑھ کر کون بدنصیب

Marfat.com

ہو گا آقا میں اس وقت سے بے چین تھی کہ کب وہ وقت اللہ تعالیٰ لاتا ہے کہ میں آپ کے قدموں میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کر کے آپ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہووں۔ سرکار اس کی باتیں سن کر بڑے خوش ہوئے اس بی بی نے عرض کی آقا اگر اجازت دو میں اپنے ڈیرے پر چلی جاؤں سرکار نے ضروری مسائل کہہ کر اجازت دی فرمایا عارفہ کبھی کبھی چکر لگاتی رہنا عرض کی آقا آپ فکر نہ کریں میں اکثر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کروں گی اور آپ کی زیارت بھی کروں گی اور دین اسلام کے احکامات بھی سیکھ جایا کروں گی مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ بی بی اجازت لے کر غائب ہو گئی پھر کئی دنوں کے بعد سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی میرے آقا نے فرمایا عارفہ آج بڑے ہی دنوں کے بعد آئی ہو خیر تو تھی کوئی پریشانی یا الجھن تو نہیں تھی؟ عرض کی آقا میری بیٹی امید سے تھی اس کا خاوند باہر گیا ہوا تھا اس لئے مجبوراً مجھے اس کے پاس ٹھہرنا پڑا میرے آقا نے فرمایا سنا اب بیٹی کی طبیعت کیسی ہے؟ عرض کی آقا آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری بیٹی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے الحمد للہ بچہ اور زچہ دونوں بالکل خیریت سے ہیں۔ میں وہاں سے فارغ ہو کر سیدھا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں آقا جب میں بیٹی کے گھر سے فارغ ہو کر آپ کی خدمت میں آ رہی تھی میں نے بڑی عجیب بات دیکھی میرے آقا نے فرمایا وہ کیا عرض کی آقا جب میں واپس آ رہی تھی تو میرا گذر سمندر سے ہوا میں نے سمندر کے درمیان کیا دیکھا شیطان لعین تکیہ لگا کر الٹا لیٹا ہوا ہے اور آسمانوں کی طرف دیکھتا جاتا تھا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر رہا تھا اے خالق کائنات میں برا کمینہ ہوں بڑا نافرمان ہوں بڑا ہی خطا کار ہوں مولا واسطہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا مجھ پر کرم فرما مجھ پر رحم فرما عارفہ کہنے لگی حضور یہ کلمات سن کر میں شیطان کے پاس کھڑی ہو گئی میں نے کہا اے ابلیس تم ان

Marfat.com

لوگوں کو جانتے ہو جن کا وسیلہ جن کا صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دے رہے ہو شیطان نے کہا ہاں عارفہ میں ان مقدّس ہستیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں میں جب فرشتوں کے ساتھ مل کر عبادت کرتا تھا تو چوراسی ہزار سال فرشتوں میں رہا میں جب کبھی جنت کی سیر کرنے جاتا تو جنت کے ہر درخت کے ہر پتے پر محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا دیکھتا تھا اگرچہ شیطان ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہو کر نکل چکا ہوں لیکن پھر بھی نام محمد ﷺ کے ساتھ بڑی امیدیں وابستہ ہیں حضرات غور فرمائیں ساری دنیا کو محمد ﷺ کے وسیلے سے منع کرتا پھرتا ہے کہ لوگو وسیلہ مانگنا شرک ہے بدعت ہے لیکن خود بے ایمان سمندر میں لیٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پنجتن کا وسیلہ پیش کر رہا ہے کتنی دوغلی پالیسی ہے اسی طرح آجکل کئی مولوی ہیں جو کہتے ہیں کہ کوئی پیر فقیر نہیں کوئی حاجت روا نہیں کوئی مشکل کشا نہیں لیکن جب خود مشکل میں پھنس جاتے ہیں تو پھر یہی فتوے باز مولوی کبھی داتا علی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جاتے ہیں کبھی حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر، کبھی مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر، کبھی شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر، کبھی امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر، کبھی فرید الدّین رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر، کبھی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر جا کر ان کا وسیلہ پیش کرتے ہیں یا اللہ اپنے اس مقبول بندے کا واسطہ ہماری مشکل کشائی فرما بابا جی نگاہ کرم فرماؤ تا کہ مشکل آسان ہو جائے لیکن عوام کے سامنے کہتے ہیں کوئی پیر فقیر نہیں میرے پڑوس میں ایک مولوی ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے عداوت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے اس نے کئی لوگوں کی شادیاں دس محرم کو کرائی ہیں اللہ تعالیٰ کی شان دیکھو جس کی شادی بھی دس محرم کو ہوئی ہے کسی کی بھی اولاد نہیں یہ بے چارہ خود بھی بے اولاد ہے کہتا ہے۔ اگر میرا بیٹا ہوا تو میں نام یزید رکھوں گا لیکن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی دیکھئے ابھی تک بچہ رب نے دیا ہی نہیں کیوں نہیں دیا؟ ربّ العالمین ہی جانتے ہیں جہاں تک میرا خیال ہے تو وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا

Marfat.com

اس لئے نہیں دیا کہ اگلے یزید کو چودہ صدیاں بیت گئیں ہیں اس کا جھگڑا ختم نہیں ہوا یہ نیا دے دیا تو اور کوئی فساد نہ کر دے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فی الحال وہ دروازہ ہی بند کر دیا ہے نہ پیدا ہو نہ قوم خون خرابے میں پڑے تو خیر عارفہ نے عرض کی آقا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پنجتن کا وسیلہ پیش کر رہا تھا۔ میرے آقا نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا عارفہ کوئی شک نہیں کہ ان اسماء میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے پر برکت ان کے لئے ہے جو ان سے دل و جان سے پیار کرتا ہے۔

(جامع المعجزات ۸۴۸۰)

پتہ چلا پنجتن کے نام میں فائدہ اسے ملتا ہے جس کا عقیدہ ٹھیک ہو یعنی اصحاب کا بھی غلام اور آل کا بھی غلام ہو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو کیا عرض کیا تھا کہ حضور ان مقدّس ہستیوں کا نام یاد کر لو کبھی کام آئیں گے حضرت آدم علیہ السلام نے ان مقدّس ہستیوں کے نام زبانی یاد کر لئے پھر یہ نام کام آئے کہ نہ آئے؟ پڑھو کتابیں جب سیّدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے گندم کا دانہ کھانے کی وجہ سے جنت سے نکال کر زمین پر بھیجا تو آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تین سو سال تک رو رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگتے رہے لیکن وہاں سے جواب نہ آیا جب تین سو سال تک رونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے کرم نہ فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے السلام علیکم حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا وعلیکم السلام حضرت جبرئیل نے عرض کی حضور سناؤ کچھ کام بنا ہے تو بہ قبول ہوئی ہے اللہ تعالیٰ راضی ہوا ہے؟ فرمایا جبرئیل ابھی تو معاملہ وہی کا وہی ہے ابھی کرم نہیں ہوا ابھی تو بہ قبول نہیں ہوئی حضرت جبرئیل نے عرض کی حضور وہ نام یاد ہیں وہ الفاظ یاد ہیں جو جنت میں حفظ کیے تھے فرمایا بالکل یاد ہیں عرض کی حضور پھر انہیں ناموں کا وسیلہ کیوں نہیں پیش کرتے وہی ناموں کا واسطہ پیش کریں حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

نے اسی وقت پنجتن کے نام کا واسطہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا کہ یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّفَاطِمَةُ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اے خالق کائنات تجھے واسطہ سیّدنا محمد ﷺ کا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا' اِغْفِرْلِیْ مولا مجھے ان کا صدقہ بخش دے۔ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ میری توبہ قبول فرمالے سبحان اللہ سیّدنا آدم علیہ السلام کون ہیں ہمارے باپ ہیں ہمارے والد ہیں ہمارا باپ ہمارا والد تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پنجتن پاک کا واسطہ دیتا ہے لیکن بیٹے کتنے نالائق ہیں یہ شرک بدعت کے فتوے لگاتے جاتے ہیں الحمد للہ! ہم پنجتن کے ماننے والے اس کا وسیلہ پیش کرنے والے بیٹے ہیں۔ جب سیّدنا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پنجتن کا وسیلہ پیش کیا تو خالق کائنات نے آواز دی آدم جا ہم نے ان ناموں کے صدقے بخش دیا تیری توبہ قبول کر لی یَا آدَمُ لَوْسَاَلْتَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ ذُرِّیَّتِكَ لَغَفَرْتُ لَهُمْ اے آدم علیہ السلام ان ناموں کے صدقے سے وسیلے سے تم اپنی تمام اولاد کے لئے بخشش کی دعا کرتے تو میں ان کے صدقے تمام تیری اولاد کو بخش دیتا۔ سبحان اللہ

(نزہتہ المجالس جلد۲ ص۴۴۳ آل رسول جلد۲ ص۱۳۶،۱۳۴ معارج النبوت جلد۲ ص۳۱۳۰ نیز درمنثور جلد۱ کنزالعمال جلد۱ ص۲۳۴)

حضرات! پتہ چلا سیّدنا آدم علیہ السلام کی توبہ پنجتن پاک کے صدقے قبول ہوئی اگر سیّدنا آدم علیہ السلام پر پنجتن پاک کا صدقہ ہوسکتا ہے تو آج ہم بھی اس کا صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کریں تو انشااللہ ہمارا بھی بیڑا پار ہوسکتا ہے کیوں؟ اس لئے

جلوہ نورِ خدا عزّوجل ہیں مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت
مظہر بدر الدجیٰ ہیں مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت

Marfat.com

عاصیوں کو بخشوائیں گے یقیناً حشر کو
شافع روز جزا ہیں مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت

دعا ہے اللہ تعالیٰ بمقام شان اہل بیت سمجھ کر اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا وعظ مبارک

محبت صحابہ اور اہل بیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ

(الحجر:۴۷)

ترجمہ: اور ہم نے نکال لئے کینے جو ان کے سینوں میں تھے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے۔

تمام حضرات بلند آواز سے سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ سدرہ کے راہی اللہ تعالیٰ کے مقدّس ماہی سیّدنا مولانا محمد ﷺ پر محبت کے ساتھ پیار کے ساتھ جھوم جھوم کر درود وسلام کا نذرانہ پیش فرمائیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْہِ

حضرات جھجک محسوس نہ کریں سرکار کی ذات پر درود وسلام پڑھیں اور خلوص دل

Marfat.com

سے پڑھیں کیونکہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے خالق کائنات اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے دس درجے دنیا میں اور دس آخرت میں بلند فرما دیتا ہے۔ (تفسیر مظہری دلائل الخیرات مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۶) ایک اور مقام پر میرے آقا نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سب لوگوں میں سے وہ بندہ میرے زیادہ قریب ہوگا جو دنیا کی زندگی میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی شریف جلد ا صفحہ ۶۴ کنزالعمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹ سعادۃ الدارین ۶۰) حضرت علاّمہ امام شمس الدّین سخاوی القول البدیع میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔ جو بندہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتے اس بندے کے لئے رحمت اور بخشش کی دعائیں فرماتے ہیں۔ درود پاک پڑھنے سے انسان کے گناہ خود بخود معاف ہوتے رہتے ہیں۔ جو بندہ درود پڑھتا ہے تو وہ درود کے الفاظ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں درود پاک پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ وہ قیراط مدینے شریف کے احد پہاڑ کے برابر وزنی ہوتا ہے۔ احد پہاڑ آٹھ میل لمبا چار میل چوڑا ہے۔ جو بندہ درود پاک کو ہر وقت اپنا وظیفہ بنالے اس کے سارے دین و دنیا اور آخرت کے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے۔ درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ جاتا ہے درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی میرے آقا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور دیں گے اور شفاعت کر کے اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔ (آب کوثر صفحہ ۹۸) سبحان اللہ

حضرات! درود پاک کے کتنے دینی دنیاوی فوائد ہیں بڑا ہی بدنصیب ہے وہ

Marfat.com

انسان جوسرکار پر درود وسلام پڑھ کے یہ فوائد حاصل نہ کرے با آواز بلند پڑھئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک مقدس آیت کریمہ حصول برکت کی خاطر آپ حضرات کی خدمت میں تلاوت کی ہے انشا اللہ آج کی اس بابر کت محفل میں محبت صحابہ اور اہل بیت کے سلسلے میں چند گزارشات پیش کروں گا اور انشاء اللہ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ عرض کروں گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک میں کتنی محبت تھی کتنا پیار تھا اور آپس میں کیا تعلقات تھے دعا کرو اللہ تعالیٰ صدقہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس نعلین پاک کا فقیر کو حق بیان کرنے اور آپ کو حق سننے اور ہم سب کو ان حق باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عرب کی تاریخ:

حضرات! آپ عرب کی تاریخ پڑھ کر دیکھیں اسلام کی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے پوری دنیا میں ظلمت ہی ظلمت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا خاص کر عرب میں جہالت کا دور دورہ تھا انسانیت کی تذلیل ہو رہی تھی لوگ تکبر اور غرور کے پتلے تھے۔ ظلم کی آندھیاں چل رہی تھیں لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کے پجاری بن چکے تھے بندہ بندے کا دشمن تھا صدیوں سے دشمنی کی چکی میں پستے آ رہے تھے کوئی کسی کا لحاظ نہیں کرتا تھا بڑا چھوٹے پر شفقت نہیں کرتا تھا چھوٹا بڑے کا ادب نہیں کرتا تھا پوری دنیا میں کفر ہی کفر تھا اسلام کا نام ونشان نہیں تھا جب ہر طرف شیطان نے ڈیرے جما لئے تو خالق کائنات کو اپنے بندوں پر رحم آ گیا پیار آ گیا اس نے اپنے پیارے حبیب سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کو رحمت کا تاج پہنا کے ختم نبوّت کی پگڑی پہنا

Marfat.com

کے شفقت کی چادر اُڑھا کے عرب کی سرزمین میں مبعوث فرمایا پھر کیا ہوا میرے آقا نے نگاہ رحمت اٹھائی کرم کی نظر اٹھائی سرکار کی نگاہ پاک کے صدقے سے عرب کی زمین پر ایک برکت کا انقلاب آگیا رحمت کا انقلاب آگیا وہ زمین جہاں پہلے کفر ہی کفر تھا اب اسلام کی بہاریں آگئیں۔ جہاں حسد نفرت کے انگارے تھے وہاں الفت اور ایثار کے پھول کھلنے لگے جہاں فتنہ اور فساد کی آندھیاں چل رہی تھیں وہاں محبت اور پیار کی ہوائیں چلنے لگیں وہ لوگ جو پہلے غرور اور تکبر کے پیکر تھے وہ عاجزی اور انکساری کے مجسمے بن گئے جو ظالم تھے وہ عادل بن گئے جو بتوں کے پجاری تھے اللہ تعالیٰ کے پجاری بن گئے جو ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے ایسے بھائی کہ اگر ایک بھائی کو دکھ پہنچتا تو دوسرا تڑپ جاتا ایک کو کانٹا چبھتا تو دوسرے کو تکلیف ہوتی۔ میرے نبی ﷺ کے صحابہ میں اتنا پیار تھا اتنی محبت تھی اتنا پیار اتنی محبت آج سگے بھائیوں میں بھی نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کا آلِ نبی ﷺ کا پیار دیکھ کے محبت دیکھ کے خالق کائنات نے بھی انکی محبت کا تذکرہ قرآن مجید میں بیان فرمایا: مگر افسوس اور بے حد افسوس ہمارے مسلمانوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دن رات تحریر کے ذریعے تقریر کے ذریعے لوگوں کو یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک میں بڑی دشمنیاں تھیں بڑی عداوتیں تھی وہ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے حضرات یقین جانیئے۔ یہ سب باتیں من گھڑت ہیں یہ اسلام کے دشمنوں کے ایجاد کردہ قصے کہانیاں ہیں اگر میری باتوں پر یقین نہ آئے تو آیئے قرآن مجید کا مطالعہ کیجئے کون سا قرآن؟ جس میں کوئی شک نہیں کوئی کمی نہیں کوئی زیادتی نہیں کون سا قرآن؟ جو خالق کائنات کا کلام ہے جو رب ذوالجلال کا فرمان ہے۔ قرآن مجید کیا بتاتا ہے؟ صحابہ اور آلِ نبی ﷺ میں عداوت تھی یا محبت دشمنی تھی یا

Marfat.com

پیار؟ جو فیصلہ قرآن کر دے وہ ہر مومن کو ہر مسلمان کو مان لینا چاہئے خالق کائنات قرآن مجید کے پ ۴ آیت ۱۰۳ سورۃ آل عمران میں اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کو فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا لوگو اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو سب مل کر وَلَا تَفَرَّقُوْا اور جدا جدا نہ ہو جانا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور اے میرے محبوب کے صحابہ یاد کرو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو جو اس نے تم پر فرمائی۔ کب فرمائی؟ میرے رب العالمین فرماتے ہیں اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً جب تم سب آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے ایک دوسرے کے ویری تھے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے پھر ہوا کیا فرمایا: فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ خالق کائنات نے تمہارے دلوں میں تمہارے سینوں میں الفت اور محبت پیدا فرما دی۔ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا پھر تم بن گئے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے صدقے آپس میں بھائی بھائی وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ اور تم سب کھڑے تھے جہنم کے کنارے پر فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا بس اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے صدقے اپنی نعمت عظمیٰ کے صدقے تمہیں جہنم میں گرنے سے بچا لیا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیتیں تا کہ تم ہدایت پر ثابت قدم رہو۔

حضرات! ذرا توجہ فرماؤ خالق کائنات اس آیت کریمہ میں اپنے محبوب ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنی نعمت یاد دلا رہا ہے کون سی نعمت؟ فرمایا اے میرے یار کے غلامو! اے میرے محبوب کے صحابہ! اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار کر کے کلمہ پڑھنے والے مومنو! یاد کرو اللہ تعالیٰ نے تم پر کتنا کرم فرمایا ہے کتنی مہربانی فرمائی ہے کتنی شفقت فرمائی ہے کہ تم آپس میں لڑتے تھے، تمہاری آپس میں دشمنیاں تھیں، تم ایک دوسرے کو برداشت نہیں کر سکتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تم پر فضل فرمایا احسان فرمایا تمہیں یار کے صدقے آپس میں بھائی بھائی بنا دیا تم جہنم

Marfat.com

کے کنارے پر کھڑے تھے محبوب کے صدقے تمہیں جنت کا وارث بنا دیا۔ قرآن مجید کی اس آیۂ کریمہ سے پتہ چلا اللہ تعالیٰ نے یار کے صدقے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھائی بھائی بھی بنا دیا اور جہنم سے بھی بچا لیا۔ اب جو لوگ نعوذ باللہ سرکار کے صحابہ کے ایمان میں شک کریں یا انہیں کہیں کہ وہ آپس میں دشمن تھے تو وہ صحابہ پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ وہ براہ راست قرآن اسلام اور خالق کائنات کی ذات پر اعتراض کر رہا ہے کیونکہ قرآن کہے کہ یہ جنتی ہیں یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن ملنگ کہے ذاکر کہے نام نہاد محبانِ علی رضی اللہ عنہ کہیں کہ نہیں وہ آپس میں دشمن تھے (نعوذ باللہ) وہ ناری تھے۔ بتایئے؟ قرآن کی مانیں یا ذاکر کی مانیں؟ خالق کائنات کی مانیں یا نام نہاد محبان علی رضی اللہ عنہ کی مانیں؟

حضرات! ہمارا ایمان ہے کہ قرآن بھی سچا ہے اور بھیجنے والا میرا رب العالمین بھی سچا ہے ہم قرآن اور خالق کائنات کی بات کی تائید کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت پاک آپس میں ایک دوسرے کے پیارے تھے سبحان اللہ۔

حضرات! صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آلِ پاک کتنی خوش نصیب ہستیاں تھیں۔ جو دن رات صبح شام ہر وقت ہر لمحہ ہر ساعت سرکار کے جلووں میں گم رہتے تھے جنہیں ہر وقت سرکار کی زیارت نصیب ہوتی تھی آج ہم تڑپتے ہیں پھڑکتے ہیں کاش کبھی سرکار خواب میں ہی کرم فرما جائیں اور اپنا دیدار کرا جائیں۔

جے سوہنا میرے ویہڑے آوے تے میں صدقے ہو ہو جاواں
پلکاں نال بہاری دیواں تے نالے دل دی سیج سجاواں
خاک مقدّس قدم اوہدے دی تے میں چم چم سینے لاواں
اعظم سر قدماں تے رکھاں تے اکھاں پیراں ہیٹھ وچھاواں

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اور اہل بیت پاک کے

Marfat.com

پیار کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید پ ۱۰ سورۃ انفال آیت ۶۲ میں فرماتا ہے:
هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ۔ وہ رب العالمین جس نے تمہیں طاقت دی اپنی مدد کے ساتھ اور مسلمانوں کی مدد کے ساتھ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ۔اور اسی رب العالمین نے اُلفت پیدا فرمائی ان کے دلوں میں (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں) لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر آپ خرچ کرتے ظاہری دنیا کا سامان جو کچھ زمین میں ہے سارے کا سارا تو نہ الفت نہ پیار پیدا کر سکتے تھے ان کے دلوں میں وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ لیکن اللہ تعالیٰ نے محبت اور پیار پیدا فرما دیا ان کے درمیان بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی طرف توجّہ فرماؤ میرے پیارے رب العالمین فرماتے ہیں سجنا تیری آمد سے پہلے تیرے یہ غلام تیرے یہ صحابہ آپس میں ایک دوسرے کے اس قدر جانی دشمن تھے اگر آپ کائنات کی ساری دولت ان کے دلوں کو جوڑنے کے لئے خرچ کر دیتے دنیا کی ساری پونجی ان کے پیار کے لئے ان میں تقسیم فرما دیتے تو یہ پھر بھی دشمن کے دشمن رہتے یہ پھر بھی آپس میں لڑتے رہتے ان کے دلوں میں پھر بھی عدوات ختم نہ ہوتی میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ میرا کرم ہے. یہ میری مہربانی ہے اور تیرا صدقہ ہے تیرا کمال ہے کہ ان کے دل سے ساریاں دشمنیاں ساری عداوتیں سارے جھگڑے ختم ہوگئے یہ آپس میں بھائی بھائی ہو گئے ایسے بھائی بنے ایسے ان کے دل آپس میں جڑے ہیں اب قیامت آسکتی ہے پر سجنا ان کے دلوں میں دشمنیاں اور عداوتیں، پیدا نہیں ہوسکتیں

بد خلق تھے جو وہ نیک ہوئے
لڑتے تھے ہمیشہ وہ ایک ہوئے

Marfat.com

جھگڑے تو نے آکر مٹا دیئے
تیری فہم و ز کا کیا کہنا۔

میرے دوستو! سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پاک کا مطالعہ کر کے دیکھو جو بھی میرے نبی ﷺ کے دروازے پر آیا وہ خالی جھولی نہیں گیا وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی طلب کے مطابق سرکار سے لے کر گیا بھکاری آیا تو دین و دنیا کا تاجدار بن گیا' ذرّہ تھا تو آفتاب بن گیا' ادنیٰ تھا اعلیٰ بن گیا' پتھر تھا تو لعل بن گیا' کانٹا تھا تو پھول بن گیا' برا تھا تو اچھا بن گیا' شقی تھا تو سعید بن گیا' ناپاک تھا تو پاک بن گیا' رہزن تھا رہبر بن گیا' جہنمی تھا تو جنتی بن گیا قطرہ تھا تو دریا بن گیا کالا تھا تو رشک قمر بن گیا غلام تھا تو آقا بن گیا مقتدی تھا تو امام بن گیا' ابوبکر آیا تو صدیق رضی اللہ عنہ بن گیا' عمر رضی اللہ عنہ آیا تو فاروق بن گیا' عثمان رضی اللہ عنہ آیا تو ذوالنورین بن گیا' علی رضی اللہ عنہ آیا تو شیر خدا بن گیا' حبشی رضی اللہ عنہ آیا تو قریشیوں کا سردار بن گیا' فقیر آیا تو غنی بن گیا' اعرابی آیا تو صحابی بن گیا۔

تو نے قطروں کو دیکھا گوہر کر دیا
تو نے ذرّوں کو دیکھا تو زر کر دیا
تو نے حبشی کو رشکِ قمر کر دیا
اُلٹا سورج پھرانا تیرا کام ہے

پتہ چلا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے یار کے صدقے سے یار کی نگاہ کرم سے محبت پیدا فرمائی ہے پیار پیدا فرمایا ہے الفت پیدا فرمائی ہے ان کے دل بالکل صاف تھے ان کے دلوں میں آپس کی کوئی عداوت نہیں تھی کوئی دشمنی نہیں تھی کوئی لڑائی جھگڑا والی بات نہیں تھی۔ اگر کہیں کہ ان کے سینوں میں دشمنیاں تھیں تو قرآن پر حرف آتا ہے قرآن کی بات غلط ہوتی ہے حالانکہ کائنات کی ہر بات غلط ہوتی سکتی ہے پر میرے رب العالمین

Marfat.com

کی بات غلط نہیں ہوسکتی خالق کائنات فرماتا ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ یہ وہ شان والی بلند مقام والی کتاب ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں۔

حضرات! شک کیسے ہوسکتا ہے قرآن بھیجنے والا رب العالمین بھی شک سے پاک' لانے والا جبرئیل بھی شک سے پاک جو کتاب آرہی ہے وہ بھی شک سے پاک جس مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اقدس نازل ہوئی وہ بھی ہر قسم کے شک سے پاک جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آگے قرآن پہنچایا وہ بھی شک سے پاک' پھر کتاب کیوں نہ ہو شک سے پاک۔

حضرات! بعض لوگ عام مسلمانوں کو صراط مستقیم سے مسلک حق اہلسنّت سے ہٹانے کے لئے یہ اعتراض کرتے ہیں یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے پھر اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لڑائی ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی آپس میں جنگ ہوئی جن میں تقریباً پچاس ہزار مسلمان فریقین اور دونوں پارٹیوں کے لوگ مارے گئے۔ تم کہتے ہو محبت تھی الفت تھی اچھی الفت اور محبت تھی؟

حضرات! لڑائی کی جنگ کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت دین میں اختلاف کی وجہ سے۔ نمبر۲: ذاتی عداوت کی۔ نمبر۳: اختلاف رائے یا غلط فہمی کی وجہ سے۔ بلکہ ان کی لڑائیاں اختلاف رائے کی وجہ سے یا غلط فہمی کی وجہ سے تھیں۔ یہ لڑائی یہ جنگ محبت اور الفت کے خلاف نہیں۔ قرآن پڑھ کے دیکھ سیّدنا یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا سلوک کیا یہ سارے مسلمان جانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود نہ یوسف علیہ السلام کے بھائی کافر ہوئے نہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا دشمن ہوئی۔ یہ عمل اختلاف رائے اور غلط فہمی پر مبنی تھے اسی لئے

Marfat.com

خالق کائنات نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا تو ان میں صلح کراؤ۔ (تفسیر نعیمی پ۱۰ صفحہ ۸۵۸۴)

حضرات گرامی! پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں بھائی بھائی تھے آپس میں جو عداوت تھی اللہ تعالیٰ نے یار کے صدقے ہمیشہ کے لئے دور فرما دی خالق کائنات نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیار کا تذکرہ کرتے ہوئے تیسرے مقام پر فرمایا وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۔ (پ۱۴) اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب نکال دیئے ہیں میرے محبوب کے تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں اور قیامت والے دن جنت کے نورانی تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے سبحان اللہ۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے بیمار کربلا حضرت سیّدنا علی المعروف سیّد سجاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ سیّدنا ابوبکر صدیق، سیّد فاروق اعظم، سیّدنا عثمان غنی، سیّدنا مولا علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں نازل فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ نے یار کے پیارے خلفاء راشدین کے سینوں کو ہر قسم کے کینوں سے پاک فرما کر بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ حضرات! جن کے سینوں کو میرا پیارا رب العالمین صاف فرمائے وہاں حسد، عداوت، لڑائی جھگڑا کیسے آسکتا ہے۔

(تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۰۱ تفسیر روح المعانی جلد ۱۲ صفحہ ۵۸ صواعق محرقہ ۶۵ نورانی مواعظ جلد ۵ صفحہ ۳۱)

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب مولا علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے تو سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں بزرگوں کو بیعت کی دعوت دی تو سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا علی رضی اللہ عنہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر ہیں خلفاء راشدین کے مشیر ہیں آپ کے ایمان تقویٰ پرہیزگاری میں کسی کو شک نہیں آپ ہی امارت کے لائق

Marfat.com

ہیں لیکن لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں نے آپ کی فوج میں پناہ لے لی ہے آپ براہ کرم پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے بدلہ لیں پھر ہم آپ کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ حضرات بالکل بجا فرما رہے ہیں ہونا بھی یہی چاہیے لیکن جب تک ملزم نامزد نہ ہو جائیں ملزم اقرار نہ کر لیں ان کو سزا کیسے دی جا سکتی ہے۔ بس یہاں سے دونوں فریقین کا اختلاف شروع ہوا ایک طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ دوسری طرف حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر اسی غلط فہمی کی وجہ سے جنگیں ہوئیں لڑائیاں ہوئیں۔ حضرت سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ جب یہی آیت پڑھتے وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ تو رو پڑتے آپ کے غلام عرض کرتے حضور روتے کیوں ہو؟ فرماتے: لوگو مجھے امید ہے مجھے یقین ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسی آیت کے مصداق ہیں یہ آیت ہماری ترجمانی کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی برکت سے ہمارے دلوں میں سے ہمارے سینوں میں سے جو عداوتیں تھیں جو حسد تھا جو کینہ تھا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہمارے سینے صاف فرما دیئے ہیں ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(تفسیر کنزالایمان صفحہ ۳۱۶ تفسیر ضیاء القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۲۳)

اٹل فیصلہ:

حضرات خالق کائنات نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت پیار' اخوت' شفقت کا اٹل فیصلہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ جان عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اور وہ سعادت مند وہ لوگ جو آپ کے ساتھی ہیں اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ وہ کافروں بے ایمانوں منکروں منافقوں پر بڑے ہی سخت ہیں رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ اور آپس میں بڑے ہی شیر و شکر ہیں بڑے رحیم شفیق ہے آپس میں ایک

Marfat.com

دوسرے پر جان نچھاور کرنے والے ہیں تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا اے دیکھنے والے تو دیکھتا ہے انہیں کبھی رکوع کرتے ہوئے کبھی سجدہ کرتے ہوئے۔

میرے دوستو !توجّہ فرماؤ میرے پیارے رب العالمین نے اس آیت کریمہ میں اپنے یار کے صحابہ کی چند صفات کا ذکر خیر فرمایا پہلی صفت یہ کہ ان کو میرے یار کی غلامی نصیب ہوئی یار کی سنگت مل گئی یار کی محبت مل گئی جن کے صدقے سے وہ سارے مسلمانوں کے پیشوا بن گئے دوسری صفت یہ فرمائی کہ میرے یار کی سنگت میں رہنے والے میرے یار کا کلمہ پڑھنے والے جب کافروں کے مقابلے میں آتے ہیں بے ایمانوں کے سامنے آتے ہیں تو پہاڑ سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ سکتا ہے پر یار کے غلام دشمن کے سامنے سے نہیں ہل سکتے تیسری صفت یہ ہے کہ آپس میں جب ملتے ہیں تو بڑی محبت سے بڑے پیار سے بڑی شفقت سے حضرات یہ فیصلہ کسی انسان کا نہیں میرے پیارے رب العالمین کا ہے میرے خالق کائنات فرماتے ہیں وہ بڑے رحیم ہیں میاں جن کے سینوں میں جن کے دلوں میں میرا ربّ العالمین پیار پیدا فرمائے ان کے سینوں میں کبھی بغض نہیں آسکتا کبھی کینہ نہیں آسکتا کبھی عداوت نہیں آسکتی کبھی دشمنی نہیں آسکتی اگر کہوں کہ نہیں جی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت کے درمیان دشمنیاں تھیں لڑائیاں تھیں تو قرآن کی صداقت پر حرف آئے گا اللہ تعالیٰ کے قرآن پر داغ لگ جائے گا رب کائنات کی بات پر حرف آجائے گا لوگ کہتے ہیں کہ فلاں تاریخ میں فلاں روایت میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان عداوت تھی حضرات ہم ایسی روایات کو ہر ایسی تاریخ کو ردی کی ٹوکری میں ڈالتے ہیں جس روایت سے جس تاریخ سے قرآن کی صداقت پر حرف آتا ہو ایسی تاریخ کو نہیں مانتے وہ روایت وہ تاریخ کسی دشمن انسان کی گھڑی ہوئی ہوگی کسی منکر صحابہ کی تاریخ ہوگی ہم

Marfat.com

تاریخ دیکھیں یا خالق کائنات کا قرآن پڑھیں میرے رب العالمین نے فرمایا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا (پ۵ سورۃ نساء آیت ۸۷) اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچّی ہوسکتی ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلاً (پ۵ نساء آیت ۱۲۲)

کون زیادہ سچّا ہے اللہ تعالیٰ سے بات کرنے میں' سرکار کے سارے صحابہ اور سرکار کی ساری اہل بیت آپس میں سگے بھائیوں سے زیادہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے پیار کرتے تھے چاہے وہ مہاجر ہوں یا انصاری صحابہ وہ مکی ہوں یا مدنی وہ قریشی ہوں یا غیر قریشی چوتھی صفت کون سی فرمائی کہ اے لوگو! اے دنیا والو! میرے یار کے صحابہ کو جب بھی دیکھو گے تو وہ بیکار نہیں بیٹھے ہوں گے یا وہ دیدار یار میں مست ہوں گے یا عبادت خدا عزّ وجل میں مصروف ہوں گے ان کا ایک ایک لمحہ ایک ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرتی ہے۔ سبحان اللہ- مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا حضور اگر آپ کو تلاش کرنا ہو تو کہاں تلاش کریں حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج ولیوں کے سلطان مسکرا پڑے فرمایا میرے ملنے کے دو پتے ہیں حضور وہ کونسے فرمایا اگر دن کو ملنا ہو تو علی میدان کارزار میں ہوگا رات کو ملنا ہو تو علی مسجد کے محراب میں ہوگا اللہ غنی مولا علی رضی اللہ عنہ کہاں رہتے تھے یا میدان جہاد میں یا محراب میں حضرات مولا علی رضی اللہ عنہ پیدا بھی اللہ کے گھر میں ہوئے شہید بھی اللہ کے گھر میں ہوئے پیدا ہوئے تو زبّ ربّ کرتے ہوئے شہید ہوئے تو نماز پڑھتے ہوئے پھر بیٹا حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں نیزے اور خنجر کے نیچے سجدہ کیوں نہ کرتا

جے کر بابجھ نمازاں ملدی بخشش تے اولیائی
پیر حسین رضی اللہ عنہ نے کیوں وچہ سجدے گردن سی کٹوائی
جے کر بابجھ نماز سلاماں تے ہو جاندا چھٹکارا
تے پیر حسین رضی اللہ عنہ نے کیوں وچہ کربل تے ساتھ کوہایا سارا

Marfat.com

اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے ملنگ کہاں رہتے ہیں یا امام باڑوں میں یا بوٹی والی دوری میں۔ علی رضی اللہ عنہ کی تہجد کبھی قضا نہیں ہوئی ملنگ نے کبھی جمعہ بھی نہیں پڑھا کہتے ہیں جانے یا علی رضی اللہ عنہ۔

ڈٹھا وکھرا رواج نہ کوئی روزہ نہ نماز
کہندے فیصلے ملنگاں دے مکانے یا علی رضی اللہ عنہ
ہتھیں مل کے مکالا ' پی کے بھنگ دا پیالہ
جدوں پچھیئے تے کہندے نے کہ جانے یا علی رضی اللہ عنہ

میرے دوستو! پتہ چلا سرکار کے سارے صحابہ آپس میں مہربان تھے شیر وشکر تھے آپس میں رحیم وکریم تھے ان میں کوئی لڑائی کوئی بغض نہیں تھا حضرت علامہ ابوالحیان محمد بن یوسف اندلسی اور حضرت علامہ آلوسی اس آیۂ کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وَقَالَ الْجَمْهُوْرُ جَمِيْعِ اَصْحَابِهٖ تمام علماء اکثر علما فرماتے ہیں کہ اس آیۂ کریمہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد ہیں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں پیار ہی پیار تھا۔ تفسیر بحرالمحیط۔ تفسیر روح المعانی۔ یہی آیۂ کریمہ جب تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان پیار تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان کتنا پیار ہوگا' کتنی محبت ہوگی' کتنا تعلق اور واسطہ ہوگا۔ قرآن مجید سننے کے بعد آیئے سیرت صحابہ کا مطالعہ کیجئے خلفاء راشدین کی حیات طیبہ کا باب کھولئے آپ کو پتہ چلے گا کہ ان پاک لوگوں میں کتنی محبت اور کتنا پیار تھا۔

محبت صدیق رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ:

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کا ٹائم حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر سے

Marfat.com

نکلے تا کہ سرکار کی زیارت کروں سرکار کے جلوے دیکھوں سرکار کی سنگت میں یہ وقت گزاروں۔ حضرات! سرکار کے صحابہ کتنے خوش نصیب تھے جب چاہتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار کر لیتے کوئی پابندی نہیں کوئی رکاوٹ نہیں کوئی ویزے کی ضرورت نہیں کوئی پاسپورٹ کی ضرورت نہیں ہم سرکار کے در پر جاتے ہیں لاکھوں خرچ کر کے ویزے لے کے پاسپورٹ لے کے لیکن پھر بھی سرکار کے مزار کی دیواریں نظر آتی ہیں پر صدقے جاؤں صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر' عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ پر' جابر رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ پر' سرکار کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ پر وہ ٹکٹ بھی نہیں بھرتے بغیر ٹکٹ کے بغیر پیسے کے دیوار ہی نہیں بلکہ سرکار کے دیدار کی بہاریں دیکھتے تھے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ وقت دکھائے کہ سرکار کے جلوے دیکھ لیں

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

خیر تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکار کے جلوے دیکھنے کے لئے سرکار کے دیدار کے مزے لینے کے لئے گھر سے نکلے سرکار کے آستانے کی طرف چل پڑے جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در پاک کے قریب پہنچے تو دوسری طرف سے اتفاق سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا نبیؐ کے ویر سنیوں کے پیر سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر پیار سے محبت سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو سلام فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بڑی ہی محبت سے سلام کا جواب دیا اب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ اتنی گرمی میں اتنی دھوپ میں کدھر جا رہے ہو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی گھر میں اکیلا بیٹھا تھا فارغ تھا سوچا کیوں نہ سرکار کے جلوے کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لوں بس یہ نیت کر کے گھر سے نکلا تھا آگے آپ کی

Marfat.com

زیارت ہوگئی اب مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے یار غار مصطفیٰ ﷺ آپ کہاں تشریف لے جارہے ہیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی جدھر آپ جارہے ہیں میرا بھی وہی ارادہ ہے میں بھی سرکار کی دید کے مزے لوٹنے جارہا تھا چلو اچھا ہوا دونوں مل کر جائیں گے اللہ تعالیٰ کا ماہی خوش ہو جائے گا ہم پر کرم ہو جائے گا۔ دونوں سرکار کے وزیر چل پڑے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پیار بھری گفتگو کرتے کرتے سرکار کا آستانہ عالیہ قریب آگیا سوہنے نبی ﷺ کا ڈیرا قریب آگیا مختار کائنات کا دربار نزدیک آگیا جب دروازے کے قریب پہنچے تو دروازہ بند سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور آگے قدم بڑھایئے دروازے پر دستک دیجئے تاکہ سرکار دروازہ کھولیں ہم زیارت کریں دل کی پیاس بجھائیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قدم روک لئے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ دروازہ میں نہیں کھٹکھٹاتا آپ کھٹکھٹائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں آپ سے آگے کیسے بڑھ سکتا ہوں حالانکہ مقام شان مرتبہ آپ کا مجھ سے زیادہ ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیسے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں نے ایک دن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا تھا سرکار فرمارہے تھے لوگو میرے بعد دنیا میں اگر کوئی افضل ترین انسان ہے تو وہ میرا یار غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے نبیوں کے بعد سب سے اونچا مقام میرے صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اتنی عظمتوں والے شاناں والے بزرگ سے آگے میں کیسے ہو سکتا ہوں؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر مسکرا پڑے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے لیکن میں نے بھی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا میرے آقا فرمارہے تھے لوگو میں نے علی کے نکاح میں وہ اپنی لخت جگر دی ہے جو سیّدۃ النساء ہے جو ساری عورتوں کی سلطان ہے۔ جنتی عورتوں کی ملکہ ہے۔ لہٰذا سجنا شان تو آپ کی زیادہ ہوئی؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا مسکرا پڑے

Marfat.com

فرمایا بھائی جی آپ نے بالکل صحیح فرمایا لیکن میں نے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا میرے آقا فرما رہے تھے لوگو جو بندہ میرے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیارا سینہ پیاری چھاتی دیکھنا چاہتا ہے وہ میرے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ کے سینے اور چھاتی کو دیکھ لے۔ سبحنا بتا مقام کس کا زیادہ ہوا؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ ایک دن میرے آقا نے فرمایا لوگو جو بندہ حضرت آدم علیہ السلام کی بزرگی دیکھنا چاہے یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کو دیکھنا چاہے موسیٰ علیہ السلام کی عبادت دیکھنا چاہے عیسیٰ علیہ السلام کا تقویٰ اور پرہیزگاری دیکھنا چاہے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاق عظیم دیکھنا چاہے وہ میرے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ سبحنا بتا مقام کس کا زیادہ ہوا؟ مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی ابوبکر بالکل سچ فرما رہے ہو لیکن میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اللہ تعالیٰ کے مقدّس حبیب نے فرمایا لوگو قیامت کا دن ہوگا ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگی سب حسرت اور شرمندگی کی وجہ سے سر جھکا کر کھڑے ہوں گے سوائے نبیوں کے ہر بندہ پریشان ہوگا خالق کائنات آواز مارے گا اے ابوبکر وہ سامنے دیکھ جنت کے دروازے کھل چکے ہیں اے ابوبکر خود بھی جنت میں چلا جا اور اپنے چاہنے والوں کو بھی جنت میں لے جا۔ سبحان اللہ۔ سبحنا بتا مقام تیرا زیادہ ہے کہ نہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی بالکل صحیح فرما رہے ہو لیکن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا لوگو جب قیامت کا دن ہوگا تو میرا علی اور اس کی اولاد جنتی اونٹوں پر سوار ہو کر جب جنت میں چلے گی تو ایسے لگے گا کہ کوئی نبی آرہا ہے لوگ سوال کریں گے اے رب کائنات یہ کس نبی کی سواری آگے آگے چل رہی ہے تو خالق کائنات فرمائے گا لوگو یہ نبی نہیں بلکہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ویر علی رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو لے کر جنت میں آرہا ہے سبحنا بتا مقام کس کا بلند ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا مسکرا پڑے فرمایا بھائی جی بالکل سچ کہتے لیکن میں نے خود

Marfat.com

سرکار سے سنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے تھے لوگو قیامت کے دن جنت کا رضوان جنت کا نگہبان فرشتہ جنت اور جہنم کی چابیاں لائے گا اور آ کر کہے گا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے وہ تمہیں سلام پیش فرما رہا ہے اور اس نے یہ جنت اور جہنم کی چابیاں بھی تجھے عطا فرمائی ہیں تا کہ جس کو تو چاہے جنت عطا کرتا جا جسے چاہے جہنم میں بھیجتا جا تجھے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں سجنا بتا مقام کس کا زیادہ ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسکرا کر فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ سچ فرما رہے ہو لیکن میں نے خود سرکار سے سنا سرکار فرما رہے تھے لوگو جب قیامت کا دن ہوگا جنتی جنت میں چلے جائیں گے جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنت میں جاؤں گا تو دائیں طرف میرا محل ہوگا بائیں طرف میرے دادا ابراہیم علیہ السلام کا محل ہوگا ہمارے درمیان میرے ویر علی رضی اللہ عنہ کا محل ہوگا سجنا بتا شان کس کی زیادہ ہوئی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی سچ فرماتے ہو لیکن ایک دن میرے آقا نے فرمایا لوگو اگر ایک پلڑے میں نبیوں کے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا ایمان رکھ دیا جائے دوسرے پلڑے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان رکھ دیا جائے تو پلڑا وہی بھاری ہوگا جس پلڑے میں میرے صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ہوگا سجنا بتا مقام کس کا زیادہ ہوا؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی بالکل صحیح فرماتے ہو لیکن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دن فرمایا تھا لوگو میرا ویر علی رضی اللہ عنہ وہ شان والا ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر یتیموں مسکینوں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ میرے علی رضی اللہ عنہ کی شان میں قرآن کی آیتیں نازل فرماتا ہے سجنا بتا شان مقام کس کا زیادہ ہے؟

حضرات! یہ دونوں نبی پاک کے دیوانے سرکار کا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے بلکہ ایک دوسرے کی عزت عظمت شان بیان فرما رہے ہیں ایک دوسرے کے مرتبے گن رہے ہیں۔ صاحب انصاف ہو ایمان سے بتانا کیا کبھی دو دشمن بھی اس طرح

Marfat.com

ایک دوسرے کے اوصاف بیان کرتے ہیں؟ کیا دو ویری بھی ایک دوسرے کی عزت وعظمت اور شان کے قصیدے پڑھتے ہیں؟ کیا ایک مخالف بھی دوسرے مخالف کے اس طرح کے حسین اوصاف بیان کرتا ہے؟ نہیں کہہ دیجئے ہرگز نہیں ایسا پیار ایسی محبت دو سگے بھائیوں میں بھی نہیں پائی جاتی جیسے اور جتنا پیار سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ میں موجود تھا ادھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ دروازہ نبوّت کے سامنے آپس میں گفتگو کر رہے ہیں ادھر خالق کائنات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاروں کی باتیں سنیں تو قدرت مسکرا پڑی۔ فرمایا: جبرئیل۔ عرض کی جی ربّ جلیل۔ فرمایا: میرے یار کے غلاموں کی پیار بھری باتیں سن رہے ہو؟ عرض کی مولا سن رہا ہوں فرمایا کتنا پیار ہے میرے محبوب کے صحابہ کے درمیان کتنی محبت ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیروں کے درمیان عرض کی مولا کریم بڑی محبت ہے بڑا پیار ہے۔ خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل یہ ان کا کمال نہیں ہے سب صدقہ ہے میرے محبوب کی نگاہ کمال کا جس کے صدقے سے ان کے دلوں میں میں نے محبت عزت وعظمت کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔

جس طرف چشم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے ہو گئے
جتنے ذرے سامنے آئے سب ستارے ہوگئے

اب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کو دروازہ کھلوانے کے لئے کہتے ہیں لیکن کوئی بھی ان میں سے آگے بڑھ کر دروازہ نبوّت پر دستک نہیں دیتا خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے ادب واحترام کی وجہ سے ایک دوسرے سے آگے نہیں بڑھیں گے جا تو یار کی بارگاہ میں چلا جا اور جا کر عرض کر سوہنا آپ خود اٹھیں اور دروازہ کھول کر یاروں کو سینے سے لگا کر ان کو ان کی شان سے آگاہ فرمائیں سبحان اللہ سیّدنا جبرئیل علیہ السلام کا شانہ نبوّت پر اجازت لے کر حاضر

Marfat.com

ہوئے ادب سے محبت سے صلاۃ وسلام کی لڑیاں نچھاور کیں درودو سلام کے گجرے پیش کئے پھر عرض کی آقا ساری آسمانی مخلوق آپ کی خدمت پاک میں سلام عرض کر رہی ہے میرے آقا نے سن کر مسرت کا اظہار فرمایا پھر فرمایا جبرئیل آج کیسے آنا ہوا؟ عرض کی آقا آپ کے دو یار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے کاشانہ نبوّت کے سامنے کھڑے ہو کر محبت سے پیار سے گفتگو کر رہے ہیں ان کی یہ محبت بھری گفتگو آسمانوں کے فرشتے آسمانوں پر بیٹھ کر سن رہے ہیں۔

حضرات! اگر فرشتے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی باتیں آسمانون پر بیٹھ کر سن سکتے ہیں تو کیا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آستانہ عالیہ میں بیٹھ کر نہیں سن سکتے؟ بتایئے؟ بولئے؟ اگر نہیں سن سکتے تو پتہ چلا کہ فرشتوں کی سماعت سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہوئی حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری کائنات کے نبی ہیں ساری کائنات کے رسول ہیں ساری مخلوق میرے رسول کے امتی ہے جن، انسان، فرشتے، حور وملک، عرشی، فرشی، خاکی، نوری، سب سرکار کے اُمتی ہیں۔ جب سرکار کے امتیوں کی سماعت کا یہ عالم ہے تو امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سماعت کا کیا عالم کیا ہوگا قرآن مجید پ ۱۹ آیت ۱۸ کا مطالعہ کر کے دیکھو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سن لی یہ سلیمان علیہ السلام معراج کی رات تیرے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے میاں جب مقتدیوں کی سماعت کا یہ عالم ہے تو محبوب خدا عزّ وجل کی سماعت کا کیا ہوگا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن ہم سرکار کی بارگاہ میں حاضر تھے اچانک سرکار نے اپنا چہرۂ انور اوپر اٹھایا اور ہمیں مخاطب کر کے فرمایا صحابہ عرض کی گئی جی آقا فرمایا جو میں سن رہا ہوں کیا تم سن رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا آپ کے قدموں پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں ہم کچھ بھی نہیں سن رہے

Marfat.com

میرے آقا نے فرمایا اَسْمَعُ اَطِیطَ السَّمَآءِ میں تو مدینے بیٹھے بیٹھے ساتوں آسمانوں کی آوازیں سن رہا ہوں۔ (مواھب لدنیہ شرح زرقانی جلد۴ صفحہ۹۰)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ہمیں تو کچھ سنائی نہیں دیتا تو میرے آقا نے فرمایا اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ میرے غلامو! جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سن سکتے۔ (مشکوٰۃ شریف ۲۵۷ مواہب لدنیہ زرقانی جلد۴ صفحہ۸۹ المستدرک جلد۲ صفحہ۵۱۰ ترمذی شریف جلد۲ صفحہ۵۷ دلائل النبوّت جلد۲ صفحہ ۴۲۲ ابن ماجہ شریف)

میرے امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
ہم یہاں سے پکاریں وہاں وہ سنیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت پر لاکھوں سلام

محترم سامعین کرام! پتہ چلا میرے آقا اللہ تعالیٰ کی عطا سے دور نزدیک والوں کی آوازیں سنتے بھی ہیں اور نگاہ رحمت سے دیکھتے بھی ہیں اچھا سوال پیدا ہوگا اگر سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی آوازیں سن رہے تھے اور دیکھ رہے تھے تو پھر اٹھ کر خود بخود دروازہ کیوں نہ کھولا جبرئیل نے آکر کیوں عرض کیا؟

حضرات! سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تیری طرح اور میری طرح کے عام انسان نہیں کہ اپنی مرضی کریں سرکار اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں بلکہ نبیوں کے نبی ہیں سلطان انبیاء ہیں سرکار کا ہر کام خالق کائنات کا تابع ہے میرے پیارے رب العالمین فرماتے ہیں مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی لوگو میرا نبی اپنی مرضی سے اپنی ذاتی خواہش سے کچھ نہیں کرتا کچھ نہیں بولتا جب تک اللہ تعالیٰ

Marfat.com

یار کی طرف وحی نہ فرمائے۔ تو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے اٹھتے کیسے دروازہ کھولتے جب تک اللہ تعالیٰ یار کو حکم نہ فرماتا۔ جب سیّدنا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی آقا تیرے دو یار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تیرے آستانے کے سامنے کھڑے ہیں ادب نے ایک دوسرے کے احترام کی وجہ سے دروازہ نہیں کھٹکھٹا رہے سوہنا آپ کرم فرماؤ دروازہ کھول کر ان کو سینے سے لگا کر ان کا مقام بتاؤ جو اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ کے صدقے آپ کے طفیل عطا فرمایا ہے امام الانبیاء حبیب کبریا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اٹھے دروازہ کھولا سامنے میرے آقا کے دو پروانے' دو مستانے سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ 'سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں دونوں آگے بڑھے میرے آقا نے دونوں کو سینے سے لگا لیا دونوں کی پیشانی کو بوسہ دیا محبت سے ماتھا چوما صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی سوہنا فرمایا کیا بات ہے صدیق؟ عرض کی آقا میں کہتا ہو علی رضی اللہ عنہ کا مقام زیادہ ہے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تیرا مقام زیادہ ہے حضور آج دربار سج گیا ہے آج سرکار کی محفل سج گئی ہے آج بات نکھر جائے آج فیصلہ ہو جائے کہ مقام کس کا زیادہ ہے میرا یا بھائی علی رضی اللہ عنہ کا؟ سبحان اللہ فیصلہ کرانے والے صدیق رضی اللہ عنہ ہیں فیصلہ کرنے والے نبی ہیں فیصلہ سننے والے علی ہیں کیا حسین عدالت ہوگی کیا جمیل جج ہوگا کیسا پیارا مقدمہ ہوگا میرے آقا مسکرا پڑے۔

ایہہ کچہری اے حق دی حق دے لئی تے ایتھے ہور نہ کوئی دلیل ہوے
ایتھے کوئی نہیں کم سفارشاں دا بھاویں موسیٰ تے بھاویں خلیل ہوے
جیہڑا حق دا فیصلہ ہو جاوے اوہدی پھر نہ کدی اپیل ہوے
اوہ رفیق مقدمہ کیوں ہارے جہدے ولوں محمد ﷺ وکیل ہوے

سرکار مسکرا پڑے پھر فرمایا اے صدیق رضی اللہ عنہ جی آقا فرمایا مجھے قسم اس خالق کائنات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اتنی

Marfat.com

عظمتیں اتنی شانیں اتنے مقامات عطا فرمائے ہیں اگر سارے سمندر سیاہی بن جائیں سارے درخت قلمیں بن جائیں ساری مخلوق تمہاری شان لکھتے جائیں تو سیاہی ختم ہوسکتی ہے قلمیں ٹوٹ سکتی ہیں کائنات لکھنے سے عاجز ہوسکتی ہے لیکن تمہارے فضائل تمہاری عظمت کا ایک باب بھی ختم نہیں ہوسکتا۔

(نورالابصار جلد ا صفحہ ۲۲۱۹)

حضرات! توجّہ فرماؤ یہ صدیق رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ سرکار کے غلام یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ کہہ دیں سرکار کے غلام ہیں جب سرکار کے غلاموں کی یہ شان یہ عظمت ہے یہ مقام ہے تو ایمان سے بتانا جس کے صدقے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ کو صداقت ملی جس کے وسیلے سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو شجاعت ملی اس آقا کی عظمت کا کیا مقام ہوگا کیا شان ہوگی۔ سیّدنا و مولانا امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ایمان افروز بات کی ہے فرماتے ہیں آقا اگر تیرے یاروں کا یہ مقام ہے تو تیرا کیا مقام ہوگا پھر مدینہ شریف کی طرف منہ کر کے ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں کہ

وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ الْبِحَارَ مِدَادُھُمْ
وَالشُّعْبُ اَقْلَامٌ جُعِلْنَ لِذَاکَا

اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تمام سمندر سیاہی بن جائے۔ اور تمام درخت قلمیں بن جائیں پھر انہیں سرکار کی عظمت لکھنے پر لگا دیا جائے تو

لَمْ یَقْدِرِ الثَّقَلَانِ یَجْمَعُ نَزْرَہٗ
اَبَدًا وَمَا اسْطَاعُوْا لَہٗ اوْرَاکَا

سارے انسان جن سرکار کی عظمت لکھنا شروع کر دیں تو قیامت تک ساری کائنات میرے آقا کے اوصاف کا معمولی حصّہ بھی نہ لکھ سکے کیونکہ ساری کائنات سرکار کے اوصاف لکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتی۔ (قصیدہ نعمان صفحہ ۴۱)

Marfat.com

اس بات کا ترجمہ حسانِ پاکستان محمد اعظم چشتی مرحوم نے یوں فرمایا کہ

اک پاسے محبوبِ خدا دا تے اِک پاسے کل خدائی
ایڈی شان تے ایڈی عظمت تے کسے ہور انسان نہ پائی
سارے نبیاں نالوں اُچا تے ایڈا اُچا ہور نہ کائی
اعظم اس نوں کون گھٹاوے تے جہدی ربّ کرے وڈیائی

مولا علی رضی اللہ عنہ کی تعظیم:

سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ کے پیارے صحابی حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں سرکار کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے اردگرد مجمع کی صورت میں تشریف فرما ہیں سبحان اللہ کیا حسین و جمیل وہ منظر ہوتا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا ماہی غلاموں کی جھرمٹ میں بیٹھ کر نبوّت کا فیض لٹاتا ہوگا جب سرکار غلاموں میں گھرے ہوتے تھے ایسا لگتا تھا جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں گھرا ہوا ہے۔ کیونکہ سرکار تھے آسمانی نبوّت کا چاند اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے آسمانی نبوّت کے ستارے۔ تو حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہیں مسجد نبوی غلامان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی کسی کے بیٹھنے کی گنجائش نہیں تھی۔ دائیں طرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بائیں طرف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سرکار کے سامنے دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف فرما ہیں حضرت انس فرماتے ہیں کہ اچانک مولا علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے جو کسی کام کے لئے باہر گئے ہوئے تھے جب مسجد میں آئے تو سرکار کی بارگاہ میں درود و سلام کے گجرے پیش کئے میرے آقا نے کریمانہ طریقے سے سلام کا جواب دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر سرکار کا دیدار کرنے لگے کیونکہ جگہ تو ہے ہی نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا میرا ویر علی رضی اللہ عنہ کھڑا ہے بیٹھنے کی جگہ نہیں سرکار نے نگاہ

Marfat.com

نبوّت اٹھائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف پیار سے دیکھا۔ کہا کچھ نہیں صرف دیکھا کیوں دیکھا؟ کہ میرے غلاموں سے کون ہے جو میرے پیارے علی رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کی جگہ دیتا ہے؟ پر نگاہ نبوّت کی رمز کو کوئی جان نہ سکا کوئی پہچان نہ سکا کہ سرکار نے نگاہ انور کیوں اٹھائی ہے کیا فرمانا چاہتے ہیں کیا راز ہے نگاہ اٹھانے کا؟ جب میرے آقا نے نگاہ پاک اٹھا کر صحابہ کی طرف دیکھا تو اچانک سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی نگاہ اٹھائی یارِ غار سمجھ گئے راز دار نبوّت پہچان گئے سرکار کا یار پہچان گیا کہ میرے آقا نے نگاہ کیوں اٹھائی۔ صدقے جاؤں نگاہ نبوّت پر جو صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ و حیدر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ سرکار کے سارے صحابہ کو پڑھ رہی تھی عارفوں کے سلطان سخی سلطان باہو علیہ الرحمۃ ایسی ہی نگاہ رحمت کی بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

سہہ روزے سہہ نفل نمازاں تے سہہ سجدے کر کے تھکے ہو
سہہ واری مکے حج گزاراں تے دل دی دوڑ نہ مکے ہو
چلے کٹے تے جنگل پھریا تے اس گل تھیں نہ پکے ہو
سارے مطلب حاصل ہوئے حضرت باہو پیر نظر ایک تکے ہو

سارے صحابہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حیدر کرار رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ تھے مرید میرے آقا تیرے آقا نبیوں کے امام سرکار کائنات تھے پیر۔ تو سرکار نے نگاہ پاک اٹھائی کہ کون ہے جو میرے علی رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کی جگہ دیتا ہے پر اس رمز کو اس اشارے کو کوئی سمجھ نہ سکا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جان گئے سارے نقشبندیوں کے امام پہچان گئے صدیقوں کے سلطان جان گئے فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ اے حسنین رضی اللہ عنہما کے بابا فرمایا کیا بات ہے؟ سیّدنا صدیق

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ھٰھُنَا اے ابوالحسن ادھر آؤ اجلس یہاں بیٹھ جاؤ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی صدیق رضی اللہ عنہ آپ بیٹھیے خیر ہے میں کھڑے ہو کر دیدار کے مزے لیتا رہوں گا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ویر حسنین رضی اللہ عنہما کا بابا ولیوں کا سلطان حیدر کرار کھڑا ہو اور ابوبکر بیٹھا رہے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زبردستی مولا علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ بٹھا دیا آپ کھڑے ہو گئے آقا نے جب یہ منظر دیکھا تو مسکرا پڑے تبسم فرمایا میرے سوہنے نبی مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا اے صدیق رضی اللہ عنہ جی سوہنا فرمایا تو بھی بیٹھ جا میرے آقا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھ گئے پھر سرکار نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: یَا اَبَابَکْرٍ اے ابوبکر! عرض کی جی سوہنا فرمایا تو نے علی رضی اللہ عنہ کا ادب کر کے مجھے خوش کر دیا ہے عرض کی آقا اگر آپ خوش ہیں تو صدیق رضی اللہ عنہ بھی خوش ہے میرے آقا نے فرمایا: اِنَّمَا یَعْرِفُ الْفَضْلَ لِاَھْلِ الْفَضْلِ ذُوالْفَضْلَ اے صدیق رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا فرمایا قدر والا ہی قدر والے کی شان عزت مقام کو جانتا اور پہنچانتا ہے اے ابوبکر چونکہ تو خود کمال والا ہے اس لئے تو نے کمال والے علی رضی اللہ عنہ کی شان کو پہچانا ہے۔ (الریاض النظرہ جلد ا صفحہ ۳۲۲ ۳۲۳ صواعق محرقہ صفحہ ۱۷۵)

حضرات! پتہ چلا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں محبت تھی، پیار تھا، عشق تھا۔ اتنی محبت پیار آجکل کے مولا علی رضی اللہ عنہ کے ملنگ کو بھی نہیں ہوگی۔

لکھاں ہون گے یار جہان اندر پر صدیق رضی اللہ عنہ ورگا یارِ غار کتھے
جتھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ دے ہین ڈیرے ایہو جیہا اے کوئی مزار کتھے
اہل بیت تھیں جیویں صدیق رضی اللہ عنہ کیتا کرنا کسے نے ایسا پیار کتھے
صائم صدقے سرکار صدیق رضی اللہ عنہ اُتوں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا ایسا حب دار کتھے

یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں یہ تو شیر خدا ہیں آپ سیرت صدیق رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کر کے دیکھیں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد پاک حضرت ابوقحافہ عثمان

Marfat.com

بن عامر مسلمان ہوئے تو سرکار نے فرمایا ابوبکر مبارک ہو تیرا باپ جہنم سے نکل کر جنت کا وارث بن چکا ہے صدیق رضی اللہ عنہ نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آگے میرے آقا نے فرمایا صدیق رضی اللہ عنہ روتے کیوں ہو عرض کی آقا کاش میرے والد کی جگہ آپ کے پیارے چچا ابوطالب آپ کا کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیتے تو خدا عزّ وجل کی قسم مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی۔ فرمایا: وہ کیوں؟ عرض کی آقا ابو طالب کے مسلمان ہونے سے آپ کی مقدّس آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک پہنچتی۔ فرمایا: تجھے میرے رشتہ دار اتنے پیارے ہیں تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ سوہنیا مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ قَرَابَتِیْ۔ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان مجھے سرکار کے رشتے دار مجھے اپنے آقا کا سارقبیلہ اپنے خاندان اپنے رشتے داروں اپنے قبیلے سے زیادہ پیارا ہے زیادہ محبوب ہے زیادہ عزیز ہے۔ میرے آقا نے فرمایا: صَدَقْتَ یَا اَبَابَکْرٍ اے ابوبکر! تم بالکل سچ اور حق کہتے ہو تیری اس بات کی صداقت کی گواہی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود دیتا ہوں سبحان اللہ۔ (الریاض النظرہ اول صفحہ ۳۲۲ صواعق محرقہ ۱۷۴)

حضرات! کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان بڑا اختلاف تھا بڑا جھگڑا تھا بڑی عداوت تھی۔ یہ سب غلط ہے یہ سب گھڑی ہوئی باتیں ہیں یہ کسی یہودی کی سازش ہے جس نے ایسے واقعات گھڑ کے مسلمانوں میں اختلاف کے دروازے کھولے مجھے رب العزت کی قسم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاص کر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان دشمنی نہیں بلکہ پیار تھا پیار بھی ایسا کہ اتنا سگے بھائیوں میں بھی نہیں ہوگا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ سے بڑا ہی پیار تھا بڑی ہی محبت تھی کتنا پیار کتنی محبت؟ پڑھو

Marfat.com

کتابیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کئی کئی گھنٹے مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کو تکتے ہی رہتے تھے دیکھتے ہی رہتے تھے ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جماعت کرائی سارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے سرکار کے سچّے جانشین کے پیچھے نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھی عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پڑھی مولا علی رضی اللہ عنہ نے پڑھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پڑھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پڑھی امام حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھی سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے پڑھی جب جماعت ختم ہوگئی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مصافحہ فرمایا سلام کیا دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار بیٹھ گئے سرکار کے دین کے مغاملے میں بات ہونے لگی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بات بھی کرتے ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو بھی دیکھتے جاتے ہیں مسئلہ بھی بیان کرتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھتے جاتے ہیں۔

ام المومنین سیّدہ طیبہ طاہرہ محبوبہ محبوب رب العالمین صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں جو مسجد نبوی کے بالکل ساتھ تھا وہاں کھڑی پردے کے پیچھے اپنے بابا جان کی اس بات کو نوٹ فرما رہی تھیں کافی دیر تک یہ مجلس جمی رہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو بڑے ہی غور سے دیکھتے رہے جب مجلس ختم ہوئی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لئے ان کے حجرے میں تشریف لے گئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بڑی ہی محبت سے اپنے بابا کا استقبال فرمایا بڑی عزت سے بٹھایا باپ بیٹی باتیں کرنے لگے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابو جان ایک بات پوچھوں بتاؤ گے؟ فرمایا بیٹی کون سی بات؟ عرض کی بابا جانی میں نے کئی مرتبہ یہ بات نوٹ کی ہے اور آج بھی یہ منظر دیکھا ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے باتیں بھی کرتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو بھی دیکھتے ہیں۔ ابو جان خیر تو ہے؟ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے میں کوئی خاص بات ہے؟ کیا خاص کشش ہے؟ آپ حضرت

Marfat.com

عمر' حضرت عثمان' حضرت بلال' حضرت عباس' حضرت عبداللہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چہرے کو کبھی اس طرح غور سے نہیں تکتے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہو۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ سیّدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹی کے اس سوال پر اس بات پر مسکرا پڑے فرمایا بیٹی بڑی اچھی بات پوچھی ہے بڑا اچھا سوال کیا ہے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی میں علی کے چہرے کو عبادت کی نیت سے دیکھتا ہوں سبحان اللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حیران ہو کر عرض کی بابا یہ کیا فرما رہے ہو علی کے چہرے کو عبادت کی نیت سے دیکھتے ہو؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی ابو یہ عجیب بات ہے میں نے تو سنا تھا وضو کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز عبادت تسبیح عبادت قیام عبادت رکوع عبادت سجدہ عبادت نوافل عبادت ہیں۔ روزہ عبادت حج عبادت زکوٰۃ عبادت' قرآن عبادت۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی یہ کس نے بتایا ہے کہ یہ تمام چیزیں عبادت ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا یہ میرے آقا نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے ماہی نے فرمایا ہے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹی جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رسول نے جس اللہ تعالیٰ کے محبوب نے یہ چیزیں عبادت فرمائیں ہیں میں نے اسی نبی کی زبان سے اسی رسالت والی زبان سے سنا ہے کہ اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ لوگو علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھنا بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ (صواعق محرقہ ۱۷۵ نوالابصار جلد ا صفحہ ۸۰ المستدرک شریف ینابیع المودّۃ جلد ا صفحہ ۱۰۳۔ الریاض النظرہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی رضی اللہ عنہ علی
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی رضی اللہ عنہ علی
یا یوں کہہ لیجئے کہ
علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کر دے لکھاں ولی ہو گئے
ولیاں سارے دا پیشوا حیدر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کشتی دین اسلام دی پار ہوئی بنیا
جدوں ایہدا ناخدا حیدر رضی اللہ عنہ

وادی کشمیر کا قلندر یوں دعا کرتا ہے کہ

آل اولاد تیری دا منگتا تے میں کنگال زیانی
پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہِ جیلانی رضی اللہ عنہ

حضرات! ذاکرین حضرات شیعہ کے علماء ملنگ حضرات اکثر اپنی عوام کو یہ حدیث پاک سناتے ہیں کہ شیعہ حضرات حدیث سنو اور دیکھو ہمارے مولا علی رضی اللہ عنہ کا کتنا مقام ہے کتنی شان ہے کہ آپ کے رخ انور کو دیکھنا آپ ؐ کے چہرے کو تکنا بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ لیکن افسوس اس حدیث کے راوی کا ذکر کبھی نہیں کیا کیوں؟ اس لئے کہ راوی کا ذکر کریں تو ان کے مذہب کی چھت زمین بوس ہو جائے گی۔ اس حدیث کا راوی ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

حضرات! میں دعوے سے عرض کرتا ہوں اہل بیت پاک کی شان کی حدیث مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان کی احادیث سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان کی احادیث حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے مقام والی احادیث کے راوی سرکار کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ نام نہیں لیتے کیوں کہ شیعہ مذہب کے نزدیک یہ تمام صحابہ نعوذ باللہ مرتد ہو گئے تھے۔ اب نام اس لئے نہیں لیتے۔

حضرات! یہ حدیث کا اصول ہے کہ راوی بے ایمان ہو گا تو روایت غلط ہوگی۔ اے رافضیو اگر شان اہل بیت بیان کرنا چاہتے ہو اگر شانِ مولا علی رضی اللہ عنہ سنانا چاہتے ہو اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان بیان کرنا چاہتے ہو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے درجات لوگوں کو سنانا چاہتے ہو تو آؤ پہلے شان صحابہ تسلیم کرو پہلے مقام صحابہ کو مانو پہلے عظمت صحابہ کے نعرے لگاؤ اگر صحابہ کا انکار کرو گے تو

Marfat.com

شان اہل بیت مقام علی شان فاطمہ رضی اللہ عنہا عظمت حسین کہاں سے تلاش کرو گے کیوں کہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی تمام روایتیں یا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اب جو ایمان دار شیعہ ہوگا پہلے شان صحابہ مانے گا بعد میں شان اہل بیت بیان کرے گا نہیں تو ہم کہیں گے

ہے منکر جس دے دل اندر نہیں عشق صدیق رضی اللہ عنہ ولی دا
او وی جان ایمان تو خالی تے جیہڑا دشمن عمر جری دا
اووی جنت جانہیں سکدا جنوں نہیں پیار عثمان غنی رضی اللہ عنہ دا
اعظم او وی وڈا کافر تے جیہڑا نہیں حب دار علی رضی اللہ عنہ دا

مولا علی رضی اللہ عنہ کا چُلو:

حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد جب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ایک دن میں آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر تھا آپ کی زیارت سے مستفید ہو رہا تھا آپ کے ملفوظات عالیہ سن رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے بہت سارا مال اور کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں حضور یہ فلاں علاقے سے مال لایا ہوں قبول فرمایئے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہ مال لے کر اپنے پاس رکھ لیا وہ بندہ چلا گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حاضرین کی طرف دیکھا جو جو آپ کی خدمت میں زیارت کے لئے مسائل سننے کے لئے حاضر تھے فرمایا لوگو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بظاہر دنیا چھوڑ کر اپنی قبر انور میں تشریف لے گئے ہیں کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی آدمی ہے جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی چیز دینے کا وعدہ فرمایا ہو لیکن وہ وعدہ وفا نہ ہو سکا ہو اگر کوئی ایسا آدمی ہے تو اٹھے اور وہ وعدہ یاد دلائے میں سرکار کا غلام اس کا وعدہ پورا کروں گا حضرت حبشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

Marfat.com

جب سرکار کے نائب نے سرکار کے جانشین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے عرض کی اے امیر المومنین مجھ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وعدہ فرمایا تھا لیکن وہ وعدہ وفا نہ ہوسکا تو میرے آقا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سا وعدہ؟ حضرت جابر نے عرض کی امیر المومنین میرے آقا نے فرمایا تھا اے جابر کہیں سے مال آیا کہیں سے کھجوریں آئیں تو میں تمہیں تین بک تین چلو تین کف کھجوریں عطا کروں گا اب سرکار تو دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں آپ نے بات فرمائی تو مجھے وہ وعدہ یاد آ گیا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا جابر تجھے ضرور سرکار کے فرمان کے مطابق کھجوریں ملیں گی ذرا صبر کرو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو فرمایا کہ جاؤ مولا علی رضی اللہ عنہ کو گھر سے بلا لاؤ اگر گھر ہیں تو وہ خادم گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لایا جب مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جابر سے اپنی ظاہری زندگی میں تین چلو کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین کیا ہوگا وہ وعدہ ضرور پورا فرمایئے لیکن مجھے کیوں بلایا گیا ہے؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا علی رضی اللہ عنہ پھر بسم اللہ کیجئے اپنے چلو سے حضرت جابر کو کھجوریں عطا فرمایئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین چُلو ایک ایک کر کے حضرت جابر کو عطا فرمائے جب پہلا چُلو بھر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی! ذرا ٹھہریئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جابر ذرا گنو علی کے چلو میں کتنی کھجوریں آئی ہیں حضرت جابر نے گنیں تو ساٹھ کھجوریں تھیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ دوسرا چلو دو آپ نے دوسرا چلو ڈالا فرمایا جابر یہ گنو کتنی کھجوریں ہیں حضرت جابر نے ساٹھ کہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اب تیسرا چلو ڈالو

Marfat.com

تیسرا ڈالا گیا تو اس میں بھی ساٹھ کھجوریں تھیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب گنتی سنی تو مسکرا کر فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالکل سچ اور حق فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا امیرا لمومنین اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا سچ فرمایا؟ تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکّہ شریف چھوڑ کر مدینہ کی طرف آرہا تھا تو غار ثور سے نکلتے وقت سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اے ابوبکر میں نے عرض کی جی آقا فرمایا میرا بک میرا چلو اور علی رضی اللہ عنہ کا چلو دونوں بالکل برابر ہیں جتنی چیز میرے چلو میں آتی ہے اتنی ہی چیز میرے رضی اللہ عنہ علی کے چلو میں آتی ہے پھر سرکار نے چلو بھر کے مجھے دکھایا میں نے دیکھا سرکار کے چلو میں بھی ساٹھ کھجوریں آئیں تھیں آج مولا علی رضی اللہ عنہ نے چلو میں کھجوریں اٹھائی ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بک میں چلو میں بھی ساٹھ کھجوریں آئیں ہیں۔ سبحان اللہ۔

(ریاض النظرہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ عقائد جعفریہ ۳ جلد ۴ صفحہ ۳۲۱)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ سے کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے کہ گھر سے بلوا کر حضرت جابر کو حصّہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دلوایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان اور عظمت بھی بیان فرمائی اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دشمن ہوتے تو کبھی بھی گھر سے بلوا کر حصّہ نہ دلواتے کبھی مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان لوگوں کے سامنے بیان نہ فرماتے افسوس آج ملنگ ذاکر منبر پر کھڑے ہو کر کہتا ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان عداوت تھی بغض تھا۔ میاں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیار کے ترانے آج کل ملنگ اور شرابی ذاکر کیسے جانیں اگر شان صدیق رضی اللہ عنہ اور مقام علی رضی اللہ عنہ پوچھنا ہے تو سرکار کے کسی غلام سے پوچھ۔ پیر سیال رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ غازی شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے

Marfat.com

پوچھ' شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ مہر علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ داتا علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ غوث جلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ یا معین الدّین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ' ان بھنگیوں چرسیوں شرابیوں کو کیا پتہ

علی رضی اللہ عنہ دے بنے ملنگ جو پھردے تے مسجد کولوں ڈردے
پی پی بھنگاں چرساں ظالم تے علی رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ پئے نی کردے
علی رضی اللہ عنہ دی گل منی ناہیں انج علی رضی اللہ عنہ دے ہن بردے
ایہی مقصود کدی نئیں واللہ تے حق دی موتے مردے

جنتی ٹکٹ:

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ عنہ فرماتے' ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امیرالمومنین تھے ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر سے کسی کام کے لئے مدینہ منورہ شریف کی گلی میں نکلے چلتے چلتے گلی کا موڑ مڑا آگے اچانک مولا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی سرکار کے دونوں غلاموں نے ایک دوسرے سے سلام کیا مصافحہ کیا خیریت پوچھی جب خیریت پوچھ لی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بات سمجھ نہ آئی کہ امیرالمومنین کیوں مسکرا رہے ہیں کیونکہ مسکرانے والی بظاہر کوئی بات نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کی امیرالمومنین مَالَكَ تَبَسَّمْتَ کیا بات ہے آپ مسکرا کیوں رہے ہیں کیا وجہ ہے؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ جب میں نے آپ کو دیکھا تو مجھے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرمان یاد آگیا اس فرمان کو یاد کرکے مسکرا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علی رضی اللہ عنہ کو کتنا مقام کتنی شان عطا فرمائی ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیرالمومنین وہ کون سا فرمان ہے وہ کون سی بات ہے جو خالق کائنات کے یار نے میرے

Marfat.com

بارے فرمائی؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا میرے آقا فرما رہے تھے لوگو قیامت کا دن آنے والا ہے جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ جہنم پر پل صراط بچھوائے گا پل صراط سے ہر انسان گزرے گا اگر نیک ہوا تو سلامتی سے گزر جائے گا اگر نافرمان ہوا بدکار ہوا فاسق فاجر ہوا خالق کائنات کی ذات صفات اور اس کے رسولوں کا منکر ہوا تو پل سے گر کر جہنم میں چلا جائے گا۔

حضرات! یہ منظر بھی بڑا مشکل ہوگا یہ پل صراط جانتے ہو کتنی بڑی ہوگی بال سے باریک تلوار سے تیز ستر ہزار سال چڑھائی پچاس ہزار سال کا درمیانہ راستہ ستر ہزار سال اترائی سورج سوا نیزے کی نوک پر ہوگا کوئی قسمت والا ہی پل سے پار چڑھے گا۔ مولوی صاحب نے ایک تقریر میں پل صراط کی لمبائی چوڑائی بتائی تقریر میں ایک میراثی بھی بیٹھا تھا سن کر کہنے لگا مولوی صاحب رد بلائے ویسے کہو کہ رب عزّ وجل نے پل بنائی ہی کوئی نہیں بارش آجائے ہم چوڑی چوڑی پلوں سے نہیں گزر سکتے بھلا اس پل سے کیسے گزریں گے؟

حضرات! پل صراط سے کوئی قسمت والا ہی گزرے گا۔ لیکن اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے مارنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانے والے سنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر جان دینے والے سنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر مرمٹنے والے سنی اے سرکار کے نقش قدم پر چلنے والے سنی اے اصحاب نبی اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے سنی تو نہ گھبرا تو پریشان نہ ہو تو خوف نہ کر انشاء اللہ جب پل صراط پر سے تو گزرے گا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت تیری طرف ہوگی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دعائیں تیرے لئے ہوں گی تجھے نہ جہنم ڈرا سکتی ہے نہ پل صراط تو نعرے مار کر گزر جائے گا آمین تمہیں پل صراط سے گزرنے کا آسان طریقہ بتاؤں کہ

Marfat.com

سب کچھ وار دے آقا دے نام اتوں تیراناں مٹ جائے تے فیر آکھیں
دکھاں سکھاں وچ سوہنے نوں سدیا کر دکھ کوئی آوے تے فیر آکھیں
نعرے مار کے لنگھ جائیں پل اتوں تینوں دوزخ ڈراوے تے فیر آکھیں
کر کے چہرہ مدینہ نوں دیکھ ناصر تیری کنڈ کوئی لائے تے فیر آکھیں

حضرات! تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان اقدس سے سنا سرکار فرما رہے تھے سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَجُوْزُ اَحَدُ الصِّرَاطَ کہ لوگو قیامت والے دن کوئی میرا امتی پل صراط سے نہیں گزر سکے گا اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَہٗ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبِ الْجَوَازَ ہاں وہی سلامتی سے گزرے گا جس کو میرا علی جنت کی ٹکٹ دے گا سبحان اللہ۔ صدیق نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ تیرا کتنا بلند مقام ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے کتنی شان عطا فرمائی ہے جنت رب عزّ وجل کی پر تقسیم تیری ہوگی ٹکٹیں تو دے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے بھی مسکرانا شروع کر دیا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب مولا علی رضی اللہ عنہ کو مسکراتے دیکھا تو فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ کیوں مسکرا رہے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المومنین میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بالکل صحیح ہے بات آپ کی بالکل درست ہے لیکن آپ نے اس سے آگے سرکار کا فرمان نہیں سنا تھا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کر کے آگے کیا فرمایا تھا؟ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سرکار نے کیا فرمایا تھا؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات جب فرمائی محفل میں میں بھی موجود تھا میرے آقا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: لَا یَکْتُبُ الْجَوَازَ اِلَّا لِمَنْ اَحَبَّ اَبَابَکْرٍ اے علی رضی اللہ عنہ! جنت کی ٹکٹ اسی کو دینا جنت کی پرچی اسی کو دینا جس کے پاس میرے صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت کا پاسپورٹ موجود ہو جس کے سینے میں میرے یار غار کے پیار کا دیوا جل رہا ہو۔ سبحان

Marfat.com

اللہ۔ (نزہتہ المجالس جلد۲ صفحہ۱۸۴، الریاض النضرہ جلد۱ صفحہ۲۰۷ صواعق محرقہ ۴۲۹)

میں کی دساں شان علی رضی اللہ عنہ دا تے جہنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آکھیا بھائی
کوثر تے ہے علی رضی اللہ عنہ دا قبضہ تے ہتھ علی رضی اللہ عنہ دے جنت آئی
کوثر تے ہے علی رضی اللہ عنہ دا قبضہ تے ہتھ علی رضی اللہ عنہ دے جنت آئی
رد کیتی جانی ٹکٹ او صائم تے جے صدیق رضی اللہ عنہ نے مہر نہ لائی

میرے دوستو! توجہ کرو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ جنت تو نے دینی ہے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنت اسے ملے گی جو تیرا غلام ہوگا جو تیرے گیت گائے گا جن کے سینے میں تیری محبت ہوگی

پیراں دا پیر علی رضی اللہ عنہ اے روشن ضمیر علی رضی اللہ عنہ اے
ناطق قرآن علی رضی اللہ عنہ اے کامل تفسیر علی رضی اللہ عنہ اے
سنیا کجھ ہور سی ایتھے کجھ ہور لگے
چٹ صدیق رضی اللہ عنہ دیوے علی رضی اللہ عنہ دی مہر لگے
نبی دی جان علی رضی اللہ عنہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا نور علی رضی اللہ عنہ اے
مومناں تے عاشقاں دے دل دا سرور علی رضی اللہ عنہ اے
پیراں دا پیر علی رضی اللہ عنہ اے روشن ضمیر علی رضی اللہ عنہ اے
ناطق قرآن علی رضی اللہ عنہ اے کامل تفسیر علی رضی اللہ عنہ اے

حضرات! اس قسم کی باتیں دشمن نہیں کرتے ایک دوسرے سے عداوت رکھنے والے نہیں کرتے یہ باتیں وہ کرتے ہیں جس کے سینے میں پیار ہو محبت ہو شفقت ہو اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی یہی کہتا ہے: رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ میرے یار کے صحابہ آپس میں بڑے ہی رحیم ہیں ایک دوسرے پر جان دینے والے ہیں اب قرآن کی مانیں یا ملنگ کی مانیں قرآن کی مانیں یا ذاکر کی مانیں اللہ تعالیٰ کی مانیں یا

Marfat.com

شیعہ حضرات کی۔ ہم تو قرآن کی مانیں گے ہم تو خالق کائنات کا فرمان مانیں گے کیوں کہ انسان کی بات غلط ہوسکتی ہے پر خالق کائنات کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا۔

حضرات! اس حدیث پاک سے اس روایت سے پتہ چلا جنت میں وہی جائے گا جس کے سینے میں صدیق رضی اللہ عنہ کا پیار ہوگا ہاتھ میں علی رضی اللہ عنہ کی پرچی ہوگی اگر کوئی صدیق رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے تو اسے مولا علی رضی اللہ عنہ جنت کا ٹکٹ نہیں دے گا اگر کوئی علی رضی اللہ عنہ کا دشمن ہے تو میرا صدیق رضی اللہ عنہ اس کو جنت کا پاسپورٹ نہیں عطا فرمائے گا۔ جنت میں وہی جائے گا جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوگا کیونکہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منظور نظر ہیں دونوں سرکار کے پیارے ہیں بلکہ میں تو کہتا ہوں سرکار کے یاروں جیسا سرکار کے پیاروں جیسا نہ کوئی اب تک دنیا میں آیا ہے اور نہ ہی قیامت تک آسکتا ہے کیونکہ

چار و یار نبی دے عاشق کوئی دِسے نہ چاراں ورگا
نہ اس دھرتی پیدا کیتا کوئی ایناں یاراں ورگا
نہ کوئی ہو یا نہ کوئی ہوسی ایناں جان نثاراں ورگا
اعظم شان صدیق رضی اللہ عنہ کی دساں تے اکو یار ہزاراں ورگا

میرے دوستو! غور فرماؤ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ میں کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے بعض حضرات کہتے ہیں نہیں جی ٹھیک ہے پیار ہوگا لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری زندگی میں ہوگا جب سرکار وصال فرما گئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بڑی زیادتیاں کیں یہی وجہ ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ حضرات! یہ سب شیعہ حضرات کی من گھڑت باتیں ہیں ان باتوں میں کوئی حقیقت نہیں۔

Marfat.com

بیعت صدیق:

آیئے سیرت صدیق رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیجئے سیرت مولا علی رضی اللہ عنہ کو پڑھیئے کہ کیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلفیہ بنے کیسے میرے مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال وفات شریف کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو متفقہ طور پر خلیفہ بنا لیا تو میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر ختم نبوّت پر تشریف لائے آپ نے پہلا خطبہ دیا حمد و صلاۃ کے بعد فرمایا لوگو اے میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلامو! اللہ تعالیٰ کی عزت و جلالت کی قسم مجھے امیر بننے کا خلیفہ بننے کا کوئی شوق نہیں تھا میں نے اس بارے کبھی سوچا نہیں تھا کہ مجھے لوگ امیر بنا کر میرے کمزور کاندھوں پر امارت کا بوجھ ڈال دیں گے اب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ پاک کے صدقے سے آپ حضرات نے مجھے خلیفہ بنا ہی دیا ہے تو انشاء اللہ میں سرکار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش کروں گا امید ہے آپ بھی میری رہنمائی فرمائیں گے یہ بات کرنے کے بعد سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ پر نظر ڈالی مجمع پر نظر دوڑائی کہ کون کون مجمع میں ہے اور کون غیر حاضر ہے آیا میری خلافت سے کسی کو دکھ تو نہیں پہنچا کوئی پریشان تو نہیں کوئی ناراض تو نہیں جب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھائی تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دکھائی نہ دیئے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نظر نہیں آرہے وہ دونوں بزرگ کہاں تشریف لے گئے ہیں تو ایک صحابی نے کہا امیر المومنین وہ دونوں اپنے گھر میں ہیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بڑے حیران ہوئے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گھر میں ہیں پر کیوں؟ کیا وجہ ہے؟ حضور ہمیں تو کوئی پتہ

Marfat.com

نہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لگتا ہے کہیں یہ دوسرکار کے پیارے صحابی میرے امیر بننے پر ناراض ہوں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ دونوں بزرگ تشریف لے جاؤ مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلاؤ وہ کیوں نہیں آئے انہوں نے میری خلافت میری امامت کی تصدیق کیوں نہیں فرمائی اگر وہ ناراض ہیں تو ان کی ناراضگی دور کی جائے اگر کوئی شکوہ شکایت ہے تو احسن طریقے سے دور کیا جائے کیوں کہ ان دونوں کے بغیر محفل سج نہیں رہی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دونوں چل پڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی زید پہلے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلائیں یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا گھر قریب ہے پہلے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلاتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھی بلالیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے اب یہ دونوں سرکار کے دیوانے درودو سلام پڑھتے پڑھتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آستانے پر پہنچے فَاَتَیَا مَنْزِلَ عَلِیٍّ فَقَرَعَا الْبَابَ جب دونوں معزز ہستیاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ علی پر دستک ذی مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس اسوقت اتفاق سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا بھائی زبیر رضی اللہ عنہ کسی نے دروازے پر دستک دی ہے ذرا دیکھو تو کون ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دروازے کے قریب تشریف لائے فَنَظَرَ الزُّبَیْرُ مِنْ قَتْرَۃِ دروازے پر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی عَلِیٍّ آپ جلدی جلدی واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تشریف لائے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی زبیر رضی اللہ عنہ بڑے جلدی واپس آئے ہو کون تھا ؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا فَقَالَ ھٰذَانِ رَجُلَانِ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یا علی رضی اللہ عنہ ہمارے دروازے پر دو جنتی دو بہشتی انسان کھڑے ہیں سبحان اللہ کیا فرمایا؟ دو دوست آئے

Marfat.com

ہیں یہ معمولی ہستیاں نہیں بلکہ وہ دونوں جنتی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کون سے جنتی ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا سنا تو آپ باہر تشریف لائے سلام کیا خیریت پوچھی پھر کہا بھائی باہر کیوں کھڑے ہو اندر آجاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی اب وقت نہیں پھر کسی وقت بیٹھیں گے اب جلدی ہے فرمایا جا کہاں رہے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم تو صرف آپ تک اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تک آئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا خیریت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی سارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں آپ نظر نہیں آرہے تھے امیر المومنین نے ہمیں حکم فرمایا کہ آپ کو بلا لائیں اس لئے حاضر ہوئے ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو پھر مسجد نبوی میں چلتے ہیں۔ پھر یہ چاروں بزرگ مسجد نبوی میں تشریف لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا دیکھا کہ مسجد نبوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھری ہوئی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر ختم نبوّت پر کھڑے وعظ فرما رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ مسجد میں جا کر بیٹھ گئے جب بیٹھ گئے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا یَا عَلِیُّ اَنْتَ ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ وَصِہْرُہٗ اے میرے بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا مقام عطا فرمایا ہے بڑی عظمت اور بڑی شان عطا فرمائی ہے کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی علی رضی اللہ عنہ ہیں اور سرکار کی پیاری بیٹی سیّدۃ النساء العالمین کے شوہر بھی ہیں سلطان اولیاء بھی ہیں شیر خدا بھی ہیں مرتضیٰ بھی ہیں پیکر شجاع بھی کیا آپ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی متحدہ جماعت میں سرکار کے غلاموں میں اختلاف ہو جائے؟ پھوٹ پڑ جائے؟ مسلمان ٹکڑوں ٹکڑوں میں بٹ جائیں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

آنکھوں میں آنسو آگئے فرمایا اے امیر المومنین نہیں بالکل نہیں۔ میں تو چاہتا ہوں سرکار کے غلاموں میں ایسا اتحاد ہو ایسا اتفاق ہو کہ بڑے بڑے انقلاب بڑے بڑے طوفان بھی سرکار کے غلاموں کو پارہ پارہ نہ کر سکیں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی پھر کیا وجہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے متفقہ طور پر امیر تسلیم کر لیا ہے خلیفہ مان لیا ہے حالانکہ میری تمنّا نہیں تھی خواہش نہیں تھی لیکن آپ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتنے قریبی ہو کر مجھے خلیفہ نہیں تسلیم کر رہے مجھے امیر نہیں مان رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین کون کہتا ہے کہ آپ کو میں امیر نہیں تسلیم کرتا؟ رب کائنات کی قسم میرے نزدیک آپ ہی سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں کیونکہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یار غار ہیں۔ آپ ہی سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شرافت اور بزرگی سے بلند و بالا ہیں۔ آپ ہی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ظاہری حیات میں اپنے مصلّٰی کا وارث بنایا تھا جس کو میرا نبی مصلے پر چڑھائے تو علی رضی اللہ عنہ کون ہے اسے مصلّٰی سے اتارنے والا علی رضی اللہ عنہ کون ہے اس کی امامت کا انکار کرنے والا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ پھر وجہ کیا ہے کہ کل نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے امیر بنا لیا مجھے خلیفہ تسلیم کر لیا سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے میری تصدیق کی میری بیعت کی لیکن آپ نہ کل تشریف لائے نہ آج آئے اس طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پھوپھی زاد بھائی ہیں میرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنا حواری فرمایا اپنا مخلص بھائی فرمایا نہ وہ تشریف لائے نہ آپ آئے دنیا کیا سوچے گی کہ صدیق رضی اللہ عنہ نے زبردستی خلافت پر قبضہ کر لیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین ہمارے دلوں میں ایک ناراضگی تھی اس لئے ہم دونوں بھائی نہ مسجد میں آئے نہ آپ کی بیعت کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی ناراضگی کون سا

Marfat.com

شکوہ کون سا اختلاف تھا جس کی وجہ سے آپ ناراض ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا لَاَنَّا اُخِّرْنَا عَنِ الْمَشْوَرَةِ ناراضگی یہ تھی کہ کل جب امیر المومنین بنانے کا مشورہ ہو رہا تھا تو ہمیں اس مشورے میں کیوں نہ شامل کیا گیا۔ بس یہ ناراضگی ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سن کر مسکرا پڑے فرمایا اچھا تو یہ ناراضگی ہے۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ ابھی بھی ناراضگی ہے یا گلہ دور ہو گیا ہے۔ اگر غصہ دور نہیں ہوا تو کچھ بندوبست کریں تا کہ آپ خوش ہو جائیں مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا حضور پچھلی باتیں چھوڑیں وہ تو جو ہونا تھا ہو گیا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے رسول اللہ ﷺ کے جانشین اے امیر المومنین اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ اُبْسُطْ یَدَكَ اپنا ہاتھ پھیلائیے اپنا ہاتھ آگے کیجئے فرمایا کیوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی تا کہ آپ کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر کے آپ کی امامت کی تصدیق کروں تا کہ دنیا والوں کو پتہ چل جائے ابوبکر زبردستی خلیفہ نہیں بنا تھا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرضی سے بنا تھا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے بنا تھا سبحان اللہ فَبَسَطَ یَدَهٗ فَبَایَعَهٗ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے کیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کی سیّدنا زبیر نے بھی بیعت کی۔

(انساب الاشراف جلد ۱ صفحہ ۵۸۵ البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۲ مستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۶۶ بیہقی شریف جلد ۸ صفحہ ۱۵۲ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۳۱)

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب شرح نہج البلاغہ حریری جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ ۲۰۳ ۲۱۵۔ حضرات! اس روایت سے پتہ چلا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دو دن کے بعد اپنی مرضی سے بیعت کی وجہ کیا تھی آپ نے فرمایا کہ مجھے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مشورے میں شامل کیوں نہیں کیا گیا لیکن علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۲۰۱ میں حضرت حبیب بن ثابت سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

پہلے ہی دن لوگوں سے بیعت لی تو مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھی پتہ چل گیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا امام اور امیر المومنین بنانے کے لئے بیعت فرما رہے ہیں تو فَخَرَجَ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے کیسے نکلے عَجَلًا جلدی میں تیزی سے صرف ضروری کپڑے پہنے ہوئے تھے کیوں جلدی نکلے تا کہ میں بیعت کے معاملے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پیچھے نہ رہ جاؤں جب پہنچے تو حَتّٰی بَایَعَهٗ آتے ہی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی پھر بیعت کر کے چلے نہیں گئے۔ بلکہ ثُمَّ جَلَسَ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے مولا علی رضی اللہ عنہ بیعت کر کے چلے نہیں گئے بلکہ صدیقی بیعت کا نظارہ کر رہے ہیں کہ کون بیعت کرتا ہے کون نہیں کرتا۔ اللہ اکبر۔ پھر کیوں نہ کہیں کہ

میں صدقے صدیق رضی اللہ عنہ توں جاواں جو ہے جگری یار علی رضی اللہ عنہ دا
عمر فاروق رضی اللہ عنہ دے رتبے اعلیٰ تے جنہون ملیا پیار علی رضی اللہ عنہ دا
شان عثمان رضی اللہ عنہ بیان کی ہووے تے جیہڑا ہم زلف کرار علی رضی اللہ عنہ دا
رکھے بغض صحابہ نال جو صائم اوہ نہیں حب دار علی رضی اللہ عنہ دا

میرے دوستو! پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت خود بخود آ کے پہلے دن یا دوسرے دن اپنی مرضی سے فرمائی۔ پر افسوس شیعہ حضرات نے اپنی اپنی کتابوں میں ایسے ایسے من گھڑت واقعات لکھے ہیں جن کو پڑھ کر مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے اور زبان سے توبہ توبہ نکلتا ہے شیعہ حضرات کے چوٹی کے عالم اور مجتہد غلام حسین نجفی اور نجم الحسن کراروی نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی۔ کیوں کہ حق جو علی رضی اللہ عنہ کا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسکرا کر حکم دیا جاؤ علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ تا کہ اس سے بیعت

Marfat.com

لی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر لکڑیاں اور آگ لے کر آئے آکر آواز دی علی رضی اللہ عنہ باہر نکلو آکر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرو نہیں تو تمہارے گھر کو آگ لگا دوں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے کے قریب آئیں کہنے لگیں عمر رضی اللہ عنہ خیال کرو اندر حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی موجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حسنین رضی اللہ عنہما ہیں تو میں کیا کروں علی رضی اللہ عنہ کو باہر نکالو مگر علی رضی اللہ عنہ نہ نکلے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو آگ لگا دی جب شعلے بلند ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دوڑ کر دروازے کے قریب آئیں اور کہا عمر رضی اللہ عنہ یہ کیا کر رہے ہو؟ ابھی تو میرے باپ کا کفن بھی میلہ نہیں ہوا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ پر کوڑا مارا اور دروازہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گرایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ پر ضرب لگی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں ایک بچہ تھا محسن وہ پیٹ میں شہید ہو گیا۔ (چودہ ستارے صفحہ ۱۰۰-۱۰۱ سھم مسموم صفحہ ۷۶-۷۷ تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۹۵-۹۷)۔ (استغفر اللہ)۔

حضرات! کتنے دکھ کی بات ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ڑا ماردیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا بہادر جس کا لقب حیدر کرار جس کا نام شیرِ خدا جس کا دعویٰ ہو کہ وَاللّٰہِ لَوْ تَظَاهَرتِ الْعَرَبُ عَلٰی قِتَالِیْ لَمَا وَلَّیْتُ عَنْهَا اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تمام عربی لوگ میرے ساتھ لڑنے کے لئے آجائیں تو میں کبھی بھی ان کو پیٹھ نہ دکھاؤں کبھی میدان چھوڑ کر نہ جاؤں (مناقب ابن شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۸۴ نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۴۵ عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵) اتنا بڑا دلیر اور بیوی کی بے عزتی برداشت کر جائے خاتون جنت پر ظلم دیکھ کر برداشت کر جائے کم از کم ایک مسلمان تو تسلیم نہیں کرے گا۔ ظالمو ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیر خدا کہتے ہو ادھر بزدل بنا کر پیش کرتے ہو کچھ خدا عزّ وجل کا خوف کرو کیوں مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مبارک روحوں کو تکلیف دیتے ہو۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے کے ساتھ ظلم نہیں کیا بلکہ

Marfat.com

پیار کیا ہے عداوت نہیں کی محبت کی ہے کیوں اس لئے کہ

چن لے جناں نوں کملی والا اوہ ظلم کما نہیں سکدے
پڑھیا علم نبی تو جنہاں اوس تھیں بھلا نہیں سکدے
دین سکھاوے نبی جنہاں نوں اوہ دین گوا نہیں سکدے
کہوے نبی جہناں نو جنتی صائم اوہ دوزخ جا نہیں سکدے

میرے دوستو !یاد رکھو جب حضور ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی ڈر کے بغیر کسی خوف کے اپنی مرضی اور اپنی رضا سے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی بیعت فرمانے کے بعد آپ نے بلاناغہ پانچ وقت باجماعت نماز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھنی شروع کر دی جب تک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ رہے امیر المومنین رہے مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ علاّمہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ فَاِنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ یُفَارِقِ الصِّدِّیْقَ فِیْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ کہ بیعت کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کسی وقت بھی نماز کے اوقات میں جدا نہیں ہوئے وَلَمْ یَنْقَطِعْ فِیْ صَلَاۃٍ مِنَ الصَّلٰواتِ خَلْفَہٗ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھتے رہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۴۹)۔ یہی بات شیعہ حضرات کے چوٹی کے مجتہدین نے بھی لکھی علاّمہ حیدری نے حملہ حیدری کے اندر علاّمہ باقر مجلسی نے مراۃ العقول کے اندر علاّمہ قمی نے تفسیر قمی میں علاّمہ مجرسی نے احتجاج مجرسی میں علاّمہ طوسی نے تلخیص الشافی میں لکھا کہ ثُمَّ قَامَ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے وَتَھَیَّا لِلصَّلٰوۃِ اور نماز کی تیاری کی وَحَضَرَ الْمَسْجِدِ اور مسجد نبوی میں حاضر ہوئے وَوَقَفَ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَلّٰی لِنَفْسِہٖ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو کر نماز پوری فرمائی (حملہ حیدری جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ مراۃ العقول شرح اصول صفحہ ۳۸۸ تفسیر قمی صفحہ ۲۹۵ احتجاج طبری صفحہ ۵۳ تلخیص الشافی صفحہ ۳۵۴ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ

Marfat.com

۲۶۶۲۶۳)۔سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب امیر المؤمنین بنے آپ نے ایک علماء کا بورڈ بنایا مفتیوں کا ایک پینل بنایا تا کہ پوری دنیا کے مسلمان جب بھی کوئی مسئلہ پوچھنا چاہیں تو علماء اور مفتیان کرام کی ایک جماعت ہونی چاہئے تا کہ لوگ ان سے رہنمائی حاصل کریں اور بورڈ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو ایک ممتاز مقام عطا فرمایا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صاحب عقل اور سمجھ دار لوگوں کے مشورے کی ضرورت پیش آتی تو آپ مہاجرین اور انصار کے فقہاء کرام کو بلاتے خاص کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ،حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ،حضرت علی رضی اللہ عنہ ،حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ،حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ،حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلاتے تھے کیوں؟ اس لئے کہ وَكُلُّ هٰؤُلَآءِ يَفْتِىْ فِىْ خَلَافَةِ اَبِىْ بَكْرٍ یہ تمام سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدّس صحابی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتویٰ دیتے تھے وَاِنَّمَا تَصِيْرَ فَتْوَى النَّاسَ اِلٰى هٰؤُلَآءِ اور لوگ فتویٰ حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف رجوع کرتے تھے ان سے رابطہ کرتے تھے (طبقات ابن سعد جلد۲ صفحہ ۱۰۹۔ یہی بات شیعہ حضرات کے علامہ عباسی تاریخ یعقوبی جلد۲ صفحہ ۱۳۸ پر بھی لکھی رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۲۷۳،۲۷۴)

میرے دوستو! اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عداوت ہوتی دشمنی ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی بھی اپنی مرضی سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کرتے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے باجماعت نماز ادا نہ فرماتے کبھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے مفتی کا عہدہ قبول نہ فرماتے۔ پتہ چلا ان دونوں بزرگوں میں عداوت نہیں محبت تھی دشمنی نہیں تھی پیار تھا میاں پیار ہوتا بھی کیوں نہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ لوگو میرے یار کے صحابہ آپس میں بڑے ہی رحیم ہیں آپس میں ان کا بڑا ہی پیار ہے۔

Marfat.com

جنازہ صدیق رضی اللہ عنہ:

کتنا پیار تھا کتنی محبت تھی ذرا توجّہ کرنا جب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ بے قرار ہو گئے طبیعت اداس ہو گئی آنکھوں سے آنسو آ گئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے عرض کی امیر المومنین اگر آپ حکم فرمائیں تو طبیب کو نہ بلا لیا جائے حکیم کو بلا لیا جائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی ضرورت نہیں مجھے حکیم دیکھ چکا ہے عرض کی گئی کیا کہتا ہے آپ نے فرمایا وہ کہتا ہے میں جو چاہوں کروں مجھے کوئی روکنے والا نہیں لوگ سمجھ گئے آپ کا آخری وقت آ گیا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو فرمایا بھائی جی ذرا مہربانی کرو مولا علی رضی اللہ عنہ کو تو بلا لاؤ وہ بندہ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر لے آیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے تو سلام کر کے خیریت پوچھی پھر پاس بیٹھ گئے ہاتھوں میں ہاتھ لے کر تسلی دینے لگے جیسے بیمار بندے کو دی جاتی ہے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا بھائی لگتا ہے میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے میری موت نزدیک آ گئی ہے جب میں مر جاؤں جب میری روح نکل جائے تو بھائی علی رضی اللہ عنہ مجھ پر ایک احسان کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے فرمایا امیر المومنین ایسی بات نہ کرو آپ حکم کرو علی رضی اللہ عنہ کی جان بھی حاضر ہے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غسل دیا تھا۔ پھر مجھے کفن پہنا کے خوشبو لگا کر سرکار کے شہر کی گلیوں میں سے پھرا کے کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ انور پر لے جانا۔ سبحان اللہ۔ تا کہ پتہ چل جائے کہ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
اور محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

حضرات! وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جنہیں موت مدینہ شریف کی پر

Marfat.com

کیف بہاروں میں آتی ہے اور پھر قبر سرکار کے نورانی شہر مدینہ پاک میں بنتی ہے۔

وقت آخر مدینہ جے میں پہنچ جاں
روح میرے جسم نوں چھوڑ جاوے جدوں
تسی میرا جنازہ میرے ساتھیو
لے کے لگناں مدینے دے بازار چُوں
پہنچ ساحل تے سب دے سفینے گئے
بختاں والے ہزاراں مدینے گئے
میرے بختاں دی کشتی وی نام خدا
پار کر دے غماں دے منجدھار چوں

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی جب میرا جنازہ ہو جائے تو مجھے سرکار کے روضہ انور کے سامنے لے جانا کنڈی نہیں ہلانی دروازہ نہیں کھٹکھٹانا آواز نہیں مارنی تا کہ یار کے آرام میں خلل نہ آئے سرکار کے آرام میں فرق نہ آئے کیونکہ یہ وہ محبوب ہے جس کو معراج کی رات اللہ تعالیٰ بھی بڑے پیارے سے بڑی محبت سے جبرئیل کو بھیج کر تلیاں چوموا کر جگواتا ہے میرا جنازہ رکھ کر ہاتھ باندھ کر پہلے سلام عرض کرنا پھر درودوں کی لڑیاں نچھاور کرنا پھر مودبانہ عرض کرنا آقا ذرا نگاہ رحمت اٹھا کر تو دیکھو تیرے دروازے پر کون آیا ہے؟ تیری چوکھٹ پر کس کا جنازہ آیا ہے؟ تیرے آستانے پر کون آ کے لیٹا ہے؟ پھر کہنا سوہنا یہ ابوبکر ہے جس کو آپ نے صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا تھا۔ جو آپ کا یار غار ہے۔ جسے آپ نے اپنی زندگی میں مصلیٰ امامت پر کھڑا کیا تھا جو تیرا دیوانہ ہے آقا اس کی تمنا ہے اس کی آرزو ہے اس کی خواہش ہے کہ یہ تیرا رفیق مزار بھی بنے تیرے قدموں میں لیٹنے کی سعادت بھی حاصل کر کے تیری جنت کی کیاری میں اپنی آخری آرام گاہ

Marfat.com

بنائے۔ سوہنا پر یہ کام تب ہوگا جب آپ کی اجازت ہوگی جو آپ کا حکم ہوگا جب آپ کا دروازہ خود بخود کھلے گا نہیں تو اسے جنت البقیع میں دفن کر دیں گے۔ بھائی علی رضی اللہ عنہ پھر تھوڑی دیر انتظار کرنا اگر سرکار کرم فرمائیں سرکار لجپالی فرمائیں اجازت فرمائیں تو قدموں میں دفن کر دینا نہیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ تا کہ لوگ یہ نہ کہیں دیکھو ابوبکر زبردستی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضے میں دفن ہوا تھا۔ علی میں چاہتا ہوں قبر میری ہو اجازت نبی کی ہو دفن کرنے والا میرا ویر علی رضی اللہ عنہ ہو۔ تا کہ کائنات کو پتہ چل جائے کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ ہے جس پر نبی بھی راضی تھا مولا علی رضی اللہ عنہ بھی راضی تھا۔ سبحان اللہ

حضرات! خدا عزّ وجل کے لئے توجّہ فرماؤ صدیق رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سامنے رکھ کر دفن کرنے کے لئے نبی سے اجازت لینا یہ کب کی بات ہے جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا سے پردہ فرمائے دو سال تین مہینے دس دن گذر چکے تھے۔ گویا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے صحابی پہلے خلیفہ پہلے جانشین پہلے نائب کا عقیدہ تھا کہ اگر چہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ڈھائی سال دنیا کو چھوڑے ہو گئے ہیں پھر آج بھی سرکار اپنی قبر انور میں اپنے روضہ انور میں اسی طرح زندہ حیات ہیں جیسے آپ دنیا میں زندہ حیات تھے اگر آپ کا یہ عقیدہ نہ ہوتا بولو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ وصیت فرماتے؟ نہیں بالکل نہیں پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے وصیت سن کر آگے یہ نہیں فرمایا امیر المومنین کیا کہہ رہے ہو سب صحابہ سے بزرگ ہو سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کی گواہی دینے والے ہو ساری زندگی سرکار کے ساتھ گزارنے والے ہو پر بات کیا کر رہے ہو؟ سرکار سے اجازت؟ کیا آپ کو پتہ نہیں سرکار تو وصال فرما گئے اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبر میں کہاں؟ جیسے کہ آجکل مولوی کہتے پھرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قبر میں ہیں ہی نہیں بلکہ وہ تو جنت میں

Marfat.com

ہیں۔کوئی کہتا پھرتا ہے اگر سرکار زندہ ہیں تو نعوذ باللہ مدینہ میں برائیاں کیوں ہو رہی ہیں سرکار منع کیوں نہیں کرتے اگر زندہ ہیں تو میں آواز مارتا ہوں دیکھتا ہوں قبر سے کیسے نکلتے ہیں۔ مولوی سعید احمد ملتانی دیوبندی خارجی۔ ایک مولوی کہتا ہے کہ سرکار نے خود فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۷) مولوی اسماعیل دہلوی وہابی غیر مقلد۔

حضرات! کتنے دکھ کی بات ہے یہ سرکار کی حیات کا انکار کرنے والے یہودی نہیں عیسائی نہیں مشرک نہیں۔ ہندو نہیں سکھ نہیں، مجوسی نہیں، پارسی نہیں، کافر نہیں، بلکہ مسلمان ہیں دین کے ٹھیکیدار ہیں توحید کے مبلّغ ہیں۔

میرے دوستو! شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ جو کہ دسویں صدی میں ہندوستان کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے جنہوں نے دین کی تعلیم مدینہ شریف میں حاصل کی جو سرکار کے حکم سے دہلی میں تشریف لائے جنہیں ہر روز سرکار کی زیارت ہوتی تھی وہ اپنی کتاب جذب القلوب صفحہ ۲۱۲ میں لکھتے ہیں کہ آج تک یعنی دسویں صدی ہجری تک حیات انبیاء علیہم السلام میں کسی کا اختلاف نہیں ہوا۔ یعنی اور مسئلوں میں اختلاف ہوتا آیا ہے پر نبیوں کی حیات میں کبھی بھی کسی کا اختلاف نہیں ہوا۔ سارے ہی مانتے آئے ہیں کہ ہر نبی اپنی قبر میں زندہ ہے حیات ہے (حیات نبی پر گفتگو فقیر کی آنے والی لاجواب تالیف ذوق خطیب جلد ۴ میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے انشاء اللہ)

میرے دوستو! اس روایت سے پتہ چلا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور ظاہری حیات کی طرح موجود ہیں صحابی کہتے ہیں نبی زندہ ہیں پر وہابی کہتے ہیں نجدی کہتے ہیں خارجی کہتے ہیں کہ نبی قبر میں زندہ نہیں بتایئے صحابی، کی مانیں یا وہابی کی مانیں؟ میاں ہم تو صحابہ کی مانیں گے اور کہیں گے کہ تو زندہ واللہ تو زندہ ہے واللہ۔

Marfat.com

سبحان اللہ کیا حسین عقیدہ ہے کیا پیارے اللہ تعالیٰ کے ماہی کے بارے پاکیزہ خیالات ہیں سنیوں کے تاجدار کشتہ عشق رسالت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں واللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم اے سرکار! آپ زندہ ہیں آپ زندہ ہیں

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو جمادی الاخریٰ کا مہینہ تھا چاند کی بائیس تاریخ تھی صدیقوں کا سلطان صحابہ کا امام خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دنیا کو چھوڑ کر خالق کائنات کی بارگاہ میں تشریف لے گئے سرکار کے پیار کے جلوؤں میں گم ہوگئے۔ جب صحابہ کو پتہ چلا تو سب کی آنکھوں میں آنسو آگئے ہر آنکھ بے قرار ہوگئی ہر دل بے تاب ہوگیا ہر زبان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ثنا خوانی کرنے لگی صحابہ کہتے ہیں جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو لوگ اس طرح رونے لگے جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر روئے تھے۔ تذکرہ شہادت ۶۹۔ جب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے سنی تو آپ بھی تشریف لے آئے۔ اور آکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے پاس کھڑے ہوگئے مولا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے خود بخود آنکھیں مینہ برسانے لگیں پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مبارک چہرے سے کپڑا اٹھایا سرکار کے عاشق کا چہرہ دیکھا کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانثار کا رخ انور دیکھا۔ چہرہ مبارک دیکھ کر فرمایا لوگو دیکھو یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب تھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ تھا ہمارا امام تھا۔ آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب بھی ہمیں چھوڑ کر جا رہا ہے آج رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین بھی ہم سے جدا ہو رہا ہے پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

تجھ پر رحمت فرمائے اللہ تعالیٰ تجھے اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے کیونکہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچّا پیار سچّی محبت کرتے تھے آپ سرکار کے محرم راز تھے آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص مشیر تھے آپ لوگوں میں سے سب سے پہلے نبی ﷺ کا نعرہ مار کر ایمان لانے والے تھے آپ ایمان کے لحاظ سے پکے مخلص تھے آپ کا مقام تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ تھا آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بمنزلہ کان اور آنکھ کے تھے آپ نے نبی کو اس وقت مانا جب ساری کائنات کے لوگ آپ کی تکذیب کر رہے تھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے کافی دیر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اور عزت بیان فرمائی جب آپ خاموش ہوئے تو سارے مدینے کے مرد عورتیں بچے بوڑھے زار و قطار رونے لگے سارے مدینے والوں نے کہا یا علی رضی اللہ عنہ آپ نے جو فرمایا ہے بالکل ٹھیک فرمایا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واقعی ایسے تھے۔ (الاستیعاب جلد ا صفحہ ۴۲ اسد الغابہ جلد ا صفحہ ۹۰ ریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۲۳۹ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۵ رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۳۳۳۲۳۳۳)

حضرات! خدا عزّ وجل کے لئے انصاف کر کے بتاؤ کیا کبھی دشمن بھی کسی دشمن کی اس طرح شان بیان کرتا ہے کیا کبھی دشمن بھی کسی دشمن کی اس طرح مدح سرائی کرتا ہے جیسے مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اور مدح سرائی بیان فرما رہے ہیں۔ اگر یہی دشمنی ہے یہی عداوت ہے تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کا دشمن بنا دے۔ پر یہ دشمنی کی دلیل نہیں یہ تو پیار کی علامت ہے محبت کی دلیل ہے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے وصیت کے مطابق آپ کو غسل دیا پھر کفن پہنایا پھر مدینہ کی خوشبو لگائی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا جب جنازہ ہو گیا تو مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی چار پائی لے کر آپ کا جنازہ مبارک لے کر سرکار کے روضے کا سامنے سبز گنبد کے پاس آئے آ کر چار پائی رکھ دی گئی سرکار کے روضے کے دروازہ بند ہے کنڈی لگی ہوئی تالا چڑھا ہوا ہے چابی اماں عائشہ

Marfat.com

صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہے کیونکہ آپ کے حجرہ پاک میں ہی میرے نبی ﷺ کا روضہ بنا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ باندھ لیئے پھر بڑے ہی ادب سے پیار سے عقیدت سے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ ناز میں درودوں کے ہار سلاموں کے گجرے عقیدت کے پھول پیش کیئے۔ صلاۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ اے اللہ تعالیٰ کے مقدّس رسول اللہ تعالیٰ کے مقدّس حبیب هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ یہ ابوبکر ہے یہ آپ کا یار غار ہے یہ آپ کا حضر سفر کا ساتھی ہے یَسْتَاْذِنُ یہ آپ کے قدموں میں لیٹنے کی اجازت مانگتا ہے یہ یار مزار بھی بننا چاہتا ہے آقا اب آپ کا کیا حکم ہے اب آپ کی کیا منشا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے سرکار کی بارگاہ میں گذارش کی تو پھر ہوا کیا فرماتے ہیں فَرَاَیْتُ الْبَابَ قَدْ فُتِحَ ۔ میں نے دیکھا کہ دروازہ خود بخود کھل گیا فَسَمِعْتُ قَائِلاً اور میں نے روضہ انور میں سے آواز سنی آواز آرہی تھی کہ اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلٰی حَبِیْبِہٖ محبوب کو محبوب کے پاس پہنچا دو کیوں کہ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاقٌ تحقیق محبوب کب سے محبوب کے لئے بے تاب ہے۔ سبحان اللہ۔ او حیات نبی ﷺ کے منکرو بتاؤ یہ روضہ کا دروازہ کیسے کھلا یہ روضے سے آواز کیسے آئی اگر نبی زندہ نہیں تھا تو یہ آوازیں کیسے آئیں۔

جو حیات رسول دے ہین منکر دسن کون روضے وچوں بولیا سی
نالے اپنے یارِ غار دے لئی دسو کس دروازے نوں کھولیا سی

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی آقا آپ کا یار غار آپ کے در پر آگیا ہے قدموں میں جگہ مانگتا ہے سو ہنا اب بتاؤ کیا کروں؟ میرے آقا نے فرمایا اَدْخِلُوْهُ وَاَدْفِنُوْهُ عِزًّ وَّكِرَامَةً اے علی رضی اللہ عنہ! میرے یار کو عزت کے ساتھ اور احترام کے ساتھ اندر لے آؤ اور میری دائیں طرف بڑے ادب سے لٹا دو۔ آگے صدیق رضی اللہ عنہ جانے نبی جانے۔ (تذکرہ شہادت ۹۶ نورالابصار جلد ا صفحہ ۱۹۹ نزہۃ المجالس

Marfat.com

شواہد النبوّت سیرت حلبیہ جلد۲ تکریم المومنین صفحہ ۳۶ تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۶۸۵ خصائص کبریٰ جلد۲ صفحہ ۲۸۱ جمال الاولیاء صفحہ ۲۹ فضائل حج ۱۶۰)

حضرات! قربان جاؤں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان پر جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ ملی۔ جس کو کسی ولی کے ساتھ قبر کی جگہ مل جائے کسی غوث کے ساتھ جگہ مل جائے وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے پر صدقے جاؤں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت پر انہیں کسی ولی، کسی قلندر، کسی قطب، کسی غوث کے ساتھ جگہ نہیں ملی بلکہ امام الانبیاء سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں جگہ ملی ہے جس کے صدقے کائنات میں بہار لگی ہوئی ہے۔

ساری خالق کی رحمت سمیٹے ہوئے جس جگہ ہیں صدیق رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے
اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے پہ قربان میں رشک فردوس جنت کی کیا بات ہے

میرے دوستو! پتہ چلا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان عداوت نہیں تھی بلکہ پیار تھا محبت ہی محبت تھی ایسی محبت ایسا پیار سگے بھائیوں میں بھی نہیں ہوتا جتنا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرات! یہ پیار یہ محبت صرف حضرت سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے ہی درمیان نہیں تھی بلکہ میرے آقا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک سے بھی بڑی ہی محبت فرماتے تھے جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال پاک ہوا تو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بچے تھے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے آپ کو امیر المومنین مان لیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کے چند دن بعد حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر پاک پر بیٹھ کر سرکار کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ فرما رہے تھے شریعت اور طریقت کے مسائل بتا رہے تھے کہ اچانک سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ جو

Marfat.com

کہ بچے تھے کھیلتے کھیلتے مسجد نبوی میں تشریف لائے امام حسن رضی اللہ عنہ پہلے جب بھی مسجد نبوی میں تشریف لاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر مبارک پر بیٹھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطاب فرما رہے ہوتے لیکن آج معاملہ اُلٹا تھا آج سبز پر آپ کے مقدّس نانا جان نہیں تھے بلکہ شہنشاہِ صداقت حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جب یہ منظر دیکھا کہ میرے نانے کے منبر پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں تو بچے تھے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اَنْزِلْ عَلٰی مَجْلِسِ اَبِیْ اے چچا جان اے میرے پیارے بابا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے نیچے اتر آیئے۔ اللہ اکبر۔

حضرات! امام حسن رضی اللہ عنہ کس کو منبر سے نیچے اترنے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان کا صدر نہیں یہ پاکستان کا وزیر اعظم نہیں یہ امریکہ کا صدر نہیں یہ ہندوستان کا سلطان نہیں یہ شام کا بادشاہ نہیں یہ عراق کا صدر نہیں یہ عرب کا سلطان نہیں بلکہ یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ سلطان ہے جو پوری دنیا کے مسلمانوں کا امیر ہے ہوتا آجکل کا کوئی سیاستدان ہوتا آجکل کا کوئی وزیر یا صدر وہ غصہ میں آجاتا وہ اپنی بے عزتی سمجھ کر پورے خاندان کو سزا دیتا مگر صدقے جاؤں صدیق رضی اللہ عنہ تیری وفا تیرے پیار پر تیرے ادب پر تیرے عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ نے جب سنا کہ میرے باپ کے میرے نانا کے منبر سے اتر جایئے آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا سر چوما منہ چوما پھر سینے سے لگا کر میرے آقا صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صَدَقْتَ اے بیٹا حسن آپ نے بالکل سچ اور حق فرمایا ہے یہ منبر پاک میرے بابے کا نہیں آپ کے بابے کا ہے میرے نانے کا نہیں آپ کے نانے کا ہے پھر سرکار کو یاد کر کے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ زارو قطار رونے لگے آنکھوں سے آنسو آگئے اتنا روئے اتنا روئے کہ میرے آقا صدیق رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی عشق رسول علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام میں آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگی۔ اللہ غنی

جیڑا بندہ حضور دی یاد اندر دیوے بال دا بال دا تھکد انئیں
اوہدے عیباں دے اتے کریم سوہنا پردے ڈال دا ڈال دا تھکد انئیں
اون بھاویں ہزار ھا غم دل کے آقا ٹالد ا ٹالدا تھکدا نئیں
ناصر شاہ ہے اکو تے سچ پرور لجاں پالدا پالدا تھک دا نئیں

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی تو مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں کسی کام میں مصروف تھے کسی بندے نے جب بات مولا علی رضی اللہ عنہ کو جا کر بتا دی کہ آپ کے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہی ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سارے کام چھوڑ دیئے سیدھے مسجد نبوی میں تشریف لائے تو امام حسن رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گودی میں بیٹھے تھے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رو رہے تھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو روتے دیکھا تو فرمایا امیرالمومنین میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے خلیفہ کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا اے امیرالمومنین میرے بیٹے حسن نے جو بات کہی ہے وہ خود کہی ہے نا سمجھی کی وجہ سے بچہ ہونے کی وجہ سے کہی ہے یہ دل میں خیال نہ کرنا کہ کہیں میں نے سکھائی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو مسکرا پڑے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ کیوں پریشان ہوگئے ہیں میں یہ گمان بھی نہیں کرسکتا کہ آپ ایسی بات کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم آپ اس بات سے بالکل پاک ہیں۔ سبحان اللہ، (صواعق محرقہ ۱۰۵ الریاض النظرہ جلد نمبر ا جلد ۳۲۳، تاریخ الخلفاء ۱۴۷)

امام المحدثین حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کے اندر یہ بات لکھی علامہ امام علاؤ الدین علی المتقی حسام الدین نے کنز العمال شریف میں یہ بات لکھی شیعہ حضرات کے چوٹی کے محدث اور امام علامہ علی بن عیسیٰ نے

Marfat.com

کشف الغمہ میں یہ بات لکھی، شیعہ حضرات کے بہت بڑے مورخ علاّمہ احمد بن ابی یعقوب نے تاریخ یعقوبی میں یہ روایت درج کی۔ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے تو آپ نے ایک دن عصر کی جماعت کرائی تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کے پیچھے پڑھی جب جماعت ختم ہوگئی تو سارے صحابہ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں اٹھے گھر کی طرف چلے چلتے چلتے دونوں ایک گلی کا موڑ مڑے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا دیکھا حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ نے پیار سے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ سبحان اللہ وقت کا امیر المومنین ہے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا جانشین ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امام ہے پر آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دیکھو مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے پیار دیکھو شہزادہ مٹی میں کھیل رہا ہے سارے کپڑے مٹی سے خراب ہیں پر صدقے جاؤں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مٹی نہیں دیکھی نسبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا سلطان العارفین حضرت سیّدنا سلطان باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ۔

جناں عشق حقیقی پایا تے او مونہوں کجھ نہ الاون ہو
ذکر فکر وچہ رھن ہمیشہ تے دم نوں قید لگاون ہو
نفسی قلبی روحی سیّدی تے خفی آ خفی ذکر کماون ہو
میں قربان انہاں تھیں باہو جیہڑے اکو نگاہ جگاون ہو

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھایا تو پہلے پیار کیا پھر ہاتھ چومے پھر سر چوما پھر کندھے پر بٹھا لیا پھر فرمایا! حسن تیرے قدموں پر میرے ماں باپ قربان، پھر فرمایا یا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین میرے آقا صدیق

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! بھائی علی رضی اللہ عنہ دیکھ تو سہی بیٹا تیرا ہے لخت جگر تیرا ہے دل کا ٹکڑا تیرا ہے فرزند تیرا ہے نور نظر تیرا ہے پر تیری صورت، تیری نہیں تصویر تیری نہیں حلیہ تیرا نہیں بلکہ یہ تو ہو بہو کملی والے کی شکل پاک پر گیا ہے یہ تو نرا سرکار کی صورت پاک پر گیا ہے علی رضی اللہ عنہ دیکھ تو سہی وہی مازاغ کی آنکھوں جیسی آنکھیں ہیں وہی یوحی کی طرح لب ہیں وہی والضحیٰ کے چہرے کی طرح چہرہ ہے۔ وہی الم نشرح کی چھاتی کی طرح اس کی چھاتی ہے وہی ید اللہ کے ہاتھوں جیسے ہاتھ ہیں۔علی میں تیرے بیٹے کو دیکھ رہا ہوں پر شکل صورت مجھے اپنے نبی کی نظر آ رہی ہے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بات سنتے ہیں یُضْحَكُ مسکرانا شروع کر دیتے ہیں فرماتے ہیں امیر المومنین آپ نے بالکل سچ فرمایا بیٹا میرا ہے پر صورت میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہے سبحان اللہ۔ (بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ ۵۳۰، کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۱۰۳ کشف الغمہ جلد نمبر ا صفحہ ۵۵۰، تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۱۷، رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱، تحفہ جعفریہ جلد ے صفحہ ۶۵۴ ۶۵۵)

مولا حسن امام سردار میرے تے ہر اک راز نوں رکھیا راز دل دے وچہ
چڑھ کے پشت رسول تے کھیڈے حسن ہندے جدوں رسول نماز دے وچہ
زلفاں نبی دیاں کھچن لگام وانگوں بہہ کے موہڈیاں تے آکے ناز دے وچہ
ملدی جلدی سی نبی دے نال صائمؔ نہیں سی ذرا وی فرق آواز دے وچہ

حضرات! پتہ چلا کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسن پاک سے بھی بڑی محبت فرماتے تھے۔ صرف امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہی نہیں بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد سے پیار کرتے تھے۔

Marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی شریف میں جماعت کرا کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان تشریف فرما ہیں کہ اچانک سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کھیلتے کھیلتے مسجد نبوی میں تشریف لے آئے جب مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے تو میرے آقا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی کھڑے ہوگئے اور جا کر سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا پیار کیا محبت فرمائی ہاتھ چومے رخسار چومے پھر انہیں گود میں لے کر بیٹھ گئے پھر ننھے حسین پاک سے باتیں کرنی شروع کر دیں۔ باتیں بھی کرتے جاتے چومتے بھی جاتے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب سیّدنا صدیق کو چومتے دیکھا تو آقا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی پیارے چاچا آپ مجھے بار بار کیوں چوم رہے ہیں میرے آقا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حسین میں تمہیں اس لیے چوم رہا ہوں کہ تم مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے، تم مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ آقا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چاچا جانی وجہ کیا ہے؟ بچے تو اور بھی مدینے شریف میں ہیں بڑے ہیں لیکن میں آپ کو زیادہ کیوں عزیز ہوں؟ میں آپ کو کیوں پیارا ہوں؟ میرے آقا صدیق رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا حسین تم مجھے اس لیے پیارے لگتے ہو کیونکہ تم میرے آقا میرے سردار میرے محبوب میرے نبی سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہو میرے آقا کی بیٹی کے بیٹے ہو سبحان اللہ۔ قربان جاؤں صدیق رضی اللہ عنہ تیرے عشق. نبی پر صدقے جاؤں تیری محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تو نے غلامی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق ادا کر دیا۔

Marfat.com

میں وی نوکر ہاں سوھنے دے نوکراں دا تے مینوں شہر مدینے دا گیسٹ کر لیو
بوند بوند حضور حضور کر دی تے میرے جسم دا خون وی ٹیسٹ کر لیو
سوہنے باہجھ نہیں کسے دا غم ایتھے تے چیک نال مشیناں دے چیسٹ کر لیو
کتھے جاوے گا چھوڑ کے در اقدس تے ناصر شاہ نوں ہنے اریسٹ کر لیو

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ تم مجھے اس لیے پیارے لگتے ہو کیونکہ تو سرکار مدینہ سرور قلب سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہو میرے پیارے بھائی اور پیارے دوست علی کے لخت جگر ہو اور سیّدۃ النساء حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دل بند ہو۔ پھر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کچھ پیسے نکالے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیئے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چاچا جانی یہ کیا ہے؟ فرمایا بیٹا یہ حقیر سی رقم ہے گھر لے جاؤ امی جان سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میرا سلام بھی عرض کرنا اور یہ پیسے بھی دینا کہ رکھ لو گھر کی ضروریات میں کام آئیں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے پیسے لے لیے آقا حسین رضی اللہ عنہ جب گھر جانے لگے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ عرض کی جی چاچا جانی۔ فرمایا! بیٹا جب کبھی کسی چیز کی آپ یا آپ کی امی جان کو ضرورت پڑے تو فوراً میرے پاس آ جایا کرو میں آپ کی ہر ضرورت پورا کروں گا آقا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چاچا اگر آپ نہ ملے تو؟ فرمایا پھر اپنی نانی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے جانا وہ آپ کی ہر ضرورت کو پورا کرے گی۔ سبحان اللہ، (اخلاق حسین صفحہ ۱۲)

میرے دوستو! ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام آل سے بڑی ہی محبت تھی بڑا ہی پیار تھا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے تھے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کرتے تھے امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے شفقت فرماتے تھے لیکن آج رولا پڑا ہوا ہے کہ نہیں جی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق خلافت غصب

Marfat.com

کر کے خود خلیفہ بن گئے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حصّہ وراثت نہ دے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ناراض کر بیٹھے۔

حضرات! یہ سب من گھڑت باتیں ہیں ایسی کوئی حقیقت نہیں کوئی صداقت نہیں یہ صرف اپنے جھوٹے مذہب کو بچانے کے لئے باتیں گھڑی گئیں ہیں وگرنہ ان میں کوئی لڑائی کوئی جھگڑا کوئی اختلاف نہیں تھا وہ بھائی بھائی تھے آپس میں بڑے ہی شفیق تھے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ایک بہتان

حضرات! شیعہ حضرات لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نفرت دلانے کے لئے یہ بات سناتے ہیں کہ جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا حق مانگنے کے لئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دربار میں گئیں تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دربار سے دھکے دے کر نکال دیا ملاں باقر مجلسی رافضی اپنی کتاب بحارالانوار کتاب الفتن میں لکھتے ہیں کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حق نہ دیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ چالیس دن تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں میں چکر لگاتے رہے کہ ہماری مدد کرو اور ہمارے ساتھ مل کر ہمارا حصہ لے کر دو لیکن کسی صحابی نے ساتھ نہ دیا۔ علامہ احمد بن علی طبرسی شیعہ اپنی کتاب احتجاج طبرسی صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کا حق نہ دیا تو سیّدہ روتی روتی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار پر گئیں اور رو رو کر صدیق کی شکایت کرتی رہیں۔ توبہ استغفراللہ

(آیات بینات جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۱۵)

میرے دوستو! کتنا جھوٹ اور کتنے من گھڑت واقعات بنائے ہیں شیعہ حضرات نے قوم کو دھوکہ دینے کے لئے۔ ویسے آپ سارے صاحب عقل ہیں

Marfat.com

ایک منٹ کے لئے سوچئے عقل دوڑائیں کہ ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لخت جگر' ہو مولا علی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اماں جان' ہو کائنات کی ملکہ' ہو جنتی عورتوں کی سردار اور جائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دربار میں چند کھجوریں لینے کے لئے جن کے دروازے پر جبریل منگتا بن کے آئے جن کے بچوں کو فرشتے جھولا جھلائیں جس فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چکی جنت کی حوریں آ کر چلائیں وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا صدیق سے وراثت مانگنے جائیں کیا آپ کا ضمیر اس بات کو مانتا ہے کیا آپ کا ایمان اس کو تسلیم کرتا ہے کیا آپ کی محبت یہ برداشت کرسکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

او مالک کل جہاناں دی تے نئ منگدی کھجیاں چار اے
او دختر نبی سرور دی تے کل جنت دی سردار اے

حضرات! سوچو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دھکے لگیں سیّدہ کو اس کے باپ کا حق نہ ملے مولا علی رضی اللہ عنہ دیکھتے رہیں کون علی رضی اللہ عنہ جو شیر خدا عزوجل ہے جو مشکل کشا ہے جو حیدر کرار ہے جو اسد اللہ الغالب ہے جو جنگ کرے تو فرشتے مولا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں یوں نعرے لگائیں۔

شاہِ مرداں شیرِ یزاں قوتِ پروردگار
لا فتٰی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

کون علی رضی اللہ عنہ جس کا یہ اعلان ہے کہ واللہ اللہ تعالیٰ کی عزّت وعظمت کی قسم لَوْ تَظَاهَرَتِ الْعَرْبُ عَلٰى قِتَالِیْ اگر سارے عرب کے لوگ میرے مقابلہ پر آجائیں لَمَا وَلَّیْتُ عَنْهَا میں میدان چھوڑ کر کبھی نہ بھاگوں میں ان کی گردنیں اتار اتار کر رکھتا رہوں۔ (نہج البلاغہ جلد ۴۵ صفحہ ۲۱۸ مناقب ابن ابی شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۱۴) کون علی رضی اللہ عنہ جو فرماتے ہیں کہ اَلذَّلِیْلُ عِنْدِیْ عَزِیْزٌ حَتّٰی اٰخُذَ الْحَقَّ لَهٗ ہر ایک ذلیل میرے نزدیک عزیز ہے جب تک میں اس کے غیر سے اللہ کا حق نہ لے

Marfat.com

لوں۔ وَالْقَوِیُّ عِنْدِیْ ضَعِیْفٌ حَتّٰی اٰخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ اور ہر ایک قوی میرے نزدیک ضعیف ہے جب تک کہ مستحق کا حق اس سے نہ دلایا جائے۔

(نہج البلاغہ جلد ۳۷ صفحہ ۸۱ عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵، ۱۴۷)

حضرات! جو علی پوری دنیا سے نہیں ڈرتے وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کیسے ڈر گئے وہ علی رضی اللہ عنہ جو کسی کا حق دلانے کے لئے چین سے نہیں بیٹھتا وہ علی اپنی بیوی کا حق غصب ہوتے دیکھ کر کیسے برداشت کر گیا؟ کچھ سوچو۔

آیئے اصل بات میں عرض کروں جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال مبارک ہو گیا تو سرکار کے وصال پاک کے بعد سیّدہ رضی اللہ عنہا نے سوچا مجھے سے ہر والد کی وفات کے بعد اس کے بچوں کو اس کا حق ملتا ہے تو میرے والد بھی سلطان کائنات تھے آپ کی میرے علاوہ اور کوئی بچی بچہ نہیں کیوں نا اپنے والد کی جائیداد مال لے کر اپنے کنٹرول میں کرلوں جب یہ خیال مبارک آیا تو پھر کیا ہوا حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اَنَّ فَاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْئَلُهٗ مِیْرَاثَهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کہ سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کسی آدمی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کیوں بھیجا؟ تاکہ ان سے اپنی میراث کے بارے پوچھا جائے جو انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ملنی تھی۔

(بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۶۴ ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۷، صفحہ ۵۸)

میرے دوستو! غور کرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ سیّدہ خود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں گئیں بلکہ اپنا کوئی خاص عزیز بھیجا اگر کسی روایت میں یہ بات ملتی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خود گئیں ہیں تو محدثین کرام فرماتے ہیں یہ مجازی طور پر لفظ بولا گیا ہے جیسے وکیل کہتا ہے کہ میرا مقدمہ ہے یہ میرا کیس ہے حقیقت میں مقدمہ اور کیس ملزم کا ہوتا ہے ایسے ہی حضرت

Marfat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے عزیز کو بھیجنا یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی جانا تصور ہو گیا۔ خیر تو عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک عزیز بھیجا کہ جاؤ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری وراثت کے بارے میں پوچھو کہ کب اور کیسے ملے گی۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو اس آنے والے شخص سے فرمایا کہ آپ جائیں سیّدہ سے خود بات کرلوں گا وہ آدمی واپس آ گیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام کام کر کے شام کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر پاک بیبیاں بھی گھر میں جلوہ فرما ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی محبت سے بڑے پیار سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خیر مقدم کیا پاس بٹھایا سلام دعا کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیّدہ رضی اللہ عنہا آپ کا ایک نمائندہ میرے پاس گیا تھا اور وراثت کی بات کی تھی اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں اگر آپ حکم فرمائیں؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں ہاں آپ ضرور فرمائیں! امیر المومنین سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا ملاں باقر مجلسی شیعہ حق الیقین میں لکھتا ہے مرزا محمد تقی شیعہ ناسخ التواریخ میں لکھتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سیّدہ رضی اللہ عنہا آپ میرے پیارے آقا امام الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی ہیں آپ ہم میں سے سب سے زیادہ نیک ہیں سعادت اور خیر آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے آپ گفتار میں سچّی ہیں، عقل اور سمجھ میں سب سے بڑھ کر ہیں، قیامت تک ہر مسلمان آپ کی عزّت کرتا رہے گا، کوئی بدنصیب ہی آپ سے دشمنی کرے گا، آپ طیّبہ بھی ہیں طاہرہ بھی ہیں، عابدہ بھی، زاہدہ بھی، سیّدہ رضی اللہ عنہا مجھے اللہ تعالیٰ کی عزّت وعظمت کی قسم، مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام رشتے دار تمام قبیلے والے تمام خاندان والے اپنے تمام رشتے داروں سے زیادہ پیارے ہیں زیادہ عزیز ہیں اے سیّدہ رضی اللہ عنہا تم مجھے اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ پیاری ہو سیّدہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

آپ نے اپنا حق مانگا ہے کوئی آپ کو آپ کے حق سے محروم نہیں کرسکتا لیکن میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے خود آپ کے پیارے بابا جان کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے سرکار نے فرمایا تھا کہ لَا نُوْرِثُ مَاتَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا انبیاء علیہم السلام میراث چھوڑ کر نہیں جاتے نہ چاندی نہ سونا نہ گھر نہ زمین یہ ہماری وراثت نہیں ہوتی ہماری وراثت صرف اللہ تعالیٰ کا دین علم کی کتابیں حکمت کے خزانے اور علم شریعت ہوتی ہے ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ سارا مال صدقہ ہوتا ہے ہاں اس مال کی آمدنی سے نبی پاک ﷺ کی ساری اولاد کھائے گی پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سیّدہ رضی اللہ عنہا! وَاللّٰہِ لَااَدَعُ اَمْرًا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں ویسے ہی اپنے دور میں کروں گا جیسے اللہ تعالیٰ کے محبوب نے کیا تھا میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ (حق الیقین باب ۵ صفحہ ۱۲۶ ناسخ التواریخ باب زندگانی فاطمہ رضی اللہ عنہا صفحہ ۱۴۷ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۸۴ ۸۶ بخاری شریف مسلم شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۵ اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۲)

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پریشان ہو گئیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹی پریشان کیوں ہوتی ہے میں ابوبکر ابھی زندہ ہوں اگر آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو میں حاضر ہوں میرے ذاتی مال میں سے آپ جو لینا چاہئیں آپ کو مکمل اختیار ہے میں سارا مال آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں سیّدہ رضی اللہ عنہا میرا سب کچھ مال و زر آپ کے قدموں پر قربان۔ سبحان اللہ۔ (حق الیقین صفحہ ۱۲۷ ناسخ التواریخ جلد ۱ صفحہ ۱۵۷ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۸۴)

حضرات! یہ تھا سارا واقعہ جس کو شیعہ حضرات نے بڑھا چڑھا کر کتابوں میں لکھا لوگوں کو غلط قسم کے واقعات سنائے جس سے قوم صدیوں سے آپس میں لڑتی آتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخیاں کرتی آتی ہے۔ جب صدیق

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث مبارک قسم اٹھا کر سنائی تو سیّدہ خاموش ہو گئیں پھر آپ نے وصال مبارک تک وراثت کا کبھی ذکر نہیں فرمایا۔ ہو سکتا ہے کوئی شیعہ دوست یا اپنا سُنّی بھائی بھی اعتراض کر سکتا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سن کر خاموش ہو گئیں حالانکہ بخاری شریف میں لکھا ہوا ہے کہ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ حُزْنَ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر آپ سے ناراض ہو گئیں وَهَجَرَتْ اَبَابَكْرٍ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر سے بات کرنا چھوڑ دی فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجَرَتُهٗ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ اور ہمیشہ کے لیے بولنا چھوڑ دیا یہاں تک کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کے چھ ماہ بعد تک زندہ رہیں آپ کہتے ہیں کچھ نہیں ہوا کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا کوئی عداوت نہیں تھی کوئی اختلاف نہیں تھا لیکن آپ کی بخاری شریف کہتی ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوئیں بولنا چھوڑ دیا آپ کی مانیں یا بخاری شریف کی؟

حضرات! مانتے ہیں یہ الفاظ بخاری شریف کے اندر موجود ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ الفاظ ہیں کس کے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہیں؟ یہ عبارت حضرت خاتون جنت کی زبان سے نکلی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں یہ سیّدہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ نہیں یہ خاتون جنت کا فرمان نہیں بلکہ یہ راوی کے اپنے الفاظ ہیں اس حدیث کے ایک راوی ہیں صالح انہوں نے یہ الفاظ اپنی طرف سے کہے ہیں کہ شاید حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا غضب ناک ہو گئیں ہوں انہوں نے بولنا چھوڑ دیا ہو۔ راوی کا خیال ضروری نہیں کہ صحیح بھی ہو ہو سکتا ہے صحیح نہ بھی ہو۔ اعتراض تو اس وقت ہوتا کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ ہوتے۔ (باغ فدک صفحہ ۶۵ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱)

میرے دوستو! اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دبا

Marfat.com

جاتے غصب کر جاتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ دیتے اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق کھا جاتے تو اور کوئی نہ آواز اٹھاتا تو کم از کم مولا علی رضی اللہ عنہ تو تلوار نکال کر میدان میں آجاتے لیکن تاریخ گواہ ہے حدیث گواہ ہے ایسا قدم مولا علی رضی اللہ عنہ نے نہیں اٹھایا ہو سکتا ہے کوئی چالاک شیعہ یہ کہہ دے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لیے مقابلہ میں نہیں آئے تا کہ اسلام میں فتنہ فساد پیدا نہ ہو۔ چلو ہم مان لیتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت فتنہ وفساد کو مدنظر رکھتے ہوئے آواز نہ اٹھائی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے امیر المومنین کا عہدہ سنبھالا تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام مال پر اور باغ فدک پر قبضہ کر کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے کیا ؟ نہیں ہرگز سیّدہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے نہیں فرمایا۔ بلکہ کتابیں پڑھ کے دیکھو مولا علی رضی اللہ عنہ نے بھی خلافت کے دور میں وہی طریقہ اپنایا جو آپ سے پہلے سیّدنا صدیق اکبر، سیّدنا فاروق اعظم، سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے طریقہ اختیار کیا تھا مولا علی رضی اللہ عنہ نے اصحاب ثلاثہ کے قوانین پر عمل کر کے ان کے فیصلے پر صداقت کی مہر لگادی۔ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو فیصلے فرمائے تھے وہی حق اور سچ تھے۔ سبحان اللہ۔

جب مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کسی مرید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ یا امام اب تو آپ خلیفہ بن گئے ہیں مکمل کنٹرول آپ کے پاس ہے اب تو باغ فدک سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے فرمادیں اب تو آپ کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں تو سنو میرے آقا مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا شیعہ حضرات کے معتبر مجتہد علامہ ابوحامد عبدالحمید المعروف علامہ ابن حدید اپنی کتاب ابن حدید شرح نہج البلاغہ جلد ۴ صفحہ ۹۴ میں لکھتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فَقَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰہِ کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔

Marfat.com

کس بات کی فرمایا: اَنْ اَرَدَّ شَیْـاً مَـنَعَ مِنْهُ اَبُوْبَکْرٍ وَاَمْضَاهُ عُمَرُ کہ وہ چیزیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے کروں جو میرے بھائی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہیں کی تھیں۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

حضرات! مولا علی رضی اللہ عنہ تو صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا حیا کر گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو اللہ تعالیٰ سے شرم آ گئی پر شیعہ حضرات کو اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا نہ آیا جو دن رات جھوٹے واقعات سنا سنا کر قوم کو دھوکہ دے کر گمراہ کر رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی بے ادبی کر کے خود بھی جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں اور قوم کو بھی جہنم کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے ادبی سے ہر مسلمان کو ہر مومن کو محفوظ فرمائے آمین۔

امام باقر رضی اللہ عنہ کا اعلان

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ ابن حدید اپنی کتاب ابن حدید شرح نہج البلاغہ جلد ۲ صفحہ ۸۲ میں لکھتے ہیں کہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے طریقت کے پانچویں امام سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ مدینہ پاک میں مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں آپ کا ایک غلام ایک مرید جس کا نام تھا ابو عقیل وہ کہنے لگا یا امام آپ کے قدموں پر میری جان قربان ہو جائے ایک بات تو بتائیے سیّدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی بات؟ ابو عقیل نے عرض کی اَرَاَیْتَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ هَلْ ظَلَمَکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا حضور لوگوں میں مشہور ہے کہ ابو بکر و عمر نے آپ کے باپ دادا کے ساتھ بڑی زیادتیاں کیں انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق دبا لیا حق غصب کر لیا۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ابو بکر، عمر نے آپ کے حقوق میں کچھ ظلم کیا آپ کا حق دبا گئے غصب کر گئے؟ تو سنئے طریقت کے پانچویں امام نے کیا فرمایا امام حسین رضی اللہ عنہ کے باغ کے ایک پھول نے کیا فرمایا شیعہ مصنف لکھتا ہے فرمایا: فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا

Marfat.com

پھر فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے اپنے خاص بندے سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا تا کہ وہ تمام جہانوں کو ڈرائیں مَا ظُلِمْنَا مِنْ حَقِّنَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ انہوں نے ہمارے حقوق سے ایک رائی کے برابر بھی ہم پر ظلم نہیں کیا ابو عقیل نے جب سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان سنا تو عرض کرنے لگا کہ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ابو عقیل کہتے ہیں میں نے بڑے ہی ادب سے عرض کی کہ میری جان آپ پر قربان اَفَلَا تَوَلَّاهُمَا اگر انہوں نے آپ پر ظلم نہیں کیا زیادتی نہیں کی تو میں ان سے پیار نہ کروں ان سے محبت نہ کروں؟ سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَيْحَكَ تَوَلَّهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تو برباد ہو جائے پیار کا جملہ فرمایا۔ فرمایا ابو عقیل ابوبکر و عمر کو تو ایسا دوست بنالے کہ وہ دنیا میں بھی تمہارے دوست ہوں آخرت میں بھی تمہارے دوست ہوں اگر ان کی دوستی سے تمہیں کوئی نقصان پہنچا تو میں تیرا ذمہ دار ہوں سبحان اللہ

(تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲ وفاء الوفا جلد ۳ صفحہ ۱۰۰۱)

حضرات! توجہ کرو امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں کتاب شیعہ حضرات کی لکھنے والا شیعہ مجتہد کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کرام پر کوئی ظلم نہیں کیا کوئی زیادتی نہیں کی کوئی حق نہیں دبایا لیکن یا علی رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ کرنے والے کیا کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر مولا علی رضی اللہ عنہ پر بڑے ظلم کیے بڑی زیادتیاں کیں۔

میرے دوستو! انصاف کرو بات پاک امام کی مانیں یا جھوٹے محبان اہل بیت کی؟ انصاف آپ کریں؟

فیصلہ کن بات

میرے دوستو! توجہ کرو میں ایک اور بات عرض کرتا ہوں۔ بالفرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کے بعد آپ کا مال تقسیم ہونا تھا باغ فدک سیّدہ

Marfat.com

کا حق تھا کیونکہ سرکار کی لخت جگر تھیں یہ تسلیم کرلیا جائے تو پھر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مال پر سیّدہ کا حق نہیں بنتا وہ کیسے؟ سنیئے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا سے پردہ فرما گئے تو سرکار کی نو بیویاں زندہ تھیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سرکار کے چچا موجود تھے۔ اگر مال تقسیم ہوتا تو بیویوں کو بھی شرعی طور پر حصہ ملنا چاہیے تھا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی حصہ ملنا چاہیے تھا لیکن تاریخ اسلام کا مطالعہ کر کے دیکھو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پاک کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کسی بیوی کو بھی حق نہیں دیا وراثت کا مال نہیں دیا حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی بھی موجود ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی موجود ہے اگر سرکار کی وراثت تقسیم ہوتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی حصہ مانگ سکتی تھیں، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی اپنا حق مانگ سکتی تھیں دیگر ازواج پاک بھی اپنا حق مانگ سکتی تھیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی اپنا حصہ مانگ سکتے تھے لیکن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی قریبی کو کوئی حصہ نہیں ملا ہاں اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک کو حصہ دے دیتے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حصہ دے دیتے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حصہ نہ دیتے پھر زیادتی ہوتی پھر حق کے غصب کا الزام لگایا جاسکتا تھا۔ میاں جب سیدنا ابوبکر نے اپنی بیٹی کو سرکار کی زوجہ کو محبوبہ محبوب رب العالمین کو بھی حق نہیں دیا تو سوچو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر حق غصب کرنے کا الزام لگانا کتنا ظلم ہے۔

ام المومنین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال پاک ہوا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج پاک نے مشورہ کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا جائے تا کہ ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مال میں سے ہمارا حق دیا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں نے نبی

Marfat.com

کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک کی یہ بات سنی تو میں نے کہا کیا تمہیں پتہ نہیں کیا تم جانتی نہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَانُوْرِثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا تھا کہ نبیوں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا یہ جو کچھ دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔ بخاری شریف، مسلم شریف، جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج نے یہ بات سنی تو پھر ساری زندگی اپنا حصہ نہیں مانگا سبحان اللہ۔

میرے دوستو! پتہ چلا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہی کیا جو حضور علیہ والصلوٰۃ والسلام کا فرمان اور حکم تھا کوئی زیادتی کوئی ظلم کوئی حق نہیں دبایا۔

پھر دیکھو جب سیّدہ طیّبہ طاہرہ زاہدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وصال مبارک سے پہلے بیمار ہوئیں میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو آپ گھر تشریف لائے آپ نے اپنی بیوی سیّدہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ میرے آقا میرے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری لخت جگر بیمار ہے تم ایسے کرو سیّدہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلی جاؤ جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوتیں تو ان کی خدمت کرو کھانا پکاؤ برتن دھوؤ، گھر کی صفائی کرو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی خدمت کرو جب ٹھیک ہوں تب گھر آنا۔

حضرات! خدا کے لئے انصاف کرو کیا اتنا پیار اتنی محبت آج سگے بھائیوں میں بھی ہوتی ہے؟ جو میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل بیت پاک سے تھی پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوئی عام آدمی نہیں کوئی کونسلر نہیں کوئی ناظم نہیں MPA نہیں کوئی MNA نہیں کوئی وزیر نہیں کوئی سفیر نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے امیر ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصلّے کے وارث ہیں خلیفہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پر فرما کیا رہے ہیں کہ جاؤ مولا علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اماں جان سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیٹی

Marfat.com

کی خدمت کرو آج سگے بھائی کی بیوی بیمار ہو جائے تو بھائی اپنی بیوی کو بھائی کی اہلیہ کی خدمت کرنے کے لئے نہیں بھیجتا مگر صدقے جاؤں صدیق رضی اللہ عنہ تیری وفا پر تیرے عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوتی ہیں تو سیّدہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے کوئی نوکرانی نہیں بھیجتے کوئی لونڈی نہیں بھیجتے بلکہ اپنی بیوی بھیجتے ہیں۔

حضرات! سوچو اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دشمن ہوتے تو کیا اپنی بیوی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کی خدمت کے لئے بھیجتے کیا کوئی انسان دشمنوں کے گھر اپنی بیوی بھیج سکتا ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئیں خدمت کرنی شروع کر دی ایک دن سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی جی سیّدہ فرمایا لگتا ہے میرا آخری وقت آ گیا ہے اگر میں دنیا سے پردہ کر جاؤں تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تم بی بی سلمٰی جو ابورافع کی بیوی ہے وہ غسل دینا۔

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۸ الاستیعاب جلد ۴ صفحہ ۶۱ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ ۱۶۱)

پھر فرمایا جب میت کو چارپائی پر رکھ کے قبرستان لے کر جایا جاتا ہے تو جسم کا پتہ چل جاتا ہے کہ یہ مردہ جسمانی طور پر بھاری تھا یا دبلا تھا کیونکہ میت پر کفن کے بعد ایک ہی چادر ہوتی ہے میں نہیں چاہتی کہ میں اس طرح بلا پردے کے قبرستان جاؤں کوئی ترکیب بتاؤ تاکہ میرے جسم کی بے پردگی نہ ہو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی بی بی جی جب میں ہجرت کر کے حبشہ گئی تھی تو وہاں پر میں نے عورتوں کی با پردہ چارپائی دیکھی تھی جس پر عورتوں کو قبرستان لے جایا جاتا تھا اگر حکم فرماؤ تو میں ویسی ہی چارپائی بنا کر نہ دکھاؤں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا دکھاؤ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مدینہ پاک سے کھجور کی گیلی ٹہنیاں منگوائیں انہیں جھکا کر آپس میں ان کے سرے ملا کر باندھ دیا پھر ان پر کپڑا ڈالا تو وہ ایک باپردہ

Marfat.com

چارپائی بن گئی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ باپردہ چارپائی دیکھی تو مسکرا پڑیں فرمایا اسماء رضی اللہ عنہا بڑی اچھی ہے یہ باپردہ چارپائی اس طرح میت اٹھانے سے پہچان نہیں ہوتی کہ مرد کی میت ہے یا عورت کی قَالَتْ فَاطِمَةُ پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ فَاِذَا مِتُّ اے اسماء رضی اللہ عنہا جب میں فوت ہو جاؤں فَغَسِّلْتِنِیْ اَنْتَ مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل دینا سبحان اللہ (کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۵۰۳ تحفہ جعفریہ جلد ۳ ۲۳۵ مستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۱۶۲ طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۸ رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۱۵۹،۱۵۹)

حضرات! یہ ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی محبت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرماتی ہیں مجھے غسل بھی تم دینا۔ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا تو پورے مدینہ شریف میں کہرام مچ گیا ہر مرد ہر عورت کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں ایسے لگتا تھا جیسے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کا دن آج ہے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنی تو شیعہ حضرات کی کتابیں اس بات پر گواہ ہیں فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ تَعْزِّيَانِ عَلِيًّا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال مبارک پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں مقدس ہستیاں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تعزیت کے لئے آئے افسوس کرنے آئے وَيَقُوْلَانِ لَهٗ يَا اَبَا الْحَسَنِ پھر دونوں نے فرمایا اے ابوالحسن! یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے اے بھائی علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی فرمایا: لَاتَسْبِقْنَا بِالصَّلٰوةِ عَلٰى ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بیٹی کا جنازہ اٹھانا تو ہمیں بھی بتانا ہمیں بھول نہ جانا تاکہ ہم بھی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی کے جنازے میں شریک ہو سکیں۔

(تاریخ التواریخ جلد ا صفحہ ۱۸۱ کتاب سلیم بن قیس صفحہ ۲۲۴ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ رحماء بینھم جلد ا صفحہ ۱۴۸،۱۴۹)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ

جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے پردہ فرما گئیں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں تو

Marfat.com

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مولا علی رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء، حضرت سلمٰی نے غسل مبارک دیا پھر کفن پہنایا پھر باپردہ چارپائی پر جنازہ مبارک اٹھایا گیا پورے مدینے شریف کے لوگ اردگرد کے رہنے والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام جمع ہو گئے اس جنازے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی حضرت جابر بھی موجود ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عرضیکہ تمام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو مدینہ شریف میں تشریف فرما تھے تمام کے تمام سیّدہ مقدسہ حضرت خاتون جنت کے جنازے میں شامل تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں جنازے کے لئے صفیں درست کرلو صفیں درست ہو گئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق سے کہا کہ امیر المومنین سیّدہ کا جنازہ پڑھایئے میر آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی علی رضی اللہ عنہ آپ پڑھائیں ہم آپ کے پیچھے پڑھیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین آپ کیا فرما رہے ہیں آپ کے ہوتے ہوئے علی مصلٰی پر کھڑا ہو یہ نہیں ہوسکتا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کیوں نہیں کھڑے ہوتے مولا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا شیر خدا نے فرمایا صدیق اس مصلے پر میرے نبی نے آپ کو اپنی ظاہری حیات میں کھڑا کیا تھا یہ مصلٰی میرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو عطا فرمایا تھا جب فرضی نماز میں آپ ہمارے امام ہیں آپ ہمارے پیشوا ہیں آپ ہم سے مقدم ہیں تو بھلا نماز جنازہ میں ہم آپ سے آگے کیسے کھڑے ہوسکتے ہیں مہربانی فرمایئے آیئے خاتون جنت کا جنازہ پڑھایئے تاکہ محبان اہل بیت کا نعرہ مارنے والوں کو پتہ چل جائے جتنی محبت جتنی عقیدت جتنا پیار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے سے تھی اتنی محبت اتنی عقیدت اتنا پیار کسی اور کو نہیں ہوسکتا نعرے مار سکتے ہیں پر پیار صدیق رضی اللہ عنہ جیسا

Marfat.com

باوفا اہل بیت پاک سے کر گیا سبحان اللہ۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ مجتہد علامہ ابن حدید اپنی کتاب ابن حدید شرح نہج البلاغہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۰ میں یہ لکھتے ہیں کہ اَنَّ اَبَابَکْرٍ هُوَ الَّذِیْ صَلّٰی عَلٰی فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَکَبَّرَ عَلَیْهَا اَرْبَعًا بیشک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنازے پر چار تکبیریں پڑھیں۔ (طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۹ سنن کبری جلد ۲ صفحہ ۲۹ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۱۴ ریاض النضرہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۸۲۳ رحماء بینھم جلد ۱ صفحہ ۱۲۱، ۱۲۰ سفینہ نوح جلد ۲ صفحہ ۵۱، ۵۳)

حضرات! بتایئے اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دشمن ہوتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خاتون جنت کا جنازہ پڑھانے دیتے؟ میاں جنازے وہی پڑھاتا ہے جو سب سے زیادہ عزیز ہو مولا علی رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جنازہ پڑھوا کر ثابت کر دیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھے بڑے ہی پیارے ہیں کیوں نہ ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو پیارے ہوئے۔

میرے دوستو! پتہ چلا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مابین کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں تھا کوئی جھگڑا نہیں تھا کوئی عداوت نہیں تھی کوئی دشمنی نہیں تھی بلکہ پیار ہی پیار تھا محبت ہی محبت تھی یہ مسئلہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے پاک قرآن نے سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک حدیث نے ہمیں بتائی ہے۔

حضرات! آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ان مقدس لوگوں کے درمیان روحانی محبت کے علاوہ قریبی اور نسبی تعلقات بھی موجود تھے۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسرال

ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی لاڈلی بیٹی سیّدہ

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبوب زوجہ پاک تھیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد ہاشم بن محمد علی خراسانی اپنی کتاب منتخب التواریخ فارسی صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا دختر ابوبکر بود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی۔ ومادر کشما رضی اللہ عنہا وعبدالرحمٰن بن ابی بکر ام رومان بنت عامر بن عمر بود۔ حضرت کشما رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی والدہ ام رومان بنت عامر بن عمر تھیں۔ علامہ خراسانی آگے لکھتے ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مکہ مکرمہ میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے نکاح سے پہلے ماہ شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اس وقت حضرت کشما رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک دس سال کی تھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک ترپین سال تھی۔ خلفاء ثلاثہ اور اہل بیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں صفحہ ۷ شیعہ حضرات کے بہت بڑے فاضل علامہ سیّد علی حیدر نقوی اپنی کتاب تاریخ آئمہ صفحہ ۱۴۷ پر لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ سن ۱۰ بعثت میں جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ انتقال کر گئیں تو ان کی جدائی پر سرکار کو بڑا صدمہ ہوا یہ منظر دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سرکار کی خدمت میں لائے اور عرض کی آقا یہ میری بچی ہے یہ آپ کے صدمے کو کچھ کم کرے گی۔ سرکار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا مگر زفاف کی، رخصتی کی نوبت نہیں آئی جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مدینہ پہنچ گئے تو آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی حضور آپ اپنی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر کیوں نہیں لے جاتے؟ میرے آقا نے فرمایا ابوبکر ابھی عائشہ رضی اللہ عنہا کے مہر کی رقم نہیں جب رقم آگئی تو لے آئیں گے حضرت کشما رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے ابو نے

Marfat.com

بارہ اوقیہ مہر ادا کرنے کو دیا تب سرکار نے وہ مال ہمارے پاس بھیجا۔ (تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ۱،۲)

حضرات! صاحب انصاف ہو ایمان داری سے بتانا شیعہ حضرات کے بقول جب اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پریشان ہوتے ہیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کا غم دور کرنے کے لئے اپنی بیٹی کو نکاح کے لئے پیش کردیتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس وقت عمر مبارک ہے صرف چھ سال میرے آقا کی عمر مبارک ہے پچاس سال پھر بیٹی کا حق مہر بھی خود ادا فرماتے ہیں دنیا میں کوئی ایسی مثال دے سکتا ہے کہ جیسے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کی ترکیب سوچی ایسی ترکیب کسی امتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے سوچی ہو۔ اگر شیعہ حضرات میں رتی برابر بھی انصاف ہوتو وہ کبھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دشمن رسول خدا اور دشمن اہل بیت نہ کہیں لیکن

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرات شیعہ حضرت کی مستند کتابوں سے ثابت ہوا کہ حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے اب جو میرے آقا کی بیوی ہے وہ میری اور آپ کی اور پوری کائنات کے مومنوں کی کیا لگتی ہے؟ آیئے یہ بات قرآن مجید سے پوچھ لیتے ہیں کہ اے خالق کائنات کی پاک کتاب یہ تو بتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں مومنوں کی کیا لگتی ہیں تو پڑھیے قرآن کا پارہ ۲۱ رکوع ۱۷ سورۃ احزاب آیت ۶ خالق کائنات کا قرآن فرماتا ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یہ نبی ایمان والوں کی جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ آگے فرمایا وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔ سبحان اللہ

Marfat.com

حضرات !قرآن کی آیت سے ثابت ہوا حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پوری کائنات کے مومنوں کی ماں ہے جو ماں نہ مانے وہ بے ایمان وہ کافر جو ماں سمجھے اور ماں سمجھ کر بے ادبی گستاخی کرے ماں کو گالیاں دے ماں پر لعنت بھیجے وہ کبھی مومن نہیں ہوسکتا۔ اب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گستاخ کون ہے؟ تو سنیئے شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد اور عالم۔ ملا محمد تقی نے اپنی کتاب صدیقۃ المتقین صفحہ ۱۱۴ پر یہ لکھا ہے کہ ہر نماز کے بعد خلفاء ثلاثہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لعنت بھیجنا سنت ہے اور نماز اس وظیفے کے بغیر مکمل اور نامقبول ہوتی ہے۔ استغفر اللہ (آئینہ شیعہ نما صفحہ ۳۷، ۴۷)

میرے دوستو! کتنی گستاخی ہے کتنی بے ادبی ہے واقعی ایسا بندہ کبھی ملا ہی نہیں ہوسکتا ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کے غلام نے کتنی پیاری بات فرمائی کہ

اُمّاھاتھم دا میں معنی سناواں　　محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیاں ازواج مومن دیا ماواں
او جاہل حیا کر حلالی دا کم نہیں　　کیونکہ ماواں دے شکوے حرامی کریندن

حضرات! پتہ چلا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی مطہرہ ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سسر ہوئے۔ اب سنئے کہ میرے آقا نے اپنے سسرال کی کیا شان بیان فرمائی۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ سیّد علی جبری رضوی لاہوری نے اپنی تفسیر لوامع التنزیل جلد ۲ صفحہ ۴۷۶ میں یہ بات درج کی کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ زَوَّجَنِیْ وَتَزَوَّجَ مِنِّی مِنَ الْاُمَّۃِ اَحَدٌ کہ میری امت میں سے جس نے مجھ سے شادی کی اور جس کو مجھ سے رشتہ ملا لَایَدْخُلُ النَّار وہ کبھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ لِاَنِّیْ سَئَلْتُ اللّٰہَ عَنْہُ وَوَعَدَنِیْ بِذٰلِكَ اس سلسلے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ سجنا گھبرا نہیں جو تیرے داماد بنے ہیں یا جن کا تو داماد بنا ہے وہ کبھی جہنم میں نہیں جائیں گے سبحان اللہ۔ خلفاء ثلاثہ اور

Marfat.com

اہل بیت اطہار کے تعلقات اور شتہ داریاں صفحہ ۹۔ میرے دوستو! اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، مولا علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کبھی جہنم میں نہیں جاسکتے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرکار کے سسر ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ میرے آقا کے داماد ہیں۔

امام حسین رضی اللہ عنہ اور محمد بن ابوبکر کا رشتہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے تھے حضرت محمد بن ابوبکر، مولا علی رضی اللہ عنہ کے لخت جگر تھے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یہ دونوں بزرگ آپس میں ہم زلف تھے پنجابی میں کہتے ہیں ساڈو۔ کیونکہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیوی شہر بانو اور محمد بن ابوبکر کی بیوی آپس میں دونوں سگی بہنیں تھیں۔ شیعہ حضرات کے معتبر مجتہد علامہ شیخ عباس قمی نے منتہی الامال جلد۲ صفحہ ۸۳ میں یہ روایت نقل کی کہ شیخ مفید روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جبریث بن جابر کو مشرقی علاقے میں کسی شہر کا افسر بنا کر بھیجا اس نے یزدجرد کی دو بیٹیاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکی جس کا نام شاہ زناں تھا اس کا نکاح امام حسین رضی اللہ عنہ سے کردیا اس سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ دوسری لڑکی کا رشتہ محمد بن ابوبکر سے کر دیا اس سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نانا حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے لہٰذا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ آپس میں خالہ زاد بھائی ہوئے۔ حضرات! پتہ چلا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بہو اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی بہو آپس میں سگی بہنیں تھیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ آپس میں ہم زلف تھے امام سجاد اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جب جوان ہوئے تو آپ نے اپنے چچا عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کو

Marfat.com

بیٹی عطا فرمائی آپ نے اس کا نام رکھا ام فروہ ادھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جوان ہوئے تو آپ نے اپنے چچا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام عبداللہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اللہ تعالیٰ نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو بیٹا عطا فرمایا آپ نے نام رکھا محمد باقر رضی اللہ عنہ جب امام محمد باقر رضی اللہ عنہ جوان ہوئے تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا رشتہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا اللہ تعالیٰ نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کو لڑکا عطا فرمایا تو آپ نے نام رکھا جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ تو رشتہ کو آپ غور سے دیکھیے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ رشتے میں سیّدنا صدیق کے نواسے لگتے ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے پوتے لگتے ہیں اسی لئے آپ کا لقب ہے صادق حالانکہ طریقت کے بارہ امام ہیں کسی امام کے ساتھ صادق کا لقب نہیں لیکن آپ کو جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے کیوں؟ اس کا جواب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ خود دیتے ہیں فرماتے ہیں کہ وَلَدَنِی الصِّدِّیْقُ مَرَّتَیْنِ (احقاق الحق صفحہ ۷) لوگو میں صادق ہوں کیونکہ میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دو طرح سے اولاد ہوں کسی محبّ نے آپ سے عرض کی حضور سنا ہے آپ ابوبکر کو گالیاں دیتے ہیں آپ نے سنا تو جلال میں آ گئے فرمایا اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ جَدِّیْ شرم کر حیا کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے نانا ہیں هَلْ یَسُبُّ اَحَدٌ اٰبَاءَ هٗ پھر فرمایا کیا کوئی شریف انسان اپنے بڑوں کو گالی دینا پسند کرتا ہے؟ لَاقَدَّمَنِیْ اِنْ لَّا اُقَدِّمَهٗ احقاق الحق صفحہ ۷ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے کسی قسم کی عزّت اور شان نہ دے اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عزّت اور شان کو نہ مانوں سبحان اللہ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۳'۵)

امام حسین رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رشتہ

سرکار مدینہ سرور قلب سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ ازواج پاک تھیں ان پاک بیبیوں میں سے ایک بی بی کا نام تھا حضرت سیّدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ حضرت سیّدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی ایک ماں جائی بہن تھی جس کا نام تھا قرینۃ الصغریٰ یہ بی بی سیّدنا

Marfat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن کے نکاح میں آئیں اس رشتے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر ہم زلف ٹھہرے اور ام المومنین سیّدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن کی سالی رشتے میں ٹھہری۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو اللہ تعالیٰ نے حضرت قرینۃ الصغریٰ کے بطن سے ایک لڑکی عطا فرمائی حضرت عبدالرحمٰن نے اس بچی کا نام حفصہ رضی اللہ عنہا رکھا جب حفصہ رضی اللہ عنہا جوان ہوئی تو اس کا نکاح حضرت عبدالرحمٰن نے منذر بن زبیر سے کردیا منذر کو اللہ تعالیٰ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تین بچے عطا فرمائے دو لڑکے اور ایک لڑکی لڑکے عبدالرحمٰن اور ابراہیم تھے اور بچی کا نام تھا قرینۃ منذر کی وفات کے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا۔ اس رشتے کے لحاظ سے امام حسین رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے داماد ہوئے۔

(طبقات ابن سعد جلد ۸ تذکرہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالرحمٰن تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۹۸)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ ابوالحامد عبدالحمید نے مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے ملفوظات نہج البلاغہ کی شرح کی ہے ابن حدید کی جلد ۴ صفحہ ۵ پر علامہ عبدالحمید لکھتے ہیں کہ قَالَ تَزَوَّجَ الْحَسَنُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ مداینی نے روایت کی ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اسی کتاب کے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ تَزَوَّجَ الْحَسَنَ هِنْدَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِبْنِ اَبِیْ بَکْرٍ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالرحمٰن کے بعد ھند بنت عبدالرحمٰن سے شادی فرمائی۔

(بحار الانوار جلد ۴۴ تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۰، ۱۱)

حضرات! اس روایت سے پتہ چلا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے گھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو پوتیاں باری باری نکاح میں آئیں۔ ذرا سوچ اگر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف ہوتا لڑائی ہوتی دشمنی ہوتی تو کیا

Marfat.com

ایک دوسرے کو رشتے دیتے لیتے کیا دشمن بھی آپس میں رشتے داریاں کرتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔

حضرات! رشتے داریاں دشمنوں میں نہیں ہوتی بلکہ پیاروں میں ہوتی ہیں پتہ چلا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل پاک میں کوئی دشمنی نہیں تھی بلکہ روحانی' نورانی اور جسمانی محبت پیار اور تعلق تھا اللہ تعالیٰ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاتون جنت کا رشتہ

میرے دوستو !جس طرح سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل پاک کے خادم تھے۔ اسی طرح سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل سے پیار محبت کرتے تھے سیرت فاروق کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جتنی محبت جتنا پیار حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو کملی والے آقا کی آل سے تھا اتنا پیار سگے بھائیوں کو بھی اپنے بھائیوں سے نہیں ہوتا۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہدین جن کے کاندھے پر شیعہ مذہب قائم ہے انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں یہ بات لکھی ہے شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی نے کتاب الامالی جلد ا صفحہ ۳۸ ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون صفحہ ۱۲۵ بحار الانوار جلد ۴۳ صفحہ ۱۲۵' ۱۳۰ مرزا محمد تقی نے ناسخ التواریخ زندگانی فاطمہ رضی اللہ عنہا صفحہ ۴۶ علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ نے کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۳۰۳' ۳۰۴ مرزا محمد رفیع مشہدی ایرانی نے حملہ حیدری صفحہ ۶۱ جلد ا میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر بن خطاب' حضرت سعد بن معاذ رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ تینوں بزرگ مسجد نبوی میں بیٹھے تھے باتیں ہو رہی تھیں تینوں ہم کلام تھے باتیں کرتے کرتے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری بیٹی سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سلسلے میں باتیں ہونے لگی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار کے پیارے قبیلے

Marfat.com

کے لوگوں نے سرکار سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا ہے کہ حضور اپنی بچی کا رشتہ ہمیں دے دو لیکن میرے آقا نے کسی کو ہاں نہیں فرمائی بلکہ سرکار نے ہر رشتہ مانگنے والے کو فرمایا ہے رشتہ میں نے نہیں کرنا بلکہ میری بچی کا رشتہ خود خالق کائنات نے فرمانا ہے جس کے بارے وہ حکم کرے گا میں بچی کا رشتہ اسی کو عطا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی رشتہ مانگا ہے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں سارے اکابرین قریش نے رشتہ مانگا ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں مانگا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا وجہ کیا ہے؟ آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیوں نہیں رشتہ مانگا وہ سرکار کے اتنے قریبی ہیں انہیں چاہیے تھا وہ بھی سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ تو مانگنا تھا لیکن میرا گمان ہے انہوں نے مال اور پیسے کی کمی کی وجہ سے رشتہ نہیں مانگا پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے یہ ہے اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ رشتہ مانگ لیتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو ضرور ہاں کر دیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ رشتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہی رکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد نے فرمایا اب اس کے بارے کیا سوچنا چاہئے اس مسئلہ کا کیا حل ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوچنا کیا؟ آؤ میرے ساتھ چلو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلتے ہیں ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ سرکار کی بارگاہ سے جا کر رشتہ مانگے اگر مال اور اپنی فقیری کا اظہار فرمائیں تو ہم تینوں مل کر ان کی مدد کرتے ہیں تا کہ ان کی شادی ہو جائے ان کا گھر آباد ہو جائے شیعہ حضرات کے چوٹی کے عالم علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ کشف الغمہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فَاِنْ مَنَعَهٗ قِلَّتُ ذَاتِ الْيَدِ وَاسَيْنَاهُ وَاسْعَفْنَاهُ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تنگدستی نے روک رکھا ہے تو ہم ان کی ہر طرح سے مدد کرتے ہیں ملا باقر مجلسی رافضی جلاء العیون اور

Marfat.com

بحارالانوار میں لکھتے ہیں کہ اگر تنگدستی اُورا مانع شدہ باشد اورا دریں باب مدد کنیم اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فقر وفاقہ اور غریبی نے روک رکھا ہے تو ہم ان کی ہر طرح کی مدد کریں سبحان اللہ یہ ہے پیار یہ ہے محبت یہ ہے الفت حضرت سعد نے فرمایا: ابوبکر تم پر خالق کائنات کا کتنا کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے چلو چلیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاکر ملتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد یہ تینوں سرکار کے پیارے صحابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں مسجد سے نکلے چلتے چلتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھر سے پوچھا کہ بھائی علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں گھر والوں نے جواب دیا کہ وہ تو صبح سے مزدوری پر گئے ہیں پوچھا کہاں گئے ہیں گھر والوں نے جواب دیا فلاں انصاری کے باغ میں مزدوری کررہے ہیں یہ تینوں بزرگ اس باغ کی طرف چل پڑے جب باغ کے قریب پہنچے تو کیا دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس باغ میں اپنے اونٹ سے کنوئیں سے پانی نکال کر باغ کو پانی دے رہے ہیں جب باغ کے قریب پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی دیکھ لیا آپ کام چھوڑ کر تینوں بزرگوں کے استقبال کے لئے ان کی طرف تشریف لائے تینوں سے سلام دعا ہوئی پھر اپنی چادر بچھا کر تینوں کو بٹھایا آپ بھی پاس بیٹھ گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج کیسے صبح صبح کرم فرمایا خیریت تو ہے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسکرا کر فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ الحمد للہ بالکل خیریت ہے بس ایک مشورے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون سا مشورہ؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا علی جیسا کہ آپ کو بھی پتہ ہوگا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ماشاء اللہ جوان ہوچکی ہے اکابرین قریش نے سرکار سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا ہے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب کو انکار فرما دیا ہے اور جواب میں فرمایا

Marfat.com

ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ وہی ہوگا جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اے علی رضی اللہ عنہ ماشاء اللہ تم جوان ہو نیک ہو بلکہ ہر نیکی میں سب سے آگے بڑھنے والے ہو حسین وجمیل ہو سرکار کے قریبی عزیز ہو سب سے پہلے سرکار کا کلمہ طیّبہ پڑھ کے غلامی رسول میں آنے والے ہو اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا کرم ہے کیا وجہ ہے آپ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ کیوں نہیں مانگا؟ مجھے امید ہے کہ اگر آپ رشتہ مانگتے تو اللہ تعالیٰ کا محبوب یہ رشتہ تمہیں ضروری عطا فرما دیتا۔ لگتا ہے یہ رشتہ تمہاری خاطر ہی رکا ہوا ہے اٹھو ہمت کرو اور سرکار سے رشتہ مانگ ہی لو سبحان اللہ۔

حضرات! جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے تینوں بزرگوں کی بات کو سنا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ شدت جذبات سے رو پڑے آنکھوں میں آنسو آگئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ روتے کیوں ہو؟ بات کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی ابوبکر آپ نے بڑی پیاری بات کی ہے بلکہ میرے دل کی ترجمانی کی ہے میرا بھی دل چاہتا ہے میں سرکار کی بارگاہ میں جاؤں اور جا کر رشتہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے دامن پھیلاؤں لیکن کیا کروں یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِكَ قِلَّةُ ذَاتِ الْيَدِ غریبی، مفلسی اور تنگ دستی آڑے آگئی ہے غربت کچھ کرنے نہیں دیتی فقیری سرکار کے آگے دامن پھیلانے نہیں دیتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات فرمائی تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے فرمایا کیا شیعہ حضرات کے علامہ علی بن عیسیٰ کشف الغمہ میں تحریر کرتے ہیں کہ لَا تَقُلْ هٰذَا يَا اَبَا الْحَسَنِ اے ابوالحسن اے بھائی علی رضی اللہ عنہ ایسی بات نہ کرو اپنا دل چھوٹا نہ کرو کیوں؟ اس لئے کہ فَاِنَّ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهَبَاءٍ مَّنْثُوْر یہ ساری دنیا اور کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تم ہمت کرو اور اٹھو رشتہ مانگو اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا ہم تینوں تیرے بھائی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے حضور آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے مشن میں کامیابی اور نصرت فرمائے۔ سبحان اللہ

حضرات! یہ ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کیسے پیار کیسے محبت سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو تسلیاں دی جارہی ہیں کیسے مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھر کو آباد کرنے کے لئے مشورے دیئے جارہے ہیں شیعہ حضرات ایمان داری سے سوچیں کتابیں بھی ان کی لکھنے والے مولوی بھی ان کے کہ یہ دشمنی ہے یا پیار یہ عداوت ہے یا محبت اگر یہ دشمنی کی باتیں ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر کسی کو ایسی دشمنی عطا فرمائے لیکن ایک غیر مسلم بھی کہے گا یہ دشمنی اور عداوت کی باتیں ہیں یہ تو پیار اور محبت کی گفتگو ہے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ پیار بھری تسلی دی تو مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے عرض کی آپ حضرات کی بڑی کرم نوازی آپ نے مجھے بڑی تسلی دی ہے میں اپنا اونٹ گھر باندھ کر ابھی سرکار کی بارگاہ میں رشتہ کے لئے دامن پھیلاتا ہوں آپ تکلیف نہ فرمائیں بلکہ اپنے گھر تشریف لے جائیں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی کیسی باتیں کررہے ہو ایسی کون سی تکلیف کی بات ہے ہمارے ویر علی رضی اللہ عنہ کا گھر آباد ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کون سی خوشی ہوگی بھائی علی رضی اللہ عنہ ہم نے گھر نہیں جانا ہم آپ کا انتظار کریں گے آپ جائیں سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوکر رشتہ مانگیں پھر جو جواب ملے ہمیں آکر بتائیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ سرکار نے آپ کو کیا جواب عطا فرمایا ہے مرزا محمد رفیع مشہدی ایرانی شیعہ عالم اپنی کتاب حملہ حیدری جلد ا صفحہ ۶۱ پر واضح لکھتا ہے کہ بعد ترغیب یاراں علی ولی بروز دگر رفت نزد نبی۔ کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سرکار کی بارگاہ میں جانے کی ترغیب دلائی تو مولا علی رضی اللہ عنہ سرکار کی بارگاہ میں رشتہ کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ گھر جاکر باندھا پھر سرکار کی بارگاہ میں حاضری کے لئے چل پڑے جب

Marfat.com

آستانہ نبوت پر حاضر ہوئے تو دروازے پر دستک دی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ ولسلام کی پاک بیوی سیّدہ ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے فرمایا مَنْ دَقَّ الْبَابْ کون ہے دروازہ کھٹکھٹانے والا ابھی مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیا میرے آقا نے فرمایا غیب کی خبریں رکھنے والے میرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نام نہ پوچھ جا جا کر دروازہ کھول دے عرض کی آقا یہ کون ہے؟ میرے لجپال نبی نے فرمایا فَهٰذَا رَجُلٌ يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبَّاهُ ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ وہ بندہ ہے یہ وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچّی محبت کرتا ہے اوز اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس آنے والے بندے سے محبت کرتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو حیران ہو گئیں؟ عرض کی آقا اس آنے والے بندے کا نام کیا ہے؟ سبحان اللہ گویا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے آنے والے کے دل کی کیفیات کو بھی جانتا ہے اور آنے والے کا نام بھی جانتا ہے اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو بولو نام پوچھتیں؟ نہیں ہرگز نہیں یہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ سرکار کی پاک بیویوں کا عقیدہ اور سپاہ صحابہ کا کیا عقیدہ ہے نجدیوں کا کیا عقیدہ ہے دیوبندیوں کا کیا عقیدہ ہے وہابیوں کا کیا عقیدہ سنیئے اور ان کے عقیدے سے توبہ کیجئے مولوی خلیل احمد دیوبندی براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھتا ہے کہ نبی کو دیوار کے پیچھے کا بھی پتہ نہیں توبہ بتایئے حضرت علی رضی اللہ عنہ دیوار کے پیچھے کھڑے ہیں کہ نہیں؟ بولو کھڑے ہیں سرکار کی بیوی پوچھتی ہے آقا یہ دیوار کے پیچھے دروازے پر آنے والا کون ہے؟ سرکار یہ نہیں فرماتے مجھے پتہ نہیں بلکہ سرکار نے فوراً فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ آنے والا میرے چاچے کا بیٹا اور میرا ویر علی رضی اللہ عنہ ہے قربان جاؤں نگاہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نام نہیں بتایا تعارف نہیں کرایا پہچان نہیں کروائی ام سلمہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں کہ کون ہے؟ میرے آقا فرماتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نام نہ پوچھو

Marfat.com

جا جا کر دروازہ کھول دے یہ علی رضی اللہ عنہ ہے بولو کون ہے؟ علی رضی اللہ عنہ ہے میرے آقا آپ کو کیسے پتہ چلا فرمایا اِنِّیْ اَرَا مَا لَاتَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ ۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف) میرے آقا نے اعلان کر دیا فرمایا لوگو جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ حضرات یہ تو مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں میاں جن نگاہوں سے خود خالق کائنات نہیں چھپا یہ دنیا کیسے چھپ سکتی ہے۔

جب رب دل دیا اکھیاں دیووے تے چانن ہوے نوروں
محبوباں نوں نظریں آوے تے کیا نیڑے کیا دوروں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سرکار نے فرمایا کہ آنے والا علی رضی اللہ عنہ ہے تو مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی میں نے دروازہ کھولا میں کمرے میں چلی گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے اور آتے ہی صلوٰۃ والسلام کی لڑیاں سرکار کی بارگاہ میں پیش کیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ بولو درود بھی پڑھا اور سلام بھی اچھا کون سا درود سلام پڑھا؟ درود ابراہیمی پڑھا؟ نہیں کیوں کہ درود ابراہیمی میں صلوٰۃ ہے درود تو ہے پر سلام نہیں نجدی وہابی دیوبندی کہتے ہیں صرف درود ابراہیمی پڑھا کرو۔

حضرات! ٹھیک ہے درود ابراہیمی پڑھنا چاہئے پر ہر وقت نہیں یہ درود نماز کے ساتھ خاص ہے اگر نماز کے علاوہ درود پڑھو تو ایسا درود پڑھو جس میں درود بھی ہو سلام بھی ہو کیونکہ خالق کائنات کا حکم ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پارہ ۲۲) اے ایمان والو میرے یار پر صلوٰۃ بھی پڑھو اور سلام بھی پڑھو۔ اسی لئے شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ایسا درود جو بغیر سلام کے ہو پڑھنا سارے علماء کے نزدیک مکروہ ہے (تاریخ مدینہ صفحہ ۲۸۵) پتہ چلا صرف درود پڑھنا مکروہ ہے اب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کون سا درود پڑھا تو حضرات مولا علی رضی اللہ عنہ نے سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پڑھا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

Marfat.com

یہ صرف مولا علی رضی اللہ عنہ ہی نہیں پڑھتے تھے بلکہ میرے آقا کا ہر صحابی جب سرکار کی بارگاہ نازنین میں حاضر ہوتا تو یہی درود وسلام پڑھتا تھا ولی کامل حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی مصری رضی اللہ عنہ نسیم الریاض فی شرح شفاء شریف جلد ۳ صفحہ ۴۵۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ وَالْمَنْقُوْلُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْ تَحِيَّةِ کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی بھی صحابی سرکار کی بارگاہ میں سلامی کے لئے زیارت کے لئے حاضر ہوتا تو سرکار کی بارگاہ میں تعظیم کے لئے عزّت کے لئے ادب کرتے ہوئے عرض کرتا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مدینہ شریف سے باہر جنگل کی طرف گیا تو فرماتے ہیں فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَّلَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جس پتھر کے پاس سے گزرتے جس درخت کے پاس گزرتے وہ پتھر وہ درخت سرکار کی زیارت کر کے دید کر کے پڑھتا تھا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (سیرت حلبیہ جلد ا صفحہ ۳۷۱)

حضرات! پتہ چلا صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھتے تھے اور مدینے شریف کا ذرہ ذرہ بھی یہی صلوٰۃ وسلام پڑھتا تھا پر کتنے بدنصیب ہیں نجدی دیوبندی وہابی نہ تو خود پڑھتے ہیں نہ پڑھنے دیتے ہیں جو پڑھے اسے بھی مشرک کہتے ہیں۔

حضرات! ان بدنصیبوں سے پوچھو اگر یہ درود وسلام پڑھنا شرک ہے تو کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شرک کرتے رہے ہیں میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا شرک سن کر برداشت کرتا رہا ہے؟ کیا میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شرک مٹانے آیا تھا یا شرک پھیلانے آیا تھا کچھ خدا عزوجل کا خوف کرو مرنا ہے قبر میں جانا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جا کر کیا منہ دکھاؤ گے۔

Marfat.com

حضرات! علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ عربی میں لکھی ہے اس کا ترجمہ مولوی محمد اسلم قاسمی دیوبندی نے کیا ہے اس ظالم نے یہ درود اور سلام ترجمے میں سے صلوٰۃ کاٹ دیا ہے اور صرف لکھا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کیوں کاٹا تاکہ ہمارے مسلک پر حرف نہ آئے کوئی عام آدمی پڑھ کر ہم پر اعتراض نہ کرے کہ مولوی صاحب تم تو کہتے ہو کہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یہ درود ہے ہی نہیں یہ بریلوی کا درود ہے یہ احمد رضا بریلوی کا بنایا ہوا اور گھڑا ہوا درود ہے یہ سردار احمد فیصل آباد کا درود ہے یہ مدینہ والوں کا درود نہیں تو پھر ہم کیا جواب دیں گے چلو درود کو بھی کاٹ دو نہ ہوگا نہ کوئی اعتراض کرے گا پر ظالموں گھبراؤ نہیں جب تک سرکار کے اصلی اور سچے غلام سُنّی حنفی بریلوی موجود ہیں تمہاری بے حیائی سے اس طرح پردہ چاک کرتے رہیں گے اور کہتے جائیں گے کہ

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو خیر عرض کر رہا تھا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سرکار کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام کی مقدس لڑیاں نچھاور کیں میرے آقا نے بڑے پیار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کا جواب عطا فرمایا پھر پیار سے اپنے پاس بٹھالیا حضرت علی رضی اللہ عنہ شرم سے سر جھکا کر سرکار کی بارگاہ میں بیٹھ گئے بیٹھ تو گئے لیکن شرم سے بات نہ کر سکے میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا فرمایا یار بات کرو کیوں سر جھکا کے خاموش بیٹھ گئے ہو لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ چپ ہیں میرے آقا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کمر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا لگتا ہے تم کوئی چیز مانگنا چاہتے ہو لیکن شرم کی وجہ سے مانگ نہیں رہے فرمایا علی رضی اللہ عنہ شرم نہ کرو کہہ دو جو کچھ تمہارے دل میں ہے مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو انشاء اللہ تمہیں ضرور ملے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جھجکتے اور شرم کرتے ہوئے بات

Marfat.com

شروع کی۔ عرض کیا: آقا آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں چھوٹا سا بچہ تھا کہ میں آپ کی خدمت میں آ گیا آپ نے کرم فرماتے ہوئے بچپن میں مجھے میرے والد ابوطالب سے مانگ لیا تھا آپ نے ظاہری باطنی میری پرورش فرمائی آپ نے جو پیار جو محبت و شفقت مجھے عطا فرمائی ہے مجھے میری ماں اور باپ بھی نہ دے سکتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے صدقے سے کفر سے نجات دی باطل دین سے نکال کر سچّے دین کی طرف پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے صدقے سے صراط مستقیم پر پہنچا دیا ہے میری ساری زندگی کی کمائی صرف اور صرف آپ کی محبت ہے آقا اب میں آپ کی دعا سے جوان ہوں میرا دل بھی چاہتا ہے کہ میرا بھی کوئی الگ گھر ہو گھر میں میری بیوی ہو میرے بچے ہوں آقا بڑے دنوں سے میری خواہش تھی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میں آپ سے آپ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگوں لیکن خیال آتا تھا کہیں گستاخی نہ ہو جائے کہیں بے ادبی نہ ہو جائے کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں لیکن آج ہمت کر کے آپ کی خدمت میں دامن پھیلا کر جھولی کھول کے آ ہی گیا ہوں کیا یہ کرم ہو سکتا ہے کہ میرا رشتہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہو جائے؟ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں کمرے میں بیٹھ کر علی رضی اللہ عنہ کی باتیں سن بھی رہی تھی اور سرکار کے نور بھرے چہرے کو دیکھ بھی رہی تھی کہ سرکار علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر خوش ہو رہے ہیں یا ناراض سیّدہ اُمِ سلمٰی فرماتی ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ کا رشتہ مانگا تو میں نے کیا دیکھا میرے آقا کے چہرے پر مسرت کے پھول کھلنے لگے آقا کا چہرہ پھولوں کی طرح کھل اٹھا سبحان اللہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ کس کا مانگا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کون فاطمہ؟

وہ کملی اوڑھنے والے مجسم نور کی بیٹی
وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پور کی بیٹی

Marfat.com

وہ خواہر ام کلثوم و رقیہ اور زینب کی
وہ سب بہنوں سے چھوٹی اس لئے نور نظر سب کی
وہ قاسم کی بہن وہ طیّب و طاہر کی ماں جائی
جو ماں کی گود میں اتمام نعمت کی طرح آئی

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ مانگا تو میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا فرمایا ابھی تم میرے پاس نہیں آئے تھے تیرے آنے سے پہلے جبریل میکائیل عزرائیل اور اسرافیل یہ چاروں فرشتے میرے پاس آئے تھے ہر فرشتہ کے ساتھ ایک ایک ہزار فرشتہ بھی تھا ہر فرشتہ کے پاس ایک ایک جنتی ٹرے بھی تھا جو جنتی رومال سے ڈھکا ہوا تھا ان چاروں نے فرشتوں کی جماعت میں مجھے سلام کیا پھر جبریل نے کہا آقا اللہ تعالیٰ سلام دیتا ہے اور ساتھ ہی فرماتا ہے میرے حبیب میں نے تیری بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا ہے یہ جنتی طشت ہیں جنتی ٹرے ہیں اس میں جنتی جوڑے ہیں اور جنتی پھل ہیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ہم تحفے لے کر آئے ہیں۔ سرکار نے فرمایا جبریل تیری بڑی مہربانی یہ چیزیں واپس لے جا اور خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کرنا مولا کریم یہ جنتی چیزیں جنت میں ہی سوٹ کریں گی یہ جنتی لباس جنتی خوراک جنت میں ہی مزا دے گی لہٰذا یہ جنت میں جا کر استعمال کریں گے پھر سرکار نے فرمایا جبریل عرض کی جی میرے آقا فرمایا یار یہ تو بتا آسمانوں میں میری بیٹی کا نکاح کیسے ہوا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا جب نکاح کا وقت آیا تو خالق کائنات نے جنت کے پہرے دار کو فرمایا کہ اے جنت کے رکھوالے جنتی دروازے کھول دے پھر خالق کائنات نے جہنم کے پہرے دار کو فرمایا اے جہنم کے رکھوالے جہنم کے دروازے بند کر دے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے عرش کو سجادو کرسی کو مزین کر دو طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کو بھی خوب آراستہ کر دو جنت کو بھی

Marfat.com

خوب سجادو جب سب تیاری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے تمام حوروں کو غلمان جنت کو حکم فرمایا کہ جنتی درخت طوبی کے پاس جمع ہو جاؤ جب سب جمع ہو گئے تو خالق کائنات نے ایسی پیاری ہوا چلائی کہ ہر طرف عنبر کستوری اور مشک کی خوشبوئیں آنے لگیں جنتی پرندے خوشی میں نغمے گانے لگے ساری نوری مخلوق وجد میں آ گئی عجیب کیفیت اور سرور پیدا ہو گیا پھر خالق کائنات نے ہیروں اور جواہرات کی بارش برسانا شروع کر دی فرشتوں نے عرض کی اے خالق کائنات یہ آج کس کی خوشی میں جشن منایا جارہا ہے تو خالق کائنات نے فرمایا اے میرے فرشتو یہ جشن یہ میرے کمال کی رحمت کی بارش علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے نکاح کے سلسلے میں تم پر برسائی جارہی ہے۔ سبحان اللہ

حضرات! جب جبریل نے یہ واقعہ سنایا تو میرے آقا خالق کائنات کا شکر کرنے لگے کہ اے خالق کائنات تیرا شکر ہے کہ تو نے میری بیٹی کی اتنی عزّت افزائی فرمائی ہے حضرت جبریل نے عرض کی آقا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیسے کیا ہے؟ فرمایا جبریل کیسے کیا ہے؟ عرض کی آقا آپ کی طرف سے خود خالق کائنات وکیل بنا تھا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے وکیل بنایا تھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قبول کیا پھر خالق کائنات نے خود نکاح پڑھایا تھا آسمانوں پر نکاح خالق کائنات نے پڑھایا ہے اب زمین پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ پڑھا دیجئے۔ (جامع المعجزات صفحہ ۲۴۵، ۲۴۷)

حضرات! ذرا توجہ کرو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پڑھانے والا خود خالق کائنات ہے اور بیٹی کس کی ہے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سبحان اللہ میرے دوستو! شریعت کا یہ قانون ہے کہ جب رشتہ ہوتا ہے تو لڑکے والے لڑکی کے والد سے رشتہ مانگتے ہیں اہل محبت کہتے ہیں اہل ذوق کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا جبریل عرض کی رب جلیل فرمایا میں یار کی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کرنے لگا ہوں اجازت کی ضرورت تو نہیں کیونکہ میں خالق ہوں وہ مخلوق ہے میں پیدا کرنے والا ہوں وہ پیدا ہونے والا ہے میں مالک ہوں وہ مملوک ہے میں رازق ہوں وہ مرزوق ہے وہ میری رضا میں راضی ہے لیکن محبت کا پیار کا دستور ہے کہ پہلے یار سے اجازت لی جائے جبریل جا میرے یار سے نکاح کی اجازت لے آ۔ حضرت جبریل آ گئے عرض کی آقا آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ چاہیے میرے آقا نے فرمایا کون مانگ رہا ہے؟ عرض کی خدا عزوجل مانگ رہا ہے فرمایا کس کے لئے مانگ رہا ہے عرض کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے میرے آقا نے فرمایا جبریل جا جا کے رب سے کہہ دے مولا کہ یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تیری ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بابا بھی تیرا ہے ہم کون ہیں اعتراض کرنے والے جہاں چاہے کردے ہم تیری رضا میں راضی ہیں۔ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ابھی جبریل آسمان تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ تو نے دروازہ کھٹکھٹایا جا تمہیں میں نے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ دے دیا ہے اب نکاح کی تیاری کرو تھوڑی دیر کے بعد میں بھی مسجد میں آ رہا ہوں سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے تیرے نکاح کا اعلان ہوگا۔

حضرات! جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سرکار کی زبان سے سنا کہ سرکار نے رشتہ کی ہاں کر دی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی۔ خوشی ہوتی بھی کیوں نا خاتون جنت تمام جنتی عورتوں کی سردار جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آنے والی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ خوشخبری سن کر جب باہر نکلے تو پھر کیا ہوا شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ علی بن عیسیٰ کشف الغمہ کے اندر مرزا محمد تقی ناسخ التواریخ کے اندر کہتے ہیں کہ فَاَسْتَقْبَلَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے فَقَالَا مَا وَرَآءَ كَ تو ان دونوں نے پوچھا بھائی علی رضی اللہ عنہ سناؤ کیا خبر لائے ہو سرکار نے کیا جواب دیا ہے انکار ہوا ہے یا اقرار؟ ہاں ہوئی کہ نہیں؟ رشتہ ملا ہے یا خالی ہاتھ آئے ہو تو مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا اے ابوبکر اے عمر رضی اللہ عنہ سرکار نے مجھے بیٹی کا رشتہ دینے کا وعدہ فرمالیا ہے اور مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر میرا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خود پڑھا بھی دیا ہے اور سرکار نے مجھے مسجد میں جانے کا حکم دیا ہے تھوڑی دیر کے بعد سرکار خود بھی مسجد نبوی میں تشریف لا رہے ہیں شیعہ عالم علامہ علی بن عیسیٰ لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فَفَرِحًا بِذٰلِكَ فَرْحًا شَدِيْدًا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر دونوں کو بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی پھر کیا ہوا وَرَجَعَا مَعِیَ اِلَی الْمَسْجِدِ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں میرے ساتھ مسجد میں تشریف لے آئے سبحان اللہ مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھے رہے مولا علی رضی اللہ عنہ کو مبارک بادیاں دیتے رہے پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر تشریف لے آئے کہ ابھی نکاح میں دیر ہے گھر سے ہو کے آجاتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھ کر سرکار کا انتظار کرنے لگے گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد سرکار بھی مسجد میں تشریف لے آئے چند صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جو مسجد میں بیٹھے تھے انہوں نے سرکار کا استقبال کیا میرے آقا آکر بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد حضرت جبریل بھی تشریف لے آئے عرض کی آقا اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر دیجئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی مسجد میں موجود تھا میرے آقا نے فرمایا انس رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی جی آقا فرمایا فَانْطَلِقْ فَادْعُ لِیْ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ عمر رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ اور فلاں فلاں انصاری کو بلا لاؤ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ شریف میں گیا سب کو بلا

Marfat.com

کر لے آیا میرے آقا نے خطبہ پڑھا پھر کیا ہوا ثُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیٍّ میرے آقا نے فرمایا اے ابوبکر اے عمر رضی اللہ عنہ اے عثمان رضی اللہ عنہ اے طلحہ رضی اللہ عنہ اے زبیر رضی اللہ عنہ اے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی آقا فرمایا تم سب گواہ ہو جاؤ میں نے تمہارے سامنے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ سے چار سو مثقال چاندی (ڈیڑھ سو تولہ چاندی) حق مہر کے عوض کر دی۔

(کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۳۴۰ بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۶۰ جلاء العیون صفحہ ۱۲۵)

حضرات! جب نکاح ہو گیا تو چند دنوں کے بعد رخصتی کا وقت آ گیا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا فرمایا یہ چند روپے لے جاؤ اور اپنی مرضی سے میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز خرید کر لاؤ تاکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصتی کی جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے آقا میں حاضر ہوں سرکار نے مٹھی بھر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں درہم دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے گنے تو وہ ۴۳ درہم تھے میں لے کر چلنے لگا تو سرکار نے فرمایا: سلمان نے عرض کی جی آقا بلال جی آقا فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار چلے جاؤ یہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز خریدے گا تم اٹھا اٹھا کر گھر پہنچاتے جانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر بازار تشریف لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک مصری بچھونا ایک چمڑے کا گدا ایک چمڑے کی رضائی ایک خیبری چادر پانی کا ایک مشکیزہ ایک کوزہ ایک گھڑا وضو کے لئے ایک برتن صوف کا ایک باریک کپڑا ایک قمیص ایک اوڑھنی ایک چارپائی ایک لکڑی کا پیالہ خریدا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ سامان میں نے اٹھالیا اور کچھ سامان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا کچھ سامان حضرت سلمان نے اٹھالیا ہم سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جلاء العیون صفحہ

Marfat.com

۱۲۶ مناقب لاخطب خوارزم صفحہ ۲۵۲ ادھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت سلمان جہیز کا سامان اکٹھا کررہے ہیں ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کی تیاری میں مصروف ہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے مدینہ شریف کی وادی بطحا سے بہترین مٹی منگوائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مکان کو جس میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رخصت ہوکر جانا تھا خوب اچھی طرح لیپائی کی پھر اُس میں چارپائیاں بچھائیں پھر کھانے پینے کا سامان گھر میں رکھا میٹھے پانی کا انتظام کیا کپڑے لٹکانے کے لئے کیل ٹھونکے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو محبت سے پیار سے رخصت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے بہترین شادی کسی کی نہیں دیکھی ابن ماجہ شریف کتاب النکاح باب الولیمہ۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۶،۴۴۹ رحماء بینہم جلد ۱ صفحہ ۲۹،۶۱ معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۵۰،۵۵ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۱۹۱،۱۹۵)

حضرات! ان تمام واقعات کو پڑھنے کے بعد اگر ایمان داری سے سوچا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سرکار کی آل سے بڑی محبت بڑا پیار تھا اگر محبت نہ ہوتی پیار نہ ہوتا سرکار کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرح بڑھ چڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے پیار نہ کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کو آباد کرنے کی کوشش نہ کرتے گھر وہی آباد کرتے ہیں جن کے سینوں میں محبت ہوتی ہے پیار ہوتا ہے۔

شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ اپنی کتاب کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۳ پر لکھتے ہیں کہ جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خبر پہنچی کہ ابوسفیان دس ہزار کا لشکر لے کر آرہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مدینہ شریف کا گھیراؤ کرکے مدینہ شریف پر حملہ کردیا جائے تو سرکار نے بھی اس کا راستہ روکنے

Marfat.com

کے لئے اپنے تین ہزار سپاہیوں کو ساتھ لیا اور سرکار مدینہ شریف سے باہر تشریف لے آئے مدینہ شریف کی حفاظت کے لئے میرے آقا نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر خندقیں کھودنی شروع کر دیں تا کہ دشمن اس جگہ سے آگے نہ بڑھ سکے ادھر سے کافروں کی فوجیں بھی آ گئیں ادھر میرے آقا بھی اپنے غلاموں کو لے کر لڑائی کے لئے تیار ہیں کافروں میں بڑے بڑے بہادر اور جنگجو موجود ہیں جن کی بہادری اور قوت کو سارا عرب تسلیم کرتا ہے کافروں میں ایک بہادر پہلوان تھا جس کا نام تھا عمرو بن عبدود یہ بہت بڑا لڑاکا اور جنگ جو تھا یہ اکیلا ایک ہزار آدمی سے لڑ سکتا تھا۔

حضرات! آپ اندازہ کریں یہ کتنا قوی ہو گا اس کا جسم کتنا چوڑا ہو گا اور کتنا لمبا ہو گا جب عمرو گھوڑے پر بیٹھتا تھا تو اس کے وزن سے گھوڑا دب جاتا تھا یہ بے ایمان گھوڑے پر سوار ہوا اور سرکار کی فوج کے سامنے آنے کے لئے راستہ تلاش کرنے لگا لیکن خندق کی وجہ سے آگے نہ آ سکا پھرتے پھرتے ایک جگہ خندق کم چوڑی تھی اس نے گھوڑے کو دوڑایا تو گھوڑا بھاگ کر خندق عبور کر گیا اب وہ سرکار کی فوج کے سامنے آ گیا جب سامنے آیا تو مغروری اور تکبر میں آ کر کہنے لگا هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ میں تیری خندق عبور کر کے تیرے سامنے آ گیا ہوں ہے کوئی تیرا غلام جو میرے ساتھ مقابلہ کرے؟ اگر ہے تو بھیج تا کہ پتہ چل جائے کہ تیرے غلاموں میں کتنی قوت ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس بے ایمان کے یہ مغرورانہ الفاظ سنے تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا میرے غلامو! ہے کوئی تم میں سے جو اس بے ایمان کو تکبر کا مزا چکھائے۔ سرکار کی بات سن کر تین ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی صحابی نہیں اٹھا کیونکہ ہر صحابی کو پتہ تھا یہ بے ایمان ایک بندے کے قابو میں نہیں آئے گا جب سارے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش ہوئے تو مولا علی شیر خدا اٹھ کے کھڑے ہو گئے عرض کی اَنَا اُبَارِزُهٗ

Marfat.com

اگر اجازت ہو تو اس مغرور کا میں مقابلہ کرتا ہوں میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ تم بیٹھ جاؤ یہ عمرو بن عبدود ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے کیونکہ رب کے ماہی کا حکم تھا کیسے ٹال سکتے تھے عمرو نے پھر للکارا صرف للکارا ہی نہیں بلکہ طنز بھی کرنے لگا کہ مسلمانوں تمہاری عزّت کدھر گئی تم تو کہتے ہو کہ کافروں سے لڑنا بڑا ثواب ہے بندہ بچ جائے تو غازی مر جائے تو شہید اور شہید کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں آؤ اب میرا مقابلہ کرو اگر بچ گئے ثواب ملے گا اگر مر گئے جنت ملے گی کیوں خاموش ہو میرا جواب دو؟ سرکار نے پھر نظر اٹھائی فرمایا میرے غلامو! چپ کیوں ہو ہے کوئی تم میں سے جو اس بے ایمان کی زبان کو خاموش کرے لیکن کسی کی طرف سے جواب نہیں آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہو گئے عرض کی اگر اجازت دیں میں جا کر اس بے ایمان کا غرور خاک میں نہ ملا دوں؟ میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ یہ عمرو بن عبدود ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا اگر یہ عمرو بن عبدود ہے تو میں بھی آپ کا غلام علی ہوں میں بھی حیدر کرار ہوں سرکار آپ اجازت تو دیں اگر آپ کی دعا کے صدقے آپ کی نگاہ کرم کے توسل سے اس کی لاش کو مدینے کی زمین پر نہ تڑپاؤں تو مجھے علی رضی اللہ عنہ نہ کہنا میرے آقا نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا اچھا یہ بات ہے تو یَا عَلِیُ اُدْنُ اے علی رضی اللہ عنہ میرے قریب آؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب ہوئے سرکار کے قدموں کو چوما ہاتھوں کو بوسہ دیا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی چومی پھر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک سے عمامہ شریف اتارا اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھ دیا پھر زرہ پہنائی پھر اپنی تلوار جس کا نام تھا ذوالفقار وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی پھر فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ جاؤ اس کافر کو میں نے تمہارے حوالے کیا اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا سبحان اللہ پھر میرے آقا نے اپنے گورے گورے یداللہ والے ہاتھوں کو اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے رب کائنات بدر کے دن تو عبیدہ بن حارث کو اپنے

Marfat.com

پاس بلالیا اُحد کے میدان میں میرے پیارے چچا امیر حمزہ کو تو نے اپنے پاس بلالیا اب یہ علی رضی اللہ عنہ ہے یہ تیرا بندہ ہے میرے چچا کا بیٹا ہے میرا بھائی ہے اب میں اس کو تیری پناہ میں دیتا ہوں اس کی مدد فرما اسے مرنے نہ دینا اس کی آپ حفاظت کرنا جیسے جارہا ہے ویسے ہی اس کو صحیح سلامت واپس میرے پاس لے کر آنا سبحان اللہ جس کی سلامتی کے لئے میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ دعا مانگے پھر اسے کوئی تکلیف پہنچا سکتا ہے۔؟ اسے کوئی مار سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں اب مولا علی رضی اللہ عنہ چلنے لگے میدان خندق میں جانے لگے تو آخری بار سرکار سے اجازت لی اور چل پڑے محمد حفیظ جالندھری مرحوم فرماتے ہیں کہ

کی تعظیم جھک کر اور ھادی کی رضا لے کر
چلا میداں میں شیرا خدا نام خدا لے کر
نہ سینے پر زرہ تھی اور نہ سر پر خود پہنا تھا
فقط تلوار تھی تلوار ہی مردوں کا گہنا تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب میدان کی طرف چلے تو پیدل کیونکہ سواری کے لئے گھوڑا نہیں ادھر عمرو بن عبدود کے پاس گھوڑا ہے جس پر وہ سوار ہے سر سے لے کر پیروں تک لوہے کے لباس میں ملبوس ہے دو تلواریں پاس ہیں نیزہ بھی ساتھ ہے مکمل اسلحہ سے لیس ہے مگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی گھوڑا نہیں کوئی لوہے کا لباس نہیں کوئی خود نہیں کوئی نیزہ نہیں صرف ایک تلوار یا کملی والے کی نگاہ پاک ہے جب مولا علی رضی اللہ عنہ میدان میں آئے تو عمرو نے کہا آؤ نوجوان تو کون ہے؟ تیرا نام کیا ہے؟ تیرے والد کا نام کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بعد میں تعارف کراؤں گا پہلے تو اپنا تعارف کرا کیونکہ مقابلہ کے لئے بلایا تو نے ہے اس نے کہا کہ

پکارا جان جاؤ عمرو بن عبدود میں ہوں
ذرا پہچان جاؤ اور کوئی ہے کہ خود میں ہوں

Marfat.com

ہزار سوار کا ایک شہسوار بے بدل ہوں میں
مسلمانو سمجھ جاؤ کہ پیغام اجل ہوں میں

عمرو بن عبدود نے بڑے ہی تکبرانہ انداز میں جواب دیا کہ اُو نوجوان مجھے معمولی سپاہی نہ سمجھنا میں عمرو ہوں میرے والد کا نام عبدود ہے ساری دنیا جانتی ہے میں اکیلا ایک ہزار آدمی سے لڑ سکتا ہوں اب بتا تو کون ہے؟ تیرا تعارف کیا ہے؟ تیری پہچان کیا ہے؟ تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ

یہ سنتے ہی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دی صدا میں ہوں
فدا کار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نام خدا میں ہوں
کہا مجھ کو علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اک بندہ خدا کا ہوں
میرا اتنا ہی دعویٰ ہے کہ خادم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے جب اپنا تعارف کرایا تو عمرو کہنے لگا اچھا علی رضی اللہ عنہ تم ہو؟ تم ہی ابوطالب کے بیٹے ہو؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں ہی علی رضی اللہ عنہ ہوں میں ہی ابوطالب کا بیٹا ہوں۔ عمرو کہنے لگا بیٹا تیرا باپ میرا بڑا یار تھا میرا اور اس کا بڑا پیار تھا میں نہیں چاہتا کہ اپنے یار کے بیٹے سے لڑوں جا واپس چلا جا تو تو میرے دوست کا بیٹا ہے دوسرا تو کل کا بچہ ہے نا تجربہ کار ہے لڑائی میں مزہ نہیں آئے گا۔

کہا تو ہے ابوطالب کا بیٹا جانتا ہوں میں
بزرگوں کا بھی تیرے مرتبہ پہچانتا ہوں میں
تیری ناتجربہ کاری ہے میرے سامنے اڑنا
پلٹ جا اے علی رضی اللہ عنہ تجھ سے نہیں میں چاہتا لڑنا

جب عمرو نے یہ بات کہی تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلا جاتا ہوں لیکن کسی بات پر عمرو نے کون سی بات پر جائے گا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے

Marfat.com

کہ تیرا قول ہے تیرا کہنا ہے کہ اگر کوئی بندہ مجھ سے تین سوال کرے تین باتوں کی درخواست کرے تو ان میں سے ایک ضروری مان لیتا ہے؟ عمرو نے کہا بالکل صحیح سنا ہے آپ نے فرمایا پھر میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے نبی کا کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو جا عمرو نے کہا یہ نہیں ہوسکتا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا اگر مسلمان نہیں ہوتا تو میدان چھوڑ کے واپس چلا جا؟ عمرو نے کہا اگر میں میدان چھوڑ کر واپس چلا گیا تو عرب کی عورتیں مجھے طعنہ ماریں گی کہ دیکھو بڑا بہادر بنا پھرتا ہے لڑائی کے میدان سے بھاگ گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو مسلمان بھی نہیں ہوتا میدان چھوڑ کر جا بھی نہیں سکتا تو پھر آ علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کر عمرو نے تکبر سے غرور سے ہنسنا شروع کر دیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمرو ہنستا کیوں ہے؟ عمرو کہنے لگا علی مجھے یہ امید نہ تھی کہ اس آسمان کے نیچے کوئی مجھے بھی کہے گا کہ لڑائی کے لئے تیار ہو جا؟ عمرو نے کہا علی اب بھی وقت ہے واپس چلے جاؤ میں نہیں چاہتا کہ تیرا خون میرے ہاتھوں سے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسکرا کر فرمایا عمرو میں تو ارادہ کر کے آیا ہوں اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تیری گردن کاٹ کے جاؤں گا عمرو نے جب یہ بات سنی تو غصے میں لال پیلا ہو گیا گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور آتے ہی مولا علی رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کرنے شروع کر دیئے مولا علی رضی اللہ عنہ تلوار کے واروں کو بچاتے رہے آخر کار اس نے ایسا وار کیا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی ڈھال ٹوٹ گئی تلوار مولا علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر آ لگی جس سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو معمولی زخم آ گیا ادھر عمرو کی مولا علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہو رہی ادھر سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں بَرَزَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ مَعَ الْکُفْرِ کُلِّہٖ لوگو! دیکھو آج مکمل ایمان علی مکمل کفر عمرو بن عبدود سے لڑ رہا ہے ادھر میرے آقا نے یہ فرمایا ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے فرمایا عمرو اب تک تو وار کرتا رہا ہے میں برداشت کرتا رہا ہوں اب علی رضی اللہ عنہ کا وار آ رہا ہے خیال کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے ذوالفقار حیدری سے ایسا وار کیا کہ عمرو کے سر پر لگا سر پر لوہے کی ٹوپی لوہے کی خود کے دو ٹکڑے ہو گئے پر تلوار سر پر پہنچی سر کے دو ٹکڑے پھر لباس پر آئی لوہے کے لباس کے دو ٹکڑے جب عمرو کے دو ٹکڑے ہوئے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے میدان خندق میں بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی شان میں نعرہ بلند کیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نعرہ بلند کیا تو میرے آقا نے فرمایا لوگو مبارک ہو میرے علی رضی اللہ عنہ نے کفر اور غرور کے پیکر عمرو کو قتل کر دیا ہے۔

آؤ بتاؤں میں تمہیں شان حیدر
اس جہان سے اونچا ہے جہان حیدر
آج بھی جنگ میں اعزاز کمال جرأت
مرد میدان کو ملتا ہے نشان حیدر

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے عمرو کو قتل کیا تو عمرو کے ساتھیوں ضرار بن خطاب نوفل بن عبداللہ ہبیرہ بن کعب' عکرمہ بن ابوجہل نے مل کر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے ایسی جرأت کا مظاہرہ کیا کہ وہ بھی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے جب ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے سنا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عبدود کو قتل کر دیا ہے تو اُن کے حوصلے پست ہو گئے۔

نبی ہے بادشاہ تو وزیر علی رضی اللہ عنہ ہے
ہر جنگ میں بھی اللہ کی شمشیر علی رضی اللہ عنہ ہے
دنیا میں مانتا ہوں کہ میں گناہگار ہوں
پر کیا خوفِ حشر کا کہ دستگیر علی رضی اللہ عنہ ہے

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے میدان خندق کو فتح فرمایا عمرو کو جہنم رسید کر لیا کئی کافروں کو واصل فی النار کر لیا تو اب مولا علی رضی اللہ عنہ سرکار کی بارگاہ میں تشریف لائے سرکار نے سینے سے لگا لیا فرمایا علی رضی اللہ عنہ عمرو سے لڑتے وقت کوئی خوف کوئی ڈر تو

Marfat.com

محسوس نہیں کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا آپ کی دعاؤں کے صدقے کسی قسم کا خوف ڈر محسوس نہیں ہوا یہ تو عمرو بن عبدود تھا سو ہنا مجھے تیری عزّت اور پیار کی قسم ہے لَوْ کَانَ کُلُّ اَھْلِ الْعَرَبِ فِیْ جَانِبٍ وَاَنَا فِیْ جَانِبِ الْاٰخِرِ لَقَدْرْتُ عَلَیْھِمْ ۔ (تفسیر کبیر جلد۴ جلد ۳۰۱) اگر میدان خندق میں تمام عرب کے لوگ ایک طرف ہوتے تو میں پھر بھی تیری دعا کے صدقے ان پر غالب آجاتا۔ کیوں نہ غالب آتے جس کو دیکھ کر رب عزوجل کے فرشتے کہیں کہ

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار

لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے عمرو کو قتل کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا تو اس حوالے سے علامہ علی بن عیسیٰ شیعہ عالم کہتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کامیابی پر بہت ہی خوشی ہوئی پھر کیا ہوا علامہ علی لکھتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ میدان خندق سے واپس تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خوشی میں مسرت میں استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے فَقَامَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ فَقَبَّلاَ رَأْسِ عَلِیٍّ دونوں نے اٹھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر کو چومنا شروع کر دیا بوسے لینے شروع کر دیئے مبارکیں دینی شروع کر دیں (نورالابصار جلد ا صفحہ ۳۰۹، ۳۱۲ معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۲۳۲، ۲۳۶)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میدان خندق میں کامیابی ملتی ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان نہیں ہوتے حسد نہیں کرتے کہ ہائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کامیابی کیوں ملی کیوں مقام ملا بلکہ شیعہ عالم کہتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوتے ہیں کہ شکر ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ویر ہمارا بھائی علی رضی اللہ عنہ میدان سے کامیاب لوٹا ہے تبھی تو اٹھ کر بوسے لیتے ہیں گلے ملتے ہیں مبارکیں دیتے ہیں دوستو اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے دشمن ہوتے تو انہیں خوشیاں نہ ہوتیں انہیں مسرت نہ ہوتی پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھائی بھائی تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرات! سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جب وفات ہوئی تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے تو آپ نے ایک مجلس شوریٰ بنائی تاکہ اُس کے مشورے سے حکومت کا نظام چلایا جائے اس مجلس شوریٰ میں کون کون لوگ چنے گئے یہ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ احمد بن یعقوب بن جعفر العباسی کی زبانی سنیئے جو انہوں نے تاریخ یعقوبی جلد۲ صفحہ ۱۳۸ پر درج کیا وَکَانَ مَنْ یُّؤْخَذُ عَنْہُ الْفِقْہُ فِیْ اَیَّامِ اَبِیْ بَکْرٍ علامہ احمد بن یعقوب کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں فقہی مسائل میں جن حضرات سے مشورہ لیا جاتا تھا وہ یہ حضرات تھے کون سے عَلِی ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَمَعَاذَ بْنَ الْجَبَلِ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ ابن جبل، حضرت ابی ابن کعب، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضوان اللہ علیہم اجمعین (تحفہ جعفریہ جلد۴ صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸)

حضرات! شیعہ عالم کی تحریر سے پتہ چلا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مشیروں میں سے ایک مشیر تھے مشیر ہی نہیں بلکہ خلفاء ثلاثہ کے دور میں مفتی اعظم اور چیف جسٹس کے عہدے پر فائز تھے جب بھی کوئی فیصلہ آتا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، مولا علی رضی اللہ عنہ سے فیصلے کرواتے کسی بندے نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور آپ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو چیف جسٹس کیوں بنایا ہے؟ اور کوئی اس قابل نہیں تھا تو سنئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا

Marfat.com

جواب دیا شیعہ حضرات کے مایہ ناز مجتہد علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی اپنی کتاب امالی جلد ا صفحہ ۲۵۶ میں لکھتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قَالَ عُمَرُ عَلِیٌّ اَقْضَانَا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چیف جسٹس کا عہدہ اس لیے دیا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اور بڑے قاضی ہیں۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں دو دیہاتی دو پینڈو دو اعرابی لڑائی کر کے جھگڑا کر کے فیصلہ بارگاہ فاروقی سے کرانے کے لئے حاضر ہوئے۔ دونوں نے عرض کی حضور ہمارے درمیان فلاں مسئلے پر جھگڑا ہو گیا ہے اختلاف ہو گیا مہربانی کیجئے ہمارا فیصلہ فرما دیجئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس ہی مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوالحسن ان کی بات سن کر فیصلہ فرما دیجئے مولا علی رضی اللہ عنہ جب فیصلہ کرنے لگے تو ان دونوں میں سے ایک دیہاتی ایک اعرابی کہنے لگا یہ کون ہے ہمارے درمیان فیصلہ کرنے والا میں اس سے فیصلہ نہیں کراتا امیر المومنین فیصلہ آپ فرمائیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب اس اعرابی کی بے ادب گفتگو سنی تو جلال میں آ گئے غصہ میں آ گئے اٹھ کر اس کا گریبان پکڑ لیا اور گریبان پکڑ کر فرمایا وَیْحَكَ مَا تَدْرِیْ مَنْ هٰذَا اوئے تیرا بیڑا غرق تو نہیں جانتا یہ کون ہے؟ عرض کی نہیں فرمایا هٰذَا مَوْلَایَ وَمَوْلَا کُلِّ مُؤْمِنٍ یہ میرا بھی مولا ہے اور کائنات کے ہر مومن کا مولا ہے وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَوْلَاهُ فَلَیْسَ بِمُؤْمِنٍ جو میرے علی رضی اللہ عنہ کو مولا نہیں مانتا وہ مومن ہی نہیں سبحان اللہ (صواعق المحرقہ ۱۷۷ ذخائر العقبی منہ ۶۸) ایک دن سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کسی آدمی سے اختلاف ہو گیا اختلاف ایسا ہوا کہ فیصلہ نہیں ہو رہا تھا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی لڑتے کیوں ہو آؤ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرا لیتے ہیں وہ سامنے ہی بیٹھے

Marfat.com

ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات سن کر وہ بندہ کہنے لگا فَقَالَ الرَّجُلُ هٰذَا الْاَبْطَنُ وہ بطور مذاق کہنے لگا یہ بڑے پیٹ والا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیٹ ذرا بڑا تھا تو وہ طنز کرکے بولا یہ بڑے پیٹ والا ہمارا فیصلہ کرے گا جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی فَنَهَضَ عُمَرُ عَنْ مَجْلِسِهٖ تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے غصہ میں آ گئے وَاَخَذَ بِتَلْبِيْبِهٖ اور اٹھ کر اس کا گریبان پکڑ لیا حَتّٰى شَالَهٗ مِنَ الْاَرْضِ پھر گریبان سے پکڑ کر اٹھا کر زمین پر دے مارا پھر سینے پر چڑھ کر فرمایا: اَتَدْرِيْ مَنْ صَغَّرْتَ او بدنصیب تو نہیں جانتا تو کس ہستی پر طنز کر رہا ہے کس کا مذاق اڑا رہا ہے

مَوْلَايَ وَمَوْلَا كُلِّ مُسْلِمٍ یہ میرے بھی مولا ہیں اور دنیا کے ہر مسلمان کے مولا ہیں۔ جو بندہ اپنے مولا اپنے سردار پر طنز کرے اس کا مذاق اڑائے اس پر ہٹ کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا (الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ آل رسول جلد ۱ صفحہ ۳۹۴)

مَنْ كُنْتُ مَوْلَا فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

تے سن پیر علی رضی اللہ عنہ داشان جیدا میں مولا اودا حیدر رضی اللہ عنہ مولا تے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دا ایہہ فرمان

میں علم دا شہر آں اودا علی رضی اللہ عنہ دروازہ تے متاں سمجھیں غلط بیان
افقر جیہڑا دشمن پیر علی رضی اللہ عنہ دا تے انہوں سمجھو پکا بے ایمان

حضرات! پتہ چلا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں لیکن محبت پیار دیکھو فیصلہ آپ نہیں کرتے بلکہ سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ بھائی علی رضی اللہ عنہ تم فیصلہ کرو۔

حضرات! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مولا علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی ہوتی عداوت ہوتی تو کبھی آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورے نہ کرتے فیصلہ نہ کرواتے فیصلہ اُسی سے کرایا جاتا ہے جس پر اعتبار ہو جس پر اعتماد ہو جو محبوب ہو۔

Marfat.com

مولا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے

شیعہ حضرات کی معتبر حدیث کی کتاب فروع کافی جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ میں علامہ محمد بن یعقوب کلینی رازی کہتے ہیں شیعہ حضرات کی ہی مستند کتاب الاستبصار جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ پر علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی تحریر کرتے ہیں کہ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وُجِدَ رَجُلٌ مَّعَ رَجُلٍ فِیْ اَمَارَةِ عُمَرَ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت۔ آپ کے دورِ خلافت میں ایک مرد نے دوسرے مرد سے برائی کی ایک بندے نے دوسرے بندے سے بدفعلی کی جب بدفعلی کر رہے تھے کچھ لوگوں نے برائی کرتے دیکھ لیا تو لوگوں نے ان دونوں کو پکڑ لیا کہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلتے ہیں جو فیصلہ ہوا وہیں ہوگا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب دونوں کو لے کر چلنے لگے تو ان میں سے ایک کسی طرح چھڑوا کر بھاگ گیا لوگوں نے بڑا تلاش کیا کہیں چھپ گیا دوسرے کو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ حضور یہ بندہ فلاں بندے سے یہ مرد فلاں لڑکے سے برائی کر رہا تھا۔ ہم نے دونوں کو پکڑ لیا تھا لیکن وہ کسی طرح چھڑوا کر بھاگ گیا ہے اس کو ہم آپ کی خدمت میں لائے ہیں اب آپ جانیں یہ جانے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ برائی کی ہے عرض کی حضور غلطی ہوگئی ہے فرمایا اچھا تو غلطی پر سزا بھی تو ہوتی ہے بندہ اچھا کام کرے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دیتا ہے انعام عطا فرماتا ہے کرم فرماتا ہے اگر نافرمانی کرے گناہ کرے تو پھر اسے سزا بھی ملتی ہے بدلہ بھی ملتا ہے تم نے غلطی کا اعتراف کیا ہے اب سزا بھی ضرور ملے گی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ سے پوچھا کہ آپ حضرات فرمائیں کہ اس کو کیا سزا ملنی چاہئے؟ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَقَالَ هٰذَا اِصْنَعْ كَذَا وَقَالَ هٰذَا اِصْنَعْ كَذَا کہ ہر بندے کی ہر مجلس شوری کے رکن کی تجویز مختلف تھی کوئی کہتا اسے یہ سزا ملنی

Marfat.com

چاہیے کوئی کہتا اسے یہ سزا ملنی چاہیے جب مختلف تجاویز سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سنی تو آپ مطمئن نہیں ہوئے آپ کے پاس ہی سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے جو ابھی خاموش تھے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مَاتَقُوْلُ یَا اَبَا الْحَسَنُ یا علی اے ابوالحسن آپ کیوں خاموش ہیں آپ بتائیں اسے کیا سزا ملنی چاہئے؟ سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو فرمایا میرا مشورہ تو یہ ہے کہ اِضْرِبْ عُنُقَهٗ اس بدکردار کی گردن ہی اڑا دو یہ زندہ رہنے کے قابل ہی نہیں۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا یا علی آپ نے صحیح فیصلہ فرمایا ہے اس کی یہی سزا ہونی چاہیے پھر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جلاد کو حکم دیا کہ اس کو قتل کر دیا جائے اس کی گردن قلم کر دو جلاد نے فوراً حکم پر عمل کیا جب وہ قتل ہو گیا اس کے رشتے دار لاش اٹھانے لگے تا کہ اسے کفن دے کے جنازہ پڑھ کے دفن کریں تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین اس کی لاش کو اٹھنے نہ دیا جائے؟ فرمایا کیوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین اس کی سزا ابھی باقی ہے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب کون سی سزا باقی ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو دفن نہیں کرنا اس نے ایک لڑکے سے زنا کر کے اللہ تعالیٰ کے غصے کو للکارا ہے یہ دفن ہونے کے قابل ہی نہیں بلکہ اس کو آگ میں جلا کر راکھ کر دیا جائے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَدَعَا عُمَرُ بِحَطَبٍ سیّدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے لکڑیاں منگوائیں فرمایا ان کو جلاؤ جب وہ خوب جلنے لگی تو فَاَمَرَ بِهٖ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے آگ میں جلا دیا گیا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

شیعہ حضرات کے معتبر عالم دین علامہ محمد بن علی بن شہر آشوب اپنی معتبر کتاب مناقب ابن شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۳۶۶ شیعہ حضرات کے ہی بہت بڑے مجتہد علامہ محمد بن یعقوب اپنی کتاب فروع کافی جلد ۷ صفحہ ۲۱۶ میں تحریر کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت

Marfat.com

میں ایک آدمی تھے قدامہ بن مظعون انہوں نے ایک مرتبہ شراب پی لی لوگوں نے دیکھ لیا لوگ پکڑ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لے آئے عرض کی امیر المومنین قدامہ نے شراب پی ہے اور یہ آپ کی خدمت میں موجود ہیں فیصلہ فرمایئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خود فیصلہ نہیں فرمایا بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یا علی قدامہ نے شراب پی ہے اس کی کیا سزا ہے؟ تو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّجْلِدَہٗ ثَمَانِیْنَ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ قدامہ کو اسی کوڑے لگائے جائیں تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اسی کوڑے لگانے کا حکم دیا (تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۲۵،۲۲۶)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب مولا علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سنے فیصلے سنے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لَا اَبْقَانِیَ اللّٰہُ بَعْدَکَ یَا عَلِیُّ اے علی رضی اللہ عنہ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے آپ کے ہوتے ہوئے زندہ رکھے اگر آپ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے بعد مجھے زندہ نہ رکھے مناقب ابن شہر آشوب جلد۲ صفحہ ۳۶۰ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ فَقَالَ عُمَرُ لَاعِشْتُ فِیْ اُمَّۃٍ لَّسْتَ فِیْھَا یَا اَبَا الْحَسَنْ امالی طوسی جلد۲ صفحہ ۱۹۲ اے علی میں ایسے لوگوں میں ایسی امت میں رہنا گوارا ہی نہیں کرتا جن میں اے علی رضی اللہ عنہ اے ابوالحسن آپ نہ ہوں۔ سبحان اللہ

(تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۳۰،۲۳۱)

حضرات! کیا پیار ہے کیا محبت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان میاں ایک سگا بھائی بھی سگے بھائی کے لئے ایسے حسین خیالات ایسے پیارے تصورات نہیں رکھتا جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے خیالات رکھتے تھے مگر افسوس شیعہ حضرات بجائے تعریف کرنے کے آگے سے پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے یہ فیصلے اس لئے کراتے تھے کہ

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں فیصلے کرنے کی اہلیت نہیں علم نہیں تھا صلاحیت نہیں تھی۔

حضرات! یہ بھی بڑا ظلم ہے یہ بھی بہت بڑا جھوٹ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کرنے کی صلایت نہیں تھی شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن حسن طوسی اپنی کتاب تلخیص الشافی صفحہ ۲۴۷ پر لکھتے ہیں کہ اِنَّ الْحَقَّ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ لوگو! سن لو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر ہمیشہ حق ہی بولتا ہے وَاِنَّ مَلَکًا یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِہٖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بولتے ہیں زبان عمر کی ہوتی ہے بولنے والا اللہ تعالیٰ کا معصوم فرشتہ ہوتا ہے۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

حضرات! پتہ چلا میں اور آپ بولتے ہیں تو ہماری زبان پر ہماری مرضی بولتی ہے ہمارا نفس بولتا ہے مگر قربان جاؤں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زبان پر ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے بولتے ہیں جو حق ہی حق ہوتا ہے حق کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

حضرات! جس عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق بولے جس فاروق کی زبان پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے کلام کریں سوچو کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ نہیں کرسکتا تھا فیصلہ کی صلاحیت نہیں تھی؟ فیصلہ کرسکتے تھے صلاحیت عظیم کے مالک تھے لیکن اگر مولا علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرایا تو یہ محبت کی وجہ سے کرایا پیار کی وجہ سے کرایا۔

حضرات یہ ایران کا علاقہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے فتح ہوا ایران میں اسلام کا جھنڈا لہرایا ہے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سپاہیوں نے لہرایا ہے جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اسلام کے عظیم مجاہدین کو ایران فتح کرنے کے لئے ایران میں توحید و رسالت کا پرچم بلند کرنے کے لئے بھیجا تو ایران کے مجوسیوں کو بڑی تکلیف ہوئی ایران کا جو اس زمانے کا بادشاہ تھا اس کا نام تھا یزدجرد اس نے اپنی سلطنت بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تاکہ ہمارا ملک بچ جائے ایران کے بادشاہ نے تمام

Marfat.com

ملک کی فوجوں کو تمام لٹیروں کو تمام بہادروں کو حکم نامہ بھیجا کہ عرب کے مجاہدین اسلام کے سپاہی حملہ کرنے کے لئے ہمارے ملک کی طرف بڑے جوش خروش سے آرہے ہیں لہٰذا تمام فوجیں اپنا جدید لڑائی کا سامان لے کر نہاوند کے علاقے میں تہران کے علاقے میں پہنچ جائیں بادشاہ کا حکم ملتے ہی سارے ملک کی فوجیں جمع ہو گئیں تقریباً ڈیڑھ لاکھ فوجی آ گئے کثیر تعداد میں جنگی ہاتھی آ گئے اس زمانے کے جتنے بھی لڑائی کے ہتھیار تھے جمع ہو گئے اب مجوسیوں نے کافروں نے مشورہ کرنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں سے کیسے اور کہاں لڑا جائے مشورہ ہوا تمام فوجیوں نے تمام سرداروں نے قسم اٹھائی کہ اس وقت تک لڑائی کے میدان سے نہیں ہٹنا جب تک اسلام کے سپاہیوں کو تباہ و برباد نہ کر دیا جائے جب تک اسلام کے جھنڈے کو گرا نہ دیا جائے تا کہ عرب کے مجاہدین کو پتہ چل جائے کہ اگر وہ بہادر ہیں تو ہمارے لوگ بھی کمزور نہیں ان کو جرأت کیسے ہوئی کہ وہ ہمارے ملک میں آ کر ہم سے لڑیں۔ ادھر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی کسی نے بتایا حضور ایران کے مجوسیوں کے ارادے بڑے خطرناک ہیں وہ سب کچھ لٹا دیں گے لیکن میدان نہیں چھوڑیں گے آپ جو فوج بھیج رہے ہیں اس کی قیادت کسی سمجھ دار کے حوالے کرنا تا کہ اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہ ہو۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسی وقت مجلس شوریٰ بلائی تا کہ مشورہ کیا جائے کہ کیا کرنا چاہیے فوج کا جنرل اور قائد کس کو بنانا چاہیے مجلس شوریٰ کے ارکان آ گئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما ہیں مشورہ شروع ہو گیا کہ کیا جائے مختلف مشورے آنے شروع ہو گئے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کسی نے کوئی مشورہ دیا کسی نے کوئی بعض حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ امیر المومنین ہماری رائے یہ ہے کہ آپ خود بنفس نفیس اس جنگ میں تشریف لے جائیں اور لشکر کی قیادت فرمائیں تا کہ اسلام کے مجاہدین کے حوصلے بڑھیں اور وہ جوش

Marfat.com

خروش سے اسلام کے دشمنوں سے لڑیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آپ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا علی آپ فرمائیں آپ کا کیا مشورہ ہے مجھے خود جانا چاہیے؟ یا کسی اور کو فوج کا جنرل مقرر کیا جائے۔

حضرات! ایمان داری سے عرض کر رہا ہوں سنئے اور غور سنیے اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں تو اسلام کی تاریخ کا مطالعہ بھی کیجئے شیعہ حضرات کی معتبر تاریخ ناسخ التواریخ کی تاریخ الخلفاء کی جلد ۲ کا مطالعہ فرمایئے مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے ملفوظات جو شیعہ حضرات نے نہج البلاغہ کی صورت میں جمع کیے ہیں اس کا صفحہ ۱۴۶ کا مطالعہ فرمایئے آپ کو پتہ چلے گا مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیا مشورہ دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَمْ يَكُنْ نَصْرُهٗ وَلَا خُذْلَانُهٗ بِكَثْرَةٍ وَّلَا بِقِلَّةٍ اے امیر المومنین اس امر یعنی اسلام کا غالب آجانا اور مغلوب ہو جانا یہ فوجوں کی زیادتی اور کمی پر منحصر نہیں وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِيْ اَظْهَرَهٗ بلکہ یہ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے جس کو اسنے آپ غالب فرمایا ہے یہ سپاہ اسلام اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے جس کی خالق کائنات نے ہر مقام پر مدد فرمائی ہے اس وجہ سے وہ ترقی کر کے اس مقام پر پہنچا ہے ہمارے ساتھ رب العالمین نے نصرت اور مدد کا وعدہ فرمایا ہے انشاء اللہ وہ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا اور اپنے لشکر اسلام کی ضرور نصرت فرمائے گا امیر المومنین آج اگر تعداد کے لحاظ سے اہل عرب کم ہیں اسلام کے سپاہی تھوڑے ہیں لیکن وہ اسلام کی برکت سے بہت زیادہ ہیں اتفاق اتحاد کی برکت سے یہ تمام بے ایمانوں پر غالب آئیں گے پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فَكُنْ قُطْبًا اے امیر المومنین آپ قطب بن جایئے وَاسْتَدِرِ الرَّحَا اور عربی لشکر کی چکی چلایئے اپنے علاوہ کسی کو جنرل بنا کر انہیں لڑائی کے لئے گرم کیجئے اگر آپ خود لڑائی کرنے چلے گئے تو پیچھے مدینے والوں کا کیا بنے گا؟ کہیں عرب کے قبائل مدینہ شریف پر ہی حملہ نہ کر دیں۔ لہٰذا آپ یہیں تشریف رکھیں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اسلام کی آپ مدد فرمائے گا۔ (تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۳۷، ۲۳۸)

حضرات !توجہ فرمائیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ میں جانے کا مشورہ کرتے ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں امیر المومنین آپ یہیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ خود اسلام کی مدد فرمائے گا اسلام کے لشکر کو نصرت عطا فرمائے گا ایمان داری سے بتانا یہ محبت کی دلیل ہے یا کہ دشمنی کی اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے دل میں عداوت ہوتی تو آپ ضرور فرماتے کہ کسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ جائیں ان کو جنگ میں تکلیف پہنچے میرا راستہ صاف ہو جائے لیکن نہیں مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین اگر آپ چلے گئے تو مدینہ شریف والوں کا کیا بنے گا پتہ چلا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان عداوت نہیں تھی محبت تھی دشمنی نہیں تھی پیار تھا۔

میرے دوستو! سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ صرف مولا علی رضی اللہ عنہ سے ہی محبت نہیں کرتے تھے بلکہ سیرت فاروق کا مطالعہ کر کے دیکھو میرے آقا حضرت عمر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے سارے گھرانے سے پیار کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن علی اپنی کتاب مناقب آل ابی طالبؑ جلد۳ صفحہ ۱۷ میں مختصر الفاظ میں اور شیعہ حضرات کے عالم علامہ اولاد حیدر فوق بل گرامی اپنی کتاب ذبح عظیم صفحہ ۸۹، ۹۱ میں یہ بات لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آپ کے دور خلافت میں مدائن کا علاقہ فتح ہوا فتح کے بعد تمام غنیمت کا مال جو مجاہدین نے فتح کرنے کے بعد قبضہ میں لیا تھا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا آپ نے حکم دیا کہ یہ سارا سامان مسجد نبوی شریف میں اکٹھا کیا جائے قالین بچھا کر کپڑا بچھا کر سارا سامان رکھ دیا

Marfat.com

گیا سونا' چاندی' درہم' دینار جو بھی مال تھا سب جمع ہو گیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے منادی کرنے والے کو اعلان کرنے والے کو بلایا بلا کر فرمایا جاؤ مدینہ شریف کے بازاروں میں گلیوں میں اعلان کردو کہ مسجد نبوی میں غنیمت کا مال آیا ہوا ہے تمام لوگ آئیں اور اپنا اپنا حصہ لے جائیں منادی نے اعلان کیا ساری مدینہ شریف کی دنیا اکٹھی ہو گئی لائن لگ گئی قطار بن گئی سارے لوگ اپنی باری کا انتظار کررہے ہیں جس کا نمبر آتا ہے وہ اپنا حصہ لے رہا ہے۔

حضرات! اس لائن میں بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد بھی قطار بنا کر کھڑے ہیں اس لائن میں امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اپنا بیٹا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی کھڑا ہے اس لائن میں مولا علی رضی اللہ عنہ کے دو شہزادے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی کھڑے ہیں یہ ہے عدل یہ ہے انصاف جس لائن میں رعیت کھڑی ہے جس لائن میں عوام کھڑی ہے اسی لائن میں امیر المومنین کا لخت جگر بھی کھڑا ہے اور آج کل ہمارے بھی ملک کے صدر ہیں وزیر اعظم ہیں کیا وہ بھی بیٹوں کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے طریقے پر چلا کر انصاف کررہے ہیں؟ توبہ میاں وزیر اعظم تو ایک طرف ہمارے ہاں کوئی ناظم بن جائے اس کا بیٹا غریب کے ساتھ بات کرنا گوارا نہیں کرتا لائن میں کیسے کھڑا ہوگا۔ خیر تو ہر آدمی لائن میں کھڑا اپنی باری کا انتظار کررہا ہے جس کی باری آتی ہے حصہ لے کر چلا جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر بندے کو اس کی حیثیت کے مطابق حصہ دے رہے ہیں حصہ دیتے دیتے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی باری آجاتی ہے دونوں شہزادے آکر کہتے ہیں۔ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰہِ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ سب سے پہلے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے جو مسلمانوں کو مالِ غنیمت عطا فرمایا ہے اس میں سے میرا حق مجھے دے دیجئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بِالْبَرَکَۃِ وَالْکَرَامَۃِ بیٹا

Marfat.com

بڑی خوشی سے بڑی عزّت سے یہ لو اپنا حق سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم اس زمانے کا ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا جب امام حسن رضی اللہ عنہ اپنا حصہ لے کر پیچھے ہوئے تو سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بعد میں آئے عرض کی امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو مسلمانوں کے لئے مالِ غنیمت عطا فرمایا ہے اس میں سے میرا بھی حصہ دیجئے میرے آقا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بسم اللہ بڑی عزّت سے بڑی خوشی سے یہ لیں اپنا حصہ آپ نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی ایک ہزار روپے عطا فرمائے جب امام حسین رضی اللہ عنہ اپنا حصہ لے کر مڑے تو پیچھے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اپنا بیٹا سیّدنا عبداللہ تشریف لے آئے عرض کی امیر المومنین میرا حصہ بھی مجھے عطا فرمایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالِ غنیمت عطا فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا بڑی خوشی سے لو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ سو درہم عطا فرمائے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پانچ سو درہم لے لئے اور سوچنا شروع کر دیا سیّدنا عمر نے فرمایا بیٹا سوچ کیا رہے ہو؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین سوچ رہا ہوں آپ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے دونوں بیٹوں کو ایک ایک ہزار اور مجھے صرف پانچ سو عرض کی آپ عدل کے سلطان ہیں عدل کے بادشاہ ہیں لیکن آپ کی تقسیم پر حیران ہوں فرمایا بیٹا حیران کیوں ہو؟ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا رَجُلٌ مُّشْتَدٌّ عرض کی امیر المومنین میں ایک بہادر اور طاقت ور انسان ہوں اَضْرِبُ بِالسَّیْفِ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک دور میں آپ کے سامنے تلوار چلاتا تھا کافروں سے لڑائی کرتا تھا جہاد میں جاتا تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے لڑتا تھا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ طِفْلَانِ اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اس زمانے میں بچے تھے مدینہ پاک کی گلیوں میں کھیلا کرتے تھے حیران ہوں تُعْطِیْھِمْ اَلْفًا اَلْفًا آپ نے

Marfat.com

ان دونوں کو ایک ایک ہزار وَتُعْطِیْنِیْ خَمْسَ مِاَۃٍ اور مجھ جیسے دلیر بہادر سپاہی کو صرف پانچ سو درہم عطا فرمائے ہیں چلو زیادہ نہیں تو کم از کم برابر تو عطا کرتے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کا مقابلہ نہ کیا کر کیونکہ تو عمر کا بیٹا ہے یہ حیدر کے بیٹے ہیں تیری ماں مکے کی رہنے والی ان کی ماں جنتی عورتوں کی سردار ہے بیٹا ان کی ماں بتول رضی اللہ عنہا ہے جن کے آنے پر کائنات کا والی کھڑا ہو جاتا تھا اور ماتھا چوم کر فرماتا تھا فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِنِّیْ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے دل کا ٹکڑا ہے میں تجھے دیکھوں تو عمر کی شکل یاد آتی ہے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھوں تو محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک شکل یاد آتی مجھے بیٹا تو میرے سینے پر کھیلتا رہا ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک کے سینے پر کھیلتے رہے ہیں بیٹا میں نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سرکار کی زبان چومتے دیکھا ہے میں نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کندھوں پر کھیلتے دیکھا ہے بیٹا تجھ سے عمر پیار کرتا ہے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے رب اکبر پیار کرتا ہے بیٹا تو عام انسان ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما وہ ہستیاں ہیں جن پر پوری کائنات درود پڑھتی ہے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا اگر امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جتنا انعام لینا ہے تو پہلے ان جیسا مقام بھی پیدا کر عرض کی ابو جان وہ کیسے فرمایا پہلے ان کی ماں جیسی اپنی ماں لے آ ان کی نانی جیسی اپنی نانی لے آ ان کے باپ جیسا باپ لے آ ان کے نانا جیسا نانا لے آ ان کی پھوپھی جیسی اپنی پھوپھی لے آ ان کی خالہ جیسی اپنی خالہ لے آ ان کے ماموں جیسے ماموں لے آ ان کے چچا جیسے چچا لے آ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا دیکھ ان کی ماں فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا ان کی نانی خدیجۃ الکبریٰ ان کا باپ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کا نانا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا ان کی پھوپھی اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا ان کی خالہ رقیہ رضی اللہ عنہا کلثوم رضی اللہ عنہا زینب رضی اللہ عنہا ان کے ماموں ابراہیم رضی اللہ عنہ، قاسم رضی اللہ عنہ، طیّب طاہر ان کا چچا جعفر طیار رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

جانے ناہیں توں باپ انہاں دا تے حیدر رضی اللہ عنہ شیر الٰہی
سوھنے پاک رسول اللہ دا تے چاچے جایا بھائی
ماں انہاں دی سیّدہ زہرا رضی اللہ عنہا تے بیٹی جو سرور دی
نانی پاک خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا تے بیوی پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم دی
خود حضرت سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے نانا پاک انہاں دا
کیوں نہ فیر ودھ تیرے توں تے ہدیہ دتا جاندا
بیٹا اگر تو نے بھی حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے برابر حصہ لینا ہے تو پھر
لے آ توں وی وانگ انہاں دے تے اپنا باپ تے بھائی
تینوں وی فیر نال انہاں دے تے حصہ مل سی بھائی

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا یہ نہ سمجھنا تیرا باپ امیر المومنین ہے تیرا والد پوری دنیا کے مسلمانوں کا بادشاہ ہے ٹھیک ہے سلطان کائنات ہوں پوری دنیا کے مومنوں کا امیر ہوں پر یہ میرا کمال نہیں یہ سب صدقہ ہے حسنین کریمین کے پاک نانا کا بیٹا اگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا نانا نہ ہوتا تو ہم کہاں ہوتے یہ سب صدقہ ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے نانا کا کہ دین بھی مل گیا اور امارت بھی مل گئی۔

جو وی عزّت حاصل مینوں تے دان انہاں دے گھر دا
ہر حالت وہ سمجھیں مینوں تے انہاں دا گولا بردا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر حضرت عبداللہ نے عرض کی ابو جان آپ نے بالکل صحیح فیصلہ فرمایا ہے میرا حق اتنا ہی بنتا تھا جتنا آپ نے مجھے عطا فرما دیا ہے۔

(ازالۃ الخفاء جلد ۳ صفحہ ۲۹۲، ۲۹۳)

حضرات! ایمان داری سے بتانا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بچوں سے محبت تھی یا عداوت دشمنی تھی یا پیار۔ حضرت ایسی محبت ایسا پیار تو بندہ اپنے بیٹوں سے نہیں کرتا جیسے میرے آقا سیّدنا فاروق

Marfat.com

اعظم رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے سے کی ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے پیار کیوں کیا؟ محبت کیوں کی؟ اس لئے کہ کہ یہ دونوں شہزادے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے تھے محبوب تھے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت حقیقت میں تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہے اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے پیار اور محبت فرمائی آج ہم بھی شہزادوں سے محبت کرتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ

حب شبیر رضی اللہ عنہ نہیں ہے تو عبادت ہے حرام
نہ نمازیں نہ وظیفے نہ سجود و قیام
روزہ اور حج و تسبیح و زکوٰۃ واحرام
نہیں مقبول اللہ کو یہ بے حب امام
خواہ یہ میری فراست ہے کہ نادانی ہے
حب اولادِ علی رضی اللہ عنہ یہ شرط مسلمانی ہے

قربان جاؤں عمر رضی اللہ عنہ تیرے پیار پر تیری محبت پر بیٹا نہیں دیکھا نسبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے ہوتا آجکل کا کوئی حاکم ہوتا آجکل کا کوئی صدر وزیر اعظم تو مالِ غنیمت کو ہوا بھی نہ لگنے دیتا اپنے کاروبار میں لگادیتا یا امریکہ کے بینکوں میں جمع کرا دیتا لیکن وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے مال گھر نہیں آنے دیا فرمایا مسجد نبوی میں لے جاؤ قوم کے سامنے تقسیم ہو گا تاکہ لوگون کو پتہ چل جائے کہ عوام کی خیر خواہی ایسی ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے سارا مال تقسیم کردیا ایک روپیہ بھی نہیں بچایا سارے لوگ مال لے کر گھروں کی طرف چلے گئے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی گھر تشریف لے گئے جب گھر پہنچے تو دونوں بھائی بڑے ہی خوش بار بار سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب شہزادوں کو دیکھا تو پوچھا بیٹا آج بڑے خوش ہو بار بار بھائی

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ کو یاد کررہے ہو خیر تو ہے دونوں شہزادوں نے سارا واقعہ سنایا کہ کس طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو ہزار ہزار درہم دیئے اور بیٹے کو پانچ سو درہم دے کر کیا فرمایا جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ سنا مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے شہزادوں نے عرض کی ابوجان آپ مسکرا پڑے ہیں کیا بات ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹا بھائی عمر ایسے کیوں نہ کرتے وہ ہیں جو جنت کے چراغوں میں سے ایک چراغ سبحان اللہ۔ جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ جملہ فرمایا کہ عمر جنت کے چراغ ہیں یہ بات کسی نے سن کر آکے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی بتادی کہ امیر المومنین آپ کو مولا علی رضی اللہ عنہ جنت کا چراغ فرمارہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ بھی بڑے خوش ہوئے چند دوستوں کو ساتھ لیا اپنا منشی بلایا فرمایا بھائی کاغذ قلم دوات لے کر ہمارے ساتھ چلو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو لے کر مولا علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آگئے دروازہ کھٹکھٹایا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے تشریف لائے دروازہ کھولا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اھلا سھلا کہا خوش آمدید فرمایا پھر گھر میں لے گئے بیٹھک میں بڑی عزّت کے ساتھ بٹھایا پانی پلایا خدمت کی پھر عرض کی امیر المومنین آپ نے تکلیف کیوں فرمائی کوئی حکم تھا تو کوئی بندہ بھیج دیتے میں خود حاضر ہو جاتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ کوئی سرکاری کام ہوتا تو ضرور آپ کو تکلیف دیتے یہ سرکاری نہیں یہ میرا ذاتی کام تھا اس لئے میں خود حاضر ہو گیا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کون سا ذاتی کام پڑ گیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ میں نے کسی پکے بندے سے کسی پختہ انسان سے یہ سنا ہے کہ آپ فرمارہے تھے کہ عمر جنت کے چراغوں میں سے ایک چراغ ہے کیا یہ سچّی بات ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے بالکل صحیح سنا میں نے ضرور کہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت کا چراغ ہیں

Marfat.com

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ محبت کی وجہ سے کہا ہے یا کسی اور نے بتایا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین یہ بات میں نے خود نہیں کہی بلکہ یہ بات میں نے امام الانبیاء حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک سے سنی تھی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے منشی کو فرمایا منشی صاحب عرض کی جی امیر المومنین فرمایا یہ کاغذ قلم دوات مولا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کرو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ ناراض نہ ہونا جو بات زبانی فرمائی ہے اسے کاغذ پر لکھ کر نیچے سائن بھی دستخط بھی کردو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کاغذ لیا اور لکھنا شروع کر دیا مولا علی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی کہ کچھ لکھ رہا ہوں اس کا میں علی خود ذمہ دار ہوں یہ بات میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے سنی تھی اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فرمایا میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ نے عمر جنت کا چراغ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے نیچے لکھا اس کا میں دنیا میں بھی ضامن ہوں قیامت والے دن بھی پھر اس عبارت کے نیچے دستخط کر دیئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کاغذ لے کر پرچی بنا کر اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی فرمایا بیٹا عرض کی جی ابو فرمایا بیٹا جب میرا وصال ہو جائے جب میں دنیا چھوڑ کر قبر کی منزل کی طرف جانے لگوں تو یہ پرچی میرے کفن میں رکھ دینا تا کہ اللہ تعالیٰ پوچھے عمر کیا لائے ہو تو آگے مولا علی رضی اللہ عنہ کی پرچی دکھا دوں پھر سیرت فاروقی کا مطالعہ کرو جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آپ کو قبر میں دفن کرنے لگے تو حضرت عبداللہ نے وہ پرچی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کفن میں رکھ کر آپ کو قبر میں دفن کیا۔

(نور الابصار جلد ا صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵ الریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۶۸۲ سفینہ نوح جلد ا صفحہ ۲۰، ۲۱ الریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸)

حضرات! یہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا پیار صرف دعوے نہیں عمل کیا اور پیار کر کے دکھایا آج ہم بھی دعوے کرتے ہیں

Marfat.com

کہ ہمیں نبی ﷺ کی آل سے پیار ہے ہم آلِ نبی ﷺ کے غلام ہیں لیکن عمل کبھی نہیں کیا صرف دعوے ہی دعوے سلطان باہو شورکوٹ کا قلندر فرماتا ہے کہ

تسبیح پھری پر دل نہ پھریا تے کی لینا تسبیح پھیر کے ہو
علم پڑھیا پر ادب نہ سکھیا تے کی لینا علم نوں پڑھ کے ہو
چلے کٹے تے کچھ وی نہ کھٹیا تے کی لینا چلیا وچہ وڑ کے ہو
جاگ بناں دودھ جمدا ناہیں حضرت باہو تے بھاویں لال ہووے کڑھ کڑھ کے ہو

یمن کے حُلّے

سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے حاکم نے یمن کے گورنر نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں چند حلے بھیجے چند بہترین کرتے بھیجے تا کہ مجاہدین اسلام میں تقسیم کر دیئے جائیں جب وہ حلے آئے تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ تمام حلے سرکار کے غلاموں میں تقسیم کر دیئے جب تمام کپڑے تقسیم ہو گئے تو ادھر سے مولا علی رضی اللہ عنہ کے دونوں شہزادے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تشریف لے آئے عرض کی چاچا جان آپ نے تمام لوگوں کو حلے دیئے ہیں لیکن ہمارا حصہ کہاں ہے؟ سیّدنا فاروق نے دونوں شہزادوں کو محبت سے پیار سے سینے سے لگالیا فرمایا بیٹا گھبراؤ نہیں جو حلے تھے جو کرتے تھے وہ تو تقسیم ہو گئے ہیں تمہاری خاطر اور یمن سے منگوا لیتے ہیں شہزادوں سے عرض کی چچا جان آپ کو پتہ تھا آپ جانتے تھے ہم نے بھی اپنا حصہ لینا ہے ان میں سے ہمارا حصہ کیوں نہیں رکھا؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا مجھے پتہ تھا میں جانتا تھا لیکن رکھے اس لئے نہیں کہ ان میں کوئی کرتہ کوئی حلہ تمہاری شایان شان نہیں تھا ہم یمن کے گورنر کو پیغام بھیجتے ہیں کہ گورنر صاحب پہلے حلے بھیجے تھے اپنی مرضی کے اب حلے بھیجئے ہیں ہماری مرضی سے کیونکہ یہ حلے امام الانبیاء حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہزادوں نے پہننے ہیں سبحان اللہ۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

اسی وقت ایک سفیر کو گورنر یمن کی طرف بھیجا کہ گورنر صاحب جلدی یمن کے بہترین دو کرتے دو حلے شہزادے حسن اور شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ کے لئے بھیجو گورنر نے پیغام ملتے ہی حکم کی تعمیل کی بہترین قسم کے کپڑے بہترین قسم کے حلے بارگاہ فاروقی میں بھیجے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دونوں شہزادوں کو بلوایا اپنے سامنے دونوں کو کرتے پہنائے جب شہزادوں نے کرتے پہن لیے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا مجھے لوگوں کو حلے پہنتے دیکھ کر اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی تمہیں پہنا کر ہو رہی ہے کیونکہ تم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے اور شہزادے ہو۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۸ الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸، ۱۷۹ اخلاق حسین صفحہ ۱۴۳) سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مالِ غنیمت کثرت سے آنے لگا تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ کے ارکان سے مشورہ کر کے مدینہ شریف کے ہر بندے کا وظیفہ مقرر کرنے کا ارادہ فرمایا جب آپ وظیفہ مقرر کرنے لگے تو آپ نے تمام ساتھیوں سے تمام ارکان شوریٰ سے مشورہ کیا کہ سب سے پہلے مدینہ شریف میں وظیفہ دینے کی ابتداء کہاں سے کی جائے تو تمام ارکان شوریٰ نے تمام ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ آپ وظیفہ کی ابتدا اپنے نام سے شروع کریں کیونکہ آپ ہمارے امام ہیں آپ ہمارے امیر المومنین ہیں آپ ہمارے پیشوا ہیں آپ ہمارے سردار ہیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا ساتھیوں محبت کا جذبہ دیکھو میں تو صرف امام ہوں لیکن کملی والا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تو امام الانبیاء ہیں میرے آقا تو اماموں کے بھی امام ہیں میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو سلطانوں کا سلطان ہے کیوں نہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبیلے سے وظیفہ کی ابتدا کی جائے تا کہ اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی اس ابتدا کو اس تقسیم کو دیکھ کر خوش ہو جائے ہم سب کا بیڑا پار ہو جائے۔ سبحان اللہ سیّدنا فاروق اعظم نے سرکار کے قبیلے بنی ہاشم سے وظیفہ کی ابتداء فرمائی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بدر کے

Marfat.com

میدان میں شریک ہوئے تھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو پانچ پانچ ہزار درہم وظیفہ سالانہ مقرر فرمایا جو اصحاب بدر کے بچے تھے ان کا دو دو ہزار درہم وظیفہ مقرر فرمایا لیکن سیرت فاروقی کا مطالعہ کر کے دیکھو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا بھی وہی وظیفہ مقرر فرمایا جو بدر کے اصحاب کا وظیفہ مقرر کیا تھا حالانکہ بدر کی لڑائی کے وقت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے پھر وظیفہ اتنا کیوں مقرر کیا صرف سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ ولسلام کی نسبت اور پیار کی وجہ سے کہ یہ دونوں شہزادے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہزادے ہیں۔

(الریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۱۸۰ الحسین صفحہ ۴۰ اخلاق حسین صفحہ ۱۳)

ایک دن سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا بیٹا تم کتنے بادشاہ ہو کبھی ہمیں گھر ملنے کے لئے ہی نہیں آئے بیٹا کیا ہوا لوگوں نے مجھے اپنا امام بنالیا ہے مجھے امیر المومنین کا عہدہ مل گیا ہے میں ابھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں تیرے نانا کا غلام ہوں تیرے بابے کا بھائی ہوں یار کبھی کبھی ملنے کے لئے زیارت کرانے کے لئے تشریف لایا کرو بیٹا تمہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے کہ میرے نبی رضی اللہ عنہ کا نواسہ آیا ہے شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ عمر مبارک نو دس سال کی عرض کرتے ہیں چاچو ضرور آؤں گا۔ چند دن گزرے تو ایک دن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ میں آپ سے ملنے کے لئے آؤں گا لیکن اتنے دن بیت گئے بیٹا آپ آئے ہی نہیں؟ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کا محبت سے ہاتھ پکڑ لیا پھر پیار سے عرض کی امیر المومنین میں فلاں دن آپ سے ملنے کے لئے آیا تھا لیکن ملاقات ہی نہیں ہوسکی میں واپس آ گیا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا کب

Marfat.com

آئے تھے؟ عرض کی چچا جان فلاں دن آیا تھا آپ اندر کوئی ضروری مشورے کررہے تھے میٹنگ ہو رہی تھی ملکی معاملات کے بارے کوئی صلاح ہو رہی تھی آپ کے دروازے پر پہرہ دار بھی کھڑا تھا میں آپ سے ملنے کے لئے انتظار کرنے لگا کہ پہرہ دار سے اجازت لے کر آپ کی زیارت بھی کرتا ہوں آپ کی خدمت میں سلام بھی عرض کرتا ہوں ابھی اجازت لینے کے لئے میں سوچ ہی رہا تھا کہ آپ کا بیٹا عبداللہ تشریف لائے ان کو بھی آپ کے ساتھ کوئی ضروری کام تھا میں نے سوچا چلو اچھا ہوا بھائی عبداللہ تشریف لائے ہیں یہ اجازت لیں گے جب اندر جانے لگیں گے تو میں بھی اندر جا کر سلام عرض کرلوں گا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا پھر کیا ہوا تم اندر کیوں نہیں آئے عرض کی چچا جان جب بھائی عبداللہ نے پہرہ دار کو فرمایا کہ میں اندر جا کر امیر المومنین کو ملنا چاہتا ہوں ایک طرف ہو تو پہرہ دار نے جواب دیا کہ آپ اندر نہیں جاسکتے کیونکہ امیر المومنین کوئی ضروری مشورہ کر رہے ہیں اور امیر المومنین کا حکم ہے کہ اندر کسی کو نہ آنے دینا حضرت عبداللہ نے جب سنا تو واپس آ گئے میں نے سوچا جب امیر المومنین کے بیٹے کو اجازت نہیں ملی تو علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو کیسے اجازت ملے گی میں یہ سوچ کر آپ کو بغیر ملے واپس آ گیا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو بڑے افسوس کا اظہار فرمایا کہ افسوس آپ آئے بھی سہی لیکن ملاقات نہ کرسکے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا بیٹا جب تم آئے تھے تو تم اجازت کی انتظار میں کیوں کھڑے رہے اندر آجاتے امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چچا جان جب حضرت عبداللہ کو اجازت نہیں ملی تھی میں کیسے اندر آجاتا تو سنئے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا فَقَالَ وَاَنْتَ عِنْدِیْ مِثْلَهٗ فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ کیا تمہاری شان تمہارا مقام تمہاری عظمت عبداللہ بن عمر جیسی ہے؟ ناں ناں حسین رضی اللہ عنہ یہ خیال بھی نہ کرنا تیرا اور مقام ہے عبداللہ کا اور مقام ہے تو حیدر کا بیٹا ہے وہ عمر کا بیٹا ہے

Marfat.com

کہاں علی رضی اللہ عنہ کا لخت جگر کہاں عمر کا بیٹا بھلا یہ بھی کوئی مقابلہ ہے بھلا یہ بھی کوئی جوڑ ہے بیٹا حسین رضی اللہ عنہ یہ جو کچھ ہمیں عزّت شہرت عظمت ملی ہے یہ سب کچھ آپ لوگوں کا صدقہ ہے اِذَا جِئْتَ فَلَا تَسْتَاْذِنْ آپ جب تشریف لایا کریں تو بغیر اجازت کے اندر آجایا کریں کوئی اجازت کی ضرورت نہیں (تہذیب ابن عساکر جلد ۴ صفحہ ۳۲۱ سیرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما صفحہ ۱۶۴ برکات آل رسول صفحہ ۲۶۰ ازالہ الخفاء جلد ۳ صفحہ ۲۸۹ صواعق محرقہ صفحہ ۱۷۷ شرح نہج البلاغہ علامہ ابن ابی حدید شیعہ عالم صفحہ ۱۶۱، ۱۶۲ رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ایک دن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور میں اکٹھے مدینہ شریف کے بازار سے گزر رہے ہیں کہ آگے سے اچانک مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی جلوہ فرما ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو دائیں کندھے پر بٹھایا ہوا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو دعا سلام کرنے کے بعد اچانک سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں سے آنسو بہنے شروع ہو گئے وقت کا امیر المومنین ہے زمانے کا سلطان ہے مسلمانوں کا بادشاہ ہے پر زار و قطار رو رہا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کے کندھے پر پیار سے ہاتھ رکھ کر فرمایا بھائی عمر خیر تو ہے آپ رو کیوں رہے ہیں؟ آخر وجہ کیا ہے؟ کیا پریشانی ہے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی مجھے ایک بات نے رلا دیا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین کون سی فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ لوگوں نے مجھے اپنا امام بنایا ہے اپنا والی بنایا ہے اپنا امیر المومنین چنا ہے اپنا حاکم تسلیم کیا ہے میرے پاس پوری دنیا کے لوگ عدل کرانے آتے ہیں فیصلے کرانے آتے ہیں میں اپنی حیثیت کے مطابق اپنے علم کے مطابق اپنی عقل کے مطابق قرآن و حدیث کی روشنی میں فیصلے کر دیتا ہوں رو اس لئے رہا ہوں پتہ نہیں وہ فیصلے صحیح بھی ہوتے ہیں کہ نہیں

Marfat.com

اگر فیصلے غلط ہوگئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں کیا جواب دوں گا؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین حوصلہ کریں روئیے نہیں آپ کا ہر فیصلہ بے مثال ہوتا ہے آپ کا ہر فیصلہ عین قرآن اور حدیث کے مطابق ہوتا ہے آپ عدل و انصاف کے پیکر ہیں آپ مجسمہ انصاف ہیں بھائی عمر قیامت تک دنیا میں بڑے بڑے عادل آئیں گے منصف آئیں گے پر تیرے جیسا کوئی عادل نہیں آئے گا امیر المومنین میں قسم اٹھاتا ہوں کہ آپ کا ہر فیصلہ بالکل صحیح ہوتا ہے سبحان اللہ کیا محبت ہے کیا پیار ہے کیا اخوت ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ باتیں فرمائیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ کے بعد شہزادہ حسن نے بھی فرمایا چچا جان چپ ہو جائیے ابا حضور نے جو کچھ فرمایا ہے بالکل صحیح اور سچ فرمایا ہے آپ کا ہر فیصلہ بالکل قرآن و حدیث کے مطابق ہوتا ہے آپ پریشان نہ ہوں فکر نہ کریں سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے بعد سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا چچا جان آپ کیوں روتے ہیں کیوں پریشان ہوتے ہیں آپ کا کوئی فیصلہ غلط نہیں ہوا نہ کسی نے آپ کی اب تک شکایت کی ہے چچا جان آپ تو عدل کے سلطان ہیں انصاف کے بادشاہ ہیں تیرے جیسا عادل قیامت تک اب ماں کوئی جن سکتی نہیں آپ گھبرائیں نہیں حوصلہ رکھیں اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا مولا علی رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رونا بند کر دیا پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دونوں شہزادوں کو سینے سے لگا کر فرمایا اے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کیا میں واقعی عادل ہوں؟ کیا میں واقعی منصف ہوں؟ کیا واقعی میرا ہر فیصلہ حق اور سچ پر مبنی ہوتا ہے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں چچا بالکل سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا اگر اس بات کی گواہی کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں دینی پڑی تو وہاں بھی دو گے ناں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا

Marfat.com

بھائی عمر گھبرا نہیں صرف حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہی تیرے عدل کے گواہ نہیں میں بھی تیرے عدل کی گواہی دوں گا۔ سبحان اللہ (الریاض النضرہ جلد۲ صفحہ ۲۶۳، ۲۴۴)

اہل بیت کی غلامی

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک ابھی زیادہ نہیں بچے ہی ہیں مدینے شریف کے چوک میں دوسرے بچوں سے کھیل رہے ہیں۔

حضرات! وہ بچے عام بچے نہیں وہ بچے تیرے میرے بچے نہیں وہ بچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بچے ہیں وہ بچے خلفاء راشدین کے بچے ہیں وہ بچے اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک صحابہ رضی اللہ عنہم کے بچے ہیں ان بچوں میں وقت کے امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بچہ عبیداللہ بھی کھیل رہا ہے کیا مساوات ہے کیا برابری ہے کوئی فرق نہیں کوئی تمیز نہیں کہ یہ گورنر کا بچہ ہے یہ وزیر کا بچہ ہے یہ صدر کا بچہ ہے نہیں سب برابر ہیں محبت سے کھیل رہے ہیں کھیلتے کھیلتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہو گیا کوئی جھگڑا ہو گیا بات توں توں اور میں میں تک پہنچ گئی امام حسین رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے غصے میں آ گئے علی رضی اللہ عنہ کا لال طیش میں آ گیا جب جلال میں آئے تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے فرمانے لگے عبداللہ اس بات پر ناز نہ کرنا کہ تم امیر المومنین کے بیٹے ہو اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ تم خلیفہ وقت کے لڑکے ہو سنو تمہاری حیثیت یہ ہے کہ تم ہمارے غلام ہو تمہارا بابا میرے نانا سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے اگر تمہیں یہ عزّت یہ شان یہ شوکت یہ امارت یہ خلافت یہ سرداری یہ مرتبہ یہ عہدہ یہ مقام ملا ہے تو ہمارے صدقہ سے ملا ہے ہمارے نانا کی برکت سے ملا ہے وگرنہ تمہیں یہ مرتبہ نصیب نہ ہوتا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بات سن کر امیر المومنین کا بیٹا کوئی جواب نہ دے سکا جواب کیا دیتا بات ہی لاجواب تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا

Marfat.com

لخت جگر یہ سن کر رو پڑا کہ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے میری اور میرے ابو کی عزّت کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا لخت جگر روتے روتے بارگاہ فاروقی میں پہنچا سیّدنا فاروق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اپنے احباب کے ساتھ تشریف فرما ہیں جب بیٹے کو روتے دیکھا تو اٹھ کر سینے سے لگا لیا پیار کیا سر منہ چوما پھر چپ کرا کے پوچھا بیٹا کیوں رو رہے ہو؟ کیا بات ہے؟ کس سے لڑائی ہوئی ہے؟ کس نے مارا ہے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے عرض کی ابو ہم فلاں مقام پر فلاں فلاں لڑکے کھیل رہے تھے ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ بھی تھے میرا ان سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تو انہوں نے مجھے ایسی باتیں کیں کہ مجھے بے اختیار رونا آ گیا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا آخر وہ کون سی باتیں بھائی علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کر دی ہیں۔ کہ جس کی وجہ سے تم رونے لگ گئے ہو؟ عرض کی ابو حسین نے مجھے طعنہ مارتے ہوئے یہ کہا کہ عبیداللہ یہ ناز نہ کرنا کہ تم امیر المومنین کے بیٹے ہو تم خلیفہ وقت کے صاحبزادے ہو بلکہ تو ہمارا غلام ہے تیرا بابا میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے بابا مجھے بڑا دکھ لگا ہے مجھے بڑا صدمہ ہوا میری بڑی بے عزّتی ہوئی بابا بتائیے ناں ہم کوئی غلام ہیں؟ کیا ہمارا خاندان کبھی ان کا غلام رہا ہے ابو بولتے کیوں نہیں ہمارا خاندان عرب میں ایک معزز خاندان ہے لوگ ہمارے خاندان کی عزّت کرتے ہیں مگر دیکھیے تو سہی علی رضی اللہ عنہ کا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ مجھے اور آپ کو غلام کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر حضرات ہوتا آجکل کا کوئی صدر وزیر مشیر سفیر ایم این اے ایم پی اے تو بیٹے کی بات سن کر غصہ میں آ جاتا بھڑک جاتا اس کے دوست بھی کہتے صدر صاحب وزیر اعظم صاحب اس بچے کی یہ مجال کہ وہ آپ کو آپ کے بیٹے کو غلام کہے جلدی کرو کسی کیس میں اس کو اس کے پورے خاندان کو جیل کر دیا جائے تا کہ پتہ چل جائے کہ صدر کی یا اس کے بچے کی بے عزّتی کرنے والے کا کیا حال ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرات! پر وہ آجکل کے صدر نہیں تھے آجکل کے وزیر اعظم نہیں تھے یہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے یہ وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا جس کو میرے نبی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اسلام کے لئے مانگا تھا یہ وہ عمر تھا جس کی زبان پر خدا عزوجل بولتا تھا یہ وہ عمر تھا جس کی مرضی پر قرآن کی کئی آیتیں نازل ہوئیں تھیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بیٹے کی بات سنی تو مسکرانے لگے گویا کہنے لگے کہ

ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو دربان بھی جبریل امین ہے

حضرت عبداللہ نے جب والد کو مسکراتے دیکھا تو عرض کی ابوجان آپ مسکراتے کیوں ہیں؟ میں رو رہا ہوں آپ مسکرا رہے ہیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا تم کہہ رہے ہو ناں کہ حسین رضی اللہ عنہ نے تمہیں بھی اور مجھے بھی اپنا اور اپنے نانا کا غلام کہا ہے عرض کی جی ابو فرمایا پر مجھے یہ یقین نہیں آ رہا کہ بھائی علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے یہ بات کہی ہو عرض کی ابوجان یقین کیجئے میں سچ کہہ رہا ہوں انہوں نے مجھے یہ باتیں کہیں ہیں وگرنہ مجھے کیا ضرورت تھی الزام لگانے کی اگر یقین نہ آئے تو فلاں فلاں لڑکا موجود تھا ان کو بلا کر پوچھ لو اگر ان پر بھی یقین نہ آئے تو خود چچا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھ لو میں جھوٹ نہیں بول رہا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا یہ بتاؤ اب حسین رضی اللہ عنہ ہے کہاں؟ عرض کی ابو وہیں کھیل رہا تھا شاید اب بھی وہاں کھیل رہا ہو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا چلو میرے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر وہاں آئے جہاں علی رضی اللہ عنہ کا لال سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لخت جگر زینب رضی اللہ عنہا کا ویر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نواسہ کھیل رہا تھا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو جھڑکا نہیں غصہ نہیں ہوئے بلکہ جاتے ہی اٹھا کر سینے سے لگا لیا پیار کیا پھر محبت سے پوچھا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا بیٹا تو نے میرے بیٹے کو کیا

Marfat.com

یہ بات کہی کہ تو میرا غلام ہے تیرا بابا میرے نانا کا غلام ہے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چچا جان کیسے ہیں کیا آپ میرے نانا کے غلام نہیں؟ سیّدنا فاروق نے فرمایا بیٹا یہی تو تصدیق کرنی تھی کہ یہ آپ نے کہا ہے کہ نہیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک روضے پر لے آئے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ تجھے نانا کی عزّت وعظمت کی قسم تجھے خالق کائنات کی قسم جب کل قیامت کا دن ہو اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے تو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی یہ گواہی دینا اے اللہ عزوجل اے وحدہ لاشریک اے بے نیاز میں حسین رضی اللہ عنہ گواہی دیتا ہوں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے اور اس کی ساری زندگی میرے نانا سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں گزری ہے عرض کی چچا حوصلہ کر میں حسین رضی اللہ عنہ ہوں میں علی رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہوں میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لخت جگر ہوں میں وعدہ کرتا ہوں کہ قیامت کے دن بھی تیری غلامی رسول علیہ الصلوٰۃ ولسلام کی گواہی دوں گا۔

حضرات! قربان جائیں محبت حسین رضی اللہ عنہ اور محبت عمر پر ہر بندہ کہتا ہے مجھے غلامی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ناز ہے میں غلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں پر یہ دعوی ہے کہ گواہ کوئی نہیں عمر تیری غلامی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدقے جاؤں تیرا دعویٰ ہی نہیں تیرا گواہ بھی موجود ہے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی چچا جان میں گواہی دوں گا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے رو کر فرمایا لوگو عمر رضی اللہ عنہ کی اس سے بڑھ کر کیا عزّت ہوگی کیا سعادت ہوگی کہ عمر نبی کا بھی غلام ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا بھی غلام ہے۔ سبحان اللہ۔ (اخلاق حسین صفحہ ۱۴)

ایران کی شہزادی

حضرات! یہ ایران کا علاقہ یہ ملک ایران سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ہوا تھا یہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلام کی سرحدوں میں

Marfat.com

داخل ہوا تھا یہاں اسلامی حکومت آنے سے پہلے مجوسیوں کی بے ایمانوں کی حکومت تھی جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو آپ نے اسلام کے سپاہیوں کو یہ علاقہ فتح کرنے کے لئے بھیجا جب لشکر اسلام جانے لگا تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجاہدین اسلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ساتھیوں تم اسلام کی سربلندی کے لئے جارہے ہو تم دین کی حفاظت کے لئے جارہے ہو تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا جھنڈا بلند کرنے جارہے ہو جب کافروں سے بے ایمانوں سے آمنا سامنا ہو تو میدان چھوڑ کر بھاگ نہیں جانا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزّت کی خاطر کافروں کو ایسا سبق سکھانا کہ وہ میدان چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں یہ نہ سمجھنا تم اکیلے ہو بلکہ تمہارے ساتھ خالق کائنات کی نصرت اور سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ کرم کا سایہ عاطفت ہو گا میری دعائیں تمہارے شامل حال ہوں گی اب مدینہ شریف اس وقت نہیں آنا جب تک کافروں بے ایمانوں کے علاقے پر اسلام کا پرچم لہرانے نہ لگ جائے جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی اور حافظ ہو گا۔ اسلام کی فوجیں جب ایران کے علاقے میں پہنچیں تو مجوسیوں نے خوب بے دردی سے مسلمانوں کا مقابلہ کیا مسلمانوں کو اذیتیں دی تکلیفیں پہنچائیں کئی مسلمان شہید ہو گئے لیکن آخر میں خالق کائنات نے کرم فرمایا سارا ایران کا علاقہ فتح ہو گیا مجوسی اپنا سامان وہتھیار چھوڑ کر بھاگ گئے کئی گرفتار بھی ہو گئے ایران کا بادشاہ یزدجرد قتل ہو گیا اس کے گھر والے مسلمانوں نے قیدی بنا لئے کافروں کا مال سونا چاندی ہتھیار تمام اپنے قبضے میں لے لیا فتح کے بعد نصرت کے بعد تمام فوجی مدینہ شریف میں حاضر ہوئے ساری صورت حال امیر المومنین کو بتائی پھر مالِ غنیمت اور قیدی امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تمام مالِ غنیمت اور قیدی مسجد نبوی میں لے جاؤ تا کہ مسلمانوں میں یہ

Marfat.com

مال تقسیم کردیا جائے امیر المومنین کے حکم کے مطابق تمام مالِ غنیمت مسجد نبوی میں آ گیا تمام قیدی بھی مسجد نبوی میں لائے گئے ان قیدیوں میں شاہ ایران کی ایک بیٹی بھی تھی جس کا نام تھا شاہ جہاں بڑی خوبصورت بہت ہی حسین وجمیل سر سے لے کر پاؤں تک سونے سے لدی ہوئی عالیشان لباس پہنے ہوئے وہ بھی مسجد نبوی میں قیدیوں کے ساتھ لائی گئی تھوڑی دیر کے بعد امیر المومنین بھی مسجد میں تشریف لائے تا کہ تمام مدینہ شریف والوں میں مالِ غنیمت اور قیدی تقسیم کردیئے جائیں۔

حضرات! جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مالِ غنیمت کی تقسیم شروع فرمائی جب سارا مال تقسیم ہو گیا تو اب قیدیوں کی تقسیم کا وقت آیا تو ہر سپاہی کی تمنا تھی کہ ایران کی شہزادی مجھے ملے تا کہ میں اس سے نکاح کروں ایک کہتا مجھے ملے دوسرا کہتا مجھے ایک سپاہی نے کہا سارے چپ کر جاؤ یہ ایران کی شہزادی ہے کسی شہزادے سے اس کا رشتہ اچھا رہے گا اتنے میں ایک سپاہی بولا: یہ ایران کے سلطان کی بیٹی ہے یہ مدینے کے سلطان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے شہزادے کو ہی اچھی لگے گی امیر المومنین نے یہ بات سنی تو جلال میں آ گئے فرمایا دوستو خبردار یہ نہ کہو بلکہ شاہ جہاں پہلے ایران کی شہزادی ہے اب مدینہ کی شہزادی بنے گی پہلے دنیا کی شہزادی ہے اب دین کی شہزادی بنے گی پہلے زمین کی شہزادی ہے اب جنت کی شہزادی بنے گی پہلے یزدجرد کی بیٹی ہے اب محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہو بنے گی لوگوں نے کہا سرکار یہ کیسے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کا نکاح مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ سے کروں گا کیونکہ سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ جو انسان چاہتا ہے کہ میں دنیا میں کسی جنتی کو دیکھو تو فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وہ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ (عساکر صفحہ ۱۳۴ مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۴۲) ایک روایت میں ہے اِلٰى سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ

Marfat.com

اَلْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ جو بندہ دنیا میں کسی جنتی سردار کو دیکھنا چاہے تو وہ علی رضی اللہ عنہ کے لال حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۲۶۴)

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی امیر المومنین فرمایا اگر تم اجازت دو تو میں شاہ جہاں کا نکاح تیرے لال حسین پاک رضی اللہ عنہ سے نہ کر دوں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین کیوں؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دنیا والوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جتنا اہل بیت کا میں محبّ ہوں اتنا کوئی اہل بیت کا محبّ نہیں ہوگا دعوے بڑے لوگ کریں گے پر عمل عمر کر کے جائے گا سبحان اللہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین اجازت ہے پھر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایران کی شہزادی کو فرمایا بیٹا تیرا کیا خیال ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حسن اخلاق دیکھ کر محبت پیار دیکھ کر عرض کی امیر المومنین نکاح بعد میں کرنا پہلے مجھے حسین رضی اللہ عنہ کے نانا کا کلمہ پڑھا کے غلام تو بنا دو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھایا فرمایا بیٹا پہلے تو شاہ جہاں تھی اب شہر بانو کہلائے گی پھر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شہر بانو کا نکاح سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے پڑھایا پھر بیت المال سے امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے حق مہر بھی ادا کیا گیا (جلاء العیون صفحہ ۴۹۷) نکاح پڑھانے کے بعد شہر بانو کا ہاتھ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑا کے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کو سنبھال لو امام حسین رضی اللہ عنہ جب شہر بانو کو لے کر گھر کی طرف روانہ ہوئے تو سر سے لے کر پاؤں تک سونے اور ہیرے جواہرات سے لدی ہوئی ہے ایک سپاہی نے عرض کی امیر المومنین شہر بانو تو آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کو دے دی ہے لیکن یہ ہیرے جواہرات سونا تو لے لیتے جو لاکھوں کروڑوں روپے کا شہر بانو نے پہنا ہوا ہے امیر المومنین مسکرا پڑے فرمایا بھائی ٹھیک کہتے ہو لیکن سوچو اگر میں نے شہر بانو سے سونا ہیرے جواہرات اتروا لئے تو کل کوئی نام نہاد محبان اہل بیت مجھ پر یہ الزام نہ لگا دے کہ عمر نے کسی مجبوری سے شہر بانو کو علی رضی اللہ عنہ کے لال کو دے دی تھی لیکن مال ہضم کر گیا

Marfat.com

تھا دوستو میں ان نام نہاد محبان اہل بیت کو بتانا چاہتا ہوں کہ جتنی محبت جتنا پیار جتنا اُنس عمر رضی اللہ عنہ کو اہل بیت سے ہے اتنا پیار اتنی محبت اتنی عقیدت میرے بعد کوئی کرسکتا ہی نہیں۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۲۷۰، ۲۸۱)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے سے کتنا پیار ہے لیکن شیعہ حضرات ہیں کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بے ادبیاں کرتے ہیں گستاخیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت تھی وہ زبردستی خلیفہ بن گئے مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا جو انہوں نے دبالیا بجائے مولا علی رضی اللہ عنہ کے خود خلیفہ بن بیٹھے لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ غاصب خلیفہ تھے برحق نہ تھے۔ ٹھیک ہے بقول شیعہ حضرات کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق نہ تھے ہم ایک وقت کے لئے مان لیتے ہیں، شیعہ حضرات سے میں سوال کرتا ہوں اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق نہیں تھے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے دس سال تک نمازیں کیوں پڑھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چیف جسٹس یعنی جج کا عہدہ کیوں قبول کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کیوں فیصلے کرتے تھے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ سالانہ پانچ ہزار درہم وظیفہ کیوں قبول کرتے تھے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عطیات کیوں وصول کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غاصب خلیفہ تھے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے لئے مالِ غنیمت میں سے ایران کی شہزادی شہر بانو کا تحفہ کیوں قبول کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام میں شک تھا آپ عادل خلیفہ نہ تھے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کیوں پڑھوایا؟

حضرات! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں ذرا سی بھی کمی ہوتی تو شیر خدا کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لحاظ نہ کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عہدے نہ لیتے وظیفے قبول نہ کرتے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ سب کچھ قبول کرکے سیّدنا فاروق

Marfat.com

اعظم رضی اللہ عنہ کے ایمان اور عادل اور خلیفہ برحق ہونے پر صداقت کی مہر لگا دی ہے۔

حضرات محترم! اگر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دل و جان سے مولا علی رضی اللہ عنہ اور آل علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے تھے تو مولا علی رضی اللہ عنہ بھی دل دل و جان سے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت اور پیار کرتے تھے کیونکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے محبت یک طرفہ نہیں ہوتی بلکہ دونوں طرف سے ہوتی ہے شیعہ حضرات اور اہلسنّت حضرات دونوں مسالک کی کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ بھی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ٹوٹ کر پیار کرتے تھے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مولا علی رضی اللہ عنہ

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دس سال ایسی عدل کے ساتھ حکومت فرمائی کہ آج چودہ صدیاں بیت گئیں ہیں آج تک ایسا دنیا میں کوئی حاکم نہیں آیا جس نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح حکومت کی ہو آپ ایسے عادل حاکم تھے کہ انگریز بھی کہتے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا ایک اور مسلمانوں میں امیر المومنین آجاتا تو پوری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوتا اسلام کے سوا کوئی مذہب نہ ہوتا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت آ گیا تو مغیرہ بن شعبہ کا ابولولو فیروز نامی ایک مجوسی غلام تھا' نام تھا ابولولو فیروز اس بے ایمان نے ذوالحجہ کے مہینے میں ۲۲ھ میں مہینہ کے آخری تاریخوں میں چاند کی ۲۳ تاریخ تھی بدھ کا دن تھا آپ صبح کی نماز باجماعت پڑھا رہے تھے اس بے ایمان نے حملہ کر دیا جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو اٹھا کر گھر لے آئے آپ حملے کے بعد تین دن تک حیات رہے ان تین دنوں میں پورے مدینہ شریف کے لوگ آپ کو پوچھنے کے لئے آتے رہے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی ان تین دنوں میں کئی مرتبہ آپ کی خدمت میں تشریف لائے ایک بار مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تشریف فرما ہیں سیّدنا فاروق

Marfat.com

اعظم رضی اللہ عنہ کے چہرے پر پریشانی کے آثار ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی امیر المومنین آپ پریشان دکھائی دیتے ہیں خیر تو ہے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی عبداللہ لگتا ہے میری زندگی کے دن ختم ہو گئے ہیں میں دنیا چھوڑ کر آخرت کی طرف جارہا ہوں پریشانی یہ ہے کہ پتہ نہیں قبر میں حشر میں قیامت کے دن میرا کیا بنے گا اللہ اکبر۔ حضرات! سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پر توجہ کریں کیا فکر آخرت ہے حالانکہ ہمارا ایمان ہے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جنتی ہی نہیں بلکہ جنت کے سردار ہیں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہیں۔ پوری کائنات کے لوگوں کے محسن ہیں اسلام کا سب سے پہلے کھل کر نعرہ لگانے والے ہیں جن کے سائے سے شیطان ڈرتا ہے جن کی زبان پر حق نکلتا ہے جن کی مرضی پر قرآن کی اکیس آیات نازل ہوئی ہیں جن کے گھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دولہا بن کے آئے ہیں اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ ہوتے اتنی شان کے مالک اتنی عظمتوں والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیا کہہ رہا ہے پتہ نہیں میرا آخرت میں کیا بنے گا؟ ہمیں بھی سوچنا چاہیے ہم دن رات گناہ کرتے ہیں دن رات نافرمانیاں کرتے ہیں دن رات کھیل کود میں گزار دیتے ہیں قیامت والے حشر والے دن قبر میں ہمارا کیا بنے گا؟ اللہ تعالیٰ ہم پر رحمت فرمائے آمین تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی عبداللہ پریشان ہوں قبر حشر میں میرا بنے گا کیا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا امیر المومنین ایسی بات نہ کریں آپ تو بڑے خوش نصیب ہیں فرمایا کیسے عرض کی امیر المومنین آپ جب مسلمان ہوئے تو مسلمانوں کو آپ کے صدقے عزّت نصیب ہوئی آپ نے ہجرت کی تو کافر مبہوت ہو گئے آپ امیرالمومنین بنے تو ہر طرف انصاف اور عدل کا بول بالا ہوا آپ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچّے جانشین ہیں جب سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا چھوڑ کر جانے لگے تو آپ سے راضی

Marfat.com

ہو کر گئے پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو وہ بھی آپ سے خوش ہو کر گئے آپ جب امیر المومنین بنے تو پوری دنیا کے مسلمانوں میں سے کسی ایک نے بھی آپ کی خلافت پر اعتراض نہیں کیا جب اتنے اعزازات کے آپ مالک ہیں تو پھر پریشانی کی کیا وجہ ہے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا عبداللہ یہ باتیں سچ ہیں کیا تو اس بات کی گواہی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھی دے گا حضرت عبداللہ سن کر چند لمحے کے لئے خاموش ہو گئے پاس ہی حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: نَعَمْ نَشْهَدُ بِذٰلِكَ اے امیر المومنین پریشان نہ ہوں فکر نہ کریں یہ عبداللہ کیا ہم سارے لوگ جنہوں نے آپ کی خلافت دیکھی ہے آپ کی عظمت کی اور ان تمام باتوں کی گواہی دیں گے۔ سبحان اللہ (کتاب الآثار صفحہ ۲۰۷ سیرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۹۳ شیعہ حضرات کی کتاب شرح نہج البلاغہ ابن حدید صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

حضرت ابومطر تابعی فرماتے ہیں جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر ابولؤلو مجوسی نے حملہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی حالت میں لوگ اٹھا کر گھر لے گئے تو مولا علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے امام حسن رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عیادت کی خاطر تشریف لے گئے جب مولا علی رضی اللہ عنہ پہنچے تو کیا دیکھا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ زار و قطار رو رہے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا حضور کیا بات ہے آپ جیسا بہادر انسان اور روئے بات بجتی نہیں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ میں زخموں کی وجہ سے نہیں حملے کی وجہ سے ڈر کر نہیں رو رہا بلکہ میں تو قبر کی حشر کی منزلوں کو یاد کر کے رو رہا ہوں پتہ نہیں اب میرا کیا بنے گا میں اَیَذْهَبُ بِیْ اِلَی الْجَنَّةِ اَمْ اِلَی النَّارِ رواس لئے رہا ہوں پتہ نہیں میں جہنم میں جاؤں گا یا جنت میں جاؤں گا؟ اللہ اکبر۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا بھائی عمر رو نہیں رونا بند کر دے اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ میں تمہیں جنت کی خوشخبری سناتا ہوں میں اعلان کرتا ہوں کہ تم جنتی ہو۔

Marfat.com

حضرات! مولا علی رضی اللہ عنہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنتی فرما رہے ہیں لیکن افسوس بھنگ پینے والی قوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں گستاخیاں کر کے اپنا منہ اپنا دل کالا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے فتنوں سے ہمیشہ محفوظ فرمائے آمین تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المومنین آپ جہنمی نہیں آپ تو جنتی ہیں کیوں؟ اس لئے کہ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَالَا اُحْصِیْہِ میں نے کئی مرتبہ میں نے بے شمار مرتبہ یہ بات فرماتے ہوئے سنی کون سی کہ سَیِّدَا کَھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ پختہ عمر والے پکی عمر والے جنتیوں کے سردار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ سبحان اللہ۔ یہ بڑے سوہنے سجے ہوئے پھبے ہوئے سردار ہوں گے یعنی ایسے سردار ہون گے جیسے سردار ہونے کا حق ہے۔ صدقے جاؤں اللہ تعالیٰ کے ماہی کی تقسیم پر ایک جگہ فرماتے ہیں میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں ایک جگہ فرماتے ہیں میرے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بڑی عمر کے جنتیوں کے سردار ہیں۔ ہم سنی تو سرکار کے غلام ہیں ہمارا ایمان ہے میرے آقا کا فرمان بالکل صحیح ہے اور حق ہے ہم سیّدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو بھی اپنا آقا و مولا تسلیم کرتے ہیں اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی اپنا آقا و مولا تسلیم کرتے ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پاک سنایا تو میرے آقا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا: شَاھِدٌ اَنْتَ یَا عَلِیُّ بِا الْجَنَّۃِ بھائی علی رضی اللہ عنہ کیا اس شہادت کی گواہی میرے جنتی ہونے کی گواہی کل قیامت کے دن بھی دو گے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نَعَمْ ہاں میں اس بات کی گواہی دوں گا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادے امام حسن رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے بیٹا حسن عرض کی جی ابو جی فرمایا: وَاَنْتَ یَا حَسَنُ فَاشْھَدْ عَلٰی اَبِیْکَ بیٹا تو بھی اس

Marfat.com

بات کی گواہی دینا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق جنتی ہیں صرف جنتی ہی نہیں بلکہ جنتیوں کے سردار ہیں۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۴ فضائل عمر رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۲۷۴، ۲۷۸)

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب سیّدنا فاروق دنیا سے پردہ فرما گئے تو پورے مدینے شریف میں کہرام مچ گیا لوگ اکٹھے ہو گئے ہر بندہ رو رہا تھا ہر انسان افسوس کر رہا تھا ہر آنکھ میں آنسو جاری تھے بڑے چھوٹے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے بخشش کی طلب کر رہے تھے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میری پشت کی طرف سے میرے پیچھے سے ہجوم کے اندر سے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے جب پہنچے تو امیر المومنین کو دیکھ کر صدمے سے سر مبارک جھکا لیا دل سے ٹھنڈی آہ نکلی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر سر اٹھا کر فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر کروڑہا رحمتوں کا نزول فرمائے مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقام پر لے جائے گا جہاں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بھی کوئی بات فرماتے تو فرماتے میں نے اور ابوبکر نے یہ کام کیا میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ فلاں جگہ گئے میں اور ابوبکر عمر ایسے چلے امیر المومنین وہ آنکھ کتنی اچھی ہے جو تیرے پیار میں رو رہی ہے اے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں تو نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا تو نے نیک اعمال کو مضبوط کیا تو گناہوں سے بچتا رہا تو سرکار کی سنتوں پر چلتا رہا تو ہر قسم کی شرارتوں سے محفوظ رہا تو ہر دم بھلائی چاہنے والا تھا اے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں جب تو فوت ہوا تو پاک ہو کر فوت ہوا ہے۔

(بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۱۹ مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۴، سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۰، مسند امام احمد جلد ۱ صفحہ ۱۱۲، کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۵، ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۲۸۳)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی اپنی کتاب

Marfat.com

تلخیص الشافی صفحہ ۲۲۸ پر لکھتے ہیں کہ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ صحابی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو آپ کو غسل دیا گیا پھر کفن مبارک پہنایا گیا پھر چارپائی پر آپ کو رکھا گیا لوگ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہونے لگے تو سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ بھی زیارت کے لئے آخری دیدار فاروقی کے لئے حاضر ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کھڑے ہوگئے اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان اور عظمت جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی بیان کرنے لگے شان بیان کرتے کرتے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت اور صلوٰۃ نازل فرمائے پھر فرمایا کہ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اللہ تعالیٰ کی عزّت وجلالت کی قسم دنیا کا کوئی انسان مجھے اس کفن پوش سے زیادہ پیارا نہیں زیادہ عزیز نہیں اَنْ اَلْقَی اللّٰہَ بِصَحِیْفَتِہٖ مِنْ ھٰذَالْمُسَجّٰی بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ میری تمنا ہے میری آرزو ہے میں چاہتا ہوں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جیسے نیک اعمال لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ (کتاب الآثار امام محمد صفحہ ۱۴۶ مسند امام احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ المصنف ابن شیبہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۷ رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۲۸۰، ۲۹۱، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۱۷)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں باقاعدہ باجماعت تراویح کا انتظام فرمایا رمضان شریف کے دنوں میں مسجد نبوی شریف میں پورا مہینہ خوب لائٹنگ ہوتی قندیلوں کو روشن کیا جاتا چراغ جلائے جاتے تاکہ مسجد نبوی شریف میں خوب روشنی ہو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وفات شریف کے بعد جب رمضان شریف کا مہینہ آیا تو مولا علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے کیا دیکھا مسجد نبوی میں قندیلیں جل رہی ہیں قاری صاحب لوگوں کو باجماعت تراویح پڑھا

Marfat.com

رہے ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے مسرت کا اظہار کرنے لگے پھر ہاتھ اٹھا کر خالق کائنات کی بارگاہ میں دعا کی اے خالق کائنات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر کو اس طرح منور کردے جیسے وہ تیرے گھر کو دنیا میں منور کر کے گئے ہیں۔

(شرح نہج البلاغہ ابن حدید جلد۳ صفحہ ۱۸۰۔ ریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۱۱۴ تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۳۰)

حضرت وھب سوائی فرماتے ہیں کہ ایک دن مولا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے تقریر فرمائی خطبہ دیا تقریر کرتے کرتے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! جب بھی تم لوگ اکٹھے ہوکر جمع ہوکر نیک لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا تذکرہ کرنے لگو تو سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ذکر پاک کیا کرو کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ہمیشہ حق جاری ہوتا ہے لوگوں کو سکون اور نفع دینے والی ہی باتیں نکلتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی زبان پر حق بات بھی جاری فرماتا ہے۔ سبحان اللہ۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۴۰ رحماء بینہم جلد۲ صفحہ ۷۹، ۸۰)

حضرت ابی السفر فرماتے ہیں میں نے کئی مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے سنا آپ اپنی چادریں جو اوڑھے ہوتے تھے ان کی بڑی ہی تعریف کرتے ان کا بڑا تذکرہ فرماتے چادروں کی شان بیان کرتے ایک دن ایک مرید نے ایک مولا علی رضی اللہ عنہ کے غلام نے عرض کی حضور ایک بات پوچھوں آپ ناراض تو نہیں ہوں گے مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلام ہوں ڈر نہیں میں ناراض نہیں ہوتا پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے عرض کی حضور میں کئی مرتبہ آپ کی زبان مبارک سے ان چادروں کی تعریف سن چکا ہوں حالانکہ چادریں اور بھی آئیں ہیں آپ نے ان کی کبھی تعریف نہیں کی جب بھی یہ آپ اوڑھتے ہیں تو تعریف کرتے ہیں وجہ کیا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے امام الاولیا رونے لگ گئے فرمایا بھائی جی جانتے ہو

Marfat.com

یہ چادریں کس کی ہیں؟ عرض کی حضور نہیں فرمایا یہ چادریں میرے خلیل کی ہیں یہ چادریں میرے یار کی ہیں یہ چادریں میرے دوست کی ہیں اس لئے مجھے پیاری لگتی ہیں سوالی نے عرض کی حضور وہ کون سا دوست ہے وہ کون سا یار ہے فرمایا میاں یہ چادریں میرے بھائی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ہیں جو مجھے نشانی کے طور پر دے گئے تھے اس لئے یہ چادریں مجھے بہت ہی پیاری لگتی ہیں سبحان اللہ

(ریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۳۰۰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۹)

حضرات !توجہ فرمائیں مولا علی رضی اللہ عنہ کو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کتنی محبت ہے کہ آپ کی چادریں بھی آپ کو پیاری لگتی ہیں جب چادریں اتنی پیاری لگتی ہیں تو سوچو چادر والا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کتنا پیارا لگتا ہو گا۔ حضرت نزال بن بسرہ فرماتے ہیں ایک دن میں اور میرے ساتھی ہم مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے جب ہم مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچے تو اور لوگ بھی مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے ہم مولا علی رضی اللہ عنہ سے ملے سلام عرض کرنے کے بعد بیٹھ گئے میں نے دیکھا مولا علی رضی اللہ عنہ بڑے خوش بیٹھے ہیں ہم تمام ساتھیوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ مین عرض کی اے امیر المومنین ایک بات عرض کریں اگر جواب عنایت ہو تو؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں بولو کیا بات ہے ہم نے عرض کی حضور ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتائیے وہ کیسے تھے کس شان کے مالک تھے وہ کیسے مسلمان تھے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو کیا جواب دیا سنئے: قَالَ ذَاكَ اِمْرَؤٌ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہ بزرگ تھے وہ مقدس انسان تھے سَمَّاهُ اللّٰهُ الْفَارُوْقَ جن کا نام خود خالق کائنات نے فاروق رکھا تھا فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ آپ حق اور باطل میں فرق کرنے والے تھے سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ اور میں نے خود سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک

Marfat.com

سے سنا آپ دعا فرما رہے تھے آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر رہے تھے کہ اے خالق کائنات عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے عمر رضی اللہ عنہ کے صدقے سے عمر رضی اللہ عنہ کے طفیل اسلام کو عزّت اور غلبہ عطا فرما۔ سبحان اللہ

(تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۶، ریاض النضرہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۶ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۶۰، ۶۱)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ احمد بن داؤد دنیسوری اپنی کتاب اخبار الطّوال صفحہ ۱۵۲ پر لکھتے ہیں کہ جب مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم ۱۲ رجب ۳۶ ھ میں دارالخلافہ مدینہ شریف سے منتقل کر کے کوفہ میں لے آئے تو لوگوں نے عرض کی اے امیر المومنین اے شیر خدا آپ محل میں قصر شاہی میں قیام فرمائیں تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ مسلمانوں کا امیر تشریف فرما ہے اس طرح عزّت اور شان نکھر کر سامنے آئے گی مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے فرمایا: لَاحَاجَةَ لِیْ فِیْ نُزُوْلِہٖ مجھے محل میں قصر شاہی میں قیام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں محل میں نہیں رہوں گا بلکہ میں تو مسجد کے حجرے میں رہوں گا عرض کی حضور وجہ کیا ہے آپ امیر المومنین ہیں آپ خلیفہ وقت ہیں آپ نائب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آپ ہمارے سردار ہیں آپ کا حق بنتا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا لَاَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ یُبْغِضُہٗ میں محلات میں بنگلوں اور کوٹھیوں میں رہنا اس لیے پسند نہیں کرتا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ محلات میں رہنا پسند نہیں فرماتے تھے لہٰذا میں بھی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت پر چلتے ہوئے محلات میں نہیں رہوں گا بلکہ اپنی کچی کُلّی میں رہوں گا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف لائے وہاں دو رکعت نفل اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے پڑھے پھر آپ مسجد کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ (رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۷۲)

حضرات! توجہ فرمائیں مولا علی رضی اللہ عنہ کو سیّد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے آپ چاہتے تو محل میں کوٹھی میں بنگلے میں رہائش رکھ سکتے تھے یہ

Marfat.com

شرعاً منع نہیں تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع نہیں فرمایا تھا لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ جو عذر پیش فرماتے ہیں وہ کیا ہے؟ کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بنگلوں میں رہنا پسند نہیں فرماتے تھے جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بنگلوں میں نہیں رہے تو میں کیوں رہوں سبحان اللہ تاریخ اسلام میں کوئی ایسا صدر دکھا سکتے ہو کوئی وزیر اعظم دکھا سکتے جس نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت پاک پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی آسائش ٹھکرا دی ہوں؟ نہیں لیکن صدقے جاؤں مولا علی رضی اللہ عنہ پر آپ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دنیا کو ٹھوکر مار رہے ہیں۔ کہاں ہیں نام نہاد محبان علی رضی اللہ عنہ جو سینہ پیٹ کر گریبان پھاڑ کر کہتے ہیں ہائے عمر نے علی پر اور علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے پر ظلم کیے۔ حیا کرو اگر مولا علی رضی اللہ عنہ پر ظلم ہوتا تو کبھی بھی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ' سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل نہ کرتے مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے ایک خاص دوست تھے نام تھا ان کا ابوجحیفہ وہ فرماتے ہیں کہ جب مولا علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے وقت کے خلیفہ بنے تو میں ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا حاضر ہو کر مین نے ان الفاظ میں سلام کیا کون سے الفاظ فرماتے ہیں فَقُلْتُ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ میں نے کہا اے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں میں سے بہترین انسان آپ پر میرا سلام ہو حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب ان الفاظ میں سلام سنا تو آپ جلال میں آ گئے مجھے غصہ کے انداز میں فرمایا اے ابوجحیفہ یہ کیسے سلام دے رہے ہو میں نے عرض کی کہ امیر المومنین میں نے سچ نہیں کہا کیا آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد افضل ترین بہترین انسان نہیں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بالکل نہیں اور خبردار آج کے بعد مجھے ان الفاظ کے ساتھ سلام بھی نہ کرنا۔ سبحان اللہ۔

حضرات توجہ !فرمائیں ہوتا آجکل کا کوئی سیاسی لیڈر قوم کو دھوکا دینے والا صدر یا وزیر اعظم وہ بڑا خوش ہوتا کہ واہ صاحب واہ اس نے میری بڑی تعریف کی

Marfat.com

ہے بڑی بڑائی بیان کی ہے اسے انعام دیا جائے لیکن وہ کوئی سیاسی لیڈر نہیں تھے وہ مولا علی رضی اللہ عنہ تھے وہ باب مدینة العلم تھے وہ جانتے تھے اگر میں آج خاموش ہو گیا تو ہر بندہ یہی سمجھے گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پہلا نمبر مولا علی رضی اللہ عنہ کا ہے میری خاموشی اس بات کی دلیل بن جائے گی کہ میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے زیادہ شان والا ہوں مولا علی رضی اللہ عنہ خاموش نہیں ہوئے بلکہ فرمایا یَا اَبَا جُحَیْفَةَ اَلَا اَخْبَرَكَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے بھائی ابوجحیفہ کیا میں تمہیں آج بتا نہ دوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے بہترین سب سے افضل ترین انسان کون ہے؟ حضرت ابوجحیفہ نے عرض کی امیر المومنین ضرور بتایئے گا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَیْنَهَا اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ اس امت کے اندر قیامت تک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اگر کوئی سب سے افضل اعلیٰ انسان ہے تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرات! یہ بات شیعہ حضرات کے چوٹی کے عالم سیّد مرتضی نے کتاب الشافی صفحہ ۱۷۳ اور علامہ طوسی نے تلخیص الشافی صفحہ ۴۷۳ کے اندر بھی لکھی ہے پتہ چلا شیعہ حضرات نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل ترین ہستیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھیں اور الحمد اللہ ہم بھی مانتے ہیں پھر فرق کیا ہوا حضرات فرق بڑا ہے ہم کہتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا تھا وہ دل و جان سے فرمایا تھا لیکن شیعہ حضرات کے یہ دونوں عالم لکھتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ دل سے نہیں کہا تھا بلکہ سیاسی طور پر کہا تھا زبانی کلامی کہا تھا اوپر اوپر سے کہا تھا کسی مجبوری کی وجہ سے کہا تھا ہم کہتے ہیں کہ اولاد علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والو کچھ حیا کرو تم نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو سیاسی لیڈروں سے ملا دیا ہے ذرا خیال تو کرو کوفہ کی مسجد ہو مولا علی رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے ہو ولیوں کے سردار ہوں صادقین کے امام ہوں امام الاولیاء

Marfat.com

ہوں شیر خدا ہوں حیدر کرار ہوں فاتح خیبر ہوں پھر جھوٹ بولیں لوگوں کو دھوکہ دیں زبان سے کچھ اور کہیں دل میں کچھ اور ہو ہمارا ایمان نہیں مانتا ہم تسلیم نہیں کرتے ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی جو بات زبان پر تھی وہی دل میں بھی تھی۔ وقت کا امیر المومنین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ویر ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کا مشیر ہم لوگوں سے ڈر کر اپنی حکومت بچانے کے لئے ایسی دوغلی پالیسی اپنائے نہیں یہ نہیں ہوسکتا بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ جو زبان پاک سے فرما رہے تھے وہی آپ کے پاک دل میں بھی تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قیامت تک اگر کوئی افضل ترین ہستیاں ہیں تو سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ہستیاں ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمانے کے بعد پھر جو بات فرمائی کمال کر دیا فرمایا ابوجحیفہ تمہیں ایک اور مزے کی بات نہ بتاؤں عرض کی امیر المومنین ضرور ارشاد فرمائیے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوجحیفہ کسی مومن کے دل میں میری محبت ہو اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بغض ہو یا کسی کے دل میں میرا بغض ہو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت ہو یہ نہیں ہوسکتا اور نہ قیامت تک یہ ہوگا ابوجحیفہ غور سے سن لے جس دل میں میرا پیار ہوگا وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی پیار ہی ہوگا اور جہاں میری دشمنی ہوگی عداوت ہوگی بغض ہوگا وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی بغض ہوگا۔

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۹ تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۴ رحماء بینہم جلد ۱ صفحہ ۳۵۷، ۳۵۸ مسند امام احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۶)

حضرات! پتہ چلا کہ جس سینے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیار ہو لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ کا پیار نہ ہو وہ بھی جھوٹا اسی طرح جس سینے میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا پیار ہو لیکن سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت نہ ہو وہ بھی بے ایمان ہے اے سنی حنفی بریلوی تمہیں کروڑوں مرتبہ مبارکیں ہوں تو

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی غلام ہے آل کا بھی غلام ہے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی محبت رکھتا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرتا ہے رافضی بھی جھوٹے خارجی بھی جھوٹے شیعہ بھی مومن نہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کے بے ادب بھی مومن نہیں امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کشتہ عشق رسالت فنافی الرسول امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے بڑی پیاری بات فرمائی کہ

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار' اصحاب حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

ایک اور عاشق کہتا ہے کہ:

جان نثارانِ نبی سب اہلسنّت ہی سے تھے
جھوٹ سے نفرت تھی ان کو اور حق سے پیار تھا

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے تھے جن کا نام تھا سیّدنا محمد بن حنیفہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے والد مکرم سے عرض کی ابو جان ایک بات پوچھنی ہے اگر اجازت ہو تو پوچھ لوں مولا علی رضی اللہ عنہ نے مسکرا کر فرمایا بیٹا پوچھو کون سی بات ہے حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابو جی یہ بتائیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدس کے بعد آپ کی امت میں سے بہتر سب سے افضل سب سے اعلیٰ کون انسان ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو مسکرا کر فرمایا: قَالَ اَبُوْبَکْرٍ بیٹا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کے بعد سب سے افضل ترین انسان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں قَالَ ثُمَّ مَنْ میں نے عرض کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ قَالَ عُمَرُ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اعلیٰ اور ارفع ہیں محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں وَخَشِیْتُ اَنْ یَّقُوْلَ عُثْمَانَ کہ میں ڈر گیا

Marfat.com

کہ میں نے اب سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل کون ہے کہیں بابا جان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لے دیں میں نے خود ہی کہا کیا فرماتے ہیں قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ میں نے عرض کیا ابو جی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد تو آپ ہی ساری دنیا میں اعلیٰ اور افضل ہیں ناں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو مسکرا کر فرمایا قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بیٹا میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں سرکار کے غلاموں میں سے ایک ادنیٰ سا غلام ہوں۔

(بخاری شریف جلد ا صفحہ ۵۱۸ ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

حضرات مولا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت پر قربان جایئے کیا پیاری بات فرما گئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تو شان بیان کر دی لیکن جب آپ کی فضیلت کا وقت آیا تو عاجزی انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا میں تو ایک عام مسلمان ہوں سبحان اللہ۔

شیعہ حضرات کے امام موید باللہ یحییٰ بن حمزہ زیدی نے اطوق الحمامہ میں یہ بات لکھی سنیوں کے امام علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی البغدادی علیہ الرحمتہ نے تلبیس ابلیس صفحہ ۱۵۷ پر یہ روایت درج فرمائی کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آپ اپنے آستانہ عالیہ میں اپنے گھر میں جلوہ فرما ہیں آپ کے ایک مرید ایک ساتھی سوید بن غفطہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سلام عرض کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں بیٹھ گئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سوید کو دیکھا تو وہ بڑے پریشان تھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوید عرض کی جی امیر المومنین فرمایا یار آ کر خاموش بیٹھ گئے ہو اور چہرے سے بڑے پریشان نظر آ رہے ہو خیر تو ہے؟ حضرت سوید نے عرض کی امیر المومنین ایک بات سنی ہے اس کی وجہ سے پریشان ہوں فرمایا کون سی عرض کی حضور تھوڑی دیر پہلے میں کوفہ سے باہر کسی کام کے لئے نکلا تو میرا ایک جماعت کے پاس سے گزر ہوا میں چند لوگوں کے پاس سے گزرا وہ

Marfat.com

لوگ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ذکر کررہے تھے ذکر کرتے کرتے انہوں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گلے اور شکوے کرنے شروع کردیئے ان دونوں کی بارگاہ میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کرنی شروع کردیں حضور اگر آپ ناراض نہ ہوتو عرض کردوں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ہاں کہو اور کھل کے کہو حضرت سوید نے عرض کی حضور وہ لوگ گلے اور شکوے شاید اس لئے کررہے تھے کہ آپ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے حضرت سوید نے جب یہ بات کہی تو مولا علی رضی اللہ عنہ جلال میں آگئے اور فرمایا اعوذ باللہ اعوذ باللہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں ایسی باتوں سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں ان کے گلے اور شکوے کرنے سے پھر فرمایا سوید مجھے قسم ہے رب العالمین کی عزّت وعظمت کی میرے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ان کے لئے برائی نہیں بلکہ میں تو ان سے ایسے ہی محبت کرتا ہوں جیسے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کرتا ہوں کیونکہ وہ دونوں مقدس ہستیاں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی تھے سرکار کے وزیر تھے اللہ تعالیٰ ان پر کروڑہا رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اے سوید تو گواہ ہو جا میری دعا ہے جو انسان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو دیکھ لو صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گستاخ کے چہرے پر کبھی نور نہیں ہوگا چاہے نمازی ہو حاجی ہو عبادت گزار ہو زوار پر جتنی عبادت کرے گا رحمت کے بجائے لعنت برسے گی کیوں نہ برسے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سوید صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے دشمن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو پھر مولا علی رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے روتے روتے آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی پھر فرمایا سوید عرض کی جی امیر المومنین فرمایا کوفہ میں اعلان کرا دو کہ تمام مسلمان تمام مومن تمام سرکار کے غلام مسجد میں جمع ہو جائیں امیر المومنین خطبہ دینا

Marfat.com

چاہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کوئی ضروری بات کہنا چاہتے ہیں اعلان ہو گیا دنیا جمع ہو گئی کوفہ کی جامع مسجد لوگوں سے بھر گئی مولا علی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے آئے آتے ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان کی پھر فرمایا لوگو! میں نے سنا ہے بعض لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں گلے اور شکوے کر کے گستاخی کر رہے تھے سن لو ایسے لوگوں سے میرا کوئی تعلق نہیں میں ان سے بیزار ہوں اگر آج کے بعد میں نے سنا کہ کوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی گستاخی کر رہا ہے تو میں اسے دردناک سزا دوں گا پھر فرمایا مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس نے انسان کو پیدا فرمایا جس نے زمین سے اناج اُگایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہی بندہ محبت اور پیار کرے گا جو مومن ہو گا جو متقی ہو گا اور ان دونوں سے وہی نفرت کرے گا جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو گا فاجر ہو گا تمہیں کیا پتہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان کا۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے سرکار کی غلامی کا حق ادا کر دیا ان لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت کی جیسے محبت کرنے کا حق تھا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دونوں سے بالکل راضی اور خوش تھے۔ جب سرکار دنیا سے جانے لگے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندگی میں ہی اپنا مصلیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکار کی موجودگی میں ہی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تین دن تک نمازیں پڑھاتے رہے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا سے پردہ فرمایا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تمام مومنوں نے متفقہ طور پر آپ کو امیر المومنین بنالیا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی بنو عبدالمطلب میں سے سب سے پہلے میں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے لئے راضی نہیں تھے وہ چاہتے تھے کسی اور کو امیر المومنین چن لیا جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کامل انسان تھے ان جیسا انسان اب کوئی نظر نہیں آتا بڑے رحیم بڑے کریم بڑے متقی بڑے امانت دار تھے سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب تک خلیفہ رہے سرکار کے نقش قدم پر چلتے رہے اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر رحمتوں کا نزول فرمائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے جب آپ امیر المومنین بنے سب سے زیادہ مجھے ان کے خلیفہ بننے پر خوشی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بڑی شان کے مالک تھے مومنوں کے لئے کمزوروں کے لئے بڑے ہی رحیم تھے مظلوموں کے مددگار تھے ظالموں کے لئے ننگی تلوار تھے دین کے معاملے میں کسی سے نہیں ڈرتے تھے جب بولتے تھے تو حق ہی بولتے آپ کی زبان پر ہمیشہ سچ ہی نکلتا تھا ہم سمجھتے تھے شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے بڑی نفرت فرماتے تھے اور ان پر سختی فرماتے پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر عرض کی اے خالق کائنات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرما پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے مریدو! مجھ سے محبت کرنے والو اے یا علی یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والو سن لو جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ہر حال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی محبت پیار کرے خبردار آج کے بعد کوئی بندہ ان کی بے ادبی نہ کرے اور مجھے ان سے افضل اعلیٰ بھی نہ سمجھے جو بندہ مجھے ان سے افضل اعلیٰ سمجھے گا اور مجھے پتہ چل گیا تو میں اس شخص کو وہ سزا دوں گا جو کذاب کو جو جھوٹے کو سزا دی جاتی ہے جانتے ہو جھوٹے کی کذاب کی مفتری کی کیا سزا ہے؟ فرمایا جانتے ہو تو ٹھیک ہے نہیں جانتے تو سن لو کذاب کی سزا اسی کوڑے ہیں۔ (تلبیس ابلیس صفحہ ۱۵۷، ۱۶۰ لسان المیزان جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ حلیۃ الاولیاء جلد ۷ صفحہ ۲۰۱ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۶۹، ۳۷۰ سیرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفحہ ۳۴ رحماء بینہم جلد ۱ صفحہ ۳۷۳، ۳۸۵)

Marfat.com

حضرات! یہ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ لیکن شیر خدا کیا لکھتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑی عداوت تھی۔

حضرات! ایمان سے بتانا عداوت ہوتی تو مولا علی رضی اللہ عنہ یہ باتیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے فرماتے نہیں ہرگز نہیں پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان پیار ہی پیار تھا محبت ہی محبت تھی۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں کوفہ سے مدینہ پاک سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در پاک کی حاضری کے لئے اور دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا تو میں سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت پاک میں حاضر ہوا حاضری کے بعد میں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا پوچھا کہ آپ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے کیا خیال ہے؟ وہ کیسے لوگ تھے؟ تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے بڑے پیارے خیالات کا اظہار فرمایا تو سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے امام صاحب کی خدمت میں عرض کی فَقَالَ لَهُ اَبُوْحَنِيْفَةَ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ عِنْدَنَا بِالْعِرَاقِ اِنَّكَ تَبَرَّءُ مِنْهُمَا کہ حضور ہمارے عراق کے لوگ تو کہتے ہیں کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تبرا کرتے ہیں آپ ان کی بارگاہ میں بے ادبیاں اور گستاخیاں کرتے ہیں آپ ان سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ جلال میں آ گئے غصہ میں آ گئے جلال میں آ کر فرمایا معاذ اللہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ان مقدس لوگوں کی بارگاہ میں ایسی بے ادبی اور گستاخی کروں پھر فرمایا: كَذَبُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مجھے رب کعبہ کی قسم سارے عراقی جو میرے بارے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں وہ کذاب ہیں وہ

Marfat.com

جھوٹے ہیں۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۲۸ المناقب امام اعظم رضی اللہ عنہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۵ رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۳۳۲)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب احقاق الحق جلد ا صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں کہ ایک بندے نے سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے عرض کی حضور آپ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے کیا خیال ہے وہ دونوں کیسے تھے تو سنو سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کیا پیارا جواب دیا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دونوں تمام عالم اسلام کے امام تھے عدل و انصاف کے بادشاہ تھے كَانَا عَلَى الْحَقِّ وہ ساری زندگی حق بات پر قائم رہے وَمَاتَا عَلَيْهِ اور حق پر ہی ان کا خاتمہ ہوا فَعَلَيْهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللہ تعالیٰ قیامت تک بلکہ قیامت کو بھی ان پر اپنی رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے سبحان اللہ

(رحماء بینھم جلد ۲ صفحہ ۳۳۸)

حضرات! توجہ فرمائیں طریقت کے چھٹے امام ان کو عادل منصف امام فرما رہے ہیں ان پر رحمتوں کی دعائیں فرما رہے ہیں پر وہ شیعہ حضرات کتنے بدنصیب ہیں جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں مقدس یاروں پر لعنت کر کے اپنا منہ کالا کرتے ہیں۔ شیعہ حضرات جب نماز پڑھ لیتے ہیں تو نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کون سی دعا؟ کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَءَ بِهٖ اَوَّلاً اے اللہ عزوجل میری طرف سے تو خود اس شخص پر سب سے پہلے لعنت فرما جس نے ان پر سب سے پہلے ظلم کیا ثُمَّ الثَّانِیْ پھر دوسرے پھر ثُمَّ الثَّالِثُ پھر تیسرے پر ثُمَّ الرَّابِعُ پھر چوتھے پر اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ خَامِسًا پھر پانچویں یعنی یزید بن معاویہ پر لعنت کر۔

(تحفۃ العوام ستائیسواں باب صفحہ ۴۶۱ عقائد جعفر جلد ا صفحہ ۱۱۵)

حضرات! شیعہ حضرات جب کہتے ہیں پہلے پر لعنت کر اس سے مراد صدیق

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ ہیں دوسرے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں تیسرے سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں چوتھے سے مراد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں استغفر اللہ۔

حضرات! یہ شیعہ حضرات کتنے بد بخت ہیں کہ عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک یاروں پر لعنت کرتے ہیں دیکھو بندہ نماز پڑھتا ہے تو ہاتھ اٹھا کر عرض کرتا ہے مولا کریم اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے میرے گناہ معاف فرما میری عبادت قبول فرما مجھے ہر مصیبت ہر آفت سے بچا مجھے ایمان عطا فرما مجھے رزق حلال عطا فرما مجھے شیطان کے شر سے نفس کے شر سے بچا اور بھی بہت سی دعائیں کرتا ہے پر یہ بدنصیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوستوں پر لعنت کرتے ہیں کون صحابہ رضی اللہ عنہم جن کے بارے خالق کائنات فرماتا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ سجنا یہ جو تیرے یار ہیں ان سے میں راضی ہوں یہ مجھ سے راضی ہیں اتنی عظمتوں والے صحابہ رضی اللہ عنہم پر جب یہ لعنت کرتے ہیں ان کا تو کچھ نہیں بگڑتا یہ لعنت وہاں تو جا نہیں سکتی کیونکہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن رحمت میں آرام فرما ہیں جب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعنت کرتے ہیں لعنت آگے جاتی ہے پر جا نہیں سکتی وہ مڑ کے، واپس ہو کے انہیں کے پاس آجاتی ہے ان کی شکلیں دیکھ کر بھی پتہ چل جاتا ہے کہ لعنتی ٹولہ آرہا ہے یہ بات کسی سنی نے نہیں لکھی بلکہ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ملا باقر مجلسی اپنی کتاب حلیۃ المتقین صفحہ ۱۶۴ پر لکھتے ہیں کہ از امام محمد باقر رضی اللہ عنہ منقول است امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کہ

لعنتے کہ از دھان شخعے بیروں می آید میگردد اگر
صاحبش رامیسا ید آنجا قرار میگرد

لعنت جب کسی شخص کے منہ سے نکلتی ہے تو وہ ادھر ادھر پھرتی ہے اگر ایسا آدمی مل جائے تو جو اس کا مستحق ہو تو وہی رک جاتی ہے

Marfat.com

اگر نہ بگوینده اش برمیگرد د۔ ورنہ واپس لعنت بھیجنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔ (فقہ جعفریہ جلد۳ صفحہ۵۹۹، ۶۰۰)

حضرات! شیعہ حضرات کی کتابوں سے پتہ چلا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی عداوت نہیں تھی کوئی دشمنی نہ تھی بلکہ پیار ہی پیار تھا روحانی اور قلبی تعلق تھا۔ صرف روحانی تعلق ہی نہیں تھا بلکہ تاریخ بتاتی ہے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے جسمانی اور نسبی رشتہ بھی موجود تھا۔

سرکار کائنات کا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے رشتہ

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم سیّد علی حیدر نقوی اپنی کتاب تاریخ احمد صفحہ ۱۴۸ میں لکھتے ہیں کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ان کی پہلے شادی ہوئی خنیس کے ساتھ جب وہ فوت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئی ہے آپ اس سے نکاح کرلیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی میرا شادی کا ارادہ نہیں پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا ان کو اپنی بیٹی کا رشتہ دینا چاہا انہوں نے بھی کسی وجہ سے انکار کردیا پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی سن ۳ ہجری میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی۔ حضرات! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بچی کا رشتہ کسی وجہ سے نہ لیا تو میرے رب العالمین نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بچی کے لئے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رشتہ بھیج دیا اس سے بڑی خوش بختی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بچی کی کیا ہوسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح پاک میں آئی آج ہر آدمی کہتا ہے کہ میری بچی کو رشتہ اچھا بھی ملے اور اونچے گھرانے کا بھی ملے ہر بندے کی اپنی سوچ ہوتی ہے کوئی کہتا ہے کہ میری بچی کسی افسر کے گھر

Marfat.com

جائے کوئی کہتا ہے میری بچی کسی وزیر کے گھر جائے کوئی کہتا ہے کہ میری بچی کسی ایم پی اے' ایم این اے کے گھر جائے کوئی کہتا ہے کہ میری بچی کسی تاجر کے گھر جائے کوئی کہتا ہے کہ میری بچی کسی رئیس کے گھر جائے کوئی کہتا ہے میری بچی کسی عالم کے گھر جائے پر صدقے جاؤں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تیری بیٹی کے نصیب پر تیری بیٹی کے مقدر پر کسی کو رئیس کا گھر ملا کسی کو وزیر کا گھر ملا تیری بیٹی کو اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گھر ملا۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بسم اللہ اسم اللہ دا تے ایہہ بھی گہنا بھارا ہو
نال شفاعت سرور عالم تے چھٹسی عالم سارا ہو
حدوں بے حد درود نبی تے جس دا ایڈ پسارا ہو
میں قربان انہاں توں باہو تے جنوں ملیا نبی پیارا ہو

جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بچی کا رشتہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک سے ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے ہی خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ کے یار کے گھر میری بیٹی چلی گئی ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے بعد ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا بھائی جی آپ نے تو میری بچی کا رشتہ نہیں لیا تھا دیکھو اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی کا مقدر کتنا کھولا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی بن گئی ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا بھائی عمر آپ ناراض نہ ہوں پتہ ہے میں نے یہ رشتہ کیوں نہیں لیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں مجھے کوئی پتہ نہیں فرمایا بھائی جی مجھے پتہ تھا کہ آپ کی بیٹی کا رشتہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہونے والا ہے آپ کی بیٹی بہت جلد سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ بننے والی ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بہت جلد اُم المومنین کا منصب ملنے والا ہے اس لئے میں نے آپ کی بچی کا رشتہ قبول نہیں کیا تھا وگرنہ میری کیا

Marfat.com

مجال تھی کہ میں آپ کی بچی کا رشتہ نہ لیتا۔ سبحان اللہ۔

حضرات! پتہ چلا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داماد لگے اب سنئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سسر اور داماد کے بارے کیا فرمایا شیعہ حضرات کے چوٹی کے عالم علامہ سیّد علی حائری رضوی لاہوری نے اپنی (تفسیر لوامع التنزیل جلد۲ صفحہ۴۷۶) پر سرکار کا فرمان لکھا۔ مَنْ زَوَّجَنِیْ وَتَزَوَّجَ مِنِّیْ مِنَ الْاُمَّۃِ اَحَدٌ ۔ کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگو سن لو جس لڑکی نے مجھ سے شادی کی جس عورت نے مجھ سے نکاح کیا اور جس مرد کو میں نے اپنی بچی دی جس انسان سے میں نے اپنی بچی کا رشتہ کیا لَایَدْخُلُ النَّارَ وہ ہرگز دوزخ میں جہنم میں نہیں جائے گا لِاَنِّیْ سَئَلْتُ اللّٰہَ عِنْہُ وَوَعَدَنِیْ بِذٰلِكَ کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بارے سوال کیا کہ مولا کریم میرے سسرال والے اور میرے داماد جہنم میں نہ جائیں تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ محبوب گھبرا نہیں ایسا ہی ہوگا جیسے تو چاہتا ہے۔ (تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۱۵،۱۶)

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ سے رشتہ

اب سنئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان کیا رشتہ تھا شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ احمد بن ابی یعقوب تاریخ یعقوبی جلد۴ صفحہ ۱۴۹ پر لکھتے ہیں کہ ایک دن سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا: علی۔ عرض کی جی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔ فرمایا: میں ایک کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سا کام۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اپنی بیٹی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا جو سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی لخت جگر ہے اس کا رشتہ مجھے عطا کر دیں تو بڑی مہربانی ہو گی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو فَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّھَا صَغِیْرَۃٌ فرمایا انکار تو نہیں کرتا لیکن میری بیٹی کی عمر ابھی چھوٹی ہے وہ بچی ہے تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے

Marfat.com

علی! میں رشتہ اس لئے نہیں کر رہا کہ وہ میرے گھر جائے گی میرے گھر کے کام کاج کرے گی گھر کا نظام سنبھالیں گی ناں بلکہ لٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ کُلُّ نَسَبٍ وَّسَبَبٍ یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ لوگو قیامت والے دن تمام رشتے تمام نسبتیں ختم ہو جائیں گے اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ وَصِھْرِیْ مگر میرا رشتہ میری نسبت میرا سسرالی رشتہ میرا دامادی رشتہ قیامت کو بھی نہیں ٹوٹے گا فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ سَبَبٌ وَّصِھْرٌ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اے علی رضی اللہ عنہ میں نے ارادہ کیا ہے میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دامادی کا شرف حاصل کرلوں میرا بھی سرکار سے دامادی والا رشتہ قائم ہو جائے۔ جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ بات سنی تو فَتَزَوَّجَھَا آپ نے اپنی بیٹی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کر دیا وَاَمْھَرَھَا عَشَرَۃَ آلَافِ دِیْنَارٍ اور دس ہزار دینار حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا حق مہر مقرر ہوا۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ ابوالحامد عبدالحمید اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۴ میں لکھتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑی خوشی ہوئی آپ گھر سے باہر ایک باغ تھا وہاں تشریف لائے اس باغ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند مہاجر اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے آپ نے ان سے فرمایا زَفُّوْنِیْ زَفُّوْنِیْ اے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجھے مبارک دو مجھے مبارک دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اے امیر المومنین کس چیز کی مبارک دیں تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قَالَ تَزَوَّجْتُ اُمَّ کَلْثُوْمِ بِنْتَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ دوستو میں نے ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ سے شادی کی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا امیر المومنین یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بچی سے شادی کس لئے کی ہے فرمایا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک

Marfat.com

سے سنا تھا یَقُوْلُ کُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ وَّصِهْرٍ یَّنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا ساری دنیا کے رشتے نسبی تعلق سسرالی تعلق سب ختم ہو جائے گا اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ وَصِهْرِیْ لیکن میرا رشتہ میرا نسبی تعلق میرا سسرالی رشتہ قیامت کو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ (ناسخ التواریخ جلد۲ صفحہ ۱۴۹۹)

حضرات !شیعہ حضرات کی کتابوں سے پتہ چلا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا رشتہ عطا فرمایا شیعہ حضرات کی ان کتابوں میں بھی یہ بات موجود ہے۔ (عمدۃ المطالب صفحہ ۶۳ منتہی الامال صفحہ ۲۱۷ مجالس المومنین جلد ا صفحہ ۶۵۱ مناقب ابن شہر آشوب ۲۷۵ فروغ کافی جلد۲ صفحہ ۳۱۱، ۳۱۳ شرح نہم البلاغہ ابی حدید جلد۴ صفحہ ۵۸۵ مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام کتاب الشافی صفحہ ۱۶ منتخب التواریخ صفحہ ۹۵ اعلام الوری صفحہ ۲۰۴ اصول کافی جلد ا صفحہ ۲۸۴ صافی شرح اصول کافی جلد ۳ صفحہ ۲۸۲ تہذیب الاحکام جلد ۹ صفحہ ۳۶۳ مناقب آل ابی طالب جلد ۳ صفحہ ۲۰۴ تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۱۴، ۴۳ یہی بات اہلسنّت کی کتابوں میں بھی موجود ہے المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۹۸ طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۴۰ رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳)

میرے دوستو !شیعہ سنی کتب سے ثابت ہوا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے خود طے فرمایا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دشمن ہوتے مولا علی رضی اللہ عنہ کے مخالف ہوتے تو کیا اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتے؟ سوچیئے؟ نہیں بالکل نہیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے درمیان دشمنی نہیں تھی محبت تھی عداوت نہیں تھی پیار تھا شیعہ حضرات کے سب سے بڑے عالم علامہ محمد بن یعقوب کلینی فروع کافی جلد۲ صفحہ ۱۴۱ میں فروع کافی جلد۵ صفحہ ۳۴۶ میں قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب مجالس المومنین جلد ا صفحہ ۱۸۲ پر لکھتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی لخت جگر سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا لیکن خوشی سے نہیں کیا رضا مندی سے نہیں کیا بلکہ مجبوری اور ڈر کر کیا۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۸، ۱۴۱)

حضرات! کتنے دکھ کی بات ہے کتنے افسوس کا مقام ہے کہ شیعہ حضرات نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بزدل اور بے اختیار کہہ دیا ہے۔

میرے دوستو! سوچو ہو مولا علی رضی اللہ عنہ ہو شیر خدا ہو حیدر کرار ہو حسنین رضی اللہ عنہما کا بابا ہو نبی کا ویر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے مجبور ہو جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ڈر جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کوئی عام انسان نہیں یہ وہ علی رضی اللہ عنہ ہے جس کا دعویٰ ہے اگر سارا عرب میرے مقابل آجائے تو پھر بھی علی سب پر غالب ہو گا۔ (نہج البلاغہ جلد ا صفحہ ۴۵ عقائد جعفریہ جلد ا صفحہ ۱۶۵)

اتنی عظمتوں کا مالک مولا علی رضی اللہ عنہ ڈر کر یا مجبور ہو کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو رشتہ دے دے یہ مومن یہ مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا ہاں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو رشتہ دیا ہے صرف اور صرف محبت اور پیار کی غرض سے دیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پکا مومن اور متقی سمجھ کر دیا اگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اندر معمولی سا بھی عیب ہوتا شیر خدا کبھی ان کو اپنی لخت جگر کا رشتہ نہ دیتے پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی دشمنی نہیں تھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت

جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت تھی اسی طرح مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی محبت اور پیار کرتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت اور پیار کرتے تھے شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ علی بن عیسیٰ اربلی کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۱۸۵ ملا باقر مجلسی بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۳۹، ۴۰ میں لکھتے ہیں کہ جب مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نبی کریم

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے لئے سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا تو سرکار نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کا وعدہ فرمایا رشتہ کا اقرار کرنے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی۔ عرض کی جی میرے آقا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہاری شادی تو ہو جائے گی لیکن تمہیں پتہ ہے شادی پر اخراجات بھی ہوتے ہیں شادی پر خرچہ ہوتا ہے بہت سے معاملات کرنے ہوتے ہیں جو پیسوں کے بغیر جو دولت کے بغیر نہیں ہوتے عرض کی آقا بالکل بجا فرمایا آپ نے سرکار نے فرمایا پھر کوئی رقم جوڑی ہوئی ہے کچھ مال جمع کیا ہوا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا میرے حالات اتنے میرے دوست یار سجن نہیں جانتے جتنے حالات آپ جانتے ہیں آقا نقد تو کوئی نہیں ہاں ایک گھوڑا ہے ایک تلوار ہے اور ایک زرہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی مال نہیں کوئی دولت نہیں کوئی بینک بیلنس نہیں کوئی خزانہ نہیں میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ جنگ کا زمانہ ہے تلوار بھی تمہارے پاس ہونا ضروری ہے گھوڑا بھی ہونا ضروری ہے زرہ بھی ہونا ضروری ہے لیکن زرہ نہ بھی ہو تو کام ہو سکتا ہے کفار سے جنگ کی جا سکتی ہے لہٰذا ایسے کرو یہ زرہ لے جاؤ بیچ آؤ جتنے پیسے ملیں گے ان سے تیری شادی کا بندوبست کریں گے عرض کی آقا ٹھیک ہے مولا علی رضی اللہ عنہ وہ زرہ لے کر چل پڑے۔

حضرات! پہلے دور میں جب لڑائی ہوتی تھی تو لڑائی کے لئے تیر تلوار نیزے بھالے کمان یہ دشمن کے لئے یہ لڑائی کے لئے ضروری ہوتے تھے تاکہ دشمن پر حملے کر کے اسے ہلاک کیا جائے اور دشمن سے بچنے کے لئے دشمن کے وار کو روکنے کے لئے خود زرہ اور ڈھال کا ہونا ضروری تھا یہ خود لوہے کی ٹوپی ہوتی تھی جو لڑنے والا سر پر پہن لیتا تاکہ دشمن سر پر حملہ کرے تو تکلیف نہ پہنچے زرہ یہ لوہے کا لباس ہوتا تھا لڑنے والا جب لڑائی کے لئے آتا تو جسم پر پہن کے آتا تاکہ دشمن جسم پر تلوار مارے تو جسم پر دشمن کی تلوار کا اثر نہ ہو ڈھال یہ وہ آلہ ہوتا تھا کہ لڑائی کے

Marfat.com

دوران جب دشمن مخالف پر حملہ کرتا تو دوسرا آگے سے ڈھال کر دیتا جس سے دشمن کا وار بجائے جسم پر لگنے کے ڈھال پر لگتا جس سے لڑنے والا تلوار کے وار سے بچ جاتا۔ تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے زرہ لے کر بیچنے کے لیے چل پڑے مولا علی رضی اللہ عنہ زرہ لے کر مدینہ شریف کی منڈی میں پہنچے جہاں مال بکتا تھا جہاں مال نیلام کیا جاتا تھا آپ نے زرہ بیچنے کے لئے منڈی میں رکھ دی بیوپاری آگئے تاجر آگئے خریدنے والے آگئے بولی شرع ہوگئی ان بیوپاریوں میں تاجروں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں کیونکہ آپ بہت بڑے تاجر تھے بہت بڑے خریدار تھے بولی چلتے چلتے رک گئی سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ قیمت لگاتے ہوئے فرمایا میں اس زرہ کی قیمت چارسو اسی درہم دیتا ہوں کوئی تاجر آپ کی قیمت سے زیادہ نہ لگا سکا زرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ہوگئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چارسو اسی درہم مولا علی رضی اللہ عنہ کو دیئے اور زرہ لے لی مولا علی رضی اللہ عنہ جب پیسے لے کر چلنے لگئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: بھائی علی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رک گئے پوچھا بھائی عثمان رضی اللہ عنہ کیوں بلایا ہے؟ خیر تو ہے کہیں سودا مہنگا تو نہیں لے بیٹھے زرہ واپس تو نہیں کرنا چاہتے؟ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی جی ایسی کوئی بات نہیں بلکہ میں نے تو آپ کو اس لئے رکنے کی زحمت دی ہے کہ آپ نے یہ بہترین زرہ بیچ کیوں دی ہے کون سی مجبوری پیش آ گئی تھی کیا ضرورت پڑ گئی تھی کہ آپ زرہ بیچنے کے لئے یہاں تشریف لائے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے کہا بھائی عثمان رضی اللہ عنہ بات یہ ہے کہ میرا رشتہ ہوگیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لخت جگر سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ اب شادی کرنی تھی اتنا پیسہ نہیں تھا اتنا مال نہیں تھا کہ شادی کر لیتا دل تو نہیں کرتا تھا لیکن مجبوراً یہ قدم اٹھانا پڑا یہ زرہ بیچنا پڑی سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی جی بڑی ہی خوشی ہو رہی ہے کہ آپ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بچی سے شادی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ یہ

Marfat.com

شادی آپ کے لئے مبارک ثابت فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شکریہ ادا کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا بات ہے بھائی عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا یار یہ زرہ بڑی ہی پیاری ہے آپ کے جسم پر پھبتی بڑی ہے اگر ناراض نہ ہو اگر محسوس نہ کرو تو یہ زرہ میری طرف سے ہدیہ قبول فرمالو یہ زرہ میری طرف سے تحفہ کے طور پر قبول فرمالو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو بڑے حیران ہوئے کہ کیا کروں تحفہ ہدیہ قبول کروں یا نہ کروں اگر نہیں کرتا تو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے کہ سرکار نے فرمایا بھائی کا تحفہ قبول کر لینا چاہیے اگر تحفہ قبول کرتا ہوں تو بہت بڑا تحفہ ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا احسان ہو گا۔ سوچنے لگے سوچتے سوچتے فیصلہ یہ کیا کہ سرکار کی بارگاہ میں یہ بات پیش کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ویسے ہی کریں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ زرہ لے کر اور نقدی پیسے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے سرکار نے دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ زرہ بھی لے آئے ہیں اور پیسے بھی لے آئے ہیں سرکار نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ یہ کیا مال بھی لے آئے ہو اور زرہ بھی بچا لائے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تمام بات بتائی تمام واقعہ سنایا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔

حضرات! جب اللہ تعالیٰ کے مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات سنی تو میرے آقا کا چہرہ والضحیٰ پھولوں کی طرح کھل اٹھا سرکار مسکرانے لگے اللہ تعالیٰ کا پیارے ماہی مسکرانے لگے جب میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرایا تو مقدس دانتوں سے نور کی شعائیں نکلنے لگیں نور کیوں نکلا نور کی شعائیں کیوں نکلیں اس لئے کہ

دنداں دے سچے موتی تے اکھیاں نے مست خماری
جد ٹردا عرشی فرشی آکھن تے واہ واہ ٹور پیاری

میرے آقا نے جب یہ بات سنی تو مسکرا کر اپنے مقدس ہاتھ پر یداللہ والے

Marfat.com

گورے گورے ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھائے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی اور کافی دیر تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے رحمت فرماتے رہے۔

حضرات ذرا خیال کرنا آج میرے لیے آپ کے لئے کوئی ولی دعا مانگے، پیر سیال رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے، پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے، شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے، امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے، مہر علی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے، حیدر علی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے، جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے، داتا علی رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگے، غوث جلی رضی اللہ عنہ دعا مانگے، مولا علی رضی اللہ عنہ دعا مانگے ہم کتنے خوش ہوں گے ہم کہیں گے کہ ان اللہ والوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ کبھی رد نہیں فرمائے گا ذرا سوچو جس کے لئے کائنات کا والی دعا کرے سدرہ کا راہی دعا کرے اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی دعا کرے بھلا وہ دعائیں کیسے رد ہو سکتی ہیں امام اہلسنّت کشتۂ عشقِ رسالت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی فرماتے ہیں:

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا　　بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا　　دلہن بن کے نکلی جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شیعہ حضرات کے علماء علامہ علی بن عیسیٰ اربلی اور علامہ باقر مجلسی بھی لکھتے ہیں کہ جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کی تو فَدَعَا لَهٗ بِالْخَيْرِ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا نے حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کے پیارے نانا نے ہاتھ اٹھا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی خیر برکت کے لئے دعا کی میاں جس انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر و برکت کے لئے دعا کریں پھر اس کو تو ستے ہی خیراں ہیں وہ کسی میدان میں کسی مقام میں ناکام نہیں ہو سکتا کہ یں کہ۔

مصطفیٰ کی نذر جس گھڑی ہو گئی　　اس کی تقدیر کھوٹی کھری ہو گئی

Marfat.com

اس کو ٹھکرائے سارا جہاں بھی اگر　　گرنے والا مگر پھر سنبھلتا رہے

(زرقانی شریف جلد۲ صفحہ۳ معارج النبوت جلد۳ صفحہ۵۵ رحماء بینھم جلد۳ صفحہ۴۷،۷۶)

میرے دوستو! توجہ فرماؤ کتنا پیار تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پریشانی دیکھی نہیں گئی فوراً محبت اور پیار کا اظہار فرمایا۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے خلیفہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلف اٹھایا تو محرم شریف کی دس تاریخ تھی ہفتہ کا دن تھا چوبیس ہجری کا سال تھا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام غلامان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی بیعت کی آپ متفقہ طور پر مسلمانوں کے امیر چنے گئے۔ (ریاض النضرہ جلد۳ صفحہ۱۲۷) جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیر المومنین بنے تو سب سے پہلے آپ کی بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جن کو میرے آقا نے زندگی میں جنت کی شہادت عطا فرمائی تھی انہوں نے کی دوسرے نمبر پر مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی پھر سارے مسلمانوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ (ریاض النضرہ جلد۳ صفحہ۱۲۹،۱۳۰)

حکومت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب امیر المومنین بنے تو آپ نے ایک کمیٹی بنائی ایک مجلس شوریٰ بنائی جن کے مشورے سے نظام حکومت چلایا جائے اور ضرورت پڑھنے پر وہ فتویٰ بھی دے سکے اس کے ارکان یہ تھے: حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب دور عثمانی تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حکومت تھی تو آپ نے ایک وقت مقرر کیا ہوا تھا جس میں آپ لوگوں کی شکایات سنتے تھے اور فیصلہ فرماتے تھے حضرت سعید فرماتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی کیس آتا کوئی

Marfat.com

مقدمہ آتا تو آپ اپنے غلام کو فرماتے کہ جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلالاؤ تا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ کیا جائے وہ غلام جاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا لاتا جب سرکار کے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لے آتے تو آپ فریقین کو فیصلہ کرانے والوں کو فرماتے کہ اب اپنا اپنا مقدمہ پیش کرو تا کہ تمہارا فیصلہ کیا جائے فریقین اپنی اپنی بات پیش کرتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان تینوں بزرگوں سے فرماتے آپ نے ان دونوں فریقوں کی بات سن لی ہے اب آپ حضرات فرمائیں کہ آپ کی ان کے بارے کیا رائے ہے؟ آپ ان کے حق میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی اپنی رائے پیش کرتے اگر تمام کی رائے میں اتفاق ہوتا تو اسی وقت فیصلہ ہو جاتا اگر اختلاف ہوتا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تینوں کے مشوروں کو نوٹ فرما لیتے بعد میں تاریخ دے کر اس کا ایسا فیصلہ فرماتے کہ دونوں فریق راضی اور مطمئن ہو کر جاتے۔

(بیہقی شریف جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ رحماء بینہم جلد ۳ صفحہ ۱۱۹، ۱۲۰)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ عبداللہ بن جعفر حمیری اپنی کتاب قرب الاسناد صفحہ ۱۳۴ میں لکھتے ہیں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَنَّ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَ عُثْمَانَ کَانُوْا یَرْفَعُوْنَ الْحُدُوْدَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سزائیں دینے، حدیں جاری کرنے کے مقدمات مولا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے مولا علی رضی اللہ عنہ شریعت کے مطابق سزائیں دینے کا حکم جاری فرماتے تھے۔ (رحماء بینہم جلد ۳ صفحہ ۱۲۰)

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حسن رضی اللہ عنہ یہ تینوں بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت تھا آپ امیر المومنین تھے ہم تینوں حضرات عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کام لئے

Marfat.com

حاضر ہوئے ہم بیٹھے ہی تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک مجرم پیش کیا گیا جس پر الزام تھا کہ اس نے ایک قریشی کے غلام سے بدکرداری کی ہے اس سے برا فعل کیا ہے اب اس کا فیصلہ فرمایئے۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بتاؤ یہ شادی شدہ ہے یا کنوارہ ہے لوگوں نے کہا حضور اس کا نکاح تو ہو گیا ہے لیکن اس کی بیوی کی رخصتی نہیں ہوئی۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ہی مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی رضی اللہ عنہ بتایئے اس کی کیا سزا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین اگر یہ شادی شدہ ہوتا۔ اس کی بیوی اس کے گھر آ گئی ہوتی پھر تو اس کی سزا رجم تھی پھر تو اس کو سنگسار کر دیا جاتا پتھر مار مار کر اس کو ختم کر دیا جاتا لیکن یہ کہتے ہیں اس کی بیوی ابھی اس کے گھر نہیں آئی لہٰذا اب اس کو حد لگانی چاہیے اس کو درے مارے جائیں اس کو کوڑوں کی سزا دی جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے وہ فرمانے لگے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں جو کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے بالکل صحیح فرمایا ہے ان کی بات بالکل صحیح ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کو کیسے پتہ چلا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحیح فرما رہے ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الَّذِیْ ذُکِرَ اَبُو الْحَسَن میں نے خود یہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک سے سنی تو جو ابھی حضرت ابوالحسن مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی بات سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور بھی تسلی ہو گئی آپ نے جلاد کو فرمایا کہ اس بدکردار کو لے جاؤ اور تمام لوگوں کے سامنے سو کوڑے مارو۔

(مجمع الزوائد جلد ۶ صفحہ ۲۷۲ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۹۹ رحماء بینہم جلد ۳ صفہ ۱۲۵، ۱۲۶)

حضرات! توجہ فرماؤ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ سے کتنا گہرا تعلق ہے کتنی محبت ہے آپ خلیفہ بنتے ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ کو اپنا خاص مشیر بناتے ہیں پھر

Marfat.com

جو بھی مسئلہ آتا ہے تو مولا علی رضی اللہ عنہ سے تسلی کرا کے آگے حکم جاری فرماتے ہیں اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دشمن ہوتے دل میں عداوت ہوتی تو کبھی اپنا مشیر خاص نہ بناتے مشیر تو ایک طرف نزدیک بھی نہ آنے دیتے۔ پتہ چلا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ آپس میں دشمن نہیں تھے بلکہ بھائی بھائی تھے۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ المسلمین بنے مومنوں کے امیر بنے تو امیر بننے کے بعد ایک دن مسجد نبوی شریف میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو وہ خطبہ وہ تقریر یاد کرو جو اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری حج کرنے کے بعد غدیر خم میں فرمائی تھی اس کا ایک ایک لفظ یاد رکھو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر کے ہر ہر حرف پر عمل کرو پھر فرمایا جن کو وہ تقریر یاد ہے تو ٹھیک ہے جن کو یاد نہیں تو وہ سن لے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام حج مبارک کر کے مدینہ شریف آنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی نے غدیر خم کے مقام پر یہ خطاب فرمایا کہ لوگو عنقریب میں تمہیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور چلا جاؤں گا لیکن گھبراؤ نہیں میں چلا جاؤں گا لیکن دو بھاری چیزیں تمہارے درمیان چھوڑ کر جا رہا ہوں ان دو چیزوں میں سے پہلی چیز ہے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن مجید جس مین ہدایت ہی ہدایت ہے روشنی ہی روشنی ہے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو اچھی طرح مضبوطی سے تھام لو قرآن مجید کے ہر ہر حکم پر عمل کرنا نافرمانی نہ کرنا۔ دوسری چیز ہے میرے اہل بیت۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ان کے حقوق ادا کرنا ان کی رعایت کرنا ان سے محبت کرنا ان سے پیار کرنا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ دیا یہ تقریر فرمائی تو مسجد نبوی شریف لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود ہیں تابعین کرام بھی موجود ہیں مدینہ کے شہری بھی موجود ہیں باہر کے لوگ بھی یہ خطبہ سن رہے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کے شہزادے سیدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی جلوہ فرما

Marfat.com

ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تقریر کرتے ہوئے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور پیار کرتا ہے مسجد نبوی شریف میں تمام سامعین جو تقریر سن رہے تھے سب نے بآواز بلند کہا امیر المومنین ہم سب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار ہے ہم سب کو سرکار سے محبت ہے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو تم میں سے جو بندہ دل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار کرتا ہے محبت کرتا ہے اس بندے پر فرض ہے اس انسان پر ضروری ہے کہ وہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے بھی محبت کرے پیار کرے اور اللہ تعالیٰ نے جو ان کو درجہ مرتبہ عطا فرمایا ہے اس کو پہچانے۔ سبحان اللہ

(اخلاق حسین صفحہ ۱۵)

میرے دستو ذرا توجہ کرو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں خلیفۃ المسلمین ہیں مسجد نبوی کے منبر پر جلوہ افروز ہیں خطبہ دیا جا رہا ہے پر کہتے کیا ہیں؟ کہ لوگو مولا علی رضی اللہ عنہ کے شہزادوں سے پیار کرو امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کرو یہ محبت ہے یا عداوت؟ یہ پیار ہے یا دشمنی؟ ماننا پڑے گا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرتے تھے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی آل سے بھی پیار کرتے تھے صرف پیار ہی نہیں بلکہ دنیا کے مسلمانوں کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہزادوں سے محبت کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ اسی لئے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ

صدقہ سخی حسنین رضؓ دے جوڑیاں دا کرم میرے تے خیر الانام کردے
سدا وسدا رہے تیرا میخانہ للہ مینوں عطا اک جام کردے
بردا ہاں میں تیریاں بریاں دا میرے اتے بس اپنا انعام کردے
گنہگار نیازی دا اے آقا اپنے وچہ غلاماں دے نام کردے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مولا علی رضی اللہ عنہ کا کردار

حضرات گرامی! جب سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو شہادت سے چند

Marfat.com

روز پہلے باغیوں نے آپ کا محاصرہ کرلیا آپ کا مکان گھیرے میں لے لیا باہر کی کوئی چیز اندر نہیں جانے دیتے تھے کوئی بندہ کھانے پینے کی کوئی چیز اندر نہیں لے جاسکتا تھا پچاس روز تک باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیے رکھا سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عظمت پر قربان جاؤں پچاس دن تک آپ بیوی بچوں کے ساتھ اپنے ہی مکان میں قیدی بن کے رہے دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو سوہنے رب عزوجل کی عبادت کرتے ہیں نہ کھانے کی کوئی چیز ہے نہ پینے کی سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر کوفیوں نے تین دن تک پانی بند رکھا مگر مظلوم مدینہ پر ظالم مصریوں نے پچاس روز تک پانی بند کیے رکھا امام حسین رضی اللہ عنہ تو کوفے کے جنگلوں میں وطن سے دور پیاروں سے دور شہید کیے گئے مگر صد قے جاؤں سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صبر و استقامت پر مدینہ شریف میں رہ کر اپنے پیاروں کی موجودگی میں بھوکے پیاسے شہید ہو جاتے ہیں حالانکہ امیر المومنین ہیں خلیفہ المسلمین ہیں اگر چاہتے تو اڑھائی ہزار باغیوں کو چند گھنٹوں میں فوج کے مقابلے میں قتل کرا سکتے تھے لیکن ان کو قتل نہیں کرایا خود شہید ہو گئے کیوں نہیں باغیوں کو قتل کرایا؟ کیوں نہیں ان ظالموں کو ہلاک کرایا؟ وجہ کیا تھی؟ کیا آپ کے پاس طاقت نہیں تھی فوج نہیں تھی؟

حضرات! سب کچھ تھا لیکن پھر بھی ان ظالموں کو ان باغیوں کو ہلاک نہیں کرایا کیوں؟ مؤرخین حضرات لکھتے ہیں سیرت عثمان رضی اللہ عنہ والے لکھتے ہیں جب باغیوں نے مصریوں نے کوفیوں نے بصرہ والوں نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا تو فوج کا جنرل فوج کا سپہ سالار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی امیر المومنین اڑھائی ہزار باغیوں نے آپ کا مکان محاصرے میں لے لیا ہے وہ آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں آپ اجازت فرمائیں تاکہ ہم ان کا مقابلہ کر کے ان کو یہاں سے نکال دیں سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سنا داماد رسول علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام نے سنا صبر و استقامت کے پہاڑ نے سنا سختیوں کے سلطان نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے مظلوم مدینہ کی آنکھوں میں پانی کے موتی آ گئے آپ نے فرمایا بھائی میں تمہیں لڑنے کی اجازت نہیں دیتا حضور یہ آپ کو قتل کر دیں گے فرمایا کوئی بات نہیں لیکن میں تمہیں لڑائی کی اجازت نہیں دیتا حضور وجہ کیا ہے؟ فرمایا جنرل صاحب میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس شہر مدینہ شریف کی بے حرمتی ہو میری وجہ سے مدینہ شریف میں کسی کا قتل خون خرابہ ہو خود شہید ہو جاؤں گا خود قتل ہو جاؤں گا لیکن کملی والے آقا کے شہر کی بے ادبی نہیں ہونے دوں گا۔ سبحان اللہ۔ پھر فرمایا جنرل صاحب لگتا ہے میری موت کا وقت قریب آ گیا میری شہادت کا ٹائم نزدیک آ گیا ہے۔ اس نے عرض کی حضور آپ کیا فرما رہے ہیں؟ فرمایا سچ کہہ رہا ہوں مجھے یقین ہے اب قبر کی تیاری ہو رہی ہے عرض کی حضور گھبرائیں نہیں ایسی باتیں نہ کریں فرمایا جنرل صاحب یہ بات میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ یہ بات آج سے تیس سال پہلے اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی میرے آقا نے فرمایا تھا عثمان رضی اللہ عنہ جب میرے شہر مدینہ میں فتنے اٹھیں گے بغاوت سر اٹھائے گی تم ان فتنوں میں شہید کر دیئے جاؤ گے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا تھا اے عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے وعدہ کرو جب تمہارے ساتھ ظلم ہو گا زیادتی ہو گی تم بے صبری نہیں کرو گے بلکہ صبر کرو گے میں نے سرکار سے وعدہ کیا تھا اے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں صبر کروں گا۔ عَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِیْ عُثْمَانُ یَوْمَ الدَّارِ حضرت ابوسہلہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دار کے دن جب آپ کو باغیوں نے گھر میں قیدی بنا دیا تھا اس دن فرمایا کہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول نے مجھ سے ایک پکا وعدہ لیا تھا ایک مضبوط وعدہ لیا تھا؟

Marfat.com

فرمایاوَاَنَا صَابِرٌ عَلَیْہِ میں اس وعدہ پر صابر ہوں۔

(ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۰۳ تحفہ جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۵۲۹، ۹۳۱)

فرمایا ابوسہلہ میں بھوکا پیاسا شہید تو سکتا ہوں پر اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جب کئی دن گھر میں قید کاٹتے ہوئے گزرے تو پانی نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے گھر والے آپ خود بھی بے قرار ہو گئے آپ مکان کی چھت پر چڑھے فرمایا لوگو تمہارے قریب کہیں بھائی علی رضی اللہ عنہ تو نہیں کھڑے باغی خاموش ہو گئے پھر فرمایا بھائی سعد تو نہیں باغیوں نے کوئی جواب نہیں دیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو آج سات دن ہو گئے ہیں ہمیں پینے کے لئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا کم از کم ہمیں پانی تو پینے کو دو اس طرح تو روم کے اور فارس کے کافر بادشاہ بھی قیدیوں سے سلوک نہیں کرتے جیسے تم ہمارے ساتھ کر رہے ہو لوگو بتاؤ میں نے کون سا گناہ کیا ہے کون سا جرم کیا ہے جس کی وجہ سے تم نے پانی بھی بند کر دیا ہے ہے کوئی تم میں سے ایسا بندہ جو مجھے پانی کا ایک پیالہ پلائے میں عثمان رضی اللہ عنہ وعدہ کرتا ہوں میں اسے اس پانی کے بدلے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا۔ اللہ غنی حضرات! جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے کی عزّت کی پرواہ نہیں تھی انہیں حوض کوثر کی کیا پرواہ ہوسکتی تھی۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۳۱۶، ۳۱۷)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم مرزا محمد تقی لسان الملک اپنی کتاب ناسخ التواریخ جلد ۳ صفحہ ۲۵۲ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر مولا علی رضی اللہ عنہ کو آواز ماری تو باغیوں نے کہا: یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں ہیں آپ خاموش ہوکر مکان سے نیچے اتر گئے کسی نے یہ بات مولا علی رضی اللہ عنہ کو جا کر بتائی کہ حضور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر آپ کو آوازیں دے رہے تھے لیکن باغیوں نے کہا کہ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

موجود نہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے فوراً اپنے غلام حضرت قنبر کو بلایا فرمایا کہ جاؤ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر آؤ آپ نے مجھے بلایا تھا کیا حکم ہے بیان کیجئے حضرت قنبر سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچے مولا علی رضی اللہ عنہ کا سلام دیا سلام دینے کے بعد عرض کی امیر المومنین آپ نے تھوڑی دیر پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا تھا خیر تو ہے؟ کیا حکم ہے؟ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قنبر اپنے آقا میرے بھائی مولا علی رضی اللہ عنہ کو کہنا کہ آپ کے بھائی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے کہ باغیوں نے ہمارا پانی بند کر رکھا ہے سات دن ہو گئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں میرے بچے میرے سارے گھر والے بڑے ہی پیاسے ہیں شدت کی پیاس لگی ہوئی ہے اگر ہو سکے تو پانی بھجوا کر شکریہ کا موقع دو قنبر نے جب یہ بات سنی تو آ کر مولا علی رضی اللہ عنہ کو بتائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنی تو بڑے جلال میں آ گئے اپنے آستانے سے اٹھے باغیوں کے پاس تشریف لائے آپ نے باغیوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو اے مصریو! اے کوفیو! اے بصریو! یہ جو تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ برتاؤ کر رہے ہو یہ مومنوں کا طریقہ نہیں بلکہ یہ تم کافروں کا بھی طریقہ نہیں روم کا عیسائی بادشاہ فارس کا مجوسی سلطان جب کسی کو قید کرتے ہیں تو ہر قیدی کو کھانا بھی دیتے ہیں اور پینے کو پانی بھی دیتے ہیں تم تو ان کافروں سے بھی گئے گزرے ہو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی عزّت و عظمت کی قسم دیتا ہوں ایسا نہ کرو بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پینے کے لئے پانی ضرور دو۔

شعیہ مولوی مرزا محمد تقی لکھتا ہے باغیوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بات ماننے سے انکار کر دیا انہوں نے کہا کہ یا علی ہم ہرگز عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پانی نہیں دیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو بڑے ہی مایوس ہوئے آپ گھر میں تشریف لے گئے پانی کے چمڑے کے تین مشکیزے بھر کے اپنے قبیلہ کے چند جوانوں کو ساتھ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پانی

Marfat.com

پہنچایا وہ پانی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود بھی پیا بچوں کو بھی پلایا گھر والوں کو بھی پلایا۔ (رحماء بینہم جلد ۳ صفحہ ۱۸۴، ۱۸۶ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۳، ۴۵۴ شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۳۰۸)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مولا علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر کتنا ناز تھا کتنا بھروسہ تھا آپ پورے مدینہ شریف کی آبادی میں سے صرف مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلاتے ہیں اگر پیار نہ ہوتا محبت نہ ہوتی تعلق نہ ہوتا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کبھی مولا علی رضی اللہ عنہ کو نہ یاد فرماتے میاں مشکل وقت برے وقت میں انہیں یاد کیا جاتا ہے جن کے ساتھ پیار ہو جن پر بھروسہ ہو کہ فلاں میرا بھائی میری ضرور مدد کرے گا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کا پیار دیکھو آپ باغیوں کو سمجھا رہے ہیں جب وہ نہیں سمجھتے تو مولا علی رضی اللہ عنہ خود ان حالات میں پانی لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے دل میں ذرا بھی عداوت ہوتی آپ کبھی بھی اپنی جان خطرے میں ڈال کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پانی نہ پہنچاتے۔

مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ حالات دیکھے تو آپ کو یقین ہو گیا کہ باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ضرور تکلیف پہنچائیں گے ہو سکتا ہے کہیں شہید بھی نہ کر ڈالیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے پھر کیا کیا؟ شیعہ حضرات کے عالم علامہ محمد حسین الزیق اپنی کتاب الشیعہ فی التاریخ صفحہ ۱۱۰ میں لکھتے ہیں اَرْسَلَ وَلَدَیْهِ الْحَسْنَیْنِ وَمَوْلاهُ قَنْبَرًا لِلدِّفَاعِ عَنْ عُثْمَانَ کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں شہزادوں کو اپنے دونوں بیٹوں حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو اور اپنے غلام قنبر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۲، ۴۵۳)

مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا حسن عرض کی جی بابا فرمایا حسین رضی اللہ عنہ! جی ابا حضور، قنبر! جی میرے مولا فرمایا تم تینوں تلوار اٹھالو اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور جا کر پہرہ دو یاد رکھنا جان دے دینا پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے تک کسی باغی کو کسی دشمن عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ آنے دینا تینوں

Marfat.com

نے عرض کی حضور ایسا ہی ہو گا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما حضرت قنبر رضی اللہ عنہ جب تینوں تلواریں لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر حفاظت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے پہنچے تو ان کو دیکھ کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بیٹے حضرت محمد کو بھیج دیا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تلوار لے کے آ گئے حضرت ابو ہریرہ بھی تشریف لے آئے اور بھی کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تلواریں لے کر سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے تشریف لے آئے جب باغیوں نے دیکھا کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے خود بخود پہنچ رہے ہیں تو انہوں نے مشورہ کیا کہ اب دیر نہ کرو جلدی مل کر حملہ کر کے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دو نہیں تو یہ کام مشکل ہو جائے گا باغیوں میں سے چند باغی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے جب دروازے کے قریب پہنچے تو حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو للکارا کہ خبردار اب آگے نہ آنا نہیں تو تلوار چل جائے گی خون خرابہ ہو جائے گا لیکن باغی رکے نہیں مجبوراً لڑائی شروع ہو گئی لڑائی اتنی سخت ہوئی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت قنبر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی میں شدید زخمی ہو گئے باغی گھبرا گئے کہ کہیں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی حالت دیکھ کر ہاشمی قبیلہ ہمارے مقابلے پر نہ آ جائے وہ پیچھے ہٹ گئے صدقے جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی محبت پر خود زخمی ہو گئے خود خون و خون ہو گئے لیکن باغیوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل نہیں ہونے دیا

شیعہ عالم علامہ محمد حسین الشیعہ فی التاریخ صفحہ ۱۱۰ پر لکھتا ہے حَتّٰی جُرِحَ الْحَسَنُ فِیْ سَبِیْلِ عُثْمَانَ وَنُضِبَغَ بِالدَّمِ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرتے کرتے شدید زخمی ہو گئے اور خون آلودہ ہو گئے وَشُجَّ رَاْسُ قَنْبَرٍ فِیْ هٰذَا السَّبِیْلِ حضرت قنبر رضی اللہ عنہ کا سر زخمی ہو گیا باغیوں نے

Marfat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پڑوس والے مکان میں داخل ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں داخل ہوکر آپ کو شہید کر دیا جب سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آپ کی زوجہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا مکان کی چھت پر چڑھ گئیں زور سے آواز ماری مدینے والو! باغیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے پورے مدینہ شریف میں کہرام مچ گیا حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما نے سنا تو آپ ساتھیوں کو لے کر حویلی میں داخل ہو گئے کیا دیکھا ظالموں نے باغیوں نے مظلوم مدینہ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے خود فرار ہو گئے ہیں۔ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش سے چمٹ کر زار وقطار رونے لگ گئے ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش کو دیکھا تو آپ پر غشی کا عالم طاری ہو گیا آپ بیہوش ہو کر گر پڑے لوگوں نے سمجھا شاید مولا علی رضی اللہ عنہ بھی فوت ہو گئے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی انتقال فرما گئے۔ سبحان اللہ یہ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کو دیکھ کر غشی کا عالم طاری ہوگیا۔ حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کافی دیر تک بیہوش پڑے رہے جب ہوش میں آئے تو پھر کیا ہوا۔

شیعہ حضرات کے عالم علامہ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی اپنی کتاب مروج الذھب جلد۲ صفحہ ۳۴۵ میں لکھتے ہیں وَقَالَ لِابْنَیْهِ کَیْفَ قُتِلَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْتُمَا عَلَی الْبَابِ کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما عرض کی جی ابو حضور فرمایا امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیسے شہید ہو گئے ہیں حالانکہ تم دونوں دروازے پر کھڑے ہوکر پہرہ دیتے رہے دونوں شہزادوں نے عرض کی ابو حضور ہمیں تو پتہ ہی نہیں چلا یہ باغی کس طرح پیچھے سے

Marfat.com

مکان میں داخل ہوئے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر گئے ہیں ابا حضور وہ یہاں سے گزرنا چاہتے تھے لیکن وہ داخل نہیں ہو سکے لڑائی بھی ہوئی جس کی وجہ سے ہم زخمی بھی ہو گئے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو جلال میں آ گئے پھر کیا ہوا شیعہ عالم کہتا ہے وَلَطَمَ الْحَسَنَ کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے غصہ میں آ کر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارا وَضَرَبَ صَدْرَ الْحُسَیْن اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی چھاتی پر زور سے مکہ مارا جو دوسرے پہرے دار تھے ان کو بڑے غصے سے سخت باتیں سنائیں۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۵ رحماء بینہم جلد ۳ صفحہ ۱۸۷، ۱۸۹ ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۸، ۱۶۰)

حضرات! یہ ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آ کر جنتی جوانوں کے سردار حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو تھپڑ مارتے ہیں غصے میں آ کر مکے مارتے ہیں میاں اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عداوت ہوتی تو کبھی بھی جنتی شہزادوں کو تھپڑ نہ مارتے حالانکہ کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھو مولا علی رضی اللہ عنہ نے بچپن میں بھی شہزادوں کو کبھی نہیں مارا تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اتنا دکھ ہوتا ہے کہ شہزادوں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان محبت تھی عداوت نہیں تھی جب مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی لڑائی نہیں تھی تو پھر ہم کیوں ان کی بے ادبی کر کے اپنا نامہ اعمال کالا کریں۔

دل وچ نبیؐ دے یاراںؓ دا بغض رکھ کے در نبیؐ تے آون دا حق کوئی نہیں
داڑھی مچھ منا مردود بن کے نعرے علیؓ دے لاون دا حق کوئی نہیں
غوث اعظمؒ دی گلی دا ہووے منکر اوس نوں مومن کہلاون دا حق کوئی نہیں
جیہڑا اماں صدیقہؓ نال بغض رکھے اس نوں جنت وچ جاون دا حق کوئی نہیں

Marfat.com

مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد

حضراتِ محترم! مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے پہلی شادی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لخت جگر سیّدہ طیّبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کی جب تک سیّدہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھر رہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی نہیں فرمائی جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے پردہ فرما گئیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے باری باری آٹھ عورتوں سے نکاح فرمایا مولا علی رضی اللہ عنہ کی کل بیویاں نو تھیں ان کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ام البنین بنت خیرام بن خالد (۳) لیلیٰ بنت مسعود (۴) اسماء بنت عمیس (۵) امامہ بنت ابوالعاص (۶) مخولہ بنت جعفر بن قیس (۷) ام سعید بنت عروہ بن مسعود (۸) حبیبہ بنت ربیعہ (۹) ام القیس۔

(تاریخ ائمہ-شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۲۰۴)

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیّدہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے لڑکا عطا فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بچے کا نام رکھا حسن۔ اللہ تعالیٰ نے پھر لڑکا عطا فرمایا تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نام رکھا حسین۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی اس کا نام رکھا گیا سیّدہ زینب کبریٰ رضی اللہ عنہا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے لڑکی عطا فرمائی اس کا نام رکھا گیا ام کلثوم کبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو مولا علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے تین بچے اور ایک بچی پیدائی ہوئی حضرت عون رضی اللہ عنہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔ حضرت عون رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کی دوسری بیٹی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مولا علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے ایک لڑکا حضرت زید رضی اللہ عنہ اور

Marfat.com

ایک لڑکی سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا جب وصال مبارک ہوا تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے دیگر عورتوں سے نکاح فرمایا چند مہینوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو پھر لڑکا عطا فرمایا دائی نے نرس نے آ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مبارک باد حضور مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لڑکا عطا فرمایا ہے آپ بڑے خوش ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا غلاموں نے پوچھا حضور بچے کا کیا نام رکھو گے فرمایا اس کا نام رکھوں گا محمد۔

حضرات! اللہ تعالیٰ جب کسی کو لڑکا عطا فرماتا ہے تو وہ نام پیارا سا رکھتا ہے اور پیاروں کے نام پر رکھتا ہے اپنے یاروں کے نام پر رکھتا ہے اپنے دوستوں کے نام پر رکھتا ہے اپنے محبوبوں کے نام پر رکھتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ اگر وہ گھر میں نہیں رہا تو اس کا نام تو زندہ رہے گا اس کی یاد تو باقی رہے۔

حضرات! آپ بتائیں یہ بات صحیح ہے کہ نہیں؟ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نہیں؟ کرتے ہیں یقیناً کرتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے پہلے بیٹے کا نام کیا رکھا محمد۔ لوگوں نے کہا حضور یہ کیوں نام رکھا ہے فرمایا میں نے یہ نام اپنے آقا اپنے رسول سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار میں رکھا ہے محبت میں رکھا ہے جب میں بیٹے کو محمد کر کے بلاؤں گا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آ جایا کرے گی سبحان اللہ۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ جس کو بھی پہلا بچہ عطا فرمائے وہ اس کا نام اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھے بڑی برکتیں ہوتی ہیں بڑا ہی کرم ہوتا ہے۔ جس گھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کا کوئی لڑکا ہو وہاں رزق میں برکت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے وہ بچہ صاحب اقبال ہوتا ہے بلند نصیب ہوتے ہیں دنیان میں کامیاب رہتا ہے قبر میں عذاب قبر نہیں ہو گا اور قیامت والے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی برکت سے جہنم میں نہیں جائے گا۔ انشاء اللہ لیکن افسوس آج ہمارے بعض مسلمان بھائی اپنے بچوں کا نام بڑے بے ہودہ، فلمی اور انگریزی نام رکھتے ہیں۔ ہو مسلمان اور اپنے نبی کا نام بھول جائے

Marfat.com

بڑا ہی بدنصیب ہے۔

میتھوں ایڈا ہنیر نہیں ہو سکدا نبی فیض گنجور نوں بُھل جاواں
بھلن والی سرکار دی ذات ہے نئیں نکلے جان جے نور نوں بھل جاواں
جہدے نام تھیں بھل گئے غم سارے کیویں ایڈے سرور نوں بھل جاواں
بھلن لئی بہتیریاں ہور چیزاں ناصر کیویں حضور نوں بھل جاواں

اللہ تعالیٰ نے مولا علی شیر خدا کرم وجہ الکریم کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا دائی آئی نرس آئی حضور مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ بڑے ہی خوش ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا غلاموں نے پوچھا حضور اس کا نام کیا رکھو گے فرمایا اس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کے نام پر ابوبکر رکھوں گا سبحان اللہ کیا نام رکھا ابوبکر۔ اللہ تعالیٰ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا آپ مریدوں میں جلوہ فرما ہیں غلاموں کی محفل میں تشریف فرما ہیں دائی آئی نرس آئی حضور مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا مریدوں نے عرض کی حضور اس کا نام کیا رکھو گے مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے مانگے ہوئے عمر کے نام پر عمر رکھوں گا۔ سبحان اللہ کیا نام رکھا بولو عمر شیعہ بدنصیب کہتے ہیں کہ زعمر حویش بیزارم کہ او نام عمر دارد میں اپنی عمر سے بیزار ہوں میں اپنی عمر سے متنفر ہوں میں اپنی عمر سے تنگ ہوں کہ اس کا نام عمر ہے بھائی اتنے ہی تنگ ہو تو ساری کائنات کے شیعہ اکٹھے ہو کر سمندر میں چھلانگ کیوں نہیں لگاتے نہ تمہارا منحوس جسم زمین پر ہو گا اور نہ تم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبرا کرو گے بے ادبوں سے گستاخانِ صحابہ سے جان چھوٹ جائے گی۔ اللہ اکبر تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے تیسرے بیٹے کا نام کیا رکھا عمر اللہ تعالیٰ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا دائی آئی نرس آئی عرض کی حضور مبارک ہو فرمایا کس بات کی عرض کی حضور خالق کائنات

Marfat.com

نے آپ کو لڑکا عطا فرمایا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ بڑے خوش ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا مریدوں نے عرض کی حضور اس کا نام کیا رکھو گے فرمایا اس کا نام نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داماد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر عثمان رکھوں گا۔ سبحان اللہ جو ترتیب خالق کائنات نے رکھی وہی ترتیب میرے آقا علی رضی اللہ عنہ نے رکھی مریدوں نے عرض کی حضور یہ ابوبکر' عمر' عثمان بیٹوں کے نام کیوں رکھے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا دوستو میں نے یہ نام اس لئے رکھے ہیں تا کہ مجھے اپنے بھائیوں کی یاد آتی رہے جب میں اپنے بیٹوں کو ابوبکر عمر عثمان کر کے بلایا کروں گا تو مجھے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یاروں کی یاد آتی رہے گی میرے بھائی سوچو اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عداوت ہوتی دشمنی ہوتی ویر ہوتا بغض ہوتا تو آپ اپنے بیٹوں کا نام کبھی ان کے نام پر نہ رکھتے کیونکہ ہر انسان اپنی اولاد کا نام اپنے دوستوں کے نام پر رکھتا ہے دشمنوں کے نام پر نہیں رکھتا ہر مسلمان کو فرعون ابوجہل' ابولہب' یزید' شمر' ابن زیاد کے ناموں سے نفرت ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں تو آج کوئی مسلمان اپنے بچے کا نام فرعون نہیں رکھتا قارون نہیں رکھتا نمرود نہیں رکھتا ابوجہل نہیں رکھتا ابولہب نہیں رکھتا یزید نہیں رکھتا شمر نہیں رکھتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دشمن ہیں۔

حضرات! اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنی ہوتی تو آپ بھی یہ نام نہ رکھتے پر میرا آقا علی یہ نام اپنے بچوں کا رکھ گیا کیوں؟ اس لئے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں امام الاولیا ہیں' سلطان ولایت ہیں شہنشاہ ولایت ہیں میرے آقا علی رضی اللہ عنہ نگاہ بصارت سے نگاہ ولایت سے دیکھ رہے تھے کہ ایک زمانہ آئے گا ایک وقت آئے گا لوگ ظاہری طور پر ہماری محبت

Marfat.com

کا نعرہ لگائیں گے ظاہری طور پر یا علی یا علی رضی اللہ عنہ کی صدائیں لگائیں گے۔ یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے کی آڑ کو ہماری محبت کا بھیس بدل کر ہمارے دوستوں کو ہمارے یاروں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تبرا کریں گے ان کی بارگاہ میں بے ادبیاں کریں گے ان کی شان میں گستاخیاں کریں گے۔ اس لئے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کے نام حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھے تا کہ آنے والی نسلوں کو آنے والے مسلمانوں کو پتہ چل جائے کہ حضرت علی، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپس میں بھائی بھائی تھے آپس میں ایک دوسرے کے یار بیلی تھے۔

حضرات! یہ ہوسکتا ہے کوئی جاہل، ذاکر کوئی ان پڑھ ملنگ کوئی لاعلم شیعہ یہ کہے کہ نہیں جی مولا علی رضی اللہ عنہ نے کسی بیٹے کا نام ابوبکر نہیں رکھا عمر نہیں رکھا عثمان نہیں رکھا یہ سنیوں کی کتابوں کا مسئلہ ہے یہ سنی کتابوں میں ہے ہم سنیوں کی کتابوں کو سنی روایات کو مانتے ہی نہیں جب مانتے ہی نہیں تو ہمارے لئے حجت ہی نہیں۔

حضرات! یہ مسئلہ صرف اہلسنّت و جماعت کا ہی نہیں بلکہ یہ شیعہ اور سنی کا متفقہ مسئلہ ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر، عمر، عثمان رکھا تھا آیئے اگر ہم پر یقین نہیں تو شیعہ حضرات کی معتبر کتاب کشف الغمہ کا مطالعہ کریں علامہ علی بن عیسیٰ کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۵۹۰ میں لکھتے ہیں:

قَالَ الْمُفِيْدُ اَوْلَادُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ وَلَدًا ذَكَرًا وَّاُنْثٰى شیخ مفید لکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے کل لڑکے اور لڑکیاں ستائیس تھے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سیّدہ زینب کبریٰ رضی اللہ عنہا سیّدہ زینب صغریٰ رضی اللہ عنہا ان کی کنیت تھی ام کلثوم رضی اللہ عنہا یہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کے بطن پاک سے تھے۔ حضرت محمد ﷺ کی کنیت ابوالقاسم تھی ان کی والدہ خولہ بنت جعفر تھیں وَعُمَرُ وَرُقَيَّةُ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کی بہن رقیہ وَاُمُّهُمَا اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ رَبِيْعَةَ ان دونوں کی والدہ کا نام اُم حبیبہ بنت ربیعہ تھا وَالْعَبَّاسُ وَجَعْفَرُ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ الشُّهَدَآءُ مَعَ اَخِيْهِمُ الْحُسَيْنِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامَ بِطُفِّ كَرْبَلَا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ چاروں بھائی سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے اُمُّهُمْ اُمُّ الْبَنِيْنَ بِنْتُ حِزَامْ بْنِ خَالِدٍ ان کی والدہ کا نام ام البنین بنت حزام بن خالد تھا وَ مُحَمَّدُ الْاَصْغَرُ الْمُكْنٰى اَبَابَكْرٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ اَلشَّهِيْدَانِ مَعَ اَخِيْهِمَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِالطُّفِ اُمُّهُمَا لَيْلَاً بِنْتُ مَسْعُوْدُ حضرت محمد اصغر ان کی کنیت ابوبکر حضرت عبیداللہ یہ دونوں بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدان کربلا میں شہید ہوئے ان کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت مسعود تھا۔ حضرت یحییٰ، حضرت عون ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تھا ام الحسن رملہ ان کی والدہ کا نام ام مسعود بن عروہ تھا حضرت نفیسہ حضرت زینب صغریٰ حضرت رقیہ صغریٰ، حضرت ام ہانی، حضرت ام کرام، حضرت جمانہ ان کی کنیت ام جعفر تھی حضرت امامہ حضرت ام سلمہ حضرت میمونہ، حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن لِاُمَّهَاتِ اَوْلَادٍ شَتّٰى یہ تمام بیبیاں مختلف ماؤں کی اولاد تھیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب جلاء العیون صفحہ ۴۶۴ میں لکھا ہے کہ میدان کربلا میں مولا علی رضی اللہ عنہ کے نو بیٹے شہید ہوئے تھے۔

(۱) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (۳) حضرت محمد رضی اللہ عنہ (۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۶) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ (۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (۸) حضرت عبداللہ اصغر رضی اللہ عنہ (۹) حضرت محمد اصغر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے میں شیعہ علماء نے اختلاف کیا ہے۔ خلفاء ثلاثہ اور اہل

Marfat.com

بیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں صفحہ ۳۹'۴۱ رحماء بینہم جلد ا صفحہ ۴۵۰'۴۵۲۔ رحما بینہم جلد ۲ ۳۴۲'۳۴۳)

حضرات !ذرا آنکھیں کھول کر مطالعہ فرمائیں شیعہ حضرات کے علماء نے لکھا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر' عمر' عثمان رکھا پھر یہ سارے بیٹے میدان کربلا میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ مگر نہایت ہی افسوس ہے شیعہ حضرات پر شیعہ ذاکرین پر شیعہ علماء پر کہ وہ محرم کے دنوں میں یکم محرم شریف سے لے کر دس محرم تک آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شہادت کبھی بیان نہیں کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کبھی نہیں کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ کبھی نہیں کیا۔ کیا وہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے لخت جگر نہیں یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دل کے ٹکڑے نہیں؟ ہیں یقیناً ہیں تو پھر ذکر کیوں نہیں کرتے؟ سامعین کرام ان سے پوچھو یہ نہیں بتائیں گے آیئے میں بتاتا ہوں اگر یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے کر ان کی شان بیان کریں ان کی شہادت کا تذکرہ کریں تو ان کے مذہب باطل کا بیڑا غرق ہو جائے گا شیعہ عوام اپنے ذاکرین سے اپنے علماء سے سوال کریں گے کہ باوا جی آپ تو کہتے ہی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آپس میں بڑی دشمنی تھی یہ تینوں مولا علی رضی اللہ عنہ کے بہت بڑے دشمن تھے انہوں نے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا ظلم کیا انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بے ادبی کی انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق خلافت چھین لیا انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق دبا لیا۔ انہوں نے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا ظلم کیا انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بے ادبی کی۔ انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق خلافت چھین لیا انہوں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق دبا لیا۔

Marfat.com

انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو مصلیٰ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہ کھڑے ہونے دیا۔
ادھر آپ بیان کرتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام پر نام رکھے یہ کیا منطق ہے؟ کیا کبھی دشمن دشمن کے نام پر بھی اپنی اولاد کا نام رکھتا ہے؟ اب ہر شے ہر قوم کو لوٹنے والے ذاکر قوم کو موضوع اور من گھڑت واقعات سنانے والے عالم کیا جواب دیں لہٰذا انہوں نے یہ سوچا کہ نہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دوسرے بیٹوں کا ذکر کریں گے نہ قوم ہم سے سوال کرے گی ہماری قوم بھی ایسی بدھو ہے کہ مطالعہ کرتے نہیں بس سن کر واہ واہ کر کے رودھو کے گھروں کو چلے جاتے ہیں سمجھتے ہیں ہم نے مولا علی رضی اللہ عنہ اور آل علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا حق ادا کر دیا۔

حضرات! جب مولا علی رضی اللہ عنہ کے دوسرے بیٹوں کا ذکر نہیں ہو گا تو مولا علی رضی اللہ عنہ خوش نہیں ہوں گے بلکہ ناراض ہوں گے کہ یہ لوگ کتنے ظالم ہیں میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں میرے بیٹے پر ماتم کر کے چھریاں مار کے غم مناتے ہیں لیکن میرے بیٹے ابوبکر کا نام نہیں لیتے میرے بچے عمر کا ذکر نہیں کرتے میرے لخت جگر عثمان کا تذکرہ نہیں کرتے جنہوں نے بھائی حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر میدان کربلا میں اپنے نانا کی شریعت پر اپنا تن من قربان کر دیا۔

حضرات! آپ شیعہ حضرات کی کتابیں پڑھ کر دیکھیں صرف مولا علی رضی اللہ عنہ نے ہی اپنے بیٹوں کے نام حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر نہیں رکھے بلکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بچوں کے نام ان مقدس ہستیوں کے نام پر نام رکھے شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ علی بن عیسیٰ اربلی کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۵۷۵ میں لکھتے ہیں کہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے پندرہ صاحبزادے تھے جن کے نام یہ ہیں: (۱) حسن مثنیٰ (۲) زید (۳) عمر (۴) حسین (۵) عبداللہ (۶) عبدالرحمٰن

Marfat.com

(۷)عبداللہ اصغر (۸)اسماعیل (۹)محمد (۱۰)یعقوب (۱۱)جعفر (۱۲)طلحہ (۱۳)حمزہ (۱۴)ابوبکر (۱۵)قاسم۔ ان پندرہ صاحبزادوں میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں اپنے چچا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔

(خلفاء ثلاثہ اور اہل بیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں صفحہ ۴۴' ۴۳ رحماء بینہم جلد ۲ صفحہ ۳۴۴' ۳۴۵)

شیعہ حضرات کے مجتہد حضرت ابوالحسن علی بن حسین مسعودی نے اپنی کتاب ابتینہ والاشراف صفحہ ۲۶۳ میں لکھا کہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے میدان کربلا میں شہید ہوئے (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ اکبر دوسرے حضرت عبداللہ الصّبی تیسرے حضرت ابوبکر۔ اسی طرح امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا امام موسیٰ کاظم نے اپنے بیٹے کا نام ابوبکر رکھا۔ (رحماء بینہم جلد ا صفحہ ۴۵۴ رحماء بینہم جلد ا صفحہ ۳۴۷' ۳۴۸)۔ شیعہ حضرات کی بددیانتی دیکھو جب حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان نہیں کرتے جب علی اکبر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان نہیں کرتے صرف اس لئے کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے بیٹوں کا نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔

شیعہ حضرات سے سوال

حضرات! پتہ چلا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کے نام ان کے نام پر رکھے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان کے مقدس ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھے۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اپنے بچے کا نام عمر رکھا امام موسیٰ کاظم نے اپنے بچے کا نام ابوبکر رکھا اب پوچھئے شیعہ حضرات سے اب سوال کیجئے ذاکرین سے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ نام کیوں رکھے۔

Marfat.com

ایک شیعہ کہنے لگا کہ ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ نام رکھے ہیں بھائی کیوں رکھے؟ کہنے لگا تا کہ پتہ چل جائے کہ نام بُرے نہیں ہوتے ہمارے ایک عالم نے کہا کہ واقعی نام بُرے نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے نام کیوں رکھے؟ کہنے لگا اس لئے رکھے تا کہ پتہ چل جائے کہ نام بُرے نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا حسین رضی اللہ عنہ نے کیوں رکھے کہنے لگا یہی وجہ تھی تو سنّی عالم نے فرمایا جب مولا علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام برے نہیں لگے امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ نام برے نہیں لگے امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ نام برے نہیں گے امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو یہ نام برے نہیں لگے تو پھر تیری جماعت کو یہ نام برے کیوں لگتے ہیں تجھے یہ نام کیوں برے لگتے ہیں وہ شیعہ کہنے لگا مجھے بھی برے نہیں لگتے ہمارے عالم نے کہا بالکل نہیں لگتے کہنے لگا بالکل نہیں سنّی عالم نے کہا اچھا پھر ایسے کرتے ہیں یہ تینوں کے نام لکھ کر تیرے گھر میں لگاتے ہیں شیعہ ہنس کہ کہنے لگا مولوی جی مجھے کیوں مروانے لگے ہو ہمارے سنّی عالم نے کہا بدنصیب پھر مان جا تمہیں یہ نام اچھے نہیں لگتے تبھی تو تم ڈر رہے ہو اگر تمہیں اچھے لگتے تو تم کبھی نہ ڈرتے مولا علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام اچھے لگے تبھی تو بیٹوں کے نام رکھے اگر اچھے نہ لگتے تو کبھی شیر خدا بچوں کے نام ان کے ناموں پر نہ رکھتے پتہ چلا کہ

چارے یار حضور دے ہین سچے تے انہاں ورگی کسے دی شان کوئی نئیں
جانباز اسلام دے ہین چارے تے ثانی چوہاں دا وچ جہان کوئی نئیں
جیہڑا چوہاں نوں ناں برحق سمجھے تے او بندہ وی ہے مسلمان کوئی نئیں
چھڈ کے تنانوں منے جواک تائیں حافظ اودے ورگا بھی بے ایمان کوئی نئیں

حضرات! مؤرخین نے سیرت مولا علی رضی اللہ عنہ میں لکھا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی نو بیویوں سے اٹھارہ لڑکے پیدا ہوئے اور اٹھارہ ہی اللہ تعالیٰ نے لڑکیاں عطا فرمائیں پہلی بیوی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔ ان میں سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ' امام

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے دوسری بیوی حضرت ام البنین ان کے بطن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم جعفر رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ تیسری بیوی حضرت لیلیٰ رضی اللہ عنہا ان کے بطن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت زینب صغریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت رملۃ صغریٰ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ چوتھی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ان کے بطن سے حضرت عون رضی اللہ عنہ، حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت امامہ رضی اللہ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ پانچویں بیوی حضرت امامہ بنت ابوالعاص ہے۔ ان کے بطن سے حضرت محمد رضی اللہ عنہ، حضرت اوسط رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ چھٹی بیوی تھی حضرت خولہ بنت جعفر رضی اللہ عنہا۔ ان کے بطن سے محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ اور محمد اکبر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ساتویں بیوی تھی حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ربیعہ ان کے بطن سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمران رضی اللہ عنہ، حضرت ام الکرم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم سلمٰ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔ نویں بیوی تھی حضرت مسمیاۃ رضی اللہ عنہا بنت امراء القیس کلبی۔ ان کے بطن سے جمانہ رضی اللہ عنہا، حضرت حارشہ رضی اللہ عنہا، حضرت نصیر رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے اٹھارہ بیٹوں میں سے پانچ بیٹے آپ کی ظاہری زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ جب آپ شہید ہوئے تو تیرہ بیٹے زندہ تھے۔ ان تیرہ بیٹوں میں سے سات بیٹے میدان کربلا میں شہید ہوئے۔ باقی چھ بیٹوں میں سے مولا علی رضی اللہ عنہ کی نسل چلی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر اطرف رضی اللہ عنہ اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا میں سے مولا علی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب چلا ہے۔

(شہادت نواسہ سیّد الابرار ص ۴۰۶، ۴۰۹)

حضرات! ان تمام روایات سے پتہ چلا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت

Marfat.com

عثمان رضی اللہ عنہ کا آپس میں روحانی اور نورانی تعلق تھا آپس میں بھائی بھائی تھے اگر آپ مزید تحقیق کر کے مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے نسبی اور جسمانی رشتہ بھی موجود تھا وہ کیسے تو سنیئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رشتہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام اروٰی تھا اروٰی کی والدہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نانی کا نام تھا بیضا اور بیضا کی والدہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نانی کی والدہ کا تھا ام کلیم یہ سیّدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے دادا ہیں ان کی بیٹی ہے اس رشتے کے لحاظ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کے نواسے ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۱ مستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۹۶)

اس کے علاوہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وہ با کمال انسان ہیں جن کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دو بیٹیاں ایک ایک کر کے نکاح میں عطا فرمائیں۔ یہ وہ شرف ہے جو کسی نبی کے اُمتی کو نہیں ملا کہ اس کے گھر کسی نبی کی دو بیٹیاں ایک ایک کر کے نکاح میں آئی ہوں لیکن یہ شرف اللہ تعالیٰ نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا ہے کہ آپ کے نکاح میں حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فَلِذٰلِكَ كَانَ يُلَقَّبُ ذُوالنُّوْرَيْنِ ۔ (الاصابہ جلد ۲ ص ۴۰۰) اس لئے آپ کا لقب تھا آپ کا تخلص تھا ذوالنورین۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا حضور یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ يُسَمّٰى فِى السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ ذُوالنُّوْرَيْنِ کہ چوتھے آسمان کے فرشتے انہیں ذوالنورین کہہ کے

Marfat.com

پکارتے تھے حضور فرشتے کیوں آپ کو ذوالنورین کہتے تھے فرمایا اس لئے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دولڑکیاں باری باری نکاح میں آئی تھیں اس لئے آپ کا لقب تھا ذوالنورین۔ ذوالنورین کا معنی ہے دو نوروں والا۔ (ریاض النضرہ جلد۲ صفحہ۱۱۰ کنز العمال جلد۴ صفحہ۳۷۹)

پتہ چلا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو صاحبزادیاں آئیں تو آپ بن گئے ذوالنورین حضرات جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوروں والے بن سکتے ہیں ذرا سوچئے اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نور کا کیا کمال ہو گا جس کی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا' حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیٹیاں تھیں امام اہلسنّت کشتہ عشق رسالت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نور کی سرکار سے پایا دو شالا نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا
تیسری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرات! پتہ چلا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو لڑکیاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑا قریبی رشتہ تھا۔ لیکن افسوس شیعہ حضرات پر چونکہ ان کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عداوت ہے یہ عداوت عثمان کی وجہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین بیٹیوں کا بھی انکار کر دیتے ہیں کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف ایک ہی بیٹی تھی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور کوئی بیٹی تھی ہی نہیں نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

کی چار بیٹیاں تسلیم کریں گے نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عظمت ماننی پڑے گی۔

میرے دوستو! اگر ایمان کی نظر سے قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بیٹی نہیں تھی بلکہ چار بیٹیاں تھیں لیکن جس گروہ نے قوم کو دوہڑے سنا کر مرثیئے سنا کر سال کی روٹیاں جمع کرنی ہوں انہیں قرآن و حدیث کے مطالعے کی کیا ضروت ہے شیعہ حضرات قرآن و حدیث نہیں پڑھتے تو کم از کم اپنی ہی کتابوں کا مطالعہ کرلیں تو انشاء اللہ ان کو پتہ چل جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی نہیں بلکہ چار بیٹیاں ہیں آیئے قرآن و حدیث اور شیعہ حضرات کی کتابوں سے یہ مسئلہ تلاش کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بیٹی تھی یا چار بیٹیاں تھیں۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹیاں

خالق کائنات نے قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۹ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ۔ اے نبی تم اپنی ازواج سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادروں سے گھونگھٹ نکال لیا کریں۔ ترجمہ مولوی مقبول شیعہ۔

حضرات! قرآن مجید کے الفاظ کی طرف غور فرمائیں اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں تین قسم کی عورتوں کو پردے کا حکم دیا ہے پہلے فرمایا ازواج پھر فرمایا بنات پھر فرمایا نساء المومنین۔ یہ تینوں جملے جمع کے ہیں۔ اور عربی کا یہ قانون ہے کہ جمع کم از کم تین پر بولا جاتا ہے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ ایک فرد ہو تو واحد کا صیغہ بولا جاتا ہے دو فرد مراد ہوں تو تثنیہ کا صیغہ بولا جاتا ہے تین یا تین سے زیادہ افراد ہوں تو جمع کا صیغہ بولا جاتا ہے اب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واحد کا صیغہ نہیں فرمایا تثنیہ کا صیغہ نہیں فرمایا بلکہ جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے

Marfat.com

میرے رب العالمین نے واضح فرما دیا کہ میرے یار کی بیویاں بھی تین سے زیادہ تھیں میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیٹیاں بھی تین سے زیادہ تھیں اب جو بندہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین بیٹیوں کا انکار کرتا ہے وہ قرآن کی آیت کا انکار کر رہا ہے قرآن کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا مومن نہیں ہوسکتا۔

میرے دوستو! یہ تو قرآن ہے آپ شیعہ حضرات کی کتابوں کا مطالعہ کریں شیعہ حضرات کے بڑے مجتہدین مثلاً علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی نے اپنی کتاب المبسوط جلد۴ صفحہ ۱۵۸ پر تہذیب الاحکام جلد۸ صفحہ ۱۶۱ اور الاستبصار جلد ا صفحہ ۲۴۵ پر لکھا۔ علامہ عماد زاد نے چہاردہ معصوم جلد ا صفحہ ۲۲۴ میں مرزا تقیؒ نے نسخ التواریخ جلد ا صفحہ ۱۶۴ پر ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۶ حیات القلوب جلد۲ صفحہ ۱۰۲۷ مرات العقول جلد ا صفحہ ۳۵۲ پر علامہ سیّد محسن الامین نے اعیان اشیعہ جلد۳ صفحہ ۴۸۷ پر علامہ شیخ عباس قمی نے منتہی الامال جلد ا صفحہ ۱۲۵ میں علامہ سیّد اولاد حیدر گرامی نے ذبح عظیم صفحہ ۲۴ میں علامہ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی نے مروج الذھب جلد۲ صفحہ ۲۹۱ میں علامہ سیّد نعمت اللہ جزائری نے انوار نعمانیہ جلد ا صفحہ ۸۰ میں علامہ ابوعلی فضل بن حسن طبرسی نے تفسیر مجمع البیان جلد۲ صفحہ ۳۳۳ میں علامہ سیّد علی نقوی المعروف فیض الاسلام نے شرح نہج البلاغہ صفحہ ۱۴۳ میں علامہ محمد بن یعقوب کلینی نے اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۳۹ میں لکھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد جن پر شیعہ حضرات کے مذہب کی بنیاد ہے علامہ محمد بن یعقوب کلینی رازی اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۳۹ میں لکھتے ہیں حضرات شیعہ حضرات کے نزدیک یہ کتاب اتنی ہی معتبر ہے جیسے ہمارے نزدیک بخاری شریف بلکہ بخاری شریف سے بھی بڑھ کر ان کے ہاں اس کتاب کا مرتبہ ہے شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہے جب علامہ کلینی نے یہ کتاب لکھی تو امام مہدی رضی اللہ عنہ جو بقول شیعہ حضرات کے غار میں چھپے ہوئے ہیں وہ تشریف

Marfat.com

لائے اور کلینی صاحب کی کتاب کا مطالعہ فرمایا مطالعہ فرمانے کے بعد امام نے فرمایا کہ هٰذَا کَافٍ لِشِیْعَتِنَا یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے غالب. گمان یہ ہے کہ اس کتاب کا نام اصول کافی اس مناسبت سے رکھا گیا ہے اب اُسی اصول کافی کی عبارت پیش کررہا ہوں تسلی کے لئے منصف شیعہ بھائیوں سے انصاف کی اپیل ہے علامہ کلینی لکھتے ہیں کہ وَتَزَوَّجَ خَدِیْجَةَ وَهُوَ بِضْعٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیس سال بڑی تھیں فَوُلِدَلَهٗ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهٖ اعلان نبوت سے پہلے یہ بچے پیدا ہوئے۔ القاسم ورقیۃ وزینب و ام کلثوم حضرت قاسم حضرت رقیہ حضرت زینب' حضرت ام کلثوم رضوان اللہ علیہم اجمعین وَوُلِدَ لَهٗ بَعْدَ الْمَبْعَثِ وَالطَّیِّبُ وَالطَّاهِرُ وَالْفَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ اعلان نبوت کے بعد حضرت طیّب حضرت طاہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سلام اللہ علیہما پیدا ہوئیں شیعہ حضرات کے چوٹی کے مجتہد ملا باقر حیات القلوب جلد۲ صفحہ ۸۲ میں لکھتے ہیں کہ معتبر حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رحمت فرمائے اس کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اولاد عطا فرمائی طاہر' عبداللہ قاسم رقیہ فاطمہ زینب اور ام کلثوم (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔ شیعہ حضرات دعا کے بعد انگلی سے اشارہ کرکے ایک دعا پڑھتے ہیں کون سی دعا؟ علامہ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی تہذیب الاحکام جلد۱ صفحہ ۱۵۴ پر وہ دعا لکھتے ہیں حاجی حسن علی نے اپنی کتاب تحفۃ العلوم میں یہ دعائیں لکھی ہیں۔ شیعہ حضرات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْقَاسِمِ وَالطَّاهِرِ ابْنَیْ نَبِیِّكَ اے اللہ عزوجل درود بھیج اپنی رحمت بھیج حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت طاہر رضی اللہ عنہ پر جو تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّةَ بِنْتِ نَبِیِّكَ اے اللہ عزوجل رحمت فرما حضرت

Marfat.com

سیّدہ رقیہ پر جو تیرے نبی ﷺ کی بیٹی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کَلْثُوْمِ بِنْتِ نَبِیِّكَ اے اللہ عزوجل رحمت فرما حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا پر جو تیرے نبی ﷺ کی بیٹی ہے۔ (شان صحابہ صفحہ ۱۵۳، ۱۵۷ تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۷، ۱۸۸ تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۳، ۵۲۵ عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۴۲۸ تا ۴۵۱)

شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے ثابت ہوا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بچی نہیں تھی بلکہ چار بچیاں تھیں۔

شیعہ حضرات کے مجتہد علامہ سیّد نعمت اللہ جزائری نے اپنی کتاب انوار نعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۸۰ پر لکھا علامہ سیّد علی نقوی المعروف فیض الاسلام نے شرح نہج البلاغہ صفحہ ۵۲۸ پر لکھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں تھیں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن جن میں سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باری باری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا علامہ سیّد علی نقوی شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں پس خویشاوندی عثمان از ابوبکر عمر به پیغمبر نزدیك تراست که حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قربت کے لحاظ سے حضور علیہ الضلوٰۃ والسلام کے بہت قریب تھے اتنی قربت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی حاصل نہیں تھی وجہ کیا تھی۔ وبہ دامادی پیغمبر مرتبہ اے یافتدای کہ ابوبکر وعمر نیا فتند وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داماد بن کر وہ مرتبہ پایا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہ ملا۔ عثمان رقیہ وام کلثوم رابنا بر۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ مشہور دختران پیغمبر اند بمسوی خود درآ ورد۔ جو مشہور روایت کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادیاں تھیں۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۹، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۸۹)

میرے دوستو! ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی کریم

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑا قرب تھا کیونکہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو پیاری بیٹیاں سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ازواج اور اولاد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں کل آٹھ شادیاں کی تھیں آپ کی کل بیویاں آٹھ تھیں۔ (۱) حضرت رقیہ (۲) حضرت ام کلثوم (۳) حضرت جندب (۴) حضرت فاطمہ بنت ولید (۵) حضرت ملکیہ (۷) حضرت ام ولد (۸) حضرت نائلہ بنت فافتہ (رضی اللہ عنہن)

ان آٹھ بیویوں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں عطا فرمائی تھیں۔ بیٹے یہ تھے:

(۱) حضرت عبداللہ اکبر (۲) حضرت عبداللہ اصغر (۳) حضرت ابان (۴) حضرت خالد (۵) حضرت عمر (۶) حضرت سعید (۷) حضرت ولید (۸) حضرت عبدالمالک بیٹیوں کے نام یہ ہیں (۱) حضرت مریم کبریٰ (۲) حضرت مریم صغریٰ (۴) حضرت عائشہ (۴) حضرت ام ابان (۵) حضرت ام عمر (۶) حضرت ام سعید (۷) حضرت ام البنین (۸) حضرت ام ایوب

(شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۳۱۶، ۳۱۷)

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے آپ کی بیٹی حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بڑی خوشی سے فرمایا بیٹا ٹھیک ہے ہم نائلہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ تمہیں عطا کرتے ہیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ محمد بن علی بن شہر اشوب مناقب آل ابی طالب جلد ۴ صفحہ ۳۹ میں لکھتے ہیں کہ

فَذَكَرَهُ الْحُسَيْنُ علیہ السلام سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خِطْبَةَ الْحَسَنِ عَآئِشَةَ وَفَعَلَهُ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ مانگا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ حضرت

Marfat.com

امام حسن رضی اللہ عنہ سے کر دیا ثُمَّ اِنَّهٗ كَانَ الْحُسَيْنُ تَزَوَّجَ لِعَآئِشَةَ بِنْتِ عُثْمَانَ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا۔ (تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۱۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا۔ اس کا نام تھا عبداللہ۔ اس عبداللہ کی شادی سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی تھی شیعہ حضرات کے عالم مرزا محمد تقی ناسخ التواریخ جلد۶ کتاب دوم صفحہ ۵۳۴ میں لکھتے ہیں کہ بعد از حسن مثنیٰ فاطمہ رضی اللہ عنہا بحبالہ نکاح عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان درآمد۔ حضرت حسن مثنیٰ کی وفات کے بعد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے ہوا۔ شیعہ حضرات کے عالم علامہ ابوالحامد عبدالحمید نے شرح نہج البلاغہ جلد۳ صفحہ ۴۵۹ میں یہ بات لکھی علامہ ابوالفرج اصفہانی نے مقاتل الطالبین صفحہ ۲۰۲، ۲۰۴ میں یہ بات لکھی۔ علامہ عبدالحمید شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ وَتَزَوَّجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہما نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما سے شادی کی۔

حضرت علامہ امام محمد بن سعد علیہ الرحمہ نے طبقات ابن سعد جلد۸ صفحہ ۴۷۵ میں لکھا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ سکینہ رضی اللہ عنہا جن کی والدہ کا نام حضرت رباب بنت امری القیس بن عدی تھا ان کا نکاح حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوا حضرت مصعب سے آپ کی ایک بچی ہوئی جس کا نام رکھا گیا فاطمہ۔ حضرت مصعب کی شہادت کے بعد آپ کی شادی عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ سے ہوئی حضرت عبداللہ کے گھر آپ کے ہاں تین بچے ہوئے قرین، حکیم [illegible] عبداللہ کے بعد حضرت سیّدہ سکینہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت زید بن عمر بن

Marfat.com

عثمان سے ہوئی علامہ محمد بن سعد فرماتے ہیں فَهَلَكَ عَنْهَا فَخَلَفَ عَنْهَا زَيْدُ بْنِ عَمْرِوبْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ کہ حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد حضرت سکینہ بنت سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے شادی کی۔ (تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۲۰۵،۲۱۱)

ابہز بن مہیمر زفرماتے ہیں میں ایک مرتبہ حج کرنے کے لیے مکّہ شریف گیا جب میں مکّہ شریف پہنچا تو میں نے طواف کی نیت کر کے مکّہ شریف کا طواف شروع کر دیا لوگوں کا ہجوم بڑی دنیا تھی ہر ملک ہر علاقے کا بندہ حج کے لئے آیا ہوا تھا کوئی گورا تھا کوئی کالا کوئی سفید تھا کوئی گندمی کوئی لمبا تھا کسی کا قد چھوٹا ہر قسم کے لوگ حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اَبہز فرماتے ہیں ان سارے حاجیوں میں سے مجھے دو حاجی ایسے نظر آئے کہ میں بتا نہیں سکتا گورے رنگ چمکتے دمکتے چہرے حسین وجمیل آنکھیں درمیانہ قد بس دیکھنے والے دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے حضرت ابہز فرماتے ہیں میں نے ایک حاجی سے پوچھا کہ بھائی جی یہ نوجوان جو پورے حاجیوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت ہیں کیا آپ انہیں جانتے ہیں یہ کون ہیں؟ تو اس حاجی نے بتایا ہاں میں جانتا ہوں میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ اس حاجی نے بتایا کہ ان میں سے جو دائیں طرف جاتے دیکھ رہے ہو یہ مولا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا شیر خدا رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے اور جو بائیں طرف جا رہا ہے یہ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا لخت جگر ہے ان دونوں نے ایک دوسرے کے گھر میں شادیاں کی ہوئی ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بچی سے رشتہ کیا ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے شادی کی ہوئی ہے حضرت ابہز فرماتے ہیں میں سن کر بڑا ہی حیران ہوا اس حاجی نے پوچھا بھائی بات سن کہ حیران کیوں ہو گئے؟ حضرت ابہز نے فرمایا میں حیران تو اس بات پر ہوں کہ ہمارے علاقے کے لوگ کہتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آپس میں بڑی دشمنیاں تھیں ایک دوسرے سے عداوت رکھتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا دشمن تھا مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے لیکن یہاں تو معاملہ الٹا نظر آرہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بچے پیار محبت سے دونوں مل کر حج کررہے ہیں مکہ شریف کا طواف کررہے ہیں اور ایک دوسرے کے گھر شادیاں کررکھی ہیں۔ سبحان اللہ حضرت ابہر فرماتے ہیں میں نے پوچھا ان کا نام کیا ہے حاجی صاحب نے بتایا ایک کا نام ہے عبداللہ بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ۔ دوسرے کا نام ہے محمد بن عمرو بن عثمان (ریاض النضرہ جلد۳ صفحہ۱۲۲)

بے قدر نوں یار دی قدر کیہ اے　　قدر یار دی سجنا یار توں پچھ
مولا علی رضی اللہ عنہ توں پچھ عثمان توں پچھ　　پچھ عمر کولوں یار غار توں پچھ
قید یاروں پچھ منصور کولوں　　قدر شاہ منصور دی دارا توں پچھ
قدر پچھ دیوانیہ ربّ کولوں　　قدر رب دی میری سرکار توں پچھ

حضرات !اب ایمان داری سے بتاؤ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان عداوت تھی کہ پیار؟ محبت تھی یا دشمنی؟ اگر بات انصاف کی ہوگی تو کہنا پڑے گا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں محبت تھی پیار تھا اگر پیار نہ ہوتا محبت نہ ہوتی تو کبھی ایک دوسرے کے رشتے نہ لیتے نہ دیتے مگر نہایت ہی افسوس ہے ان ملنگوں پر ان ذاکرین پر ان عالموں پر ان مجتہدین پر یا علی یا علی رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانے والوں پر جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بے ادبیاں کرتے ہیں گستاخیاں کرتے ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت کرتے ہیں۔

شیعوں کی دعا

شیعہ حضرات کے ایک مجتہد ہیں حاجی حسن علی انہوں نے شیعہ عوام کے لئے

Marfat.com

ایک کتاب لکھی ہے نام ہے تحفۃ العوام یہ کتاب تقریباً ہر شیعہ کے گھر میں موجود ہے حاجی حسن علی تحفۃ العوام صفحہ ۴۵۹ میں لکھتے ہیں کہ جو شیعہ محرم کے دنوں میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضری دے یا حاضری نہ دے سکے تو دس محرم کو اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر نماز ظہر سے پہلے دو رکعت نماز زیارت پڑھے جب نیت باندھ لے تو پھر یہ زیارت پڑھے دعائے زیارت بڑی لمبی ہے صفحہ ۴۵۸ سے لے کر ۴۶۵ تک ہے میں اس زیارت کا ایک حصہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں حاجی حسن علی لکھتے ہیں کہ شیعہ مومن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کرے کہ اَللّٰھُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَاْبِہٖ اَوَّلاً اے اللہ! خاص کر سب سے پہلے ظالم پر میری طرف سے لعنت بھیج اس پر پہلے لعنت شروع ہو ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ خَامِسًا پھر دوسرے پر لعنت بھیج پھر تیسرے پر لعنت بھیج پھر چوتھے پر لعنت بھیج پھر یزید بن معاویہ جو پانچویں نمبر پر لعنت بھیج۔ (عقائد جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴)

حاجی حسن علی لکھتے ہیں کہ جو بندہ دس محرم کو یہ نماز زیارت پڑھ کر زیارت دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑا اجر اور بہت سارا ثواب عطا فرمائے گا اور جو بھی مشکل ہو گی جو بھی حاجت ہو گی اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرمائے گا۔

حضرات! اب دعا کی طرف توجہ فرمائیں حاجی حسن علی لکھتا ہے کہ مومن شیعہ دعا مانگے اے اللہ عزوجل پہلے پر لعنت فرما پھر دوسرے پر پھر تیسرے پر پھر چوتھے پر پھر یزید پر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ پہلا دوسرا تیسرا چوتھا کون ہے جن کا نام نہیں لیا گیا پر دعا کی جا رہی ہے تو حضرات یہ پہلے سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں دوسرے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں تیسرے سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں چوتھے سے مراد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

میرے دوستو! کتنے دکھ کا مقام ہے کہ شیعہ حضرات حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے مقدس مزارات پر جا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخیاں اور بے ادبیاں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لعنتوں کا سوال کرتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا اللہ تعالیٰ موقع عطا فرمائے کہ بندہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضے پر حاضری دے تو اپنے لئے اپنے والدین کے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے خاندان کے لئے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری امت کے لئے دعائیں کرے کہ مولا کریم ہماری اور سارے مومنوں کی مغفرت فرما سب کی پریشانیاں دور فرما سب کو صحت عطا فرما سب کو بار بار سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضے کی حاضری نصیب فرما سب کو رزق حلال عطا فرما سب کو ایمان اور شہادت کی موت عطا فرما۔ لیکن شیعہ وہ بدنصیب قوم ہے جو پاک حسین رضی اللہ عنہ کے دربار میں کھڑے ہو کر پاک صحابہ رضی اللہ عنہم پر لعنت کی دعائیں کر رہے ہیں معاذ اللہ۔ حضرات! جب بدنصیب شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعنت کی دعا کرتے ہیں تو یہ لعنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تو جاتی نہیں کیونکہ وہاں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی رحمت ہے پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے وہ لعنت مڑ کر شیعہ حضرات پر ہی نازل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لعنت کی پھٹکار کی وجہ سے ان کا لباس کالا ان کا عمامہ کالا ان کا لباس کالا ان کے چہرے کالے ان کے سینے کالے خدا عزوجل کی قسم جب یہ مریں گے تو ان کی قبریں بھی کالی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ایک مرتبہ ایک شیعہ ایک سنی کو کہنے لگا کہ یار ہمارے مذہب میں لعنت کا بڑا خرچہ ہے کیونکہ ہم شیعہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تبرا کرتے ہیں معاذ اللہ اور کروڑوں سنیوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ سنی نے جواب دیا کہ ہاں بھائی جیسی آمدنی ہو گی ویسا ہی خرچہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے تم ہی جیسے لوگوں کے لئے فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے تمام فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام انسانوں کی لعنت ہے سنی نے کہا صاحب خرچہ ہے تو آپ کو لعنت کی آمدنی بھی تو بڑی ہے لعنت کر کے اپنا ہی

Marfat.com

منہ کالا کرتے ہو۔

ہے منکر جس دے دل وچہ نہیں تے عشق صدیق ولی دا
او بھی جان ایمان تو خالی تے جھڑا دشمن عمر جری دا
جنت وچہ او جانئیں سکدا تے جنہوں نہیں پیار عثمان غنی رضی اللہ عنہ دا
اعظم او بھی وڈا کافر تے جھڑا نئیں حب دار علی دا

ہندوستان کے مشہور شہر لکھنؤ میں شیعہ بڑے رہتے ہیں ہندوستان پاکستان بننے سے پہلے انگریز کا دور تھا محرم کے مہینہ ایک غالی شیعہ نے امام کوٹ میں کھڑے ہوکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخیاں کرنی شروع کردیں گالیاں دینے لگا تبرا کرنے لگا ایک غیرت مند سنی نے جب شیعہ کی بکواس سنی تو برداشت نہ کرسکا اس کو قتل کر دیا سنّی کو پولیس نے گرفتار کرلیا مقدمہ چلا انگریز جج کی عدالت لگی قاتل سنّی کو پیش کیا گیا جج نے قاتل سے پوچھا کہ تم نے فلاں بندے کو قتل کیا تھا سنّی جی ہاں میں ہی اس ظالم کا قاتل ہوں۔ جج نے کہا کیوں قتل کیا ہے؟ سنّی نے کہا جج صاحب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخیاں کررہا تھا میں برداشت نہ کرسکا تو میں نے مذہبی غیرت کی وجہ سے اس بے ایمان کو قتل کردیا۔ جج نے شیعہ پارٹی کے وکیل سے کہا کہ وکیل صاحب یہ قاتل کیا کہہ رہا ہے؟ وکیل نے کہا جج صاحب ہمارے مذہب شیعہ میں تبرا بازی کرنا گالیاں دینا عبادت ہے لہٰذا مذہب میں کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے جج نے سنّی قاتل کے وکیل سے پوچھا کہ وکیل صاحب تم کیا کہتے ہو؟ سنی قاتل کے وکیل نے کہا جج صاحب ان کے مذہب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تبرا کرنا عبادت ہے ہمارے مذہب میں ان جیسے ملعونوں کو قتل کرنا عبادت ہے۔ آپ فیصلہ کردیں یہ اپنی عبادت کریں ہم اپنی عبادت کریں۔ جج نے یہ سن کر مقدمہ خارج کردیا کہ یہ مذہبی معاملہ ہے ہر بندہ مذہب میں آزاد ہے۔ (افاضات یومیہ جلد۲ صفحہ۳۳۳)

Marfat.com

میرے دوستو! دعا کرو اللہ تعالیٰ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے آمین ثم آمین حضرات ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے پیار کرتے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے تھے محبت کرتے تھے صرف مولا علی رضی اللہ عنہ سے ہی نہیں بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بھی محبت کرتے تھے۔

اسی طرح آپ کتابوں کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عزّت کی قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو بیٹے کی نگاہ سے دیکھا کرتی تھیں۔

مولا علی رضی اللہ عنہ اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب مولا علی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امیر بنے تو ذوالحج کا مہینہ تھا سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حج کرنے کے لئے مکّہ شریف گئی ہوئی تھیں جب آپ حج کرنے کے بعد مدینہ شریف آنے لگیں تو آپ کو پتہ چلا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ امیر بن گئے ہیں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے ان قاتلوں کو سزا ملی ہے تو مولا علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین نے حضرت نسعا رضی اللہ عنہا سے عرض کی اَمی جان سزا کیا ملنی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل تو مولا علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں داخل ہو گئے۔ انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پناہ مل گئی ہے اب انہیں کون سزا دے سکتا ہے؟ حالانکہ یہ بات غلط تھی لیکن مخالفین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خوب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بھڑکایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی حیران ہوئیں کہ حیرت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

سپاہی بن گئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہیں مکّہ شریف رک گئیں! ادھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جن کو میرے پاک نبی نے دنیا میں جنت کی خوشخبری سنائی تھی وہ بھی مکّہ شریف تشریف لائے ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ملاقات فرمائی مدینہ شریف کے حالات پوچھے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا اماں جی مدینہ شریف کے حالات بڑے ہی خراب ہیں ظالم باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑا ظلم کیا ہے پہلے پچاس دن پانی بند رکھا مسجد نبوی میں داخلہ بند رکھا پھر بڑی بے دردی سے آپ کو شہید کر دیا گیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ جن باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں داخل ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی امی جان ہم نے بھی یہی سنا ہے اب آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے ہم نے اسی شک کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی جب تک قاتلان عثمان کو سولی پر نہیں لٹکایا جاتا ہم بیعت نہیں کریں گے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب تم نے یہ بات کہی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہا ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ میری بیعت کریں میں وعدہ کرتا ہوں میں تحقیق کر کے قاتلان عثمان کو ضرور سزا دوں گا لیکن ہم انکار کر کے مکّہ شریف آ گئے حضرات تاریخ اسلام بتاتی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مخالفین اسلام نے ہمارے مذہب کو بڑا نقصان پہنچایا طرح طرح کی افواہیں پھیلنے لگی کوئی کہتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاتلان عثمان کو پناہ دے رکھی ہے کوئی کہتا قتل کرانے والے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں نعوذ باللہ۔ کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ۔ جب مخالفت بڑھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر ان کے ساتھیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا آپ قاتلان

Marfat.com

عثمان کو شریعت کے مطابق سزا دیں ہم سب آپ کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سزا میں ضرور دوں گا لیکن جب یقین ہوا کہ فلاں فلاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے میں شک کی وجہ سے کسی بے قصور کو سزا نہیں دینا چاہتا۔

حضرات! دونوں فریقین کی بات اپنی جگہ بالکل حق تھی یہیں سے دو گروہ بن گئے۔ ایک مولا علی رضی اللہ عنہ کا ایک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا' لیکن افسوس کہ پھر یہی دو پاک گروہ لڑائی کی شکل میں آمنے سامنے آ گئے۔ اس لڑائی کا نام تاریخ جنگ جمل بتاتی ہے۔ یعنی اونٹوں والی جنگ۔ اس لڑائی میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے جب لڑائی ہوئی اللہ تعالیٰ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کو فتح عطا فرمائی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لشکر پسپا ہو گیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے ایک سپاہی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پیر پر ایسی تلوار ماری کہ اس کا پیر کٹ گیا۔ اونٹ بیٹھ گیا جب اونٹ بیٹھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کئی سپاہی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے کئی ساتھی چاہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کر لیا جائے جب مولا علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے اپنے فوجیوں کو فرمایا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ تو فوجیوں نے کہا امیر المومنین! ہم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا: سنئے! شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن علی بن شہر آشوب اپنی معتبر کتاب ابن شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۱۴ میں تحریر میں کرتے ہیں قَالَ عَلِیٌّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَفَتَسبُوْنَ اُمَّکُمْ عَائِشَةَ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم لوگ اپنی اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کرو گے؟ ثُمَّ تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْهَا مَا یُسْتَحَلُّ مِنْ غَیْرِهَا اور پھر ان سے وہ سلوک کرو گے پھر ان سے وہ کچھ کرنا حلال سمجھو گے جو دوسری عام عورتوں سے قیدی ہونے کے

Marfat.com

بعد سلوک کرتے ہو؟ فَلَئِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ كَفَرْتُمْ اگر تم نے ایسا کیا تو تم کافر ہو جاؤ گے۔ کیوں؟ وَهِيَ اُمُّكُمْ کہ وہ تمہاری ماں ہے وہ تمہاری امی ہے وَاِنْ قُلْتُ لَيْسَتْ بِاُمِّنَا اگر تم کہو کہ یہ ہماری ماں نہیں تو فَقَدْ كَذَبْتُمْ بِقَوْلِهٖ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُكُمْ تم جھوٹے ہو تم کاذب ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پارہ ۲۱ میں فرماتا ہے لوگو میرے محبوب کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۹، ۴۵۱۔ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۷۵، ۴۷۷)

جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تو فوجی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کرنے سے رک گئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد کو فرمایا محمد عرض کی جی امیر المومنین فرمایا جاؤ اور جا کر اپنی ہمشیرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی ایمان والوں کی ماں کی حفاظت کرو خبر گیری کرو تا کہ کوئی بدنصیب ان کی بے ادبی نہ کرے میں بھی ابھی آ رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے مزاج پرسی کی پھر سارے جھگڑے لڑائی پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا ہمیں آپ کی عزّت بڑی ہی عزیز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ جب یہ فرما رہے تھے تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے بات مکمل کر لی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہاں کھڑے ہوئے لوگوں کو فرمایا کہ اے میرے بچو واقعی حضرت علی رضی اللہ عنہ سچ فرما رہے ہیں میری اور ان کی کوئی لڑائی نہیں تھی کوئی عداوت نہیں تھی کوئی دشمنی نہیں تھی یہ لڑائی ہوئی ہے تو غلط فہمی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ (خلفائے راشدین صفحہ ۲۶۹)

اس لڑائی کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کئی دن تک مولا علی رضی اللہ عنہ کی مہمان بن کے رہیں جب صحیح طریقے سے امن ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ بیٹا علی عرض کی جی امی جی فرمایا بیٹا اب میرا دل چاہتا

Marfat.com

ہے کہ میں مدینہ شریف واپس چلی جاؤں میرا جانے کا بندوبست کرو مولا علی رضی اللہ عنہ نے کہا امی جان آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ میں آپ کے جانے کی تیاری کراتا ہوں اب مولا علی رضی اللہ عنہ نے کیسے تیاری کرائی؟ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن خاوند نے روضتہ الصفاء جلد۲ صفحہ ۴۸۸ تا ۸۹ میں تحریر کیا شیعہ حضرات کے بہت بڑے علامہ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی مروج الذھب جلد۲ صفحہ ۳۷۰ میں یہ بات لکھی کہ مولا علی رضی اللہ عنہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ پاک کی طرف روانہ کرنے لگے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد بن ابوبکر کو بلایا فرمایا محمد عرض کی جی حضور۔ فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ شریف جارہی ہیں تم ساتھ جاؤ تاکہ راستے میں کوئی تکلیف نہ ہو عرض کی جی حضور پھر آپ نے تیس فوجیوں کو بلایا جو بہادر اور نڈر تھے۔ ان کو فرمایا کہ تم سب اسلحہ سے لیس ہوکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کرنے کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذرا ہٹ کر حفاظت کرتے جانا۔ عرض کی حضور ٹھیک ہے پھر آپ نے قبیلہ عبدالقیس اور قبیلہ ہمدان کی بیس عورتوں کو بلایا جب وہ دربار میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان بیبیوں سے فرمایا کہ آپ تمام بیبیاں بڑی بہادر ہیں اور نڈر ہیں آپ کے ذمہ میں ایک ڈیوٹی لگانا چاہتا ہوں تمام بیبیوں نے عرض کی حضور آپ امیر المومنین ہیں آپ حکم فرمائیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی ہیں مومنوں کی ماں ہیں یہ مدینہ شریف تشریف لے جارہی ہیں راستہ بڑا خطرناک ہے آپ ایسے کریں کہ تمام بیبیاں پہرے دار بن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ شریف تک جائیں ان کو بڑی حفاظت کے ساتھ مدینہ شریف پہنچا کر واپس آجائیں تمام بیبیوں نے عرض کی حضور جیسا آپ کا حکم مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن جب ساتھ جانا تو پتہ نہ چلے کہ تم مرد ہو یا عورتیں تاکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتہ نہ چلے وہ سمجھیں کہ کل پچاس سپاہی میری حفاظت

Marfat.com

کے لئے ساتھ آرہے ہیں۔ مرد سپاہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری سے دور رہیں گے تم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ساتھ چلنا سواری سے اتارنا سواری پر چڑھانا تاکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تکلیف نہ ہو عرض کی حضور جیسے آپ کا حکم آپ عورتوں نے سر پر پگڑیاں باندھ لیں ہاتھوں میں تلواریں لے لیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیار ہوکر چلیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی الوداع کرنے کے لئے ساتھ چلے شیعہ مؤرخ علامہ محمد بن خاوند روضتہ الصفا میں لکھتا ہے کہ خود بنفس نفیس بقولے سہ میل راہ عائشہ رضی اللہ عنہا رامتا بعت۔ ایک روایت کے مطابق خود مولا علی رضی اللہ عنہ تین میل تک حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو الوداع کہنے کے لئے باہر تک تشریف لے آئے ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ پاک کی طرف چل پڑیں وہ عورتیں جنہوں نے مردانہ لباس پہن کر پگڑی باندھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کے لئے جارہی تھیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سواری پر سوار کرتیں سواری سے اتارتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر بڑی پریشان ہو جاتیں کہتیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حرمت اور عزّت کا خیال تو بڑا کیا ہے لیکن یہ کام اچھا نہیں کیا کہ مردوں کو میری خدمت پر لگادیا ہے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ پاک پہنچیں تو مدینہ والوں نے بڑا پرتپاک استقبال کیا سارے مدینہ والے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں سلامی کے لئے حاضر ہونے لگے مرد بھی عورتیں بھی بچے بھی بوڑھے مرد گھر سے باہر پردے میں سلام کر کے جارہے ہیں عورتیں زیارت کر کے سلام عرض کر رہی ہیں مدینہ پاک کی چند بیبیوں نے عرض کی امی جان سنائیے سفر کیسا گزرا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عزّت وجلالت کی قسم علی رضی اللہ عنہ نے میری عزّت کا حق ادا کردیا ہے اس نے وہ سلوک کیا جو بیٹے ماؤں سے کرتے ہیں لیکن ایک بات غلط کی ہے عورتوں نے کہا امی جی وہ کون سی بات؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ نے میری حفاظت کے لئے ان مردوں کو بھیجا ہے جو میرے غیر محرم تھے میرے پردے میں بڑا فرق آیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات فرمائی تو وہ عورتیں جو مرد بن کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھیں انہوں نے سروں سے پگڑیاں اتار دیں اور قدموں کو چوم کر کہا اماں جی ہم مرد نہیں عورتیں ہیں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ منظر دیکھا تو آنکھوں سے آنسو آ گئے اسی وقت سر سجدے میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ مولا کریم تیرا شکر ہے میرے پردے میں فرق نہیں آیا پھر چہرہ بصرے کی طرف کر کے کہنے لگیں اے ابوطالب کے بیٹے میں قسم اٹھا کے کہتی ہوں اللہ تعالیٰ کی عزّت و جلالت کی قسم تو نے میرے ساتھ مہربانی کی ہے تو نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے تو نے میری عزّت کر کے حق ادا کر دیا ہے پھر رو کر فرمانے لگیں اے علی رضی اللہ عنہ میری خواہش تھی میں بصرے نہ جاتی اگرچہ مجھے کئی دکھ آ جاتے ہیں مگر افسوس لوگ مجھے مجبور کر کے لے گئے کہ اماں جی آپ بصرے چلو وہاں جا کر آپ دونوں پارٹیوں میں صلح کرانا میں گئی پر افسوس صلح کی بجائے لڑائی ہو گئی۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۳، ۴۴۷)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ اپنی کتاب کشف الغمۃ جلد ۱ صفحہ ۲۴۴ میں لکھتے ہیں کہ وَنَدِمَتْ عَآئِشَةَ عَلٰی مَا وَقَعَ مِنْهَا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس لڑائی کے بعد اس جنگ کے بعد جب تک زندہ رہیں جب تک حیات رہیں آپ ہمیشہ افسوس کا اظہار کرتیں کہ کاش یہ جنگ نہ ہوتی یہ لڑائی نہ ہوتی وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ يَوْمَ الْجَمَلِ اِلَّا اَظْهَرَتْ اَسَفًا وَاَبْدَتْ نَدِمًا وَّبَكَتْ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب بھی جنگ جمل کی بات یاد آتی تو آپ ندامت کا اظہار کر کے افسوس کر کے زار و قطار رو پڑتیں۔ سبحان اللہ

(تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۳۶)

حضرات! ان تمام روایات سے پتہ چلا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے درمیان کوئی لڑائی نہیں تھی کوئی عداوت نہیں تھی بلکہ دونوں ہستیوں کے درمیان ایک مقدس رشتہ تھا ایک محبوب تعلق تھا یہ لڑائی جو ہوئی یہ بھی غلط فہمی اور لوگوں کے بھڑکانے پر ہوئی وگرنہ آپ نے پڑھا اور سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی تعریفیں کرتی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ماں سمجھ کر ان کا ادب واحترام فرماتے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان

شیعہ حضرات کے عالم علامہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۲۴۴ میں لکھتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک دن ایک آدمی جس کا نام تھا جمیع بن عمیر مدینہ شریف آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد کہنے لگا حضور میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت فرمائیں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں ہاں ضرور پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو تو جمیع بن عمیر نے کہا کہ مجھے یہ بتایئے مَنْ کَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ کون پیارا تھا سرکار سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے تھے قَالَتْ فَاطِمَۃُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جمیع بن عمیر کہتے ہیں میں نے کہا حضور مردوں میں سے اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ کون پیارا تھا میں نے بات مردوں کی پوچھی ہے قَالَتْ زَوْجُھَا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مردوں میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر مولا علی رضی اللہ عنہ پیارے تھے جمیع بن عمیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان سنی مقام سنا تو حیران ہو گیا کہنے لگا حضور آپ کیا فرما رہی ہیں مردوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سرکار کو سب سے زیادہ پیارے تھے فرمایا بالکل پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وَمَا یَمْنَعُہٗ فَوَاللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَ لَصَوَّامًا قَوَّامًا اے جمیع اس

Marfat.com

میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے اس میں شان علی نہ ماننے والی کون سی بات ہے اے جمیع مولا علی رضی اللہ عنہ وہ جوان تھے۔ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے اور ساری ساری رات مصلیٰ پر کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے یہ وہ علی تھے جن کے ہاتھ پر ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس جسم کا خون مبارک گرا تھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین پر نہیں گرنے دیا تھا بلکہ سرکار کا خون پی لیا تھا جمیع بن عمیر کہتے ہیں میں نے کہا حضور اگر آپ کو مولا علی رضی اللہ عنہ سے اتنی محبت ہے کہ آپ ان کی تعریفیں کر رہی ہیں ان کو روزے دار فرما رہی ہیں عبادت گزار فرما رہی ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب فرما رہی ہیں تو پھر آپ نے ان سے جنگ کیوں کی؟ لڑائی کیوں لڑی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ سوال سنا تو پھر کیا ہوا فَاَرْسَلَتْ خِمَارَهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَبَكَتْ آپ نے اپنا دوپٹہ اپنے مقدس چہرے پر ڈال لیا اور زار وقطار رونا شروع کر دیا صدقے جاؤں اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تیرے ان مقدس آنسوؤں پر جو تیری مقدس آنکھوں سے نکل کر زمین پر بہتے رہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روتی ہی جاتیں اور قَالَتْ اَمْرٌ قُضِيَ عَلِيَّ فرماتی بھی جاتی تھی اے جمیع اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں تقدیر ہی ایسی لکھ دی تھی تقدیر کے آگے کس کا زور چلتا ہے۔

(تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۸، ۴۴۹ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۳۶، ۴۳۷ ریاض النضرہ)

حضرات! غور فرمائیں شیعہ حضرات کا مصنف شیعہ حضرات کی کتاب یہ بتا رہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تعریفیں کر رہی ہیں۔ ان کی عظمت اور مقام بیان فرما رہی ہیں اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں ذرا سی بھی عداوت ہوتی تو آپ کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے نہ فرماتیں وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محبوب تھے وہ عبادت گزار تھے وہ تہجد گزار تھے وہ روزے کثرت سے رکھتے تھے یہ بات وہی کر سکتا ہے جو کسی سے

Marfat.com

محبت کرتا ہو۔ پر افسوس شیعہ حضرات پر جو دن رات کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی دشمن تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا بغض تھا۔ ایسے حضرات سوچیں ایسی باتیں کر کے اپنا ہی ایمان تباہ کر رہے ہیں بعض مولا علی رضی اللہ عنہ کے نام نہاد محبّ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت تھی تو لڑی کیوں تھیں تو حضرات وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے شیعہ کی روایت سے آپ سن چکے ہیں کہ ہم لڑے نہیں تھے ہمارا ارادہ لڑائی کا نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہی منظور تھا۔ جنگ جمل کے بعد قعقاع بن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ جمل کے بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ جنگ جمل کا تذکرہ فرما رہی تھیں جنگ کا تذکرہ کرتے کرتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑائی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ قَالَتْ وَاللّٰہِ اِنِّیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا الْیَوْمِ بِعِشْرِیْنَ سَنَۃً مجھے اللہ تعالیٰ کی عزّت وعظمت کی قسم میں اس جنگ جمل سے بیس سال پہلے دنیا سے چلی جاتی تو بہت ہی اچھا تھا تا کہ یہ منظر میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکتی۔ پر کیا کریں اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ قعقاع بن عمر فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دربار میں حاضری دینے کے بعد حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مولا علی رضی اللہ عنہ بھی جنگ جمل کا تذکرہ فرما رہے تھے اور مولا علی رضی اللہ عنہ بھی فرما رہے تھے کہ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ وَاللّٰہِ لَوْ دِدْتُّ اَنِّیْ مِتُّ مِنْ قَبْلِ الْیَوْمِ بِعِشْرِیْنَ سَنَۃً مجھے اللہ تعالیٰ کی عزّت وجلالت کی قسم میں تمنا کرتا ہوں کہ اس دن سے اس لڑائی کے آنے سے بیس سال پہلے مجھے موت آجاتی تو بہت ہی اچھا تھا میں یہ جنگ تو نہ لڑتا۔ اللہ اکبر

(کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ تحفہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۵،۴۴۶)

حضراتِ محترم! پتہ چلا اس لڑائی پر حضرات سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی دکھ تھا اور مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھی افسوس یہ لڑائی کفر کی لڑائی نہیں تھی بلکہ محض غلط فہمی کی لڑائی تھی

Marfat.com

ان میں کوئی گروہ بھی قصور وار نہیں ہمارے نزدیک دونوں بزرگ مقدس ہیں ہم تو دونوں بزرگوں سے فیضاب ہونے کے دعا گو ہیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ہیں علامہ اسد حیدر انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے الامام الصادق صفحہ ۸۸ اس میں لکھتے ہیں کہ عوام ابن حوشب کہتے ہیں کہ مجھے میرے چچا نے بتایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا مجھے مولا علی رضی اللہ عنہ کے بارے کچھ بتائیے وہ کیسے تھے؟ کس شان کے مالک تھے؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیا مقام عطا فرمایا تھا؟ سبحان اللہ سوال کرنے والا کس سے سوال کر رہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کس کے بارے مولا علی رضی اللہ عنہ کے بارے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو غصہ میں نہیں آئیں جلال میں نہیں آئیں کہ تو نے مجھ سے میرے دشمن کے بارے پوچھا ہے میں نہیں جانتی علی رضی اللہ عنہ کا کیا مقام تھا؟ علی رضی اللہ عنہ کون تھا ناں ناں خدا عزوجل کی عزّت وعظمت کی قسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسی کوئی بات نہیں فرمائی بلکہ میری اماں تیری اماں ہر مومن کی اماں مسکرا پڑیں علی رضی اللہ عنہ کا نام سن کر جلی نہیں بلکہ ٹھہر گئیں ناراض نہیں ہوئیں بلکہ خوش ہوگئیں سوال کرنے والے سے فرمایا: فَقَالَتْ تَسْأَلُنِیْ عَنْ رَّجُلٍ کَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو نے مجھ سے ایسے نیک آدمی کے بارے پوچھا ہے جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ محبوب تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیٹی ان کے نکاح میں تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے سوال کرنے والے میں نے ایک دن اپنی آنکھوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ کے پاس ایک چادر مبارک تھی آپ نے اس کو پھیلایا پھر آواز دی علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ کہاں ہو جلدی آؤ سارے آگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آگئیں امام حسن رضی اللہ عنہ بھی آگئے امام حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بھی آ گئے میرے کملی والے آقا نے سب کو چادر کے نیچے چھپا لیا پھر کملی والے نے اپنے گورے گورے ہاتھوں کو آسمانوں کی طرف بلند فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ہاتھ اٹھا کر عرض کی کون سی عرض اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ عرض کی اے خالق کائنات اے میرے رب العالمین یہ میری اہل بیت ہے یہ میری آل ہے فَاذْھَبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا اے خالق کائنات ان سے ہر قسم کی نجاست کو دور فرما دے اور انہیں ایسا پاک کر دے جیسے پاک کرنے کا حق ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مزمل کی چادر کے تلے مولا علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو بٹھا کر دعا مانگی تو میں نے عرض کی آقا بڑا پیارا منظر ہے اگر اجازت ہو تو میں بھی اس چادر کے نیچے نہ آ جاؤں کیونکہ میں بھی تو آپ کی اہلیہ ہوں میں بھی اہل بیت میں شامل ہوں میرے آقا مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا فَقَالَ تَنَحِّیْ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ عائشہ رضی اللہ عنہا باہر ہی رہو تم ہٹ جاؤ تم بھلائی پر ہی ہو مطلب کیا کہ تم تو ہر وقت میری رحمت کے سائے تلے رہتی ہو تمہیں تو ستے خیراں ہیں ذرا ٹھہرو میں رحمت کا حصہ اپنے داماد اور بیٹی اور نواسوں کو بھی عطا کر لوں۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

حضرات! اس روایت کو بار بار پڑھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کس محبت سے کس پیار سے مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت بیان فرمائی اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رنج ہوتا دشمنی ہوتی تو یہ بات دبا جاتیں یہ حدیث چھپا جاتیں لیکن نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چھپائی نہیں بلکہ کھل کر پنجتن کی شان بیان فرمائی تا کہ پتہ چل جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن نہیں بلکہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والی ہیں۔

مولا علی رضی اللہ عنہ کا علم اور اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سیّدہ عائشہ

Marfat.com

صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا سلام عرض کیا سلام کے بعد میں نے عرض کی اماں جان میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں وہ مسئلہ بتا کر میری تسلی فرمایئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کون سا مسئلہ عرض کی جب سردیوں میں بندہ وضو کر کے موزے پہن لیتا ہے تو کتنے دن تک موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے حضرت شریح فرماتے ہیں جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو فَقَالَتْ سَلْ عَلِیًّا فرمایا بیٹا جاؤ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ لو حضرت شریح نے عرض کی امی جان آپ کیوں نہیں بتاتیں مولا علی رضی اللہ عنہ کی طرف کیوں بھیج رہی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ بِهٰذَا مِنِّیْ اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے بڑے عالم ہیں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں سبحان اللہ کیا انصاف فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

کوئی خاتون تیری طرح کہاں سے لائے
باپ صدیق سا اور ختم المرسلین سا شوہر
تیرے جلوہ سے رہی مسند افتاء روشن
عہد صدیق سے تا دور جناب حیدر

حضرات! یہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت فرماتی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے بڑے عالم ہیں ہوتا آجکل کا کوئی بندہ تو وہ کبھی اپنے آپ کو کم علم نہ کہتا کبھی اپنے دشمن کے پاس نہ بھیجتا چاہے علم زیادہ بھی ہوتا مگر وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں صدیقہ بنت صدیق تھیں۔ سچّے باپ کی سچّی بیٹی تھیں فرمایا شریح جاؤ جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملو پوچھو کیونکہ وہ مجھ سے بڑے عالم ہیں اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سفر کرتے تھے انہیں زیادہ پتہ ہو گا حضرت شریح فرماتے ہیں میں مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کیا سلام کے بعد عرض کی حضور ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سا عرض

Marfat.com

کی سرکار جب سردیوں میں بندہ وضو کر کے موزے پہنتا ہے تو وہ کتنے دن تک موزوں پر مسح کرسکتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیْھِنَّ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جو بندہ مسافر ہو وہ تین دن تین راتیں موزوں پر مسح کرتا رہے اس کے لئے تین دن حد ہے وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ اور مقیم کے لیے گھر میں رہنے والوں کے لیے ایک دن اور ایک رات تک مسح کی مدت ہے۔

(مسند امام احمد جلد ا صفحہ ۹۶ مسلم شریف جلد ا صفحہ ۱۳۵ مصنف عبدالرزاق جلد ا صفحہ ۲۰۳ رحماء بینہم جلد ا صفحہ ۷۷)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ایک مرتبہ دس محرم شریف کو مدینہ شریف کے اکثر لوگوں نے روزہ رکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب لوگوں کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: مَنْ اَفْتَاکُمْ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اے لوگو یہ آج روزہ کیوں رکھا ہے یہ مسئلہ کس نے بتایا ہے کہ دس محرم کا روزہ رکھو یہ کس مفتی نے فتویٰ دیا ہے لوگو نے کہا: قَالُوْا عَلِیٌّ امی جان یہ دس محرم کا روزہ رکھنے کا حکم مولا علی رضی اللہ عنہ نے دیا ے یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ دس محرم کو روزہ رکھنا چاہیے اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو دس محرم کو ضرور روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءِ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگو دس محرم کو روزہ رکھا کرو کیونکہ جو بندہ دس محرم کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر دس محرم کو روزہ رکھتا ہے تو اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ

(مسلم شریف مشکوٰۃ شریف۔ فضائل الایام صفحہ ۲۶۲)

تو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ اس روزے کے صدقے سے اس بندے کے ایک سال کے پہلے گناہ معاف فرما دے

Marfat.com

گا۔ سبحان اللہ تو عرض یہ کررہا تھا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لوگو تم دس محرم کو روزہ کیوں رکھ رہے ہو وجہ کیا ہے یہ مسئلہ کس نے بتایا ہے یہ فتویٰ کس نے دیا ہے لوگوں نے کہا اماں جی یہ مسئلہ یہ فتویٰ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے بتایا ہے کون علی؟

سچ ہے کہ دین و دنیا کا سلطان علی رضی اللہ عنہ ہے
پھر قبر کا اور حشر کا سامان علی رضی اللہ عنہ ہے
ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ دوں
ایمان کی قسم میرا ایمان علی رضی اللہ عنہ ہے

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مولا علی رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو فرمایا پھر ضرور رکھو اور رکھنا بھی چاہئے لوگوں نے کہا حضور کیوں؟ فرمایا: قَالَتْ عَلِیٌّ جانتے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیا شان ہے؟ عرض کی گئی نہیں فرمایا: اَمَا اَنَّہٗ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِالسُّنَّۃِ مولا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابی ہیں جو سارے لوگوں میں سے سب سے زیادہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتیں سرکار کے طریقے جاننے والے ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرما دیا تو سمجھو یہ اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما دیا۔ سبحان اللہ۔

(الاستیعاب جلد۳ صفحہ ۴۰ کنز العمال جلد۴ صفحہ ۳۴۳ رحماء بینہم جلد۱ صفحہ ۷۸)

حضرات! کتنی محبت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مولا علی رضی اللہ عنہ سے کتنا ناز ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مولا علی رضی اللہ عنہ کے علم پر کیا یہ دشمنی کی دلیل ہے؟ کیا یہ عداوت کی دلیل ہے؟ خدا عزوجل کے لئے سوچئے چھوڑیئے ان جھوٹے مجتہدین کی باتوں کو چھوڑیئے ان نام نہاد محبان علی رضی اللہ عنہ کی موضوع روایات کو اپنا عقیدہ رکھیے اپنا ایمان رکھیے کہ وہ مقدس ہستیاں ایک دوسرے سے محبت رکھتی تھیں۔

حضرات! جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی عزت کرتی

Marfat.com

تھیں جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتی تھیں اسی طرح اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیوی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اماں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری بیٹی حضرت سیّدہ طیّبہ طاہرہ خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے پیار کرتی تھیں محبت کرتی تھیں ان کی تعریف لوگوں کے سامنے بیان کیا کرتی تھیں۔

خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا مقام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھ ماہ بعد سیّدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہو گیا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد کسی نے ام المومنین سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اماں جان یہ تو بتائیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کیسی تھیں کس شان کی مالکہ تھیں صدقے جاؤں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دیانت پر آپ نے فرمایا اے سوالی میں تجھے سیّدہ رضی اللہ عنہا کی کیا شان بتاؤں؟ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَصْدَقَ لَهْجَةٍ مِّنْ فَاطِمَةَ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی سچا انسان دنیا میں نہیں دیکھا آپ بہت زیادہ سچّی تھیں بہت بڑی صادقہ تھیں آپ کی زبان پاک سے ہمیشہ سچ ہی نکلتا تھا۔ (الاستیعاب حلیۃ الاولیاء، جلد۲ صفحہ۴۲)

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خود اپنے کانوں سے سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے سنا آپ فرما رہی تھیں کہ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَارَأَيْتُ قَطُّ اَحَدًا اَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ اَبِيْهَا ۔لوگوں میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس پوری کائنات میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بہتر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اعلیٰ کسی انسان کو نہیں دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے اعلیٰ سب سے افضل حسنین کریمین

Marfat.com

رضی اللہ عنہا کی پیاری اماں جان تھیں۔

(مجمع الزوائد جلد۹ صفحہ۲۰۱ اصابہ مع استیعاب جلد۴ صفحہ۳۶۶ رحماء بینہم جلد۱ صفحہ۶۶، ۶۸)

پاک بتول رضی اللہ عنہا دا کون ہے ثانی تے اوہ حسنین رضی اللہ عنہما دی ماں ایں
ملک اوہدی رب کیتا یارو روز اول توں باغ جناں ایں
جنت وچہ ہر تھاں توں اچا تے زہرا رضی اللہ عنہا پاک دا تھاں ایں
دکھ مقصود مٹاوندا سارے تے زہرا رضی اللہ عنہا پاک دا ناں ایں

سبحان اللہ! یہ ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مقام اور بیان کرنے والا کون ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن کو شیعہ مجتہدین ذاکرین ایمان دار بھی نہیں سمجھتے۔ تو بہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ کوفہ کے رہنے والے تھے فرماتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا حج کرنے کے بعد میں مدینہ شریف میں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس روضہ اطہر پر حاضر ہوا خوب زیارت کی خوب رو رو کر صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار پرانوار پر حاضری دینے کے بعد جنت البقیع میں حاضری دی سرکار کے غلاموں کے مزارات پر حاضری دی ان کی ارواح کو ثواب پہنچایا پھر میں اور میری پھوپھی ام المومنین سیّدہ طیّبہ طاہرہ محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت جمیع فرماتے ہیں میری پھوپھی اندر چلی گئیں میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیٹھک میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے میری خیریت دریافت فرمائی میں نے عرض کی الحمدللہ سب خیریت ہے حضرت جمیع فرماتے ہیں کہ میں نے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی امی جان اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں ایک بات پوچھ لوں سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی پاک نے فرمایا بیٹا

Marfat.com

پوچھو بلکہ ضرور پوچھو اگر پتہ ہوا تو ضرور جواب دوں گی حضرت جمیع فرماتے ہیں کہ فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی امی جان آپ جو نو سال تک سرکار کی خدمت میں رہیں ہیں سرکار کے بے شمار غلام تھے صحابہ تھے میرے آقا تو سب پر رحیم کریم تھے لیکن آقائے کائنات کو سارے صحابہ میں سے سارے لوگوں میں سے سب سے زیادہ کس سے محبت تھی کس سے پیار تھا؟ سبحان اللہ

حضرات! خیال کیجئے سوال کتنا اہم ہے سوال کتنا بڑا ہے اب سنئے مومنوں کی ماں نے جواب کیا دیا فرمایا قَالَتْ فَاطِمَۃَ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سارے لوگوں میں سارے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے زیادہ پیار حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے تھا حضرت جمیع فرماتے ہیں میں نے یہ جواب سن کر عرض کی فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ اماں مردوں میں سے سب سے زیادہ کون پیارا تھا قَالَتْ زَوْجُھَا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کے سرتاج حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

(ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰ ریاض النضرہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۴ البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۳۵۵)

حضرات! توجہ فرمائیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کتنی محبت ہے سوالی سوال کر رہا ہے کہ سرکار کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا؟ آپ یہ نہیں فرماتیں کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ پیاری تھی یا میرے ابو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پیارے تھے ناں ناں بلکہ فرماتی ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ پیارے لگتے تھے حالانکہ آپ بخاری شریف کا مطالعہ کر کے دیکھیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت عمرو بن عاص فرماتے ہیں جب میں غزوہ سلاسل سے واپس آیا تو میں نے سرکار کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ عرض کرنے کے بعد عرض کی آقا ایک بات تو بتائیں فرمایا کون سی عرض کی

Marfat.com

اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْكَ آقا آپ کو تمام لوگوں میں سے تمام غلاموں میں سے سب سے زیادہ کون پیارا لگتا ہے؟ قَالَ عَآئِشَةَ میرے آقا نے فرمایا مجھے سب سے زیادہ محبت اپنی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ میں نے عرض کی آقا مردوں میں سے سب سے زیادہ پیارا کون لگتا ہے؟ قَالَ اَبُوْهَا میرے آقا نے فرمایا مردوں میں سے سب سے زیادہ پیارے عائشہ رضی اللہ عنہا کے باپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لگتے ہیں۔ سبحان اللہ (بخاری شریف جلد ا صفحہ ۵۱۷) حضرات! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پتہ تھا میں اور میرا ابو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑے ہی پیارے لگتے ہیں لیکن سوالی کو جب بتاتی ہیں تو یہ نہیں بتاتیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میں اور میرا باپ محبوب تھے ناں بلکہ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پیارے تھے تاکہ پتہ چل جائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بغض نہیں تھا پیار تھا عداوت نہیں تھی محبت تھی۔

حضرات! خیال کیجئے اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اتنی محبت تھی تو کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت نہیں ہو گی؟ ضرور ہو گی میاں یہ لج پال گھرانے کی بیٹی تھی یہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی جس نے پتھر کھا کر دعائیں دیں گالیاں سن کر دعائیں دیں جب گالیاں دینے والوں کو یہ دعائیں دیتے ہیں تو ان کی شان بیان کرنے ان کے نعرے لگانے والے جو لوگ ہیں ان کو یہ کیا عطا فرماتے ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کے بعد ایک دن ایک بی بی صاحبہ سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئیں سرکار کا ذکر پاک چھڑ پڑا تو اس بی بی صاحبہ نے عرض کی اے خاتون جنت ایک بات تو بتائیں فرمایا کون سی بات عرض کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم سے سب سے زیادہ کون پیارا لگتا

Marfat.com

تھا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرا پڑیں۔ فرمودہ عائشہ رضی اللہ عنہا، مسکرا کر فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گفتگو از مرد ماں اس بی بی صاحبہ نے عرض کی حضور مردوں میں سے سب سے زیادہ کون پیارا تھا؟ فرمودند پدر شریف وے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مردوں میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد پیارے تھے سبحان اللہ (مدارج النبوت جلد۲ صفحہ ۴۶۱ مدارج النبوت مترجم اول ۵۴۶)

یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیوں فرمائی؟ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنے کا پیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قدرتی طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑی ہی محبت تھی سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی پتہ تھا یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات گزارتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے ہدیئے بھیجتے بڑے تحفے بھیجتے تاکہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ خوش ہوں ہمارے لئے دعائے رحمت فرمائیں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام بیویاں اکٹھی ہوئیں مشورہ کیا کہ جب سرکار ہمارے پاس تشریف لاتے ہیں اتنے تحفے نہیں آتے لیکن جب سرکار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے ہیں لوگ بڑے ہدیئے نذرانے بھیجتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے اب کیا کیا جائے تمام بیبیوں نے کہا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جو سرکار کی زوجہ پاک ہے ان کو سرکار کی بارگاہ میں بھیجا جائے یہ جا کر سرکار کی بارگاہ میں عرض کریں کہ آقا آپ لوگوں سے فرمائیں کہ تحفے صرف عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر نہ بھیجا کرو بلکہ میں جس بیوی کے گھر میں قیام کروں ہر جگہ بھیجا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن کو مخصوص نہ کرو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تمام بیبیوں کی طرف سے متفقہ طور پر نمائندہ بن کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں ساری بات جو آپ کی

Marfat.com

ازواج نے کہی تھی بتائی تو سرکار سن کر جلال میں آ گئے میرے آقا نے فرمایا: یَا اُمِّ سَلْمَةَ لَا تُؤْذِنِیْ فِیْ عَآئِشَةَ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بات کر کے تکلیف نہ دیا کرو تمہیں پتہ نہیں میری عائشہ رضی اللہ عنہا کی کیا شان ہے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں بیٹھا ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر وحی نازل فرما دیتا ہے حالانکہ اور بھی میری بیویاں ہیں کسی اور زوجہ کے بستر پر مجھ پر کبھی وحی نازل نہیں ہوئی۔ (کنزالعمال جلد۶ صفحہ ۲۲۵ سفینہ نوح جلد۲ صفحہ ۷۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات سنی تو کوئی جواب نہ دیا خاموش ہو کے واپس آ گئیں تمام ازواج پاک نے پوچھا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سناؤ کیا ہوا تو حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری بات سن کر یہ جواب دیا ہے سرکار کی ازواج نے سنا تو آپس میں مشورہ کیا کہ بات تو نہ بنی جو ہم چاہتی تھیں وہ مسئلہ تو حل نہ ہوا اب پھر سوچنے لگیں کہ کیا کیا جائے سرکار کی خدمت میں کس کو بھیجا جائے جس کی بات سرکار مان جائیں ایک بی بی پاک نے فرمایا اگر اپنا مطالبہ منوانا چاہتی ہو تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سرکار کی بارگاہ میں بھیجو امید ہے میرے آقا کبھی انکار نہیں فرمائیں گے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا گیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو تمام ازواج پاک نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساری بات بتائی بات کر کے سرکار کی ازواج پاک نے فرمایا بیٹی ضرور بابا کی بارگاہ میں جاؤ اور ہماری طرف سے یہ اپیل کر کے سرکار کو عرض کرو امید ہے آپ کا مقدس بابا آپ کی بات کبھی نہیں ٹالے گا آپ کی زبان ہلے گی ہمارا کام بن جائے گا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سرکار کی ازواج پاک کی بات سن کر انکار نہ کر سکیں عرض کی امی جان آپ گھبرائیں نہیں میں ضرور جا کر عرض کرتی ہوں لیکن یہ تو بتائیں میرے ابو جان اب ہیں کس جگہ تمام ازواج پاک نے فرمایا: بیٹا آپ کے ابو جان اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو سرکار

Marfat.com

مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑیں آپ سیدھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لائیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا باہر صحن میں کسی کام میں مصروف تھیں اللہ تعالیٰ کا ماہی اندر آرام فرما رہا تھا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا سارے کام چھوڑ دیئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑی ہو گئیں ماتھے کو بوسہ دیا ہاتھ چومے پھر پیار سے پوچھا بیٹی کیسے تشریف لائی ہو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا امی جان میں ابو جان کی زیارت کے لئے آئی ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی تمہارے بابا جانی اندر تشریف فرما ہیں ذرا ٹھہرو میں دیکھتی ہوں کہیں سو تو نہیں رہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اندر گئیں تو سرکار جاگ رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آقا آپ کی پیاری بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو ملنے کے لئے تشریف لائی ہیں میرے آقا نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں اندر بھیج دو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لے گئیں سرکار نے بڑی ہی محبت سے بیٹی کو اپنے پاس بٹھایا خیریت دریافت فرمائی پھر فرمایا بیٹی کیسے آنا ہوا عرض کی ابو جان میں آپ کی ازواج پاک کی طرف سے ایک عرض لے کر آئی ہوں فرمایا بیٹا کہو کیا بات ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابو جان آپ جب اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لاتے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے ہدیئے بڑے تحفے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں لیکن جب دوسری ازواج پاک کے پاس جاتے ہیں تو اتنے ہدیئے اتنے تحفے صحابہ کرام رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں پیش نہیں کرتے آپ مہربانی فرمائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیں کہ یہ تفریق نہ کیا کرو بلکہ میں جہاں رات گزاروں جس بیوی کے پاس قیام کروں تم ہدیئے تحفے بھیج دیا کرو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ ساری گفتگو سن رہی تھی اور خاموش تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بیٹی کی یہ بات سنی تو فرمایا: فَقَالَ لَهَا اَیْ بُنَیَّةَ

Marfat.com

اَلَسْتِ تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ اے بیٹی! جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی قَالَتْ بَلٰی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابو جان بالکل میں اس سے محبت کرتی ہوں قَالَ فَاَحِبِّیْ هٰذِهٖ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹی پھر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار کیا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کیا کرو کیوں کہ تیرا بابا عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرتا ہے سبحان اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ بات سن کر خاموش ہو کر واپس چلی گئیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج پاک کو تمام واقعہ سنایا۔

(مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۲۸۵ سنن نسائی جلد۲ صفحہ ۷۸ رحماء بینہم جلد۱ صفحہ ۱۷۰)

حضرات! اس حدیث پاک سے پتہ چلا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرنے کا حکم سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خود سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا تھا ایمان سے بتایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرنے کا حکم دیں تو کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفرت کر سکتی ہیں نہیں۔

شیعہ حضرات کے بہت بڑے امام باقر مجلسی بحار الانوار میں یہ روایت نقل کرتے ہیں اہلسنّت کے عظیم امام امام ترمذی ترمذی شریف میں امام حاکم مستدرک شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔ مختلف طریقے سے

حضرت سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْیًا وَفِیْ رِوَایَةٍ کَلَامًا وَحَدِیْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو عادات مبارکہ میں حسن سیرت کے لحاظ سے چلنے پھرنے میں اٹھنے بیٹھنے میں بات کرنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشابہ ہو۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Marfat.com

خدمت میں تشریف لے جاتیں میرے آقا اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے استقبال کے لئے اٹھ کے کھڑے ہو جاتے فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِہٖ پھر بیٹی کی پیشانی کو چومتے بوسہ دیتے پھر اپنی مجلس میں اپنے پاس پیار سے بٹھا لیتے سبحان اللہ قربان جاؤں سیّدہ تیری عظمت پر۔

حضرات! آپ جانتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے کون کھڑا ہوتا ہے؟ وہ نبی کھڑا ہوتا ہے جو مسجد نبوی میں آتا ہے تو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، حضرت مولا علی، حضرت جابر، حضرت بلال، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کھڑے ہو جاتے ہیں جب یہ نبی عرشوں پر جاتا ہے تو سارے فرشتے ادب کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں میرے آقا کی آمد پر کائنات کا ذرہ ذرہ کھڑا ہو جاتا ہے پر صدقے جاؤں حسنین رضی اللہ عنہما کی اماں پر جب یہ تشریف لاتیں ہیں تو خود دو جہاں کا والی کھڑا ہو جاتا ہے۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملنے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بابے کے استقبال کے لئے اٹھ کے کھڑی ہو جاتی ہیں سرکار کے ہاتھوں کو بوسہ دیتی ہیں اور بڑے احترام سے بڑے ادب سے عزّت والی جگہ پر بٹھاتی ہیں۔

(ترمذی شریف جلد۲ باب ماجاء فی فضل فاطمۃ مستدرک شریف صفحہ ۱۶۰ جلد۳ تحفہ جعفریہ جلد۵ ۵۴۵)

حضرات! اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ اگر بڑا آدمی چھوٹے کی عزّت کی خاطر پیار کی خاطر کھڑا ہو تو یہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ ہے اگر چھوٹا بڑے کے ادب کے لئے بڑے کے اعزاز کے لئے کھڑا ہو جائے تو یہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی سنت مبارکہ ہے کوئی شرک والی بات نہیں کوئی بدعت والی بات نہیں۔

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی نے اپنی

Marfat.com

کتاب امالی جلد۲ صفحہ۱۴ پر یہ بات لکھی شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ ابن شہر آشوب نے اپنی کتاب مناقب ابن شہر آشوب جلد۴ صفحہ ۲۵ پر مختلف روایت کے ساتھ یہ بات لکھی ہے کہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہٗ لَمْ یُغَادِرْ مِنْھُنَّ وَاحِدَۃٌ ایک دن ہم تمام ازواج مطہرات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیٹھی تھیں باتیں ہو رہی تھیں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی ہو رہی تھی آپکی مقدس گفتگو بھی ہو رہی تھی کہ ادھر سے سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سیّدہ میرے گھر میں داخل ہوئیں تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا تو آپ اپنے والد ماجد کی طرح چل رہی تھیں آپ کی رفتار ایسے تھی جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفتار ہے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹی کو آتے دیکھا تو اٹھ کے پیار کیا پھر فرمایا: مَرْحَبًا بِابْنَتِیْ اے میری بیٹی تیرا آنا مبارک ہو پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدہ کو اپنے پاس بٹھالیا یہ شوال کا مہینہ تھا جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بابا کے پاس بیٹھ گئیں تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان مبارک میں کوئی آہستہ بات فرمائی جسے ہم نہ سمجھ سکے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بابے کی بات سن کر رو پڑیں ثُمَّ سَارَّھَا فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا ایسی روئی کہ ہچکیاں بندھ گئیں جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شدید طریقے سے بے ساختہ طریقے سے روتے ہوئے دیکھا تو رحمت عالم برداشت نہ کر سکے آپ نے دوسری مرتبہ پھر بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کوئی بات فرمائی فَضَحِکَتْ جس پر آپ مسکرانے لگیں تھوڑی دیر کے بعد سرکار اس محفل سے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا بیٹی ایک بات تو بتاؤ؟

Marfat.com

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کون سی بات؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی جب آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھی تھیں تو سرکار نے آپ کے کان میں کوئی بات کہی آپ شدید رونے لگیں پھر میرے آقا نے کوئی بات فرمائی تو آپ مسکرانے لگیں یہ کیا ماجرا تھا وہ کون سی بات تھی جس کی وجہ سے آپ رو پڑیں پھر وہ کون سی بات تھی جس سے آپ مسکرا پڑیں؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا امی جان یہ میرے اور بابے کے درمیان ایک راز کی بات ہے جسے میں اپنے بابا جان کی ظاہری زندگی میں ظاہر نہیں کر سکتی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ بات سن کر خاموش ہوگئی چند مہینوں کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا سے پردہ فرما گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا بیٹی تجھے قسم ہے ان حقوق کی جو میرے تجھ پر ہیں یعنی والدہ کے حقوق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجھے کیا بات بتائی تھی جسے سن کر تو رونے لگ گئی تھی اور پھر مسکرانے لگی تھی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا امی جان آیئے آج میں آپ کو وہ ساری بات بتا دیتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی بتاؤ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا امی جان میرے بابا جانی نے میرے کان میں جو بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ بیٹی حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان شریف میں میرے ساتھ ایک مرتبہ دور کیا کرتا تھا لیکن اس سال جبریل نے میرے ساتھ دو مرتبہ دور کیا ہے۔ حضرات! توجہ فرمائیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جبریل ہر سال میرے سات پورے قرآن کا ایک مرتبہ دور کرتا تھا اس مرتبہ دو بار دور کیا ہے۔

حضرات! دور اس وقت ہوتا ہے جب دونوں دور کرنے والے حافظ ہوں ایک حافظ سنائے دوسرا سنے۔ دوسرا سنائے پہلا سنے۔ تاریخ قرآن کا مطالعہ کر کے دیکھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید تیئس سال میں آہستہ آہستہ یار کے سینے پر نازل کیا چاہئے تو یہ تھا کہ جبریل پورا قرآن نازل ہونے کے بعد دور کرتا

Marfat.com

کیونکہ جب مکمل نازل ہوتا تو سرکار یاد کر لیتے لیکن نہیں میرے آقا فرماتے ہیں جبریل ہر سال میرے ساتھ قرآن کا دور کرتا ہے پتہ چلا قرآن تو تیئس سال میں نازل ہوا۔ میرے آقا کو پہلے ہی سارا قرآن یاد تھا۔ محدثین کرام فرماتے ہیں: قرآن کا نزول امت کی تعلیم کے لئے تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے لئے نہیں تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب معراج شریف پر گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یار کو سارا قرآن پڑھا کے سمجھا کے دنیا میں بھیجا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ رحمٰن نے یار کو قرآن کی تعلیم دے کر زمین پر بھیجا۔

(مقالات کاظمی جلد۲ صفحہ۱۳۲)

ہاں تو عرض یہ کر رہا تھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر سال جبریل علیہ السلام میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتا تھا اس مرتبہ دو مرتبہ دور کیا ہے وَلَا اُرَی الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ بیٹی لگتا ہے میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے۔ سبحان اللہ قربان جاؤں نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اپنی وفات کو دیکھ کر بیٹی کو بتا رہے ہیں آج مولوی دن رات شور مچاتے ہیں کہ کوئی نبی ولی نہیں جانتا کہ اس کو کب موت آئے گی مگر صدقے جاؤں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزّت وعظمت پر آپ اپنی وفات شریف سے پہلے اپنی وفات کی خبر دے رہے ہیں میرے آقا نے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا خیال کہتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے جب میری وفات ہو جائے فَاتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور میری وفات پر صبر کرنا بے صبری نہ کرنا ماتم نہ کرنا نوحہ نہ کرنا چیخنا چلانا نہیں چہرے پر تھپڑ نہ مارنا واویلا نہ کرنا۔ تمہارے پائے استقامت میں فرق نہ آئے بہادری کا ثبوت دینا۔

حضرات! شریعت میں رونا جائز ہے جو آنسو کسی کی وفات پر خود بخود آجائیں وہ باعث رحمت ہیں وہ جائز ہیں۔ لیکن کسی کی وفات پر ماتم کرنا زنجیر

Marfat.com

زنی کرنا ہائے وائے کرنا گلے لگ کر اونچا رونا یہ ناجائز ہے حرام ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں امی جی میں یہ بات سن کر رونے لگی کہ افسوس میرے بابا مجھ سے جدا ہو جائیں گے جب میں زار و قطار روئی تو میرے باباجانی نے میرے کان میں فرمایا بیٹی روتی کیوں ہو چپ کرو میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں میں نے عرض کی اباجی کون سی؟ فرمایا یَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضِیْنَ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کیا تو اس بات میں راضی نہیں کہ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَةَ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ تو جنتی لوگوں کی بیویوں کی یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو۔

(بخاری شریف، مسلم شریف جلد ا صفحہ ۲۹۰ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۸، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا صفحہ ۲۵۲، ۲۵۵ حلیۃ الاولیا جلد ۲ صفحہ ۳۹ رحماء بینہم جلد ا صفحہ ۷۴، ۷۶)

پاک بتول رضی اللہ عنہا دے گھر وچ رب دی آئی نعمت ساری
ملی اے پاک بتول رضی اللہ عنہا نوں سجنا دی عورتاں دی سرداری
ہر اک حور جنت دی کردی تے اس دی تابعداری
ہے مقصود عمر جس ساری تے فاقیاں وچ گزاری

حضرات !اس حدیث پاک سے پتہ چلا اللہ تعالیٰ نے سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بہت بڑا مقام دیا ہے آپ جنتی عورتوں کی سردار ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی شہزادی سے بڑی محبت تھی پر خیال فرمائیں یہ حدیث بیان کرنے والا کون ہے؟ اس حدیث کا راوی کون ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان مقام بیان کرنے والا کون ہے؟ بولئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایمان سے بتایئے اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دل میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی معمولی سی بھی عداوت ہوتی تو کیا آپ حضرت فاطمہ کا مقام اس طرح بیان فرماتیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ پتہ چلا ان پاک لوگوں کے دل میں ایک

Marfat.com

دوسرے کی عداوت نہیں تھی پیار ہی پیار تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

ایک دن سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا دونوں پاک بیبیاں گھر میں تشریف فرما ہیں آپس میں پیار اور محبت بھری گفتگو ہو رہی ہے باتیں کرتے کرتے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کی جی امی جی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی ایک بات تو بتاؤ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کون سی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی یہ بتاؤ تمہاری شان زیادہ ہے یا میری تمہارا مقام بلند ہے یا میرا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا امی جی آپ بیشک میری ماں ہیں میرے بابا کی پیاری بیوی ہیں لیکن مقام پھر بھی میرا زیادہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی وہ کیسے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا امی جان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی ہوں میں کملی والے کی لخت جگر ہوں اللہ تعالیٰ کے محبوب کے دل کا ٹکڑا ہوں لہٰذا میرا مقام آپ سے بلند ہے میری شان آپ سے زیادہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں زمین پر واقعی تمہارا مقام بلند ہے دنیا میں واقعی بڑی تمہاری شان ہے لیکن میں قیامت کی بات کر رہی ہوں بیٹی قیامت والے دن مقام میرا زیادہ ہوگا شان میری زیادہ ہو گی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ کیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ قیامت والے دن جنت میں ہر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہو گی اے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جب قیامت کا دن ہو گا تو اپنے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گی میں اپنے شوہر سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوں گی لہٰذا مقام میرا زیادہ ہوا شان میری بلند ہوئی فَانْظُرِیْ اِلَی الْفَضْلِ بَیْنَ ذٰرِجَتَیْنِ آپ خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ درجہ مقام کس کا زیادہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں کوئی جواب نہ دیا جب

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خاموشی دیکھی تو مسکرا پڑیں فَقَامَتْ عَآئِشَةُ پھر اٹھ کے کھڑی ہو گئیں وَقَبَّلَتْ رَاْسَهَا اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سر انور کو چومنے لگیں چوم کر کہنے لگی يَالَيْتَنِىْ شَعْرَةٌ فِىْ رَأْسِكِ اے بیٹی پریشان نہ ہو اللہ تعالیٰ نے تجھے بڑا بلند مقام عطا فرمایا ہے میں تو کہتی ہوں کاش میں عائشہ رضی اللہ عنہا نہ ہوتی تیرے مقدس سر کا ایک بال ہوتی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سن کر مسکرانے لگیں۔

(نزہتہ المجالس جلد۲ صفحہ ۴۴۹ سفینہ نوح جلد۲ صفحہ ۹۵ آل رسول جلد۱ صفحہ ۳۰۴)

سبحان اللہ کتنی محبت ہے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیٹی سے فرماتی ہیں میں انسان نہ ہوتی فاطمہ رضی اللہ عنہا تیرے سر کا بال ہوتی۔ حضرات سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے جتنی محبت تھی اتنی محبت آج کوئی کر ہی نہیں سکتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہی نہیں بلکہ آپ کے شہزادوں سے بھی دل و جان سے پیار کرتی تھیں۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد ملا باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار جلد۴۳ صفحہ ۳۰۶ میں یہ روایت درج کرتے ہیں کہ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلَتِ الْفِرْدَوْسُ رَبَّهَا فَقَالَتْ اَىْ رَبِّ زَيِّنِّىْ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جنت نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے خالق کائنات مجھے مزین فرما مجھے زینت عطا فرما کیوں؟ فَاِنَّ اَصْحَابِىْ وَاَهْلِىْ اَتْقِيَاءٌ وَّاَبْرَادٌ میرے پاس بڑے بڑے پرہیزگار لوگ تشریف لائیں گے بڑے بڑے نیک لوگ جلوہ فرما ہوں گے اے خالق کائنات مجھے ایسا مزین فرما مجھے ایسی زینت عطا فرما تا کہ جب وہ جنت میں تشریف لائیں تو ان کا دل مجھے دیکھ کر باغ باغ ہو جائے وہ میری زینت وہ میرا حسن و جمال دیکھ کر دنگ رہ جائیں خالق کائنات نے جب

Marfat.com

جنت کی یہ بات سنی تو کیا جواب دیا؟ فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْھَا اَلَمْ اُزَیِّنْكَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ میرے پیارے رب العالمین نے جنت سے فرمایا اے جنت کیا میں نے تجھے حسن و حسین رضی اللہ عنہما عطا کر کے زینت نہیں دی تجھے حسن و جمال نہیں بخشا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۸)

حضرات! توجہ فرمائیں شان حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف شیعہ محدث شیعہ مجتہد اپنی کتاب میں حدیث پاک لکھ کر سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت بیان کر رہا ہے لیکن یہ خیال نہیں کیا کہ اس حدیث کو روایت کرنے والا کون ہے؟ اس حدیث کو بیان کرنے والا کون ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کون عائشہ رضی اللہ عنہا جن کو شیعہ حضرات دن رات کوستے رہتے ہیں کون عائشہ؟ جن کے بارے شیعہ حضرات کے مناظر سیّد برکت علی نے کلید مناظرہ صفحہ ۳۲۶ پر لکھا دل نہیں کرتا لکھوں لیکن کیا کروں مجبور ہوں سنی بھائیوں کو شیعہ حضرات کی خباثت کا پتہ چل جائے کہ یہ کتنے بدنصیب اور بے غیرت لوگ ہیں سیّد برکت علی لکھتا ہے کہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کی طرح مکر و فریب میں کامل تھی مگر عداوت اہل بیت اور قساوت قلبی میں اس سے بدرجہا اوپر تھی پھر لکھتا ہے کہ تاریخیں اور احادیث گواہ ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت سے صرف بغض اور حسد ہی نہ تھا بلکہ اس کی دلی خواہش تھی کہ اہل بیت اور محبان اہل بیت کا نشان تک صفحہ دنیا سے مٹا دیا جائے۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۳۲۶)

حضرات! ذرا شیعہ مجتہد کی بے ایمانی دیکھیں کہتا ہے کہ تاریخ اور حدیث گواہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اہل بیت کی عظمت کو مٹانا چاہتی تھی لیکن آپ نے پڑھا کہ اہل بیت پاک کی جتنی بھی احادیث پاک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہیں ان میں سے اکثر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہیں لیکن یہ بے ایمان کہتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شان اہل بیت مٹانا چاہتی ہیں فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

Marfat.com

جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ان جیسے لوگوں پر واقعی اللہ تعالیٰ کی لعنت برس رہی ہے۔

مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ پاک میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے لئے تشریف لائے آپ کے ساتھ کئی وزیر سفیر بھی تھے کسی وزیر نے کسی محفل میں بیٹھ کر باتوں باتوں میں سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کے الفاظ کہے اس محفل میں ایک آدمی نے آ کر وہ ساری بات سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو بتائی کہ اس طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فلاں وزیر نے آپ کی گستاخی کی ہے آپ خاموش ہو گئے کوئی جواب نہ دیا یہی بات کسی نے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی بتا دی امی جان فلاں وزیر نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں یہ گستاخی کے الفاظ کہے ہیں آپ سن کر جلال میں آ گئیں آپ نے اسی وقت بندہ بھیج کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوا بھیجا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے بیٹھک میں بیٹھ گئے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی پردے کے پیچھے آ کر بیٹھ گئیں خیریت دریافت کرنے کے بعد فرمایا اے معاویہ رضی اللہ عنہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کی کابینہ کے فلاں وزیر نے تیری طاقت کے بل بوتے پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی ہے معاویہ رضی اللہ عنہ مجھے بڑا صدمہ ہوا ہے اور غصہ بھی بڑا آیا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو عرض کرنے لگے امی جان خدا عزوجل گواہ ہے مجھے اس کا علم نہیں اگر علم ہو جاتا تو میں خود اس کو سزا دیتا اب مجھے پتہ چل گیا ہے میں خود پوچھ لیتا ہوں۔ امی جان آپ کا دل دکھا ہے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا بھی ضرور دل دکھا ہو گا دل کو تکلیف ہوئی ہو گی میں اس کی جگہ معافی مانگتا ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسی کوئی شکایت نہیں آئے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو جلال میں فرمایا اے معاویہ رضی اللہ عنہ! سن آج کے بعد تم نے یا تمہارے کسی وزیر سفیر

Marfat.com

نے امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی تو نہ تم رہو گے نہ تمہاری حکومت میں تیرا سارا غرور تکبر خاک میں ملا دوں گی۔ آج اگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا نانا بظاہر حیات نہیں تو کیا ہوا اگر والد اور والدہ حیات نہیں تو کیا ہوا میں عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی نانی تو موجود ہوں ناں۔ خبردار آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی امی جان آپ فکر نہ فرمائیں انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

(سیرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صفحہ ۵۵،۵۶)

حضرات! یہ ہے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت یہ ہے پیار یہ ہے شفقت کہ وقت کے سلطان کو گھر بلا کر کھری کھری سنا رہی ہیں ہے کوئی ایسا دلیر جو سلطان وقت. کے سامنے ایسی بات کرے لیکن افسوس شیعہ حضرات کے مجتہد سیّد بزکت علی نے لکھا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو تکلیف دی امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازے پر تیر چلوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر خوشی منائی۔ پھر یہ بے ایمان مجتہد لکھتا ہے کہ اگر عائشہ رضی اللہ عنہا ایام کربلا میں زندہ ہوتیں تو شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد یہ ابن زیاد کو اور شمر کو خلعت فاخرہ عمدہ لباس انعام کے طور پر دیتیں۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۳۲۶)

اب بتائیے کہ ایسے بدنصیب کو کیا کہا جائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خاطر سلطان وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو غصہ میں آ کر حکومت ختم کرنے کی دھمکیاں دے رہی ہیں یہ بے ایمان کہتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دشمن آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اور پھر کہتا ہے کہ اگر میدانِ کربلا کے موقعہ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زندہ ہوتیں تو ابن زیاد اور شمر کو انعام دیتیں حضرات یہ دشمنی صحابہ رضی اللہ عنہم اور بغض عائشہ رضی اللہ عنہا کی علامت ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دشمنی سے محفوظ فرمائے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ماثبت بالسنۃ صفحہ ۱۴ میں ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: یَزِیْدُ لَّابَارَكَ اللّٰہُ فِیْ یَزِیْدِ الطَّغَانِ اللَّعَانِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ سے مروی ہے کہ قاتل اور لعنتی یزید کو اللہ تعالیٰ کبھی برکت نہ دے کیوں؟ اَمَا اَنَّہٗ بَغٰی اِلٰی حَبِیْبِیْ وَ مَنْجِلِیْ حُسَیْنٍ کیونکہ اس بے ایمان نے میرے پیارے حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغاوت کی اور انہیں شہید کر دیا۔ (تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۴۲۹)

میرے دوستو! توجہ کرو اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اپنا بیٹا فرما رہی ہیں اور ان کے قاتلوں پر لعنت فرما رہی ہیں لیکن شیعہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایام کربلا میں زندہ ہوتیں تو ان کو انعام دیتی۔ کتنا جھوٹ ہے۔

حضرات! آپ شیعہ حضرات کی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھیں ان کے مذہب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینا ان کی شان میں گستاخیاں کرنا یہ عام بات ہے بلکہ یہ نماز کے بعد مصلیٰ سے اس وقت اٹھتے ہیں جب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر خوب بھڑاس نکال لیتے ہیں شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد اور عالم علامہ محمد بن یعقوب کلینی رازی فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۳۴۲ باب التعقیب بعد الصلوٰۃ والدعا۔ فروع کافی جلد ا صفحہ ۳۰۳ کتاب الصلوٰۃ میں باب کیفیۃ الصلوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ شیعہ حضرات کے جید عالم علامہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی تہذیب الاحکام جلد ا صفحہ ۲۲۷ باب کیفیۃ الصلوٰۃ میں لکھتے ہیں:

عَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ ثُوَیْرٍ وَاَبِیْ سَلْمَةَ السَّرَاجْ حسین بن ثویر اور ابی سلمہ سراج کہتے ہیں کہ سَمِعْنَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یَلْعَنُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ مَکْتُوْبَةٍ اَرْبَعَةً مِّنَ الرِّجَالِ وَاَرْبَعًا مِّنَ النِّسَآءِ ہم سنتے تھے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہر فرض نماز کے بعد چار مردوں پر اور چار عورتوں پر لعنت کیا کرتے تھے فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَ مُعَاوِیَةُ مرد حضرات یہ تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وَیُسَمِّیْھِمْ وَفُلَانَةٌ

Marfat.com

وَفُلَانَۃَ وَھِنْدٌ وَاُمِّ الْحَکَمِ اُخْتُ مُعَاوِیَۃَ وہ چار عورتوں یہ تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت ہند رضی اللہ عنہا' حضرت ام حکم رضی اللہ عنہا ہمشیرہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔ (عقائد جعفریہ جلد۴ صفحہ۱۸۲'۱۹۳)

حضرات !اس حدیث میں جہاں فلاں فلاں آیا ہے وہاں اصحاب ثلاثہ مراد ہیں جہاں فلانہ فلانہ مراد ہیں وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں اس لئے ترجمہ نام لے کر کر دیا گیا ہے۔

میرے دوستو! کتنے بدنصیب ہیں شیعہ حضرات جو فرض نماز پڑھنے کے بعد بجائے دعا مانگنے کے میرے آقا کے غلاموں پر لعنت بھیجتے ہیں یہ مقبولیت کی گھڑی ہوتی ہے یہ گناہ بخشوانے کا ٹائم ہوتا ہے یہ بجائے گناہ بخشوانے کے الٹا اپنے اوپر لعنت کا سوال کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کوئی چالاک شیعہ کہے کہ ہم تو یہ دعا نہیں پڑھتے تو ان سے کہو یہ تمہاری حدیث ہے تمہارے راوی ہیں تمہاری کتاب چھپی ہوئی ہے ہمیں کیا کہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ صدقہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گستاخی اور بے ادبی سے ہم سب کو ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ آمین

آلِ نبی ﷺ اور غلامان نبی

حضرات !آپ کتب اسلام کا مطالعہ کر کے دیکھیں آپ کو پتہ چلے گا کہ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سارے تابعین عظام ساری کائنات کے مومن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے دل و جان سے پیار کرتے ہیں اور پیار کر رہے ہیں۔ حضرت عمیر بن اسحاق' فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے نواسے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ شریف کے بازار میں جارہا تھا کہ راستے میں ہماری ملاقات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوگئی۔ سیّدنا ابوہریرہ نے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسہ کو دیکھا تو بڑے خوش

Marfat.com

ہوئے بڑے پیار سے ملے پھر سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو فرمانے لگے بیٹا ناراض نہ ہونا ذرا اپنے پیٹ سے کپڑا تو ہٹاؤ۔ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا چچا جان خیر تو ہے فرمایا بیٹا ہٹاؤ تو سہی سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سرکار کے صحابی کی بات کو ٹال نہ سکے آپ نے اپنے بطن پاک سے کپڑا ہٹایا تو سیّدنا ابو ہریرہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے بطن پاک کو بوسہ دینا شروع کر دیا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی چچا جان یہ کیا ہے یہ آپ نے کیوں کام کیا ہے فرمایا بیٹا میں نے کئی مرتبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارا پیٹ چوما کرتے تھے میں آج تمہارا پیٹ چوم کر اپنے آقا کی سنت پر عمل کر رہا ہوں اور اپنی محبت کا اظہار کر رہا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ کا یہ طریقہ تھا آپ جب بھی سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے ضرور آپ کے بطن پاک کو بوسہ دیتے۔ سبحان اللہ

(المستدرک شریف مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۶۰ صحابہ اور بوسہ جسم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۶، ۲۷)

سیدنا محمد المعروف امام باقر رضی اللہ عنہ سیّدنا باقر رضی اللہ عنہ سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں مظلوم کربلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو آپ کی عمر مبارک تین سال تھی سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم صحابی حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے مدینہ شریف میں ان کی ہائش گاہ پر حاضر ہوا اس وقت آپ کی آنکھوں کا نور زائل ہو چکا تھا آپ نابینا تھے جب میں حاضر ہوا تو میں نے نانا جان کے صحابی کی خدمت میں سلام عرض کیا حضرت جابر نے میرا سلام سن کر سلام کا جواب دیا پھر پوچھا اے بھائی اے سلام دینے والے آپ کون ہیں آپ کا نام کیا ہے کہاں سے تشریف لائے ہیں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی حضور میں مدینہ شریف سے ہی حاضر ہوا ہوں میرا نام محمد ہے۔ میں علی اوسط کا بیٹا ہوں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا پوتا ہوں بس آپ کی

Marfat.com

زیارت کے لئے اور سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں جابر نے میرے ہاتھ پکڑ کر چومنے شروع کردیئے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہاتھ چومنے کے بعد حضرت جابر میرے قدم چومنے کے لئے نیچے جھکے تو میں شرم کی وجہ سے اٹھ کے دور ہو گیا حضور آپ اس طرح نہ فرمائیں یہ آپ کی بے ادبی ہے آپ بزرگ ہیں آپ میرے مقدس نانا کے پیارے صحابی ہیں میں یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ آپ کے پاک ہونٹ میرے پیروں سے لگیں یہ تو میرا فریضہ تھا یہ تو میرا کام تھا جو آپ کررہے ہیں۔ سیّدنا باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جابر یہ سن کر رو پڑے فرمایا بیٹا جانتے ہو میں یہ عزّت یہ تکریم کیوں کر رہا ہوں۔ امام نے فرمایا حضور یہ تو آپ ہی جانتے ہیں سیّدنا جابر نے فرمایا بیٹا ایک دن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھا میرے آقا نے فرمایا جابر میں نے عرض کی جی آقا سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی عمر عطا فرمائے گا حتیٰ کہ تو میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے سے جوانی میں ملاقات کرے گا جس کا نام ہوگا محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ میرے آقا نے فرمایا جابر یہ میرا بیٹا محمد میرے دین کی بڑی خدمت کرے گا میرے دین کی بڑی اشاعت کرے گا اے جابر جب تیری میرے بیٹے محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو تو اسے میرا سلام کہنا اور میری طرف سے کہنا تیرا نانا تجھے سلام دیتا تھا۔ قربان جاؤں نگاہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابھی آقا حسین رضی اللہ عنہ جوان نہیں ہوئے شادی نہیں ہوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا لیکن میرے آقا فرماتے ہیں جابر تو میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے کو دیکھے گا یہ ہے علم نبی یہ ہے نگاہ نبی یہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہینِ قاطعہ صفحہ ۲۶ پر لکھتا ہے کہ نعوذ باللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں افسوس مولوی تیرے علم پر افسوس تیری تحریر پر افسوس تیرے عقیدے پر تو کہتا ہے نبی کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں پر میرا سوہنا نبی کئی سال پہلے کی بات بتا رہا ہے۔ مولوی وہ تمہارا کوئی

Marfat.com

اور نبی ہوگا جس کو کل کا پتہ نہیں جس کو دیوار کے پیچھے کا پتہ نہیں ہمارا تو عقیدہ ہے کہ

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

تو عرض یہ کر رہا تھا حضرت جابر نے فرمایا بیٹا تیرے مقدس نانا نے مجھے فرمایا تھا کہ اے جابر تو میرے بیٹے محمد سے ملاقات کرلے گا جب تیری میرے بیٹے سے ملاقات ہو تو اسے میرا سلام دینا اور ملاقات کے بعد تو چند دن زندہ رہے گا پھر تیری وفات ہو جائے گی سیّدنا جابر نے فرمایا بیٹا نانا کا سلام قبول کرو سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضرت جابر نے فرمایا بیٹا اب میں بھی چند دنوں کے بعد دنیا چھوڑ کر تیرے نانا کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہوں چند دن گزرے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔

(شواھد النبوۃ صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸)

مل گئے جس نوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما سید، اوہنوں سمجھ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مل گئے
مل گئے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جیس نوں انہوں سمجھ پیارے مصطفیٰ مل گئے
مل گئے مصطفیٰ پاک رسول جیس نو سمجھو اوس نو پاک خدا مل گئے
مل گئے جیس نوں پاک خدا حافظ اوس نوں سمجھ لو ارض و سما مل گئے

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جب مدینہ شریف کے گورنر بنے تو ایک دن امام حسن رضی اللہ عنہ کا پوتا حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ کا بیٹا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو ابھی چھوٹے تھے وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کام کے لئے حاضر ہوئے جب سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے پوتے کو اپنے دربار میں گورنر ہاؤس میں آتے دیکھا تو ادب کے لئے تعظیم کے لئے اٹھ کے کھڑے ہوئے بڑی محبت سے ملے پھر سب سے اونچی جگہ پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا

Marfat.com

آپ اور آپ کے ساتھی نیچے قالین پر بیٹھ گئے پھر بڑے ہی پیار سے پوچھا حضور کیسے تشریف لانا ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کام بتایا جو حاجت تھی وہ بتائی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اسی وقت وہ تمام حاجتیں وہ ساری ضروریات پوری فرمائیں جب سارا کام مکمل ہو گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور جب بھی کوئی حاجت ہو جب بھی کوئی کام ہو آپ خود تکلیف نہ فرمایا کریں بلکہ کسی بندے کو بھیج دیا کریں میں انشاء اللہ آپ کا ہر فرمان اسی وقت پورا کر کے بھیجوں گا حضرت عبداللہ نے فرمایا حضور میں خود کیوں نہ آؤں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور آپ کو تکلیف ہوتی ہے اور دوسری بات یہ ہے فَاِنِّیْ اَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّرَاكَ عَلٰی بَابِیْ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرم آتی ہے کہ آپ کسی ضرورت کی خاطر چل کر میرے دروازے پر تشریف لائیں میں یہ برداشت نہیں کر سکتا حضرت عبداللہ مسکرا پڑے فرمایا بڑی مہربانی جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جانے لگے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پھر اٹھ کے کھڑے ہو گئے سینے سے لگا کر خوب دبایا پھر ہاتھ جوڑ کر کہا شاہ جی قیامت والے دن مجھے بھول نہ جانا میری شفاعت کرنا جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو آپ کے درباریوں نے آپ کے دوستوں نے آپ کے وزیروں نے عرض کی حضور یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ گورنر مدینہ ہیں آپ کا ایک مقام ہے دنیا دور دور سے آپ کی زیارت کے لئے سلام کے لئے حاضر ہوتی ہے لوگ آپ کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں لیکن آپ ہیں کہ ایک بچے کی خاطر اٹھ کے کھڑے ہو گئے اتنی عزّت دی ہے اتنا ادب کیا ہے؟ وجہ کیا ہے؟ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا میں نے ایک نیک شریف نمازی صادق انسان کی زبان سے سنا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زبان پاک سے یہ فرمایا تھا:

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّیْ یَسُرُّنِیْ مَا یَسُرُّهَا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے دل کا ٹکڑا

Marfat.com

ہے جس سے میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا خوش ہے اس سے میں خوش ہوں۔ دوستو مجھے یقین ہے جو کچھ میں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پوتے سے سلوک کیا ہے آج اگر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا موجود ہوتیں تو وہ یہ منظر دیکھ کر ضرور خوش ہوتیں لوگوں نے کہا حضور آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو شفاعت کے بارے کیوں کہا ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! مجھے یقین ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کا ہر فرد قیامت والے دن شفاعت کرے گا اس لئے میں نے حضرت عبداللہ کو شفاعت کے لئے عرض کیا ہے۔ سبحان اللہ

(صواعق محرقہ ۱۷۸ شفاء شریف برکات آل رسول صفحہ ۲۶۰'۲۶۱ سفینہ نوح جلد ا صفحہ ۲۴'۲۵)

امام الائمہ سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پاک سے بڑی محبت فرماتے تھے بڑی ہی تعظیم فرماتے تھے ایک دن حنفیوں کا امام سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ دوستوں کی محفل میں تشریف فرما ہیں دین کے مسائل پر گفتگو ہو رہی ہے مسئلہ بتاتے بتاتے سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ اٹھ کے کھڑے ہو گئے اور ادب کرتے ہوئے ہاتھ باندھ لئے آپ کے دوست مریدین شاگردوں نے جب یہ منظر دیکھا تو دائیں بائیں طرف دیکھا کہ کون آ رہا ہے کون سی عظیم ہستی تشریف لائی ہے جس کی تعظیم کی خاطر جس کے ادب کے لئے کروڑوں لوگوں کا امام ادب کے لئے کھڑا ہو گیا ہے؟ لوگوں نے دائیں بائیں طرف بڑا دیکھا لیکن کوئی ہستی نظر نہ آئی سارے مجمع والے حیران ہیں کہ سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کس کی خاطر کھڑے ہوئے ہیں کوئی بولا نہیں کسی کی مجال نہیں سب خاموش ہیں امام اعظم رضی اللہ عنہ چند لمحوں کے بعد بیٹھ گئے پھر دین کی باتیں شروع ہو گئیں تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد امام اعظم رضی اللہ عنہ پھر ادب کے ساتھ کھڑے ہو گئے لوگوں نے پھر دائیں بائیں دیکھا کہ کون آیا ہے؟ جس کی خاطر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہیں لیکن کوئی ہستی نظر نہ آئی امام پھر بیٹھ گئے دوران گفتگو دوران

Marfat.com

مجلس امام کئی بار کھڑے ہوئے کئی بار بیٹھے جب مجلس ختم ہوئی جب امام مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو ایک آدمی نے عرض کی حضور اگر ناراض نہ ہوں تو ایک بات پوچھ لوں فرمایا پوچھو عرض کی حضور آپ دوران مجلس کئی مرتبہ ادب کی صورت میں کھڑے ہوئے ہیں پھر بیٹھے ہیں بندہ کوئی نہیں آیا معزز ہستی کوئی نہیں آئی یہ آپ کس کی تعظیم فرماتے رہے ہیں کس کا ادب فرماتے رہے ہیں دین کے مسئلے چھوڑ کر کس کا استقبال کرتے رہے ہیں؟

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی آ میں تمہیں بتاؤں آپ اس کو لے کر مکان سے باہر نکلے فرمایا وہ سامنے دیکھو بچے کھیل رہے ہیں عرض کی حضور دیکھ رہا ہوں فرمایا ان بچوں میں سے وہ چھوٹا بچہ سیّد ہے۔ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ کا پھول ہے وہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہے وہ کھیلتا کھیلتا جب میرے سامنے سے گزرتا تھا میں سیّد کے ادب کے لئے ہاتھ باندھ کر اٹھ کے کھڑا ہو جاتا تھا۔ سبحان اللہ (سفینۂ نوح جلد ا صفحہ ۲۹)

پہلی منزل عشق ادب دی تے بناں ادب مراد نہ پاوے
بے ادباں دی بستی۔ اندر تے کدی ٹھنڈی وا نہ آوے
ادب توں ودھ عبادت کیہڑی نتے جہڑی اللہ تک پہنچاوے
اعظم اس دے بخت سوتے جنہوں اے دولت مل جاوے

سیدنا امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے امام ہیں بہت بڑے عالم ہیں بہت بڑے محدث اور بہت بڑے فقیہ تھے آپ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے بڑی ہی محبت فرماتے تھے جہاں بیٹھتے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کا ذکر چھیڑ دیتے خاص کر جہاں خارجی بیٹھے ہوتے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوتے وہاں سیّدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ خوب آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرماتے فرمایا کرتے تھے لوگو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معمولی نہ سمجھا کرو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Marfat.com

آل پاک سے پیار کرنا یہ ہر مسلمان پر فرض ہے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ سرکار کی آل سے سچّی محبت کرے کیونکہ آلِ نبی ﷺ سے پیار کرنا یہ ہر مومن کے لئے فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو سرکار کی آل سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اگر نماز میں آلِ نبی ﷺ پر درود پاک نہ پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا جب سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رافضیوں کے پاس بیٹھتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت بیان فرماتے ایک دن خارجیوں نے سیّدنا امام شافعی کو طعنہ دیا امام پر تہمت لگائی کہ امام شافعی آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کا ذکر بہت کرتے ہیں لہٰذا یہ رافضی ہو گئے ہیں یہ شیعہ ہو گئے ہیں جیسا آجکل سنی حنفی بریلوی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نواسے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان بیان کریں فضائل بیان کریں شہادت بیان کریں تو بعض خارجی مولوی ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ یہ سنی بھی اندر سے رافضی ہیں یہ بھی اندر سے شیعہ ہیں۔

حضرات! نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے نواسے کی شان بیان کرنا عظمت بیان کرنا یہ رافضی ہونے کی علامت نہیں یہ تو محبت حسین رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے یہ تو محبت آلِ نبی ﷺ کا ثبوت ہے۔ آلِ نبی ﷺ کا ذکر کرنا یہ رافضی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں گستاخی کرنا ان کی شان میں بے ادبی کرنا یہ رافضی ہونے کی علامت ہے یہ شیعہ ہونے کا ثبوت ہے الحمدللہ! سنی حنفی بریلوی آلِ نبی ﷺ کے بھی غلام ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بھی، خادم ہیں ہم سرکار کے دروالوں کے بھی غلام ہیں گھر والوں کے بھی غلام ہیں ہم آلِ نبی ﷺ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش کرتے ہیں اور آلِ نبی ﷺ کے دشمنوں کو جلاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ

Marfat.com

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنان اہل بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت

تو خیر عرض کر رہا تھا کہ خارجیوں نے آلِ نبی ﷺ کے دشمنوں نے سیّدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ پر الزام لگا دیا تہمت لگا دی کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ تو رافضی ہو گئے ہیں، شیعہ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ آلِ نبی ﷺ کی بڑی شان بیان کرتے ہیں یہ سرکار کی آل سے بڑی محبت کرتے ہیں سیّدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آپ جلال میں آ گئے آپ نے مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ لوگو بعض خارجی لوگ مجھے آلِ نبی ﷺ کی محبت کی وجہ سے رافضی کہتے ہیں سنو وہ بھی سن لیں کائنات کا ذرّہ ذرّہ سن لے کہ

اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلاَنِ اَنِّیْ رَافِضٌ

اگر آل محمد ﷺ سے محبت کرنا رافضی ہونے کی علامت ہے تو پھر دونوں جہاں گواہ ہو جائیں ساری کائنات گواہ ہو جائے بے شک میں رافضی ہوں۔

(سیرت شافعی صفحہ ۲۲ سفینہ نوح جلد ۱ صفحہ ۳۰، ۳۱ نور الابصار صفحہ ۱۲۷ صواعق محرقہ صفحہ ۴۴۹)

ایک سیّد زادی صاحبہ

ایک علاقہ ہے بلخ کسی زمانے میں یہ علاقہ ایک ریاست تھی اب یہ ایران کا ایک حصہ ہے اس علاقے میں ایک سیّد صاحب رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین دنیا کی دولت سے بڑا مالا مال کیا ہوا تھا آپ کی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ لڑکا کوئی نہیں تھا چند بچیاں تھیں آپ بڑی عیش و عشرت سے بڑے آرام سے زندگی

Marfat.com

بسر کررہے تھے دنیا کی ہر نعمت بچیوں کو لے کر دیتے اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیے چند سالوں کے بعد سیّد صاحب کا انتقال ہو گیا آپ وصال فرما گئے بیوی بیوہ ہو گئی بچیاں یتیم ہو گئیں سیّد گھرانے پر قیامت صغریٰ آ گئی۔

حضرات! یہ تکلیف پوچھنی ہے تو ان بیبیوں سے پوچھو جو جوانی کے عالم میں بیوہ ہو جاتی ہیں ان بچوں سے پوچھو جو بچپن میں یتیم ہو جاتے ہیں خیر تو سیّد صاحب جب وفات پا گئے تو آپ کی بیوی صاحبہ نے بچیوں کو سینے سے لگا لیا یتیم بچیوں کو پالنا شروع کر دیا جو مال دولت سیّد صاحب کی جمع تھی وہ آہستہ آہستہ ختم ہوتی گئی ایک دن ایسا بھی آ گیا کہ شاہ صاحب کا گھرانہ بالکل مفلس ہو گیا کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں پہننے کے لئے کوئی کپڑے نہیں سیّد زادی سوچ میں پڑ گئی کیا کروں اگر کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں تو لوگ طعنہ دیں گے کہ کل تک عیش وعشرت میں وقت گزارنے والے سیّد آج لوگوں سے بھیک مانگ رہے ہیں سوچنے لگی اب کیا طریقہ کیا جائے سوچ سوچ کر کوئی بات ذہن میں نہ آئی آخر کار یہ بات ذہن میں آئی کہ بچیاں لے کر شہر چھوڑ جاتی ہوں کسی اور علاقے میں جا کر مانگ کر اور محنت مزدوری کر کے بچیوں کا پیٹ پالوں گی کوئی طعنہ تو نہیں مارے گا ذلت سے بچ جاؤں گی بی بی صاحبہ اپنی یتیم بچیوں کو لے کر چل پڑیں چلتی چلتی ایک علاقہ تھا سمرقند یہاں تشریف لے آئیں جب سمرقند پہنچیں تو شہر سے باہر ایک مسجد تھی جو غیر آباد تھی اس میں آ کر بچیوں کو بٹھایا پانی پلایا بچیاں کہنے لگیں اماں بھوک بڑی لگی ہے کچھ بندوبست کرو بی بی صاحبہ نے فرمایا بیٹا تم اسی مسجد میں اللہ تعالیٰ کے سہارے پر بیٹھو میں کھانے کا انتظام کرتی ہوں۔ بچیوں نے کہا اماں آپ جائیں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے ہم یہیں آپ کا انتظار کرتی ہیں اماں جلدی آ جانا علاقہ غیر ہے کوئی مدد نہیں کوئی سہارا نہیں کوئی والی وارث نہیں اللہ تعالیٰ کا سہارا ہے یا آپ کا بی بی صاحبہ نے فرمایا بیٹا جس کا سہارا اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی ذات ہے پھر اسے دنیا کے سہاروں کی کیا ضرورت ہے۔ بی بی صاحبہ بچیوں کو تسلی دے کر سمرقند شہر میں تشریف لے گئیں وہاں جا کر ایک آدمی سے پوچھا بھائی اس شہر میں سب سے بڑا مال دار کون ہے؟ اس آدمی نے کہا بی بی جی اس شہر میں سب سے بڑے دو بندے مال دار ہیں ایک علاقہ کا رئیس اور ایک علاقہ کا محافظ جو اس وقت کا رئیس ہے وہ مسلمان ہے اور جو اس علاقہ کا محافظ ہے وہ مجوسی ہے آتش پرست اللہ تعالیٰ کی ذات کا منکر ہے بی بی صاحبہ نے سوچا کہ مسلمان کے پاس جانا چاہئے اسے اپنی پہچان کرواؤں گی وہ میری قدر کرے گا میری عزّت کرے گا میری تعظیم کرے گا میرا مسئلہ حل ہو جائے گا بی بی صاحبہ اس رئیس کے دروازے پر گئیں رئیس کے ڈیرے پر گئیں جب ڈیرے پر پہنچیں تو ڈیرے پر رئیس مسلمان بیٹھا ہے اس کے سنگی ساتھی بھی بیٹھے ہیں بی بی صاحبہ جب اس کے ڈیرے پر گئیں تو اس رئیس مسلمان نے پوچھا بی بی تو کون ہے؟ کیا کام ہے؟ بی بی صاحبہ نے فرمایا بھائی میں بلخ کے علاقے کی رہنے والی ہوں سیّد زادی ہوں خاوند فوت ہو چکا چھوٹی چھوٹی بچیاں ساتھ ہیں حالات بڑے خراب ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا سہارا ہے یا آپ مہربانی فرماؤ مجھے چند دن ایک کمرہ رہائش کے لئے دے دو پھر میں محنت مزدوری کر کے خود ہی بچیاں پال لوں گی اللہ تعالیٰ تجھے اپنی بارگاہ بے نیاز سے دنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے بھائی میری بچیاں بھوکی بیٹھی ہیں آج رات کھانے کے لئے بھی ہمارا بندوبست فرماؤ اس رئیس مسلمان نے جب یہ بات سنی تو مسکرانے لگا مسکرا کر کہنے لگا بی بی تو سیّد زادی ہے؟ فرمایا بالکل اس نے کہا تیرے سیّد ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ سیّد زادی نے فرمایا بھائی میں مسافر ہوں بیوہ ہوں اجنبی ہوں اب میں کس کو گواہ بنا کر پیش کروں کہ میں سید زادی ہوں بس اللہ تعالیٰ پر یقین کرو اور میری زبان پر اعتبار کرو واقعی میں آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں اس رئیس مسلمان نے کہا بی بی تیرے

Marfat.com

جیسے کئی سیّد پھرتے ہیں اگر سیّد ہو تو ثبوت پیش کرو نہیں تو چلی جاؤ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ اللہ اکبر

حضرات! اگر وہ رئیس اس بیوہ سیّد زادی کو رات کا کھانا دے دیتا رہائش کے لئے ایک کمرہ دے دیتا تو کون سا فرق پڑ جاتا لیکن وہ دنیا کے نشے میں مخمور تھا وہ نام کا مسلمان تھا وہ دولت و مال آگ لگانے کے قابل ہے جو اللہ تعالیٰ اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ السلام کے نام پاک پر خرچ نہ ہو۔

دوائی لیا جے بیماری نہ جاوے
دیداری بنا جے انتظاری نہ جاوے
حافظ اس دولت نوں اگ نہ لاواں
جیہڑی نبی دے ناں تو واری نہ جاوے

حضرات! دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ دنیا کی دولت دے اور بیشمار دے لیکن دولت دے تو اس کے نام پر خرچ ہونے والی دولت دے اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیار میں خرچ ہونے والی دولت دے تو اس نام نہاد مسلمان نے سیّد زادی کو اپنے دروازے سے خالی بھیج دیا مائی روتی روتی باہر آ گئی سوچنے لگی اب کیا کروں بچیاں بھی بھوک سے بے قابو ہوں گی پریشان ہوں گی۔ بی بی صاحب نے سوچا مشکل کا وقت ہے مجبور ہوں۔ کیوں نہ مجوسی کو آزمایا جائے شاید اللہ تعالیٰ اس کے دل میں رحم ڈال دے میری بچیوں کو کھانا مل جاوے سر چھپانے کے لئے کوئی گھر مل جائے وہ بی بی مجوسی رئیس کے ڈیرے پر پہنچی مجوسی اپنے دوستوں کے ساتھ باتیں کر رہا تھا جب اس نے بی بی صاحبہ کو دیکھا تو بڑی عزّت سے بڑی محبت سے کہنے لگا بہن جی آپ کون ہیں کیسے تشریف لانا ہوا؟ بی بی صاحبہ نے فرمایا بھائی جی بلخ کے علاقے کی رہنے والی بیوہ ہوں۔ یتیم بچیاں میرے ساتھ ہیں سیّد زادی ہوں مہربانی کرو میرے بچوں کے لئے کھانے کا بھی بندوبست فرماؤ

Marfat.com

سر چھپانے کے لئے کوئی عارضی طور پر مکان بھی دو اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے گا آپ کو اور بھی بہت کچھ عطا فرمائے گا مجوسی مسکرا پڑا کہنے لگا بی بی جی میں تو مجوسی ہوں میں تو مسلمانوں کے نزدیک غیر مسلم ہوں بے ایمان ہوں آپ شاید میرا کھانا میری رہائش قبول فرمائیں گی کہ نہیں فلاں رئیس مسلمان ہے آپ وہاں تشریف لے جاتیں بی بی کی آہیں نکل گئیں مجوسی نے ہاتھ باندھ کر کہا بی بی جی آپ اتنے درد سے کیوں رو رہی ہیں؟ میں نے کوئی گستاخی تو نہیں کی میں نے تو صرف اپنا تعارف کرایا ہے بی بی صاحبہ نے فرمایا بھائی جی میں جانتی ہوں آپ مجوسی ہیں غیر مسلم ہیں بے ایمان ہیں آگ کے پجاری ہیں لیکن میں مجبور ہوں میں مسلمان کو آزما کر تیرے دروازے پر آئی ہوں اس نے میری مدد نہیں کی اس نے میری لاج نہیں رکھی اس نے لوگوں کے سامنے میرا مذاق اڑاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر سیّد ہو تو ثبوت پیش کرو نہیں تو چلی جاؤ تیرے جیسے ہم نے کئی سیّد دیکھے ہیں مجوسی نے جب یہ بات سنی تو اٹھ کے ہاتھ باندھ کے کھڑا ہو گیا کہنے لگا بی بی جی اگرچہ میں مجوسی ہوں لیکن مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ جھوٹ نہیں بول رہی آپ واقعی سیّد گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں آپ فکر نہ کریں میں آپ کی خدمت کروں گا اس مجوسی رئیس نے اپنے نوکر کو بلایا نوکر آ گیا اس نے نوکر سے کہا کہ جلدی کرو گھر جا کر میری بیوی کو کہو کہ فلاں مسجد میں یتیم بچیاں تشریف فرما ہیں چند نوکرانیاں ساتھ لے جا کر ان بچیوں کو عزّت کے ساتھ گھر لے آؤ ان کے لئے بہترین رہائش کا بندوبست کرو بہترین کھانا پکا کر سیّد زادیوں کی خدمت میں پیش کرو اس مجوسی کی بیوی نے جب یہ حکم سنا تو بڑی عزّت کے ساتھ یتیم سیّد زادیوں کو اپنے گھر لے آئی بچیوں کو نہلایا پھر نئے کپڑے پہنائے پھر طرح طرح کے کھانے پکا کر سیّد زادیوں کی خدمت میں پیش کیے سیّد زادیاں کھانا بھی کھاتی جاتی ہیں اور مجوسی گھرانے کو دعائیں بھی دیتی جاتی ہیں اور کہتی بھی جاتی ہیں کہ

Marfat.com

جس دم کھانا سیّداں کھاہدا تے کردے نیک دعائیں
جس نے سکھ پہچایا سانوں تے شالا جنت جاویں

آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کھانا کھا کر نماز عشاء پڑھ کر اپنے اپنے بستروں پر آرام کے لئے لیٹ گئیں سارے سمرقند والے سو گئے جب آدھی رات کا وقت ہوا تو سمرقند کے رئیس مسلمان نے ایک خواب دیکھا کہ قیامت آ گئی ہے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نورانی تخت پر جلوہ فرما ہیں میرے آقا کے سر پر شفاعت کا تاج رکھا ہوا ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پیارے سے محل کے پاس تشریف فرما ہوکر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جنت تقسیم فرما رہے ہیں وہ رئیس مسلمان سرکار کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا بڑے ادب سے بڑی انکساری سے کہنے لگا سوہنا نبی ﷺ ،عربی نبی ﷺ ،قریشی نبی ﷺ ،ہاشمی نبی ﷺ ، مکی نبی ﷺ ،مدنی نبی ﷺ ،فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی آقا یہ محل یہ بنگلہ یہ کوٹھی کتنی خوبصورت ہے یہ محل کس کا ہے اس کا مالک کون ہے یہ کس کے نام الاٹ ہے اس میں کون سیر کرے گا؟ میرے آقا نے فرمایا یہ بنگلہ یہ کوٹھی یہ محل ایک مسلمان کا ہے ایک میرے امتی کا ہے وہ رئیس مسلمان نے کہا آقا میں بھی آپ کا غلام ہوں میں بھی مومن ہوں میں بھی ایک مسلمان ہوں مہربانی فرمایئے کرم فرمایئے شفقت فرمایئے یہ محل یہ بنگلہ مجھے عطا فرما دیجئے میرے آقا نے فرمایا تو مسلمان ہے؟ تو مومن ہے؟ تو میرا امتی ہے؟ رئیس مسلمان نے ہاتھ باندھ کر عرض کی آقا بالکل میں مومن ہوں میں آپ کا امتی ہوں میں مسلمان ہوں میرے آقا نے فرمایا اچھا اگر مسلمان ہے مومن ہے تو اپنے مومن ہونے پر مسلمان ہونے پر کوئی گواہ پیش کر؟ اللہ غنی۔ وہ رئیس بڑا حیران ہوا کہنے لگا اس مقام پر میں اکیلا ہوں میرا جاننے والا کوئی نہیں میں گواہ کیسے پیش کروں میرے آقا نے فرمایا میں گواہ کے بغیر کیسے یقین کرلوں کہ تو مسلمان ہے عرض کی آقا میری بات پر اعتبار کیجئے میں جھوٹ

Marfat.com

نہیں بول رہا میرے آقا نے فرمایا اگر زبان پر اعتبار والی بات ہے تو تو نے ایک سیّد زادی کی زبان پر یقین کیوں نہ کیا جو کہتی تھی کہ میں آلِ نبی ﷺ ہوں اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں سبحان اللہ

حضرات! ذرا علم نبی پر غور کیجئے میرے آقا کے علم پاک کا اندازہ لگائیے رئیس مسلمان دن کے اجالے میں سیّد زادی کو جو جواب دیتا ہے میرے آقا اس رئیس کی بات کو سن بھی لیتے ہیں اور خواب میں اس کو وہ بات بتا بھی دیتے ہیں یہ بات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری زندگی کی نہیں بلکہ میرے آقا کے وصال کے سینکڑوں سال بعد کی بات ہے پتہ چلا میرا نبی ﷺ اپنے روضہ انور میں لیٹے لیٹے ساری کائنات کے حالات سے باخبر بھی ہے اور اپنے غلاموں کی حرکات وسکنات سے بھی واقف ہیں کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو منبروں پر جو محفلوں میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ پہلے علم تھا نہ اب ہے نہ قیامت تک ہوگا پر غلطی ان کی بھی نہیں کیوں کہ

عقل ہوتی تو خدا عزوجل سے نہ لڑائی لیتے
ارے یہ گھٹائے اسے منظور بڑھانا تیرا

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اس رئیس مسلمان نے عرض کی آقا یقین جانئے میں مسلمان ہوں میری زبان پر اعتبار کیجئے فرمایا ہاں اگر بات زبان پر اعتبار والی ہے تو تو نے ایک سیّد زادی کی بات پر اعتبار کیوں نہ کیا جو رو رو کر کہتی تھی کہ میں سیّد زادی ہوں میں آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں۔

دھی میری نوں توں روندیاں گھلیا تے شرم نہ مول لیا ندا
نکل جا دربار میرے تھیں تے پھر سیں دھکے کھاندا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جلال میں آگئے فرمایا میرے دربار سے نکل جا تیرا اسلام اس وقت قبول ہوگا جب تو اپنے اسلام پر گواہ پیش کرے گا جب حضور علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام نے جلال میں آ کر یہ فرمایا تو اس رئیس مسلمان کی آنکھ کھل گئی جب کھلی تو رونے لگا اپنے منہ پر حسرت کی وجہ سے طمانچے مارنے لگا کہ ہائے افسوس میں نے سیّد زادی کو کیوں گھر سے نکالا میں نے کیوں سیّد زادی کی بے عزّتی کی کیوں اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھا۔ کافی دیر تک روتا رہا جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے نوکروں کو اپنے غلاموں کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ کل جو بی بی میرے ڈیرے پر آئی تھی کہتی تھی کہ میں سیّد زادی ہوں مجھے اپنے گھر پناہ دو میں نے اس کی بے عزّتی کر کے ڈیرے سے نکال دیا جاؤ اس کو تلاش کرو اور مجھے بتاؤ وہ کس کے گھر قیام فرما ہے نوکر تلاش میں چل پڑے وہ رئیس خود بھی بی بی کی تلاش میں نکل پڑا تلاش کرتے کرتے کسی نے کہا کہ نمبردار صاحب وہ بی بی صاحبہ تو محافظ شہر مجوسی کے گھر میں تشریف فرما ہیں رئیس مسلمان اس مجوسی کے گھر کی طرف آیا دروازہ کھٹکھٹایا مجوسی باہر آیا خیریت پوچھنے کے بعد مجوسی نے کہا آؤ نمبردار صاحب رئیس صاحب تشریف رکھیے نمبردار نے کہا محافظ صاحب میں ایک بات پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں مجوسی نے کہا کون سی رئیس مسلمان نے کہا کہ ایک سیّد زادی بی بی بلخ کی رہنے والی کل بمع بچیوں کے سمرقند میں تشریف لائی تھیں کیا وہ آپ کے پاس ہے مجوسی نے کہاں ہاں وہ میرے گھر تشریف فرما ہیں رئیس نے کہا کہ مہربانی کر کے وہ سیّد زادی بمع بچیوں کے میرے ساتھ بھیجو میں انہیں لینے کے لئے آیا ہوں مجوسی نے کہا سیٹھ صاحب اور کوئی بات کرو وہ سیّد زادی اب فقیر کے گھر میں ہی رہے گی رئیس مسلمان نے کہا محافظ صاحب کیا کہہ رہے ہو مجوسی نے کہا سیٹھ صاحب سچ کہہ رہا ہوں رئیس مسلمان نے ایک ہزار روپے نکال کر مجوسی کے ہاتھ میں رکھے اور کہا کہ یہ ہزار روپے انعام لے لو اور وہ بی بی اور بچیوں کو میرے ساتھ میرے گھر بھیج دو مجوسی مسکرا پڑا فرمایا سیٹھ صاحب یہ تو ایک ہزار ہے اگر ایک لاکھ روپے بھی انعام دو تو میں پھر بھی سیّد زادیوں کو تیرے حوالے نہ

Marfat.com

کروں رئیس مسلمان نے سنا تو غصہ میں آ گیا غصہ میں کہنے لگا او محافظ صاحب کیا کہہ رہے ہو میں سیّد زادیوں کو ساتھ لے کر ضرور جاؤں گا محافظ نے کہا وجہ کیا ہے رئیس مسلمان نے کہا وہ ہیں مسلمان تو ہے مجوسی وہ ہیں سیّد زادیاں تو ہے غیر مسلم یہ نہیں ہوسکتا کہ مسلمان زادیاں سیّد زادیاں ایک غیر مسلم کے گھر میں رہیں جب اس محافظ نے سنا تو جلال میں آ گیا غصہ میں آ گیا غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ اگر ایمان کی اتنی ہی غیرت تھی تو کل ان کو پناہ کیوں نہیں دی او نام کے مسلمان او نام کے مومن کل گواہ مانگتا تھا آج کہتا ہے کہ سیّد زادیاں ہیں آج کیسے یقین ہو گیا ہے کہ یہ سیّد زادیاں ہیں وہ رئیس سن کر رو پڑا اور گزشتہ شب کا خواب اسے سنایا۔ رو کر کہنے لگا محافظ صاحب تمہیں کیا بتاؤں رات کو جب میں سویا تو خواب میں سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ ﷺ کی زیارت پاک ہوئی تو میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عرض کی آقا میں مسلمان ہوں میرے آقا نے مجھے غصہ میں آ کر فرمایا اگر تو مسلمان ہے تو گواہ لے آ رئیس رو رو کر کہنے لگا محافظ صاحب میرے نبی رضی اللہ عنہ نے مجھے خواب کے اندر اپنے دربار سے دھتکار دیا ہے۔ مجوسی مسکرا پڑا فرمایا سیٹھ صاحب جس نے تجھے خواب میں دھتکار دیا ہے اس لج پال نبی نے خواب میں مجھے سینے سے لگا لیا ہے ان سیّد زادیوں کے صدقے ان یتیم بچیوں کے صدقے مجھے بھی سرکار کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی ہے سرکار نے کرم فرماتے ہوئے مجھے اور میرے گھر والوں کو کلمہ شریف پڑھا کے مسلمان کیا اے سیٹھ صاحب وہ محل جو تجھے مانگنے پر نہیں ملا تھا میرے آقا نے اس محل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ وَاَھْلَ بَیْتِكَ فِی الْجَنَّةِ اے میرے غلام تو اور تیرے سارے گھر والے جنت میں ہیں۔ سبحان اللہ

(کتاب الکبائر صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱ نزہتہ المجالس برکات آل رسول ۲۶۶، ۲۶۷ مکاشفتہ القلوب صفحہ ۵۲۳، ۵۲۴)

Marfat.com

مودت آل احمد کی ہے واجب ہر مسلمان پر
وہ کافر ہے جسے آل محمد سے عداوت ہے
مبارک ہو تجھے محمود صوفی تو ہے خوش قسمت
تیرے دل میں بہت سادات کی اے یار الفت ہے

جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

عراق کا مشہور شہر بغداد شریف جو عراق کا دارالخلافہ بھی ہے اس مقدس شہر میں بڑے بڑے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقدس بندے قبروں میں آرام فرما ہیں ان اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں میں سے ایک مرد قلندر ہیں جن کا نام ہے حضرت سیّدنا ومولانا ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ یہ بزرگ سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت پہلے تشریف لائے اور آپ کے پیروں کے پیر ہیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ مرید ہیں حضرت سیّدنا ابوسعید مبارک مخذومی رضی اللہ عنہ کے وہ مرید ہیں سیّدنا ابوالحسن ہنسکاری کے وہ مرید ہیں سیّدنا ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ کے' وہ مرید ہیں سیّدنا ابوالفضل عبدالواحد تمیمی کے' وہ مرید ہیں سیّدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ کے' وہ مرید ہیں سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے یعنی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ آپ کے چھٹے دادا پیر ہیں حضرت ذرا غور فرمائیں جب سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بہت اونچا مقام ہے تو آپ کے چھٹے دادا پیر کی کیا عظمت کیا شان ہوگی سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ طریقت کے امام اور ولایت کے تاجدار بننے سے پہلے بہت بڑے پہلوان تھے پہلوان بھی کوئی عام نہیں بلکہ شاہی پہلوان تھے عراق کے بادشاہ کے خاص منظور نظر تھے جب بادشاہ کرسی پر دربار میں بیٹھتا تو دائیں طرف آپ کی کرسی بچھائی جاتی جس پر آپ جلوہ فرما ہوتے بڑا رعب بڑا دبدبہ بڑی شہرت بڑی عزّت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی پوری دنیا میں بادشاہ نے عراق کے سلطان نے اعلان کیا ہوا تھا جو ہمارے پہلوان جنید کو گرائے گا اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا لیکن پوری

Marfat.com

دنیا میں بڑے بڑے پہلوان موجود تھے جنہیں اپنی قوت طاقت پر ناز تھا لیکن کسی کی مجال نہیں تھی کہ وہ سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کو کشتی کا چیلنج کرتا کیونکہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا قد فربہ جسم موٹے موٹے بازو پہاڑ جیسا سینہ ایسے لگتا تھا جیسے میدان میں انسان نہیں پہاڑ کھڑا ہے کون مقابلہ کرتا وقت گزرتا گیا سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کی عزّت کو چار چاند لگتے گئے کوئی مقابلے میں نہیں آیا لوگ آپ کو رستم زماں کے نام سے یاد کرتے ایک دن بادشاہ اپنے وزیروں سفیروں کے ساتھ اپنی پارلیمنٹ میں بیٹھا ہے اپنے دربار میں بیٹھا ہے دائیں طرف سیّدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ بھی بڑی آن بان کے ساتھ تشریف فرما ہیں کہ اچانک ایک بندہ آیا بڑا کمزور رنگ اترا ہوا چہرہ کملایا ہوا لباس پھٹا ہوا بال بکھرے ہوئے نقاہت سے کمزوری سے قدم ڈگمگا رہے ہیں زمین پر صحیح طریقے سے کھڑا بھی نہیں ہوسکتا آیا اور آ کر سلام کیا بادشاہ نے جواب دیا پھر بادشاہ نے پوچھا ہاں بھائی جی کیا بات ہے؟ آنے والے بندے نے کہا کہ بادشاہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے اعلان کیا ہوا ہے کہ ہمارے جنید کو جو کشتی میں زیر کرے گا ہم اسے منہ مانگا انعام دیں گے کیا یہ بات صحیح ہے؟ بادشاہ نے فرمایا بالکل صحیح ہے آپ نے سچ سنا ہے آپ نے صحیح سنا ہے اس مسافر نے اس نوجوان نے کہا کہ بادشاہ صاحب اگر یہ بات ہے تو میں آپ کے پہلوان جنید سے کشتی کرنے کے لئے تیار ہوں میں چیلنج کرتا ہوں آئے میرے ساتھ جنید کشتی کرلے بادشاہ نے جب اس کمزور نوجوان کی یہ بات سنی تو مسکرانے لگا مسکرا کر کہنے لگا اے نوجوان تیرا دماغ صحیح ہے؟ کہیں تو پاگل تو نہیں کہیں تو مجذوب اور مجنوں تو نہیں؟ نوجوان نے کہا حضور کیوں؟ بادشاہ نے کہا پوری دنیا میں بڑے بڑے طاقت ور پہلوان ہیں لیکن آج تک ان کی یہ مجال نہیں ہوئی کہ وہ ہمارے جنید کو مقابلے کا چیلنج کرسکیں تو کون ہے چیلنج کرنے والا؟ اپنی ہڈیاں تو نہیں تڑوانا چاہتے اپنی جان سے تنگ تو نہیں؟ بادشاہ کی بات سن کر اس

Marfat.com

نوجوان نے کہا بادشاہ الحمدللہ میں بالکل خیریت سے ہوں میرا دماغ بالکل صحیح ہے میں جان سے بھی تنگ نہیں آپ جسم نہ دیکھیں آپ میرا وجود نہ دیکھیں آپ میرا چیلنج قبول کریں پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ میں کتنا بڑا پہلوان ہوں آپ رنگ نہ دیکھیں اکھاڑے میں میرے ڈھنگ دیکھیے۔ بادشاہ نے فرمایا اے نوجوان ہم تیرے حوصلے کو داد دیتے ہیں کہ تو نے ہمارے جنید کو کشتی کے لئے للکارا ہے اگر آپ کو کشتی کا اتنا ہی شوق ہے تو جنید کے علاوہ اور بھی بڑے شاہی پہلوان ہیں ان سے آپ کشتی لڑ لیں آپ کا شوق پورا ہو جائے گا۔ آنے والے نوجوان نے کہا بادشاہ میں کوئی عام پہلوان نہیں آپ میرا چیلنج کیوں نہیں قبول کرتے؟ بادشاہ نے جب یہ بات سنی تو اس نے وزیروں سفیروں سے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے؟ وزیروں نے کہا بادشاہ اس کا چیلنج قبول کرلیا جائے اور اسے کہہ دیا جائے کہ اپنی جان کے نفع ونقصان کا تو خود مالک ہے بادشاہ کو یہ بات بڑی پسند آئی بادشاہ نے فرمایا اے نوجوان ہمیں تمہارا چیلنج قبول ہے فلاں دن فلاں تاریخ فلاں ٹائم فلاں میدان میں کشتی ہوگی تم وقت سے پہلے پہنچ جانا مسافر نے آنے والے کمزور جوان نے کہا کہ بادشاہ ٹھیک ہے مجھے آپ کا چیلنج منظور ہے آپ بھی اپنے پہلوان کو لے کر آجانا میں بھی آجاؤں گا فیصلہ ہو جائے گا۔ وہ نوجوان یہ بات کر کے دربار سے چلا گیا بادشاہ نے وزیر اطلاعات ونشریات کو حکم دیا کہ وزیر صاحب پوری سلطنت میں اعلان کر دیا جائے کہ فلاں دن فلاں میدان میں شاہی پہلوان جنید اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لئے تشریف لائیں گے تمام لوگوں کو یہ مقابلہ دیکھنے کی دعوت عام ہے وزیر نے پورے ملک میں اعلان کرا دیا لوگ بھی ترستے تھے لوگ بھی دعائیں کرتے تھے کاش کوئی ایسا پہلوان ہوتا جو جنید کو چیلنج کرتا کشتی ہوتی ہم بھی یہ منظر دیکھتے کہ جنید کیسے کشتی کرتے ہیں۔

حضرات! پھر وقت آ گیا وہ تاریخ آ گئی وہ ٹائم آ گیا وہ لمحہ آ گیا جس میں

Marfat.com

جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے اپنے فن کا مظاہرہ کرنا تھا ساری دنیا اکٹھی ہوگئی سارے وزیر آ گئے سفیر آ گئے بلکہ خود بادشاہ اپنے پہلوان کی کشتی دیکھنے کے لئے تشریف لے آئے دنگل سج گیا حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ بھی مست ہاتھی کی طرح دنگل میں تشریف لے آئے بڑا وسیع میدان لاکھوں لوگ کشتی دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں ادھر اعلان ہوا لوگوں اپنی اپنی جگہ پر اطمینان سے تشریف رکھیں اب رستم زمان جنید پہلوان اکھاڑے میں تشریف لانے والے ہیں جب اعلان ختم ہوا تو حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ پہلوانوں والا لباس پہن کر اکھاڑے میں تشریف لے آئے ایسے لگ رہا تھا کہ کوئی شیر میدان میں آ گیا پھر اعلان ہوا کہ اب جنید کے ساتھ کشتی لڑنے والے پہلوان تشریف لائیں گے جب یہ اعلان ہوا تو وہی نوجوان جو بالکل کمزور تھا لاغر تھا وہ بھی میدان میں آ گیا ظاہری شکل وصورت دیکھ کر لوگ حیران ہو گئے کہ یہ پہلوان ہے جس نے جنید کو چیلنج کیا ہے؟ یہ تو ایک ہی وار میں چت ہو جائے گا یہ تو کوئی جوڑ نہ ہوا کشتی کا مزہ نہیں آئے گا کچھ لوگوں نے کہا یار تم جسم نہ دیکھو فن کشتی دیکھو مقابلہ دیکھو شاید یہ کوئی ایسے داؤ جانتا ہو جس سے جنید کو گرا لے ہر بندہ اپنی اپنی سوچ کے مطابق قیاس آرائیاں کر رہا ہے اب کشتی شروع ہونے لگی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے پنجہ آزمائی کے لئے کشتی شروع کرنے کے لئے ہاتھ آگے کیا ہاتھ سے ہاتھ ملایا پھر کشتی شروع ہوگئی جب کشتی شروع ہوئی تو اس پہلوان نے کہا جنید ذرا اپنا کان میرے قریب لائیے کشتی سے پہلے میں ایک بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے کان آگے کیا اس نوجوان نے اس کمزور پہلوان نے حضرت جنید کے کان میں کہا جنید میں پہلوان نہیں ہوں بلکہ میں سیّد ہوں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں غریب ہوں مجھے فن کشتی کا پتہ نہیں میں کشتی لڑنے کا فن نہیں جانتا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک چھوٹا سا کنبہ دور ایک ویرانے جنگل میں ایک ہفتہ سے بھوکا پیاسا پڑا ہے

Marfat.com

نبی ﷺ کی بیٹیاں کپڑوں کے لئے ترس رہی ہیں چھوٹے چھوٹے بچے بھوک سے بے حال ہیں پورا ہفتہ نوکری تلاش کی ہے نہیں ملی زکوٰۃ خیرات ویسے ہم پر نہیں لگتی بھیک مانگتے ویسے شرم آتی ہے میں نے سنا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیار اور عشق کی وجہ سے آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت کرتا ہے اس لئے میں نے تمہیں کشتی کا چیلنج کیا تھا جنید کرم فرما اولاد رسول سمجھ کر جان بوجھ کر نیچے گر جا میں تیرے سینے پر بیٹھ جاؤں مجھے بادشاہ سے انعام مل جائے گا میرے بچوں کا گزارا ہو جائے گا جنید اگر تو گر گیا تو میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کل قیامت کے دن میں نانا جان کو کہہ کر تمہاری شفاعت کراؤں گا اور تیرے سر پر فتح کی دستار بندھواؤں گا۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے دل میں سوچنے لگے کہ یہ سیّد ہے یہ آلِ نبی ﷺ ہے یہ میرے آقا کے باغ کا پھول ہے اور کئی دنوں سے فاقوں میں ہے افسوس۔ آج میری عزّت جاتی ہے تو جائے آج میری شہرت جاتی ہے تو جائے مگر آلِ نبی ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ کی عزّت پر حرف نہیں آنے دوں گا یہ کہہ کر حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاہ صاحب میرا تن من نبی ﷺ کی آل پر قربان گھبراؤ نہیں جیت آج آپ کی ہو گی لیکن تھوڑا سا فن کشتی میں بھی دکھالوں تا کہ بادشاہ، وزیر، سفیر دنیا یہ نہ سمجھے کہ جنید جان بوجھ کر گر گیا ہے شاہ صاحب خوش ہو گئے کشتی شروع ہو گئی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے بڑے پینترے بدلے بڑی قلابازیاں دکھائیں بڑے داؤ دکھائے لوگ سمجھنے لگے کشتی اصل ہو رہی ہے لڑتے لڑتے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے شاہ صاحب کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھالیا لوگوں نے سمجھا اب دوسرا پہلوان نیچے گرے گا جنید اس کے سینے پر بیٹھ جائے گا کشتی ختم ہو جائے گی جنید کی فتح کا اعلان ہو گا دنیا یہ سوچ رہی تھی لیکن ہوا کیا حضرت جنید نے سیّد صاحب کو جب اوپر اٹھایا بجائے نیچے گرانے کے آپ نیچے گر گئے سیّد کو سینے پر لٹا لیا آپ چت ہو

Marfat.com

گئے سیّد کو چھاتی پر بٹھا لیا شور مچ گیا بادشاہ نے کہا جنید کیا ہو گیا جلدی اٹھ تو گر گیا تو قومی وقار گر جائے گا جنید رو پڑے فرمایا بادشاہ قومی وقار دیکھوں یا ایمان کا وقار دیکھوں حضرت جنید جان بوجھ کر سیّد سے ہار گئے ساری دنیا حیران رہ گئی مجمع میں سکتہ طاری ہو گیا سیّد صاحب نے جب حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کو شکست دی تو لوگوں نے نعرے مارنے شروع کر دیئے کہ مار دیا گرا دیا جنید ہار گئے بادشاہ کا پہلوان چت ہو گیا ادھر سیّد صاحب کو لوگوں نے کندھوں پر اٹھا لیا نعرے لگ رہے ہیں لوگ داد و تحسین دے رہے ہیں شام تک شاہ صاحب کو لوگوں نے کندھون پر اٹھا کر پورے شہر میں پھرایا پھر بے پناہ انعام لے کر سیّد صاحب اپنے گھر کی طرف چلے گئے ادھر حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے کوئی سلام نہیں کرتا ہر بندہ حقارت اور گری ہوئی نگاہ سے دیکھتا ہے جب ہجوم ختم ہو گیا لوگ چلے گئے تو حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کے دوست آ گئے شاگرد آ گئے ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے استاد جی آج آپ کو کیا ہو گیا تھا؟ آپ ہزاروں پہلوانوں کے استاد ہیں گر کیسے گئے؟ آپ نے کشتی کے وقت فلاں داؤ کیوں نہ چلایا فلاں داؤ کیوں نہ استعمال کیا حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے سنا تو رو پڑے فرمایا میرے شاگردو! مجھے سارے داؤ آتے تھے لیکن کیا کرتا میں یزید نہ تھا کہ سیّد کا مقابلہ کرتا میں ابن سعد نہ تھا کہ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرتا میں شمر نہ تھا کہ سیّد کی چھاتی پر سوار ہوتا سبحان اللہ

حضرات! حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے شام ہوئی پھر رات ہوئی عشاء کی نماز پڑھ کر جب بستر انور پر لیٹے تو مقدر کا ستارہ چمک اٹھا نصیب جاگ گیا جب آنکھ لگی تو خواب میں سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو گئی جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے قدم چومے میرے آقا نے جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا فرمایا جنید عرض کی جی آقا فرمایا تمہارا ٹھکانا میرے قدموں میں نہیں میرے سینے میں ہے سرکار نے فرمایا جنید آج تو نے ہماری اولاد

Marfat.com

کی لاج رکھی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری قیامت کے دن لاج رکھے گا جنید پہلے تم پہلوانوں کے سردار تھے جا آج کے بعد تم ولیوں کے سردار ہو۔ سبحان اللہ

(تذکرہ غوثیہ صفحہ ۳۹۱، ۳۹۲ سیرت النبی بعد وصال النبی جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲ زلف زنجیر جلد ۱ صفحہ ۸۱، ۹۵

مواعظ نعیمیہ صفحہ ۳۹، ۴۰)

حضرات! یہ ہے ادب یہ ہے محبت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ

بے ادباں مقصود نہ حاصل تے نہ درگاہے ڈھوئی
تے منزل مقصود نہ پہنچے تے باہجو ادب دے کوئی
خس خس جتنا قدر نہ میرا تے صاحب نوں وڈیائیاں
میں گلیاں دا روڑا کوڑا تے محل چڑھایا سائیاں

احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

اہلسنّت کے عظیم امام کشتہ عشق رسالت مجدد دین وملت ثانی ابوحنیفہ نائب غوث اعظم سیّدنا مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ آپ ہندوستان کے شہر بریلی شریف کے رہنے والے تھے آپ کا مزار پُر انوار آج بھی وہاں فیض عام تقسیم کر رہا ہے آپ جس محلّہ میں رہتے تھے اس محلّہ کا نام سوداگران ہے اس محلّہ سے ایک دن ایک بزرگ سفید داڑھی والے ایک بزرگ سفید لباس بڑے پیارے چہرے والے گزرنے لگے اس بزرگ نے کیا دیکھا محلّہ کو صاف کیا جا رہا ہے گلیاں لپائیں جا رہی ہیں جھنڈیاں لگ رہی ہیں سجاوٹ ہو رہی ہے جگہ جگہ کیلے کے درختوں سے مصنوعی گیٹ بن رہے ہیں محراب بنائے جا رہے ہیں۔ بڑی خوبصورتی سے چند جوان کام کر رہے ہیں وہ بزرگ یہ منظر دیکھ کر کھڑے ہو گئے کافی دیر تک نوجوانوں کو کام کرتے دیکھتے رہے کافی دیر کے بعد اس بزرگ نے ایک نوجوان سے پوچھا بیٹا بات سنو نوجوان نے کہا حضور فرمائیے؟ اس بزرگ نے فرمایا بیٹا آج یہ محلّہ بڑا سجایا جا رہا ہے جھنڈیاں لگ رہی ہیں محراب بنائے جا

Marfat.com

رہے ہیں' خیر تو ہے؟ کیا کوئی فنکشن ہے؟ کوئی برات آرہی ہے؟ یا کوئی جلسہ ہو رہا ہے؟ اس نوجوان نے بڑے ادب سے کہا بابا جی کوئی شادی نہیں کوئی فنکشن نہیں کوئی محفل نہیں۔ وہ سامنے آپ گھر دیکھ رہے ہیں اس میں ایک معزز ہستی ایک معزز مہمان تشریف لا رہے ہیں یہ اس کی خوشی میں سجاوٹ ہو رہی ہے بابا نے کہا بیٹا وہ کون بزرگ ہیں ان کا نام کیا ہے؟ نوجوان نے کہا حضور ان کا نام ہے امام اہلسنّت مجدد دین وملت ثانی ابوحنیفہ نائب غوث اعظم فنانی الرسول کشتہ عشق رسالت حافظ الحدیث شیخ الفقہ حضرت علامہ الحافظ القاری الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بابے نے سنا تو کہنے لگا یہ بزرگ کہاں کے رہنے والے ہیں کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ اس نوجوان نے کہا بابا جی اسی محلّہ کے اسی شہر کی دو گلیاں چھوڑ کر تیسری گلی میں آپ کا آستانہ ہے آپ کا مدرسہ ہے وہ بزرگ بڑے ہی حیران ہوئے کہنے لگے جب اسی محلّہ کے ہیں تو وہ کئی مرتبہ یہاں سے گزرے ہوں گے کئی مرتبہ یہاں آئے ہوں گے پھر اتنا تکلف اتنی سجاوٹ اتنا خرچہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس نوجوان نے کہا بابا جی وہ آنے والا کوئی عام پیر نہیں عام فقیر نہیں عام مولوی نہیں عام درویش نہیں بلکہ بہت بڑے علامہ بہت بڑے محدث بہت بڑے مفسر بہت بڑے فقیہ بہت بڑے مفتی پوری دنیا کے ہزاروں لوگ آپ کی خدمت میں خطوں کے ذریعے مسائل پوچھتے ہیں فتوے طلب کرتے ہیں جن کا وہ ہر روز جواب لکھ کر بھیجتے ہیں پھر کئی سو کتابوں کے مصنف ہیں بابا جی ان کو تو کھانا کھانے کی فرصت نہیں ملتی کبھی کبھی کھانا نہیں کھاتے صرف سالن کا شوربا پی کر اوپر سے پانی پی کر پھر لکھنا شروع کر دیتے ہیں دن رات میں صرف اڑھائی گھنٹہ آرام فرماتے ہیں باقی سارا دن ساری رات اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں لگے رہتے ہیں نہ دن کو آرام نہ رات کو۔ اذان ہوتی ہے نماز باجماعت پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے ہیں پھر گھر آ کر وہی دین

Marfat.com

کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں پندرہ سو کتابیں ہر مضمون پر لکھیں ہندوؤں کے خلاف انگریزوں کے خلاف مرزائیوں کے خلاف کانگریسیوں کے خلاف نجدیوں کے خلاف چکڑالویوں کے خلاف پرویزیوں کے خلاف ندویوں کے خلاف وھابیوں کے خلاف دیوبندیوں کے خلاف یعنی جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالف تھا اس کو بخشا نہیں ڈرے نہیں منافقت سے کام نہیں لیا بلکہ کھل کر ہر بے ادب گستاخ کے خلاف آپ نے حق کی آواز اٹھائی جب آپ کتابیں لکھتے تو آپ نے لکھنے کے لئے چار منشی چار کاتب رکھے ہوئے تھے آپ لکھاتے جاتے وہ لکھتے جاتے آپ اتنا تیز لکھاتے کہ لکھنے والے تھک جاتے لیکن آپ نہیں تھکتے تھے ایسا لگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا ہو رہا ہے آپ لکھتے جاتے ہیں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے جاتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھاتے جاتے ہیں غوث پاک بتاتے جاتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بولتے جاتے ہیں نوجوان نے کہا بابا جی اتنا مصروف ترین آدمی جس کو کھانے کا ٹائم نہیں ملتا جس کو سونے کا ٹائم نہیں ملتا سوچو اسے پھرنے کا گلیوں میں گھومنے کا کہاں ٹائم ملے گا؟ وہ بزرگ سن کر پردیسی سن کر حیران ہو گیا اس نوجوان نے کہا بابا جی اب بتائیے ایسے عاشق مدینہ ایسے جید عالم ایسے معزز مہمان کی آمد پر ایسی تیاری ہونی چاہئے کہ نہیں؟ بابا جی ہم تو کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں کے فرش ہوں مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے قدم ہوں اللہ اکبر اس بزرگ نے جب یہ بات سنی کہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اتنے بڑے عالم ہیں اتنے بڑے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق ہیں تو دل میں سوچنے لگے کہ ایسے ولی کامل کی زیارت ضرور کرنی چاہیے شاید ان کی زیارت کے صدقے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اپنا کرم فرما دے اور اپنا بیڑا پار ہو جائے۔

حضرات! جب محلہ سج گیا گلیاں صاف ہو گئیں جھنڈیاں لگ گئیں محراب، بن

Marfat.com

گئے تو چند محلے کے معززین امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کرنے لگے حضور کرم نوازی فرمایئے دعوت کا ٹائم ہو گیا ہے تشریف لایئے امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھہریئے تا کہ تازہ وضو کرلوں نیا وضو بنالوں لوگ انتظار کررہے ہیں سنیوں کا امام عاشقوں کے سلطان نے وضو بنایا پھر نئے کپڑے پہنے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ کے مطابق عمامہ شریف سر پر باندھا عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے لوگوں نے دیکھا میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے سے نور کی شعائیں نکل رہی ہیں نور نکلتا بھی کیوں نہ ساری زندگی لوگوں کو سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کا فیض تقسیم کیا آنکھوں میں سرکار کے پیار کا سرمہ جو تھا جو دیکھتا بس دیکھتا ہی جاتا ہر بندہ عشق و مستی کے عالم میں ڈوب رہا تھا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لوگوں میں ایسے کھڑے ہیں ایسے لگ رہا تھا کہ ایک نوری شمع ہے جو جگمگا رہی ہے امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے ہجوم میں باہر تشریف لائے میزبانوں نے بلانے والوں نے خدمت کے لئے سواری کے لئے پالکی پیش کی ڈولی پیش کی۔

حضرات! ہمارے ہاں رواج ہے جب ہمارے ہاں کوئی معزز مہمان آنے لگے تو پھر اس کی خدمت کے لئے کار پیش کرتے ہیں اس زمانے میں کاریں موٹر سائیکل یہ جدید سواریاں نہیں تھیں بلکہ معزز مہمانوں کو اٹھانے کے لئے پالکیاں پیش کی جاتی ڈولیاں پیش کی جاتیں جیسے کہ آجکل بھی بعض دیہاتوں میں رواج ہے جب دلہن کو گھر سے رخصت کیا جاتا ہے تو کار تک دلہن کو لانے کے لئے علاقے کے پاچھی علاقے کے کمی ڈولی میں دلہن کو بٹھا کر لاتے ہیں جب دلہن ڈولی سے اترتی ہے تو انعام لیتے ہیں میزبانوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ڈولی پیش کی پالکی پیش کی حضور اس میں تشریف رکھیے میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہجوم میں سے بڑی مشکل سے نکل کر اس ڈولی تک پہنچے پالکی میں بیٹھ گئے چار

Marfat.com

مزدوروں نے چار کہاروں نے بڑے ادب سے بڑی محبت سے بڑی عزّت سے پالکی کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور پالکی لے کر چل پڑے دس یا پندرہ قدم چلے ہی ہوں گے کہ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے پالکی میں سے سر نکال کر مزدوروں کو فرمایا پالکی اٹھانے والو پالکی روک لو پالکی نیچے رکھو امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق کہاروں نے پالکی نیچے رکھ دی آپ پالکی سے اٹھ کر باہر تشریف لے آئے پھر آپ نے چاروں کہاروں کو اپنے قریب بلایا قریب بلا کر پوچھا بھائی تم چاروں میں سے سیّد کون ہے؟ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے کس کا تعلق ہے؟ کیونکہ مجھے تم میں سے خون رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو آ رہی ہے؟ سبحان اللہ صدقے جاؤں امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت پر فرماتے ہیں اے مزدورو! مجھے تم میں سے خون رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو آ رہی ہے پر کوئی مزدور نہیں بولا آپ نے فرمایا بھائی آپ لوگ بولتے کیوں نہیں؟ آپ میں سے سیّد کون ہے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے کس کا تعلق ہے؟ مزدور پھر خاموش امامِ اہلسنّت نے تیسری مرتبہ فرمایا اے مزدورو! بولو تمہیں اپنے نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ تمہیں اپنے جدامجد کا واسطہ بتاؤ تم میں حسنی حسینی سیّد کون ہے؟ جب امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پاک کا واسطہ پیش کیا تو ایک نوجوان مزدور کے چہرے پر پریشانی کے آثار آ گئے اس نوجوان نے سر جھکا کر کہا حضور مزدوروں سے کام لیا جاتا ہے ذاتیں نہیں پوچھی جاتیں آپ نے میرے نانا جناب سیّدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس لیا ہے اس لئے مجبور ہو کر بتا رہا ہوں سمجھ لیجئے میں ہی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہکتے ہوئے باغ کا ایک پھول ہوں جس کی خوشبو سے آپ کا دماغ معطر ہو گیا ہے رگوں کا خون بدلا نہیں جا سکتا اس لئے آل رسول ہونے سے انکار نہیں۔

حضرات! سیّد زادے نے پہلے نہیں بتایا کہ میں سیّد ہوں میں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہوں میں اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں میں حسنی حسینی سیّد ہوں مگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی فراست پر قربان جاؤں نگاہ ولایت پر صدقے جاؤں آپ خود ہی پوچھ رہے ہیں کہ آپ میں سے سیّد کون ہے؟

حضرات! جب عام سیّد زادے کے بدن کی یہ شان ہے کہ اس کے جسم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خون کی خوشبو آ رہی ہے انصاف سے بتانا میرے آقا کے اپنے جسم کی کیفیت کا کیا عالم ہوگا اس لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

یہی بات محمد صائم چشتی مرحوم نے کہی کہ

لین خوشبوئے زلف حبیبِ خدا　　آئی جنت دے وچوں سی بادِ صبا
چھو کے لنگی جدوں گیسوئے مصطفیٰ　　جاندی جاندی بہاراں دے کم آ گئی

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مزدوروں سے پوچھا کہ تم میں سے سیّد کون؟ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ کون ہے؟ ایک نوجوان مزدور نے کہا حضور میں سیّد ہوں میں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہوں اس علاقے کا رہنے والا نہیں فلاں علاقے کا ہوں چند دن ہوئے آپ کے علاقے میں آئے ہوئے کوئی ہنر نہیں آتا کوئی کام نہیں آتا جس کو ذریعہ معاش بنایا جائے مجبور ہوکر پالکی اٹھانے والوں سے رابطہ کیا کیونکہ گھر میں کئی دن سے فاقہ ہے گھر میں کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی بچے بھوک سے تڑپ رہے تھے آج مزدوری تلاش کی چلو آج کچھ پیسے ملیں گے گھر کا خرچہ چل جائے گا بچوں کو روٹی نصیب ہو جائے گی لیکن افسوس آپ نے وہ مزدوری بھی پوری نہیں کرنے دی اب سوچ رہا ہوں بچوں کا کیا بنے گا اللہ اکبر

Marfat.com

حضرات! جب اس سیّد کی بات امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے سنی تو بریلی کی تاریخ یہ بتاتی ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت یہ بات بتاتی ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ زمانے کے امام نے وقت کے غوث نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچّے غلام نے اپنے سر کی پگڑی اتار لی اتار کر اس مزدور سیّد کے قدموں میں رکھ دی پھر سیّد کے قدم چومنے شروع کر دیئے پھر جیب میں جتنے پیسے تھے نکال کر سیّد کے قدموں میں رکھ دیئے پھر ہاتھ جوڑ کر عرض کی حضور میری گستاخی معاف کرنا شاہ صاحب مجھ سے لاعلمی میں یہ خطا ہوگئی ہے افسوس جن کے قدموں کے جوڑے میرے سر کا تاج ہیں میں ان کے کاندھوں پر سوار ہوگیا بریلی کے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ زمانے کا امام زمانے کا قطب زمانے کا فقیہہ زمانے کا محدث ایک مزدور کے قدموں میں بیٹھ کر قدم چوم کر معافی مانگ رہا ہے جب اس سیّد زادے نے زمانے کے امام کو قدموں میں لپٹتے دیکھا قدموں کو چومتے دیکھا تو سیّد کی آہیں نکل گئیں جب سیّد رویا تو سارے لوگ رو پڑے بریلی کے درو دیوار کی آہیں نکل گئیں اس سیّد نے نیچے بیٹھ کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی حضور ایسے نہ کریں یہ آپ کی بے ادبی ہے یہ آپ کی گستاخی ہے مجھے گناہگار نہ کریں ٹھیک ہے میں سیّد زادہ ہوں پر آپ بھی تو میرے نانا کے دین کے وارث ہیں آپ بھی زمانے کے ولی ہیں حضور میرے قدموں سے اٹھئے میں تو ہرگز ناراض نہیں ہرگز اپنی گستاخی نہیں سمجھتا اگر آپ کے نزدیک یہ بے ادبی ہے یہ گستاخی ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر آپ کو معاف کر دیا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہ صاحب دل سے معاف کیا ہے یا اوپر اوپر سے فرمایا دل سے معاف کر دیا ہے امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہ صاحب اگر دل سے معاف کردیا ہے تو اس پالکی میں بیٹھیے؟ شاہ صاحب نے فرمایا حضور وہ کیوں؟ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ پالکی میں بیٹھیے جیسے میں بیٹھا ہوں میں مزدوروں کی

Marfat.com

طرح پالکی اٹھا کر میزبانوں کے گھر تک چلوں گا شاہ صاحب نے فرمایا وہ کیوں فرمایا تا کہ کائنات کو پتہ چل جائے کہ احمد رضا سیّدوں کا آقا نہیں غلام ہے سردار نہیں نوکر ہے مالک نہیں کمی ہے۔ سیّد زادہ رو پڑا فرمایا حضور میں یہ بے ادبی نہیں کرسکتا میں یہ گستاخی نہیں کرسکتا امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر آپ نے دل سے مجھے معاف نہیں فرمایا اگر دل سے معاف کردیتے تو میری بات مان جاتے شاہ صاحب نے فرمایا حضور آخر آپ یہ ضد کیوں کررہے ہیں کہ میں پالکی میں بیٹھوں امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہ صاحب اگر آج میں نے آپ کو پالکی میں بٹھا کر کندھوں پر نہ اٹھایا تو قیامت والے دن میں آپ کے نانا جان سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں گا جب میرے آقا فرمائیں گے احمد رضا کیا میری اولاد کا کندھا اس لئے تھا کہ اس پر تیرے قدم آئیں تیرا بوجھ اٹھائیں شاہ جی میں وہاں کیا جواب دوں گا؟ اس وقت میری کتنی رسوائی ہوگی اس وقت میری کتنی بے عزّتی ہوگی لیکن شاہ صاحب فرماتے ہیں حضور میں نے معاف کر دیا انشاء اللہ فکر نہ کریں قیامت والے دن آپ کی بے عزّتی نہیں ہوگی بلکہ آپ کے سر پر عزّتوں رفعتوں کا تاج ہوگا میرے نانا کی ساری امت دیکھے گی کہ اللہ تعالیٰ نے احمد رضا کو کتنا مقام عطا فرمایا ہے۔

حضرات! جب مولانا احمد رضا نے دیکھا کہ شاہ صاحب پالکی میں نہیں بیٹھتے تو آپ پھر شاہ صاحب کے قدموں میں گر پڑے آپ سیّد زادے کو رو رو کر مناتے ہیں کہتے ہیں خدا عزوجل کے لئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ پالکی میں بیٹھیے تب سمجھوں گا کہ آپ میرے ساتھ راضی ہوئے ہیں سیّد صاحب کہتے ہیں میں نے معاف کیا لیکن آپ کہتے ہیں نہیں معافی اس وقت تسلیم کی جائے گی جب آپ پالکی میں بیٹھیں گے لوگوں کی چیخیں نکلیں لوگوں نے بھی ہاتھ جوڑ لئے شاہ صاحب آپ ہی مہربانی کرو زمانے کا امام ہے معافی مانگ رہا ہے ہاتھ

Marfat.com

باندھ رہا ہے آپ ہی بات مان جائیے شاہ صاحب نے جب دیکھا کہ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ میرے قدم نہیں چھوڑتے تو مجبوراً شاہ صاحب کو پالکی میں بیٹھنا پڑا پھر دنیا نے دیکھا بریلی کے مردوں نے دیکھا عورتوں نے دیکھا بچوں نے دیکھا اپنوں نے دیکھا پرائیوں نے دیکھا دوستوں نے دیکھا دشمنوں نے دیکھا نہیں کملی والے آقا نے دیکھا خود مالک خالق نے دیکھا کہ مزدور سیّد پالکی میں ہے امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ ان کو کاندھوں پر اٹھا کر لے جا رہے ہیں وہ بابا وہ پردیسی بزرگ بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا وہ بھی رو پڑا آہیں نکل گئیں چیخیں نکل آئیں اور رو کر کہنے لگا کہ

حق شناش حق رضا احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ

وارث پیغمبراں احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ

چشم ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایماں کی جاں

جانِ جاں روحِ رواں احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ

(انوار رضا صفحہ ۳۶۲، ۳۶۴)

پیر سیال

قطب زمانہ قلندر سیال شریف فنافی الرسول شیخ الاسلام والمسلمین حضور سیّدنا و مولانا خواجہ ملت الحافظ القاری محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ عنہ سادات کرام کا بڑا ہی احترام فرماتے تھے آپ نے ساری زندگی کسی سیّد زادے کو زمین پر نہیں بیٹھنے دیا بلکہ آپ سیّد زادوں کو کرسی پر بٹھاتے یا اپنے ساتھ چارپائی پر سرھانے بٹھاتے حضور شیخ الاسلام والمسلمین رحمۃ اللہ علیہ جب مریدوں سے ملنے کے لئے تشریف لاتے تو آپ کا خاص مرید آپ کے بیٹھنے کے لئے چارپائی بچھا کر تکیہ لگا کر رکھتا سارے پیر بھائیوں کے لئے دریاں بچھی ہوتیں سارے پیر بھائی بڑی ہی خوشی سے دریوں پر بیٹھ جاتے پیر کے آستانے پر دریوں پر بیٹھ کر فخر محسوس کرتے کہ مرشد کے آستانے پر ہمیں بیٹھنے کے لئے دریاں نصیب ہوئی ہیں اگر دریاں نصیب نہ

Marfat.com

بھی ہوتیں تو زمین پر ہی بیٹھ جاتے حضرت صاحب جب اپنے آستانے سے اپنے گھر سے نکل کر مریدین کو زیارت کرانے کے لئے تشریف لے آتے تو مریدوں کو پتہ چل جاتا سارے ادب کے لئے محبت کے لئے تعظیم کے لئے اٹھ کے کھڑے ہوجاتے جب حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ قریب تشریف لے آتے سارے پیر بھائی قدم بوسی کرتے پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے حضرت صاحب چارپائی پر اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک تمام پیر بھائی مل نہ لیتے جب سارے بھائی زیارت کرلیتے تو حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو فرماتے کہ آپ لوگوں میں جو سیّد زادہ ہے وہ میرے قریب آجائے جب سیّد زادہ قریبؑ تشریف لاتا آپ اس کے لئے کرسی منگواتے بڑی عزّت احترام کے ساتھ پاس بٹھاتے اگر کوئی سیّد زادہ نہ ہوتا آپ کی بات سن کر قریب نہ جاتا تو آپ چارپائی پر بیٹھنے سے پہلے فرماتے خدا عزوجل کے لئے اگر کوئی تم میں سیّد زادہ ہوتو وہ نیچے نہ بیٹھے کہیں مجھے اس بے ادبی کی وجہ سے کفر میں مبتلا نہ کردیں سبحان اللہ۔ کیا ادب ہے کیا تعظیم ہے کیا محبت آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہے حالانکہ قرآن وحدیث میں یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ امتی کرسی پر بیٹھ جائے سیّد نیچے بیٹھ جائے تو کفر ہو جاتا ہے لیکن عشق کے اندر حب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں، معرفت کی بولی میں بندہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب نہ کرے تو کفر کا اندیشہ ہے۔ حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ ایک دن اپنی گاڑی پر اپنے خاص مریدوں کے ساتھ سفر پر تشریف لے جارہے ہیں راستے میں نماز کا ٹائم ہو گیا ڈرائیور نے گاڑی روکی تازہ وضو بنایا نماز باجماعت ادا فرمائی نماز پڑھنے کے بعد جب سفر پر جانے لگے تو ایک سیّد صاحب بھی پاس سے گزرے انہوں نے جب حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو زیارت کے لئے آگے بڑھے حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی آگے تشریف لے گئے سیّد صاحب نے بڑے ادب سے سلام عرض کیا حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بڑی

Marfat.com

محبت سے سیّد زادے سے مصافحہ فرمایا آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید ساتھ ہی ڈیرے سے چارپائی اٹھالایا چارپائی بچھائی گئی حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ صاحب کو کہا حضور بیٹھئے وہ بیٹھنے لگے تو پیروں کی طرف حضور نے فرمایا شاہ صاحب کیوں بے ادب کرنے لگے ہو کیوں گستاخ بنانے لگے ہو آپ سرہانے بیٹھیے۔ سیّد صاحب نے عرض کی حضور نہیں آپ سرہانے بیٹھیے حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں آپ بیٹھیں سیّد زادے نے فرمایا حضور آپ کا مرتبہ بہت زیادہ ہے آپ حافظ ہیں قاری ہیں شیخ الحدیث ہیں شیخ التفسیر ہیں شیخ الفقہہ ہیں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ہیں ولی کامل ہیں پیر ہیں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مسکرا پڑے فرمایا شاہ صاحب ٹھیک ہے میں پیر ہوں لیکن آپ سیّد ہیں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ ہیں شاہ صاحب ہم پیر ہیں' مریدوں کے' آپ پیر ہیں پیروں کے۔ مقام آپ کا زیادہ ہے۔ سبحان اللہ۔

حضرات! پتہ چلا سنی حنفی آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں اور انشاء اللہ پیار کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت پاک رضی اللہ عنہ سے یہی محبت اور عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان پاک لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

چوتھا وعظ مبارک

دو موتی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانِ (پ۲۷ سورۃ رحمان آیت ۱۸،۲۲)

ترجمہ امام اہلسنّت

اس نے دو سمندر بہائے کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے۔ اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے۔ تو اپنے رب عزوجل کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔

Marfat.com

تمام دوست مل کر بلند آواز سے محبت سے پیار سے عقیدت سے سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ کی ذات اقدس پر جھوم جھوم کر درود وسلام کا نذرانہ پیش فرمائیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْہِ حضرات! درودوسلام پڑھنے میں شرم محسوس نہ کریں مل کر پڑھیں بلکہ ہمیشہ اور ہر دم ہر گھڑی پڑھیں اس کے بڑے فوائد ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سرکار کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی آقا میرا دل کرتا ہے میں کثرت سے میں زیادہ سے زیادہ آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھوں میرے آقا نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے پڑھا کرو عرض کی آقا یہی بات' یہی مسئلہ تو پوچھنے حاضر ہوا ہوں کہ آپ پر کتنا درود وسلام پڑھوں فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ حضرت ابی ابن کعب فرماتے ہیں میں نے عرض کی آقا دن کے چار حصوں میں چوتھا حصہ دن کا آپ پر درود سلام پڑھوں کافی ہے؟ میرے آقا نے فرمایا اگر اس سے اور زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا حضرت ابی ابن کعب نے عرض کی آقا اگر درود وسلام پڑھنے میں میری بہتری ہے تو میں آدھا دن آپ پر درود وسلام پڑھا کروں گا اب تو ٹھیک ہے ناں؟ میرے آقا نے فرمایا اگر اور زیادہ درود وسلام پڑھے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے حضرت ابی ابن کعب نے عرض کی آقا پھر ایسے کر لیتے ہیں دن کے تین حصے آپ پر درود وسلام پڑھا کروں گا باقی دن کے ایک حصہ میں باقی اور ادو وظائف پڑھ لیا کروں گا اب تو بہتر ہے؟ میرے آقا نے فرمایا اگر اور زیادہ پڑھ لے تو تیرے لئے بہتر ہوگا حضرت ابی ابن کعب نے عرض کی آقا پھر ایسے کرتے ہیں نماز کے علاوہ سارا دن ہی آپ پر درود وسلام ہی پڑھا کروں گا میرے آقا مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا کہ قَالَ اِذًا یُکْفٰی ھَمُّكَ اے اُبی اگر تو سارا دن ہی مجھ پر درود و

Marfat.com

سلام پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس درود وسلام کی برکت سے تیرے سارے کام سنوارتا جائے گا وَیُـکَـفِّـرُ لَکَ ذَنْبَکَ اور تیرے سارے گناہ خود بخود معاف ہوتے جائیں گے سبحان اللہ (زواجر صفحہ ۱۱۷ ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۶)

حضرات! کتنا فائدہ ہے آقا کی ذات پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے کا۔ جو بندہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی میں لکھ دیتا ہے کہ یہ منافقت سے پاک ہے۔ یہ دوزخ کی آگ سے آزاد ہے کثرت سے درود وسلام پڑھنے والا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں کھڑا ہوگا۔ اس کا نیکیوں والا پلہ بھاری ہوگا پل صراط سے تیزی سے گزر جائے گا۔ اسے ایک نور عطا کیا جائے گا۔ درود وسلام کثرت سے پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنا محل دیکھ لیتا ہے۔ کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے کا دنیا میں مال بڑھتا رہتا ہے۔ تنگ دستی سے ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔ قیامت والے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب وہ انسان ہوگا جو کثرت سے درود وسلام پڑھے گا۔

حضرات! پیارے آقا پر درود و سلام پڑھنے کے کتنے فائدے ہیں لہٰذا کثرت سے تم بھی آقا پر درود وسلام پڑھا کرو پڑھیئے جھوم کر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

(آب کوثر صفحہ ۱۰)

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی چند آیۃ کریمہ حصول برکت کی خاطر آپ کی خدمت میں تلاوت کی ہیں انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں امام الانبیاء حبیب کبریا وارث کون ومکان شافع روز جزا سدرہ کے راہی اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی حضرت سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے نور العین دل کے چین

Marfat.com

سیّدنا و مولانا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی عزّت و عظمت کا ذکر کروں گا دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صدقہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعلین مقدس کا فقیر کو ہمیشہ حق بیان کرنے حق سننے اور حق سن کر عمل کی اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

ہمارا دستور

حضرات! الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمانوں کے گھر پیدا فرمایا' پھر سنی بنایا' پھر حنفی بنایا' پھر بریلوی بنایا' پھر یارسول اللہ کا نعرہ لگانے والا بنایا' پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا اور اپنے یاروں کا سچا عشق عطا فرمایا ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

میرے دوستو! پوری کائنات کے سنیوں کا یہ دستور ہے کہ جس کا تعلق جس کا لنک جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے ہم اس کا ذکر کرنا اپنا جزوِ ایمان سمجھتے ہیں اس کے نعرے مارنا اپنے لئے باعث نجات سمجھتے ہیں کیونکہ جس کو جو مقام ملا جو شان ملی جو عظمت ملی جو مرتبہ ملا وہ صدقہ ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیکھو ناں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اور اہل بیت عظام کو دنیا سے پردہ کیے ہوئے چودہ صدیاں بیت گئیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے ترانے گائے جارہے ہیں ان کی شان کے قصیدے پڑھے جارہے ہیں ان کی عظمت کے جھنڈے لہرائے جارہے ہیں۔ مسجدوں کے منبروں پر ان کے ترانے خطیبوں کے خطبوں میں ان کے چرچے واعظین کے واعظوں میں ان کے قصیدے مفسرین کی تقریروں میں ان کے نعرے آخر وجہ کیا ہے؟

حضرات! وجہ یہ ہے کہ ان پاک لوگوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وفا کا حق ادا کردیا پیار کرنے کا وعدہ وفا کر دیا یہی وجہ ہے کہ آج چودہ صدیاں گزر گئیں مگر انکا ذکر نہیں مٹا ان کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ حالانکہ

Marfat.com

بڑے بڑے بادشاہوں کے نام مٹ گئے وزیروں سفیروں کی نسلیں ختم ہو گئیں بڑے بڑے جابروں کے نشان ختم ہو گئے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کے آج بھی نعرے گونج رہے ہیں انشاء اللہ قیامت تک گونجتے رہیں گے میرے آقا کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عظمت والے ہیں سارے اہل بیت عظام شان والے تھے لیکن میرے آقا کو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑا پیار تھا بڑی محبت تھی بڑی شفقت تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے پیار دیکھ کر خالق کائنات نے بھی ان کا تذکرہ قرآن مجید میں چھیڑا میرے پیارے رب العالمین قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن آیت ۱۸ میں ارشاد فرماتے ہیں: مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ اس نے رواں کیا ہے دونوں دریاؤں کو جو آپس میں مل رہے ہیں بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ان کے درمیان آڑ ہے آپس میں گڈمڈ نہیں ہوتے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ نکلتے ہیں ان دریاؤں سے موتی اور مرجان حضرات میرے پیارے رب العالمین نے ان چار مقدس آیات کریمہ میں دو دریاؤں کا ذکر کیا ہے پھر ان دریاؤں سے موتیوں کا ذکر فرمایا ہے یہ دریا کون سے ہیں اور ان موتیوں سے مراد کون سے موتی ہیں۔ علماء مفسرین نے ان آیۃ کریمہ کی مختلف تفسیریں فرمائیں ہیں بعض علماء فرماتے ہیں کہ دو دریاؤں سے مراد بحر فارس اور بحر روم ہے جب آپس میں یہ ملتے ہیں تو لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں ایک میٹھا دریا ہے ایک نمکین جب یہ آپس میں ٹکراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان میں سے لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں لولو چھوٹا سفید موتی مرجان سرخ بڑا موتی یہ دریا ساتھ ساتھ چلتے ہیں لیکن رہتے الگ ہیں آپس میں ملتے نہیں حالانکہ آپ میٹھے پانی کو اور نمکین پانی کو ایک جگہ پر انڈیل دیں تو دونوں پانی مل جائیں

Marfat.com

گے پتہ نہیں چلے گا میٹھا کون سا ہے نمکین کون سا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیے اس کی شان دیکھیے دو دریا اکٹھے بہہ رہے ہیں اکٹھے چل رہے ہیں لیکن کیا مجال کہ آپس میں مل جائیں چلتے مل کر ہیں لیکن ایک دوسرے میں گڈ مڈ نہیں ہوتے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے ایک دریا آسمانی ہے دوسرا زمین کا ہے یہ دریا ہر سال آپس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ملتے ہیں لیکن میرے رب العالمین نے ان کے درمیان ایک آڑ بنا دی ہے ایک پردہ بنا دیا ہے جو ان کو آپس میں ملنے نہیں دیتا آسمان والا پانی زمین پر نہیں آتا زمین والا آسمان پر نہیں جاتا جب آسمان اور زمین کے دریا ملتے ہیں تو آسمان کے دریا کے چند قطرے زمین کے دریا میں گرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ قطرے لولو اور مرجان چھوٹے بڑے موتی بن جاتے ہیں۔ (تفسیر روح البیان ۲۷ صفحہ ۳۶۴'۳۶۵)

عشاق مفسر

مگر بعض عشاق مفسر فرماتے ہیں کہ ان دریاؤں سے مراد پانی کے دریا نہیں بلکہ یہ ولایت کے دریا ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ قَالَ عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ اس سے مراد مولا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے دو دریا چلائے جو آپس میں مل رہے ہیں یہ عام دریا نہیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک گھر میں جمع ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ان کے درمیان پردہ ہے جو ان کو گڈ مڈ نہیں ہونے دیتا۔ اس سے مراد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک مراد ہے آگے فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ان دریاؤں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں فرماتے ہیں قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ان سے مراد عام موتی نہیں بلکہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما

Marfat.com

مراد ہیں۔ سبحان اللہ

(تفسیر روح البیان ۲۷ صفحہ ۳۶۵، روح المعانی جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۷ زرقانی شریف تفسیر درمنثور نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۶۵۳)

حضرات ! کیا شان ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی جن کی شان میں میرے پیارے رب العالمین نے قرآن کی آیات مبارکہ نازل فرمائیں پھر کیوں نہ کہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ کا نور ہے ہر نور سے اعلیٰ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون ہے ہر خون سے بالا

کسی کا خون بھی خون پیغمبر ہو نہیں سکتا ۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا کوئی بھی ہمسر ہو نہیں سکتا

علی رضی اللہ عنہ کی اولاد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد

ایک دن سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں میرے آقا کے اردگرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں ایسے لگتا ہے جیسے آسمانوں سے چاند اتر کر زمین پر آچکا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے آقا کی دید بھی کر رہے ہیں اور سرکار کی باتیں بھی سن رہے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرما رہے ہیں جب میرے آقا کا وعظ ختم ہوا تو ایک صحابی نے عرض کی سوہنا نبی، عربی نبی، قریشی نبی، مکی نبی، مدنی نبی، لج پال نبی اگر اجازت ہو تو ایک بات پوچھ لوں میرے آقا نے مسکرا کر فرمایا ضرور پوچھو عرض کی آقا آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ازواج پاک کو اپنے آستانہ میں بسایا ہے اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کو عطا فرمائے ایک بیٹا حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے عطا فرمایا ہے آقا وہ تمام بچے تمام صاحبزادے اللہ تعالیٰ کو بچپن ہی میں پیارے ہو گئے ہیں پوچھنا یہ ہے عرض یہ کرنا ہے اب آپ کی نسل پاک کیسے چلے گی آپ کا سلسلہ اولاد کیسے چلے گا

Marfat.com

کیونکہ نسل چلتی ہے بیٹوں سے وہ تو بچپن میں فوت ہو گئے؟ میرے آقا صحابی کی بات سن کر مسکرا پڑے میرے آقا نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم میری نسل انشاء اللہ قیامت تک چلتی رہے گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کیسے؟ میرے آقا نے فرمایا لوگو دنیا کی نسل ان کے بیٹوں سے چلتی ہے میری نسل میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چلے گی سبحان اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ بیشک خالق کائنات ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل ان کے بیٹوں سے شروع فرمائی۔ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ کُلَّ بَنِیٍّ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لیکن خالق کائنات میرے پیارے رب العالمین میری نسل میری اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں سے چلائے گا سرکار نے فرمایا مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِلٰی بَعْلِیٍّ فَھُوَ کَذَا کَذَا جو انسان میری اولاد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے درمیان فرق کرے گا وہ لعنتی ہے وہ مردود ہے وہ ذلیل و رسوا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد آپ کی اولاد کیسے ہوگئی میرے آقا نے فرمایا کُلُّ بَنِیْ اُمٍّ یَنْتَمُوْنَ اِلٰی عُصْبَۃٍ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر ماں کی اولاد باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے ہر ماں کی اولاد باپ دادے کی طرف منسوب ہوتی ہے لیکن اِنَّ وُلْدَ فَاطِمَۃَ وَاَنَا وَلِیُّھُمْ وَاَنَا عَصْبَتُھُمْ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کا والی بھی میں باپ بھی میں ہوں

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۴ برکات آل رسول صفحہ ۱۱۵ کوثر الخیرات صفحہ ۳۰ المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ طبرانی شریف جلد ۳ صفحہ ۴۴) سبحان اللہ کیا شان ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میری اولاد ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں لوگو یہ میری اولاد ہے اس لئے سنی اہل بیت پاک کو کہتے ہیں آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولاد علی رضی اللہ عنہ۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو علیہ الرحمۃ [illegible] اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

جمال تیرے دا بگھا میں تے ہور مراد نہ منگاں ہو
ہکو کنگن پا کلمے دا تے لوڑ نئیں کجھ ونگاں ہو
منہ نکا تے گل وڈیری تے میں عرض کریندا سنگاں ہو
ہکو رنگ عشقے دا دیوے حضرت باہو میں تن من اپنا رنگاں ہو

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بیٹا کہنے کی وجہ

حضرات! کبھی آپ نے سوچا ہے میرے آقا نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹوں کو اپنا بیٹا کیوں فرمایا؟ اگر پتہ ہے تو ٹھیک نہیں تو سنئے علماء محدثین صوفیا کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبیوں کو کمالات عطا فرمائے ہیں وہ سب صدقہ ہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ایک انعام فرمایا کسی کو دو کسی کو پانچ کسی کو دس جب سارے نبیوں کے بعد آمنہ کے لال کی باری آئی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابے کی باری آئی حسنین رضی اللہ عنہما کے نانا کی باری آئی سدرہ کے راہی کی باری آئی اس کے اپنے ماہی کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے سارے انعامات سارے کمالات کی گٹھڑیاں باندھ کر یار کی جھولی میں ڈال دیں کوئی کمال کوئی انعام ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عطا نہ فرمایا ہو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں آ کر دین کا جھنڈا بلند فرمایا دین کی خاطر اذیتیں برداشت کیں تکلیفیں برداشت کیں لوگوں سے پتھر کھائے گالیاں سنیں مکّہ کے بازاروں میں طائف کے میدانوں میں اسلام کی خاطر اپنا خون پیش فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے لوگو! اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر جتنا میں ستایا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں ستایا گیا کوئی رسول نہیں ستایا گیا میرے آقا نے اسلام کی سربلندی کی خاطر کافروں سے لڑائیاں کیں دانت مبارک شہید کرائے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی جنگ میں شہید نہیں ہوئے میرے آقا کی تمنا تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت کا جام پیوں لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی کافر کو یہ طاقت نہیں دی کہ

Marfat.com

آپ کو کوئی شہید کرے میرے آقا نے ایک دن اپنا چہرہ والضحیٰ آسمانوں کی طرف اٹھایا اور عرض کی مولا کریم میں چاہتا ہوں میں آپ کے دین کی خاطر شہید ہو جاؤں پھر زندہ ہوکر پھر شہید ہو جاؤں لیکن مولا کریم مجھے شہادت کیوں نہیں نصیب ہو رہی میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجنا یہ تو مکّہ کے کافر ہیں یہ تو مدینہ کے یہودی ہیں یہ تو عرب کے بے ایمان ہیں اگر ساری کائنات کے بے ایمان بھی اکٹھے ہو جائیں تو سجنا تجھے قتل نہیں کر سکتے عرض کی مولا کریم بات کیا ہے؟ وجہ کیا ہے؟ خالق کائنات نے فرمایا وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اللہ تعالیٰ تمہاری آپ حفاظت فرمائے گا اللہ تعالیٰ آپ کی نگہبانی فرمائے گا لوگوں سے خالق کائنات نے فرمایا سجنا دنیا کا کوئی انسان تجھے قتل نہیں کر سکتا کیونکہ میں آپ تیرا محافظ ہوں جس کی حفاظت میں کروں اس کو کون مار سکتا ہے اس کو کون قتل کر سکتا ہے۔

محافظ بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا عزوجل کرے
نورِ خدا عزوجل ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خالق کائنات کا یہ فرمان سنا آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتھرو ڈل گئے میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجنا کیا بات ہے رو کیوں رہا ہے؟ آنسو کیوں بہا رہا ہے؟ غمگین کیوں ہو گیا ہے؟ میرے آقا نے عرض کی اے خالق کائنات تو نے بڑا ہی کرم فرمایا ہے بڑی ہی کرم نوازی فرمائی ہے یار سمجھ کر محبوب سمجھ کر ظالموں کافروں کی تلواروں سے بچالیا ہے۔ پر رو اس لئے رہا ہوں پریشان اس لئے ہو رہا ہوں کہ تو نے اپنی مہربانی سے اپنے کرم سے مجھے سارے انعامات

Marfat.com

کمالات عطا فرمائے ہیں جو دوسرے نبیوں کو فرداً فرداً عطا فرمائے ہیں اے خالق کائنات اگر میں تیرے راستے میں قتل نہ ہوا اگر میں تیرے راستے میں شہید نہ ہوا تو ایک بہت بڑے انعام سے ایک بہت بڑے کمال سے شہادت والے مرتبے سے محروم ہو جاؤں گا؟ میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجنا رو نہیں پریشان نہ ہو غمگین نہ ہو ہم تجھے یہ کمال بھی عطا فرما دیں گے عرض کی مولا کریم وہ کیسے؟ فرمایا سجنا تیری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دو بیٹے عطا فرمائیں گے ایک کا نام حسن ہو گا ایک کا نام حسین رضی اللہ عنہ ہو گا حسن کو سرّی شہادت عطا فرمائیں گے اسکے قاتل کا پتہ ہی نہیں چلے گا حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت جہری عطا فرماؤں گا حسین رضی اللہ عنہ کو ظاہری شہادت عطا فرماؤں گا ایسی ظاہری شہادت کہ لوگوں کو پتہ چل جائے گا اسکے جسم پر کتنی تلواریں لگیں کتنے نیزے لگے کتنے تیر لگے یہ بھی پتہ چل جائے گا تیر مارنے والے کون کون تھے نیزے مارنے والے کون تھے تلواریں چلانے والے کون تھے سینے پر بیٹھ کر گردن پر خنجر چلانے والا کون تھا یا اللہ عزوجل پھر کیا ہو گا؟ فرمایا سجنا شہید تیرے نواسے ہوں گے قتل تیری بیٹی کے بیٹے ہوں گے لیکن سجنا پر شہادت لکھی تیری جائے گی مرتبہ تجھے عطا کیا جائے گا مقام تجھے ملے گا۔ اللہ اکبر

ظاہر میں یہ شہادت ابن بتول رضی اللہ عنہ ہے

پر غور کیجئے تو یہ شہادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اس لئے میرے آقا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کر کے فرمایا کرتے تھے هٰذَانِ اِبْنَایَ وَابْنَا اِبْنَتِیْ لوگو یہ دونوں شہزادے میرے بھی بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بھی بیٹے ہیں پھر میرے آقا دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّ هُمَا اے خالق کائنات میں ان شہزادوں سے محبت کرتا ہوں فَاَحِبَّ هُمَا اے خالق کائنات تو بھی ان سے محبت فرما وَاَحِبَّ مَنْ یُحِبُّ هُمَا اور جو انسان میرے شہزادوں سے محبت کرے تو ان سے بھی محبت فرما سبحان

Marfat.com

اللہ۔ (ترمذی شریف' باب مناقب' صواعق محرقہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بھی امام حسن رضی اللہ عنہ کو بلاتے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلاتے تو بیٹا کہہ کے بلاتے مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابا اور بابا کہہ کے بلاتے کبھی نانا جان کہہ کے نہ بلاتے۔ (شرف النبی صفحہ ۲۵۵)

مدنی پھول

ہجرت کا تیسرا سال تھا رمضان شریف کا مہینہ چاند کی پندرہ تاریخ تھی میرے آقا مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں کہ اچانک سیّدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار پرانوار میں حاضر ہوئے صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کرنے کے بعد عرض کرتے ہیں آقا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے مبارک قبول فرمایئے میرے آقا نے فرمایا کس بات کی مبارک؟ عرض کی سوہنا اللہ تعالیٰ نے چاند سے حسین شہزادہ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمایا ہے جایئے بیٹی کے بیٹے کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیجئے سبحان اللہ میرے آقا نے سنا تو مسکرا پڑے آپ کے مبارک لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

حضرات! جب میرے آقا مسکرائے تو کائنات مسکرا پڑی مدینہ پاک کی گلی گلی منور ہو گئی میرے آقا یہ خوشخبری سن کر کیف میں آ گئے مسجد نبوی سے اٹھے سیدھا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے جب میرے آقا پہنچے تو سرکار نے کیا دیکھا حجرہ بتول رضی اللہ عنہا میں ایک چھوٹا سا ایک ننھا سا چاند طلوع ہو چکا ہے سرکار دیکھتے ہی جاتے ہیں میرے آقا کو شہزادے میں اپنی تصویر نظر آ گئی وہی نقش نگار وہی ناک مبارک وہی فجر کی پیشانی وہی والضحیٰ چہرہ وہی مازاغ کے ڈورے وہی حسن و جمال وہی نور آج میرے آقا کی پیاری اماں

Marfat.com

سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ہوتی تو انہیں سرکار کی ولادت کا وقت یاد آجاتا۔ آمنہ کے چاند نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چاند کو اپنی گودی میں اٹھالیا سینے سے لگایا چہرہ چوما پھر مسکرا کر بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ویر علی رضی اللہ عنہ کو مبارک دی پھر فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا فرمایا اس کا نام کیا رکھا ہے عرض کی آقا میں نے اس کا نام حرب سوچا ہے بڑا بہادر۔

حضرات! عرب کی تاریخ پڑھ کے دیکھیں وہ اپنے بچوں کا نام بہادرانہ رکھتے تھے تاکہ بچہ بڑے ہوکر بہادر بنے نڈر بنے شیر بنے دلیر بنے اسی وجہ سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہی نام سوچا میرے آقا نے فرمایا نہیں یہ نام ٹھیک نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا پھر بیٹا ہے آپ کا نام بھی آپ ہی رکھیں میرے آقا نے فرمایا میں بھی نام نہیں رکھوں گا وہ مالک رکھے گا جس مالک نے مجھے عطا فرمایا ہے ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ سیّدنا جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے عرض کی سوہنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بچے کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبر پر رکھو شبر کا معنی ہے حسن سبحان اللہ میرے آقا نے بچے کا نام رکھا حسن۔ صدقے جاؤں علی رضی اللہ عنہ کے بچوں پر جن کے نام اللہ تعالیٰ نے خود رکھے ہیں میرے آقا نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو گھٹی دی کس سے اپنے لعاب پاک کی سبحان اللہ پھر دائیں کان میں اذان دی بائیں میں تکبیر پڑھی پھر سات دن کے بعد عقیقہ کیا ختنہ کیا سر کے بال اتروائے ان کو وزن کرکے چاندی کے ساتھ خیرات کر دی۔ (طبرانی شریف، بیہقی شریف، نسائی شریف، مرج البحرین صفحہ ۳۱، ۳۵)

روضۃ الشہد ا جلد ا صفحہ ۳۹۶، ۳۹۸ نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۴۵۴ برکات آل رسول ۲۱۵ شواھد النبوت صفحہ ۳۰۰ امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے سات مہینے بیس دن بعد شعبان کی چار تاریخ تھی پیر کا دن صبح کا ٹائم تھا سرکار صبح کی نماز پڑھا کر مصلیٰ امامت پر تشریف فرما تھے کہ اچانک سیّدنا جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں

Marfat.com

حاضر ہوئے بڑے ادب سے بڑی محبت سے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کر کے عرض کی آقا مبارک ہو فرمایا جبریل کس بات کی عرض کی سوہنا خالق کائنات نے ایک حسن و جمال کا پیکر شہزادہ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمایا ہے سبحان اللہ

حضرات! ہمارے ہاں بچے پیدا ہوں ہمیں دائیاں آ کر مبارک باد دیتیں ہیں ہمیں نرسیں مبارک باد دیتی ہیں صدقے جاؤں علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے پر جب آپ کو اللہ تعالیٰ شہزادے عطا فرماتا ہے تو عرشوں سے فرشتوں کا سردار جبریل علیہ السلام مبارک دینے آتا ہے سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا بے حد خوشی ہوئی مسرت سے لال گلابی چہرہ انور چمک اٹھا میرے آقا اپنے نواسے کو دیکھنے کے لئے بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو سیّدنا صدق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے شہزادے کو سفید لباس میں لپیٹ کر آپ کی گودی میں رکھ دیا میرے آقا نے جب علی رضی اللہ عنہ کے پھول کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل بند کو دیکھا تو دیکھتے ہی رہے کافی دیر دیکھنے کے بعد پھر سینے سے لگایا سر چوما' ماتھا چوما' سینہ چوما' ننھے ننھے ہاتھ چومے پھر فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا شہزادے کی مبارک ہو عرض کی ابو حضور یہ سب مبارکیں آپ کو ہوں یہ میرے بیٹے نہیں یہ آپ کے ہیں میرے آقا مسکرا پڑے پھر فرمایا علی رضی اللہ عنہ عرض کی جی آقا فرمایا بچے کا نام کوئی سوچا ہے عرض کی آقا میں نے تو وہی پہلے والا نام سوچا ہوا ہے فرمایا کون سا؟ عرض کی حرب' فرمایا نہیں عرض کی آقا پھر آپ جانیں اور شہزادہ جانے جو نام بھی رکھیں گے ہمیں منظور ہے میرے آقا نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ اس کا نام میں نہیں رکھوں گا بلکہ وہ مالک خالق خود ہی رکھے گا سرکار نے جب یہ بات فرمائی تو اسی وقت سیّدنا جبریل علیہ السلام تشریف لائے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ اس بچے کی ولادت پر مبارک بھی دیتا ہے اور فرما رہا ہے اس کا نام رکھ شبیر یہ ہارون علیہ السلام کے دوسرے بیٹے کا نام تھا اسی مناسبت سے اس کا بھی نام رکھو

Marfat.com

میرے آقا نے فرمایا جبریل یہ نام ہے عبرانی میں ہوں عربی نام بھی عربی نہ رکھیں عرض کی سوہنا عبرانی میں شبیر کہیں گے عربی میں اس کو حسین کہیں گے سبحان اللہ میرے آقا نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوسرے شہزادے کا نام رکھا حسین پھر دائیں کان میں اذان کہی بائیں میں تکبیر فرمائی اپنا لعاب دے کر گھٹی لگائی سات دن کے بعد میرے آقا نے حسین پاک رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا بال سر کے اتار کر چاندی کے برابر وزن کر کے خیرات کر دی اب علی رضی اللہ عنہ کے دو پھول گھر میں کھل چکے تھے۔

(المستدرک جلد۳ صفحہ ۱۸۰' طبرانی شریف جلد۳ صفحہ ۹۶' الادب المفرد ۲۸۶ مجمع الزوائد جلد۸ صفحہ ۵۲' روضۃ الشہدا ، جلد۲ صفحہ ۱۹۱۷ شواھد النبوت ۳۰۳' ۳۰۴ برکات آل رسول ۲۱۵ نزہۃ المجالس جلد۲ صفحہ ۴۵۴)

میرے آقا شہزادوں سے بڑی ہی محبت کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اتنا گھر میں نہیں رہتے تھے جتنا نانا جانؐ کے پاس رہتے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میرے آقا مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے دونوں شہزادے دوڑتے آئے اور آ کر سرکار کی گودی میں بیٹھ گئے میرے آقا شہزادوں کو چومتے بھی جاتے ہیں اور سینے سے بھی لگاتے جاتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب یہ منظر دیکھا تو سرکار کے پیار کو دیکھ کر حیران ہو گئے ایک صحابی نے عرض کی آقا آپ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے اتنی محبت اتنا پیار اتنی شفقت فرماتے ہیں میرے آقا نے فرمایا ہاں پھر سرکار نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم تم بھی میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کیا کرو پیار کیا کرو کیوں؟ فرمایا: مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِی 'جس نے میرے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی پیار کیا اس نے حقیقت میں میرے ساتھ پیار کیا میرے ساتھ محبت کی وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ جس نے میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ بغض رکھا عداوت رکھی اس نے حقیقت میں میرے ساتھ بغض رکھا عداوت رکھی۔

(ابن ماجہ شریف جلد۱ صفحہ ۶۴ المستدرک جلد۳ صفحہ ۱۶۶ نسائی شریف سنن اکبری جلد۵ صفحہ ۴۹ طبرانی

Marfat.com

شریف مرج البحرین ۵۳)

سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی ہیں فرماتے ہیں ایک دن میں سرکار کی محفل میں بیٹھا تھا اور بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرکار کی بارگاہ میں تشریف فرما تھے میرے آقا نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ مَنْ اَحَبَّ هُمَا اَحَبَّنِی ُ اے صحابہ رضی اللہ عنہم یاد رکھو جس نے میرے شہزادوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی ان سے پیار کیا حقیقت میں اس نے میرے ساتھ محبت کی میرے ساتھ پیار کیا وَمَنْ اَحَبَّنِیْ اَحَبَّهُ اللّٰه ُجس نے میرے ساتھ پیار کیا میرے ساتھ محبت کی اس نے حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے محبت کی وَمَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّة اور جس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس محبت کے صدقہ میں جنت میں داخل فرمائے گا۔ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِی ُاور جس نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے بغض رکھا عداوت رکھی اس نے حقیقت میں میرے ساتھ بغض رکھا عداوت رکھی وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ اَبْغَضَهُ اللّٰه ُاور جس نے میرے ساتھ عداوت رکھی بغض رکھا اس نے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بغض رکھا وَمَن اَبْغَضَهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّار اور جس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا دشمنی رکھی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل فرمائے گا۔

(المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۶۶)

محبت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن شام کے وقت مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں کسی کام کے لئے جانا پڑا سردیوں کا موسم تھا جب میں آستانہ نبوت پر حاضر ہوا تو میں نے سرکار کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آقا اگر آپ تکلیف محسوس نہ فرمائیں تو اپنے غلام کی بات سن جائیں حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام نے جب یہ پیغام سنا تو آپ باہر تشریف لے آئے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبیوں کا امام سلطان کائنات باہر تشریف لائے تو میرے آقا نے اپنے جسم پاک پر کمل اوڑھا ہوا تھا کمبل کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی تھی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بڑا حیران ہوا کہ یہ کمبل شریف میں کیا چیز ہے جو حرکت کر رہی ہے مجھے پتہ نہ چلا میں جان نہ سکا کیونکہ رات تھی اور وہ بھی اندھیری جب سرکار باہر تشریف لائے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرکار کی بارگاہ اقدس میں عرض کی قُلْتُ مَاهٰذَ الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْهِ آقا یہ کیا چیز ہے جو آپ نے کمل مبارک میں چھپائی ہوئی ہے اور حرکت کر رہی ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان اقدس سے کوئی جواب نہ دیا بلکہ فَکَشَفَهٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرَکَیْهِ میرے آقا نے اپنی کملی مبارک کو کھول دیا میں نے کیا دیکھا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زانوؤں پر تشریف فرما ہیں۔ سبحان اللہ!

حضرات! میرے آقا کو اپنی بیٹی کے شہزادوں سے کتنی محبت ہے کتنا پیار ہے۔ سخت سردی ہے شہزادے گھر پر نہیں آرام فرما والد کے پاس نہیں والدہ کی گودی میں نہیں بلکہ نانا پاک کی گودی میں کھیل رہے ہیں صدقے جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی قسمت پر جن کو نانا ملا ہے تو نبیوں کا امام ملا ہے کائنات کا سلطان ملا ہے امت کا غم خوار ملا ہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کملی کھولی تو میں نے کیا دیکھا سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ میرے آقا کے دونوں زانوؤں پر بیٹھے مسکرا رہے ہیں میرے آقا نے فرمایا اسامہ رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا فَقَالَ هٰذَانِ اِبْنَایَ وَابْنَا اِبْنَتِیْ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں جنہیں توں میری گودی میں

Marfat.com

کھیلتے دیکھ رہا ہے سبحان اللہ

(ترمذی شریف، بیہقی شریف، ابن حبان، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۷۵، ۴۷۶
مرج البحرین صفحہ ۹۳ برکات آل رسول صفحہ ۲۱۷)

حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم رضی اللہ عنہ فرماتے ایک دن والی دو جہاں باعث کون و مکاں مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اتنی دیر میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی تشریف لے آئے میرے آقا نے دونوں شہزادوں کو اپنی مقدس رانوں پر بٹھا لیا جب دونوں شہزادے بیٹھ گئے تو میرے آقا نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو چومنا شروع کر دیا بوسے لینے شروع کر دیئے امام حسن رضی اللہ عنہ کو پیار کرنے کے بعد سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو چومنا شروع کر دیا پیار کرنا شروع کر دیا سرکار نے دونوں کو پیار کرنے کے بعد چومنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ید اللہ والے گورے گورے ہاتھ اٹھا کر عرض کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّ فَاَحِبَّ ھُمَا اے خالق کائنات اے پیارے رب العالمین میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں فَاَحِبَّ ھُمَا اے خالق کائنات تو بھی ان سے محبت فرما۔ (ابن راشد مرج البحرین صفحہ ۶۱)

میرے دوستو! سوچو کتنی محبت ہے میرے آقا کو شہزادوں سے کتنا پیار ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے ایک دن میرے آقا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے پیار کر رہے ہیں محبت کر رہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہ منظر دیکھ رہے ہیں جب سرکار حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو پیار کرنے سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ کا ہم لوگوں پر کتنا کرم ہے کتنی مہربانی ہے کہ آپ ہم میں تشریف فرما ہیں ہم میں جلوہ افروز ہیں وہ مرید کتنے خوش ہوتے ہیں جنکی نگاہ کے سامنے ہر وقت پیر رہے ہر وقت مرشد رہے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتنے خوش نصیب تھے جو ہر وقت رب عزوجل کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ہمارا جب بھی دل کرتا ہے آپ کی زیارت کر لیتے ہیں آپ کی دید

Marfat.com

کرکے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا لیتے آقا پوچھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کرے آپ ہم سے جدا ہو جائیں آپ ہمیں ظاہری طور پر چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چلے جائیں پھر ہم کیا کریں گے ہم کیسے آپ کی دید کریں گے کیسے آپ کی زیارت کے جلوے لوٹیں گے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی آقا فرمایا میری وفات کے بعد میرے انتقال کے بعد اِذَا اَرَدتُّمْ اَنْ تَنْظُرُوْا اِلَیَّ جب بھی تمہیں میرے دیکھنے کی تڑپ پیدا ہو میرے دیکھنے کی حسرت ہو تو فَانْظُرُوْا اِلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ میرے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھ لینا۔ سبحان اللہ (تفسیر کبیر جلد۲ صفحہ ۱۹۸ نزہۃ المجالس جلد۲ صفحہ ۴۶۱، آل رسول جلد۲ صفحہ ۳۸)

حضرات! آپ جانتے ہیں میرے آقا نے یہ کیوں فرمایا جو مجھے دیکھنا چاہے وہ میرے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے؟ سنئے اس کی وجہ یہ تھی کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر سینے مبارک تک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالکل مشابہ تھا وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر پاؤں مبارک تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالکل مشابہ تھے۔

(ترمذی جلد۲ صفحہ ۲۱۹ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۱ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد۸ صفحہ ۴۷۹، ۴۸۰ مسند امام احمد بن حنبل ابن حبان صفوۃ الصفوۃ مرج البحرین صفحہ ۳۶)

حضرات! سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سر سے لے کر قدم پاک تک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین مشابہ تھیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں مل کے سرکار کے عین مشابہ تھے سبحان اللہ کیا تقسیم ہے خالق کائنات کی۔ امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اسی حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا
صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط تو ام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم فرمایا کرتے تھے لوگو! جو بندہ یہ چاہتا ہے جس کی یہ خواہش ہے کہ وہ ایسی ہستی کو دیکھے جو سر سے لے کر سینے تک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل تشبیہ ہو وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو یہ چاہتا ہو کہ وہ ایسے بندے کو دیکھے جو سینے سے قدم تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کامل تشبیہ رکھتا ہو وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

(طبرانی شریف جلد ۳ صفحہ ۹۵ مرج البحرین صفحہ ۳۶، ۳۷)

گویا دونوں شہزادوں کو کھڑا کرو تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل پاک بن جاتی ہے یہی جہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہمیں جب بھی شوق پیدا ہوتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کریں تو ہم دونوں بھائیوں کو یعنی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بلا کر زیارت کرلیا کرتے تھے کیونکہ كَانَا شَبِيْهَيْنِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب دونوں بھائی مل کر کھڑے ہوتے تو ایسے لگتا تھا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم روضے سے باہر تشریف لے آئے ہیں۔ ایک دوسرے سے ہم کہتے ہیں کہ وہ دیکھو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نقشہ سامنے آ گیا ہے ہم آگے بڑھ کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو چومنا شروع کر دیتے۔ سبحان اللہ (خطبات دین پوری جلد ۴ صفحہ ۲۰۶)

معدوم نہ تھا سایہ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسنینؓ

Marfat.com

تمثیل نے اس سائے کے دو حصے کیے
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسینؓ

حضرت سیّدنا بریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا ایک دن جمعہ کے روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضرات! ایک ہوتی ہے جمعہ کی تقریر ایک ہوتا ہے جمعہ کا خطبہ ان دونوں میں فرق ہے جمعہ کی تقریر بندہ سنتے وقت ادھر ادھر دیکھے سو جائے کوئی کسی سے بات کرلے یا تقریر سے اٹھ کر باہر چلا جائے پھر آجائے کوئی فرق نہیں پڑھتا لیکن جمعہ کا خطبہ سننا یہ ہر مقتدی پر ضروری ہوتا ہے فرض ہوتا ہے بندہ ایسے بیٹھے جیسے نماز میں خشوع خضوع کے ساتھ بیٹھتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعہ مبارک کا خطبہ دے رہے تھے تقریر نہیں فرما رہے تھے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم بڑے ادب سے بڑی محبت سے خطبہ پاک سن رہے تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں بیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والی کائنات کا خطبہ مبارک سن رہے ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِذَا جَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اچانک سیّدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما مسجد کے دروازے کی طرف تشریف لے آئے دونوں شہزادوں نے سرخ رنگ کے قمیص پہنے ہوئے تھے کپڑوں میں سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں بالکل سرخ نہیں تھے کیونکہ سرخ رنگ کے کپڑے مردوں اور لڑکوں کو پہننا جائز نہیں۔

(مرقات شریف مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۸۹)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کی طرف تشریف لا رہے تھے تو حالت یہ تھی کبھی چلتے کبھی گر پڑتے کیونکہ نیا نیا

Marfat.com

چلنا سیکھا تھا اس لئے برابر چل نہیں سکتے تھے چلتے گرتے پھر اٹھ کر چل پڑتے پھر گر جاتے جیسا کہ عام طور پر بچے بچپن میں چلتے چلتے گرتے اٹھتے ہیں جب شہزادے مسجد نبوی شریف کے قریب پہنچے تو میرے آقا کی نظر مبارک شہزادوں پر پڑ گئی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ میرے آقا شہزادوں کی یہ حالت دیکھ کر منبر پاک سے نیچے اتر آئے منبر سے نیچے اتر کر سرکار مسجد کے دروازے پر تشریف لائے فَحَمَلَهُمَا ان دونوں کو اٹھا لیا اٹھا کر سینے سے لگا لیا پھر منبر پر آ کر بیٹھ گئے وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ پھر دونوں شہزادوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔

حضرات! میرے آقا کو شہزادوں سے کتنی محبت ہے کتنا پیار ہے میرے آقا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نہیں کہتے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اٹھا کر لے آؤ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ، مولا علی رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں فرماتے کہ جاؤ، تم میرے شہزادوں کو اٹھا لاؤ ناں ناں بلکہ خطبہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے نام کے نعرے چھوڑ کر امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ خود اٹھا کر سینے سے لگا لیتے ہیں سبحان اللہ یہ ہے محبت یہ ہے پیار۔

حضرات! یہ واقعہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بچپن کا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ چھوڑ دیا پر شہزادوں کا گرنا برداشت نہیں کیا اس بات کی لاج سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں رکھ لی۔ نانا جان کی وفات کے بعد خلفائے راشدین کے وصال کے بعد جب اسلام پر مشکل وقت آیا جب اسلام پر یزیدیت کی تاریکیاں چھانے لگیں تو آقا حسین رضی اللہ عنہ نے نانا کے دین کی خاطر نانا جان کے پیارے اسلام کی خاطر مدینہ چھوڑ دیا مکّہ چھوڑ دیا کربلا کے میدان میں تین دن بھوک پیاس برداشت کر کے اپنا کنبہ کٹوا دیا بچے ذبح کرا دیئے بھانجے

Marfat.com

بھتیجے شہید کرا دیئے اپنی جان بھی قربان کر دی پر نانا کے جھنڈے کو نیچا نہیں ہونے دیا حسین پاک رضی اللہ عنہ نے مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے عرض کی نانا تو نے ہماری خاطر اللہ تعالیٰ کا خطبہ چھوڑا تھا دیکھ لو میں نے آپ کے دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ دیا آپ نے ہمیں گرنے سے بچایا دیکھ لے نانا میں نے بچے دے کے اپنا سر دے کے تیرے دین کو گرنے سے بچالیا سبحان اللہ

جس نے مسلم کا ایمان تازہ کیا　　جس نے اسلام کو پھر سے زندہ کیا
جس نے نانے کے وعدے کو پورا کیا　　جس نے امت پر قربان کنبہ کیا
اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلبر پر لاکھوں سلام

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں شہزادوں کو اپنی گود میں بٹھایا اپنے سامنے بٹھایا تو میرے آقا نے فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ لوگو اللہ تعالیٰ کا فرمان بالکل سچا ہے کہ تمہارا مال تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے تمہاری لئے آزمائش ہے تم لوگ سوچتے ہو گے میں نے خطبہ کیوں چھوڑا ہے میں نے منبر کیوں چھوڑا ہے؟ تو سنو یہ میرے شہزادے مسجد نبوی کی طرف میری طرف چل کے آ رہے تھے لیکن جب چلتے تو گر پڑتے اٹھتے پھر چلتے پھر گر پڑے میرے آقا نے فرمایا فَلَمْ اَصْبِرْ میں شہزادوں کا گرنا برداشت نہ کر سکا میں ان کو گرتے دیکھ نہ سکا اس لئے میں خطبہ کے دوران منبر چھوڑ کر ان شہزادوں کو اٹھانے کے لئے ان کی طرف گیا اور ان کو اٹھا کر اپنے آگے بٹھا لیا سبحان اللہ کیا شان ہے کیا مقام ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا۔ حضرات! جو نبی آقا حسین رضی اللہ عنہ کو بچپن میں گرتے نہیں دیکھ سکا سوچو جب آقا حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں گھوڑے سے گرے ہوں گے آقا کا کیا حال ہو گا۔ (ترمذی شریف بیہقی شریف مسند امام احمد تفسیر ابن کثیر تفسیر قرطبی مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۵۴، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹ مرج البحرین صفحہ ۷۶، ۷۷ برکات آل رسول ۲۱۷)

Marfat.com

دو جنتی پھول

حضرات !دنیا میں بڑے بڑے نانے آئے ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے جو اپنی بچی کے بچوں سے اپنے نواسوں سے پیار کرتے رہے ہیں پیار کرتے رہیں گے لیکن جتنا پیار جتنی محبت جتنی شفقت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے نواسوں سے تھی اتنی محبت اتنا پیار نہ کوئی نانا اپنے نواسوں سے کر سکا نہ قیامت تک کوئی کر سکے گا کیونکہ نانا بھی بے مثال نواسے بھی بے مثال نانا بھی شان والا نواسے بھی شان والے نانا بھی مقام والا نواسے بھی مقام والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن امام الانبیاء سلطان مدینہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اردگرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موجود ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جلوہ فرما ہیں عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہیں سبحان اللہ صدقے جاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں پر

صدیق رضی اللہ عنہ عکس حسین کمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم است
فاروق رضی اللہ عنہ ظل جاہ و جلال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
عثمان رضی اللہ عنہ ضیاء شمع جمال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
حیدر رضی اللہ عنہ بہار باغ خصال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
اسلام ما محبت خلفاء راشدین
ایمان ما محبت آل محمد اسد صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اردگرد جھرمٹ مار کے بیٹھے ہیں۔ حضرات !ایسے لگتا ہے جیسے چودھویں کا چاند زمین پر اتر آیا ہو اور ستارے چاند کو جھرمٹ میں لے کے بیٹھے ہوں۔

Marfat.com

اسلام کی عظمت کے مینارے ہیں صحابہ
گر چاند محمد ﷺ ہے تو ستارے ہیں صحابہ
سنّی کو دل و جان سے پیارے ہیں صحابہ
واللہ عزوجل ہمارے ہیں ہاں ہمارے ہیں صحابہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے آقا کا دیدار بھی کررہے ہیں اور وعظ بھی سن رہے ہیں قربان جاؤں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدر پر رات کو عبادت کرتے ہیں رات کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں دن کو کملی والے کی زیارت کرتے ہیں۔

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح کو عید ہوتی تھی
خدا عزوجل کا قرب حاصل تھا نبی ﷺ کی دید ہوتی تھی

سرکار نے جب وعظ ختم فرمایا تقریر ختم کی تو ایک سرکار کے غلام نے ایک صحابی نے عرض کی آقا اگر اجازت ہو تو ایک بات پوچھ لوں میرے آقا نے مسکرا کر فرمایا ضرور پوچھو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَھْلِ بَیْتِكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ سرکار کائنات سے پوچھا گیا آقا آپ کو ساری اہل بیت میں سے سب سے زیادہ پیارا کون لگتا ہے؟ میرے آقا نے سنا تو فرمایا: قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ مجھے ساری اہل بیت میں حسن و حسین رضی اللہ عنہما زیادہ پیارے لگتے ہیں سبحان اللہ۔

حضرات! توجہ فرمائیں پوچھنے والا ہے صحابی بتانے والا ہے اللہ تعالیٰ کا مقدس نبی۔ شان و مقام بیان ہو رہا ہے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے آقا کبھی کبھی ہمارے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیج کر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجتے بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بھیجو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بابے کا حکم سنتیں تو فوراً شہزادوں کو تیار کر کے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Marfat.com

بارگاہ اقدس میں بھیجتیں جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما تشریف لاتے تو میرے آقا ان کو سینے سے لگاتے میرے آقا سینے سے لگا کر پھر کیا کرتے فَیَشُمُّهُمَا وَیَضُمُّهُمَا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو چومتے بھی تھے سونگھتے بھی تھے اور سینے سے بھی لگا لیتے تھے۔

ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۷۷، ۴۷۸ برکات آل رسول صفحہ ۲۱۸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سونگھتے دیکھا تو عرض کی آقا اولاد کو چوما جاتا ہے حق ہے، سینے سے لگایا جاتا ہے ٹھیک ہے لیکن آپ شہزادوں کو سونگھتے کیوں ہو میرے آقا نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم میں شہزادوں کو سونگھتا اس لئے ہوں مجھے ان دونوں کے جسموں سے جنت کی خوشبو آتی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما یہ دونوں دنیا میں میرے جنتی پھول ہیں ہر بندہ اپنی اولاد کو سونگھتا ہے کسی کو تیل کی خوشبو آتی ہے کسی کو سینٹ کی خوشبو آتی ہے کسی کو عطر کی خوشبو آتی ہے لیکن میرے آقا فرماتے ہیں جب میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سونگھتا ہوں تو مجھے دونوں سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

(بخاری شریف مسند امام احمد بیہقی شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۶۲ مرج البحرین ۲۸ مراۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۵ ترمذی شریف)

حضرات! حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے جنت کی خوشبو کیوں نہ آتی آپ جنت کے سردار جو تھے حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لوگو عرض کی جی آقا فرمایا سنو اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ میرا حسن رضی اللہ عنہ اور میرا حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں سبحان اللہ (ابن ماجہ شریف ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ مشکوٰۃ

Marfat.com

شریف صفحہ ۵۷۰ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۴۷۴، ۴۷۵ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۹۹، ۱۰۲، ۱۰۳)

حضرات! میرے آقا نے فرمایا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ عربی میں تیس سال کے جوان کو شباب کہتے ہیں تو امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جوانوں کے سردار ہوں گے جنت میں جتنے بھی لوگ ہیں سب جوان ہی ہوں گے کوئی بوڑھا نہیں ہوگا کیونکہ لِاَنَّ اَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ شَبَابٌ سارے جنتی جوان ہی ہوں گے اگر کوئی بچہ فوت ہوا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جوان ہوگا کوئی بوڑھا فوت ہوا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جوان ہوگا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام بھی جوان ہوں گے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ بلکہ خود امام الانبیاء سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جوان ہوں گے تو کیا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ان کے بھی سردار ہوں گے؟ اگر کہو ہاں تو پھر بے ادبی ہے گستاخی ہے کہ نانے کے بھی سردار ہوں بابے کے بھی سردار ہوں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے بھی سردار ہوں بات پھبتی نہیں بات سجتی نہیں تو سنئے محدثین کرام نے یہ حدیث مبارکہ لکھ کر اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ لٰكِنْ يَخُصُّ بِمَا سَوَى الْاَنْبِيَآءِ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سارے جنتی لوگوں کے سردار ہوں گے مگر سارے نبی اور خلفاء راشدین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ ان سے مستثنیٰ ہوں گے ان پاک لوگوں پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی سرداری نہیں ہوگی۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۷، حاشیہ ۹)

حضرات! ذرا غور فرمائیں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو میرے آقا جنتی جوانوں کے سردار فرما رہے ہیں کب جب عمر مبارک صرف چار پانچ سال کی ہے ابھی جوان نہیں ہوئے ابھی جنت میں گئے نہیں ابھی سرداری ملی نہیں مگر قربان جاؤں نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مقام جو شان جو مرتبہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو جنت میں

Marfat.com

ملنا ہے میرے آقا آج سے چودہ سو سال پہلے بتا رہے ہیں پتہ چلا میرے نبی ﷺ کی نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں میرا نبی ﷺ اپنے ہر امتی کے انجام کو بھی جانتا ہے اور درجے مقام کو بھی جانتا ہے لیکن افسوس نجدی دیوبندیوں وھابیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی پر جو لکھتا ہے کہ جو اللہ پاک بندوں سے معاملہ کرے گا قبر میں آخرت میں کسی کو کوئی پتہ نہیں۔ چاہے نبی ہو ولی ہو۔ نہ اپنا حال پتہ ہے نہ کسی کا (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ شریف سے تھوڑا سا ہٹ کر ایک بستی میں رہتا تھا ایک دن عصر کی نماز کے بعد میں اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے قدم بوسی کرنے کے بعد عرض کی امی جان کافی دن ہو گئے ہیں میں نے اپنے آقا کی اپنے نبی ﷺ کی زیارت نہیں کی امی جان اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں آج مغرب کی عشاء کی نمازیں سرکار کے پیچھے ادا کروں اور آپ کے لئے اور اپنے لئے مغفرت کی دعا بھی کراؤں گا امی جان ہمارا نبی اپنے یداللہ والے گورے گورے ہاتھ اٹھائے گا ہمارے لئے بخشش کی دعا مانگے گا ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا۔

حضرات! یہ صحابی ہے سرکار کے جلوے دیکھنے والا ہے سارے ولیوں غوثوں قطبوں مومنوں سے اعلیٰ ہے پکا جنتی پر کہتا کیا ہے اماں اجازت دے کیوں کہ اَنْ یَّسْتَغْفِرْلِیْ وَلَكِ میں آپ کے لئے اور اپنے لئے بخشش کی دعا کراؤں گا صحابی کہتا ہے کہ ہماری بخشش تب ہو گی جب ہم نبی ﷺ کے دروازے پر جائیں گے پر وہابی کہتے ہیں حج کرنے جاؤ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں جانے کی ضررت نہیں حج کرلیا بس فرض ادا ہو گیا اب واپس گھر چلو پر عاشق تو کہتے ہیں حج مکہ شریف میں کیا ہے پر قبولیت کی مہر مدینہ شریف سرکار کے دربار

Marfat.com

میں لگے گی جنت کی ٹکٹ مدینہ کا تاجدار عطا فرمائے گا ہم تو کہتے ہیں کہ

تیرے نام توں جیڑا گریز کردا
سدا محفلاں اندر اوہ ہوٹ ہووے
کملی والے دا منگتا شہنشاہ اے
بھاویں تن تے لیراں دا سوٹ ہوئے
اتراں روز مدینے دی جوہ اندر
ناصر کول جے کر پیرا شوٹ ہووے
آون جان دی ہو وے نہ پچھ مولا
کوئی پکا مدینے دا روٹ ہووے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی امی جان مہربانی کرو سرکار کے دربار میں جانے کی اجازت دو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے فرمایا اجازت ہے جاؤ سرکار کی بارگاہ میں میرا سلام بھی عرض کرنا اور دعائے رحمت بھی کرانا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سرکار کی زیارت کے لئے چل پڑا شام کے قریب مغرب کے قریب میں مسجد نبوی شریف پہنچا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان فرمائی اذان کے بعد کائنات کے والی نے جماعت کرائی میں نے بھی باجماعت نماز ادا کی نماز کے بعد سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا کی خدمت میں حاضر تھے مغرب سے لے کر عشاء تک صرف زیارت کرسکا کوئی بات نہ کرسکا دعا کے لئے عرض نہ کرسکا فرماتے ہیں پھر عشاء کی نماز کا ٹائم ہوگیا اذان ہوئی سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کرائی میں نے اور سارے غلامان حبیب نے نماز باجماعت ادا کی نماز پڑھنے کے بعد سرکار کے سارے غلام گھروں کی طرف چل پڑے میرے آقا بھی مصلیٰ امامت سے اٹھ کر آستانہ نور کی طرف چلے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ نماز بھی

Marfat.com

باجماعت ادا کرلی ہے سرکار کے دیدار کے مزے بھی لوٹ لیے ہیں لیکن دعا نہیں کرائسکا سرکار مسجد سے نکل رہے ہیں اب روکنا بے ادبی ہو گی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے چلتا ہوں جب سرکار نے کرم کیا رخ انور غلام کی طرف پھیرا سلام بھی عرض کرلونگا اور دعا بھی منگوا لوں گا گھر جانے کی اجازت بھی حاصل کرلوں گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آقا جب مسجد سے نکل کر اپنے آستانے کی طرف چلے تو میں پیچھے پیچھے چل پڑا چند قدم میرے آقا چلے تو میرے قدموں کی آواز سن کر سرکار نے بغیر رخ انور موڑے پوچھا فَقَالَ مَنْ هٰذَا یہ میرے پیچھے کون ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سرکار نے پوچھا تو ابھی میں نے جواب نہیں دیا تھا کہ دلوں کے بھید جاننے والا نبی خود ہی بول پڑا حُذَیْفَةُ کہیں یہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تو نہیں ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں: قُلْتُ نَعَمْ میں نے عرض کی جی آقا میں آپ کا غلام حذیفہ رضی اللہ عنہ ہوں میرے آقا نے فرمایا مَاحَاجَتُكَ کیا بات ہے؟ کیوں میرے پیچھے آرہے ہو پھر خود ہی فرمایا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمائے اور تمہاری والدہ کی بخشش فرمائے۔ سبحان اللہ

حضرات! توجہ کیجئے یہ صحاح ستہ کی حدیث ہے میرے نبی رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتا دیا اور دل کے چھپے حالات بھی خود ہی جان لئے اور فرما دیا اللہ تعالیٰ تیری والدہ کی بخشش فرمائے۔

حضرات! خدا عزوجل کے لئے انصاف سے بتایئے یہ غیب ہے کہ نہیں؟ غیب ہے بالکل ہے۔ اب صحابی یہ نہیں عرض کرتا آقا آپ کو میرے دل کی کیفیات کا کیسے پتہ چل گیا ہے۔ یہ تو غیب کی خبر ہے یہ تو میرے دل کی کیفیات ہیں اور دل کی بات جان لینا یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے وہ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر ہے آپ کیسے جان گئے جیسے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی براہین قاطعہ صفحہ

Marfat.com

۵۱ پر لکھتا ہے کہ نبی کریم کو تو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں۔ توبہ پر حضرات! وہ وہابی دیوبندی نہیں تھا وہ صحابی اور غلامِ رسول تھا اسے پتہ تھا کہ یہ وہ نبی ہے جس کی نگاہ سے معراج کی شب خداوعزوجل نہیں چھپا یہ خدا کی خدائی کیسے چھپ سکتی ہے۔

سرکار کائنات نے کیا فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی بخشے اور تیری والدہ کو بھی بخشے سرکار نے یہ بات کر کے پھر فرمایا هٰذَا مَلَكٌ لَّمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ یہ دیکھ یہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا ہے اس سے پہلے یہ زمین پر کبھی نہیں آیا تھا سبحان اللہ قربان جاؤں دربار نبی پر جس میں فرشتے بھی سلامی کے لئے درپاک کی زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر حاضر ہوتے ہیں کتنے بدنصیب ہیں وہ نجدی جو سرکار کے در پر حاضری نہیں دیتے پر جائے وہ جسے مدینہ والا اپنے مدینہ میں آنے دے اللہ اکبر میرے آقا نے فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ دیکھ فرشتہ آیا ہے عرض کی آقا یہ کہتا کیا ہے میرے آقا نے فرمایا یہ کہتا ہے سوہنا میں زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام بھی دینے آیا ہوں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ محبوب تیری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے وَاِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں

(ترمذی شریف جلد۲ صفحہ ۲۱۷، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰ مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۸۰، ۴۸۱)

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کہیں سفر پر تشریف لے جا رہے تھے اونٹ پر سوار تھے دیگر سارا سفر کا سامان بھی ساتھ تھا جب سفر سے واپس گھر تشریف لائے سارا سامان موجود ہے مگر زرہ جو پہن کر جنگ میں لڑی جاتی ہے وہ موجود نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے غلام قنبر نے عرض کی مولا سارا سامان موجود ہے مگر زرہ نہیں ہے آپ نے فرمایا چلتے وقت تو سامان میں موجود تھی بلکہ گھر میں آنے تک موجود

Marfat.com

تھی اب کہاں گئی کہیں کوفہ کے راستے میں نہ گر گئی ہو جاؤ تلاش کرو حضرت قنبر نے بڑی تلاش کی لیکن نہ ملی مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو صبر کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مل جائے گی ایک دن مولا علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کے تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں آپ نے دیکھا آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس ہے آپ نے اسے پکڑ لیا پکڑ کے فرمایا کہ میاں یہ زرہ تو نے کہاں سے لی ہے؟ اس نے کہا کیوں؟ فرمایا یہ زرہ تو میری ہے فلاں دن میرے اونٹ سے گر پڑی تھی یہودی نے کہا سرکار یہ آپ کی نہیں یہ میری ہے آپ کی کوئی اور ہو گی مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے پہچان کر بات کی ہے یہ زرہ میری ہی ہے یہودی نے کہا حضور لڑائی جھگڑا کرنے کی بجائے ہم قاضی شریح کے پاس چلے جاتے ہیں جو کوفے کے چیف جسٹس ہیں بہت بڑے عادل ہیں وہ جو بھی فیصلہ کر دیں آپ بھی قبول کر لیں میں بھی مان جاؤں گا سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

حضرات! توجہ کیجئے مولا علی رضی اللہ عنہ کی حکومت ہے مولا علی رضی اللہ عنہ سیاہ سفید کے مالک ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں لیکن فرماتے ہیں چلو قاضی کے پاس چلو ہوتا آجکل کا کوئی حاکم تو وہ عدالت میں جانا برداشت نہ کرتا وہ تو اپنی توہین سمجھتا وہ یہودی کو بھی اٹھوا کر تھانے بند کرا دیتا بلکہ اس کے سارے خاندان کو چور سمجھ کر اندر کرا دیتا مگر وہ تھے مولا علی رضی اللہ عنہ انصاف اور اخلاق کے بادشاہ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے چلو عدالت میں چلو قاضی صاحب کے پاس چلو جج صاحب کے پاس چلو مولا علی رضی اللہ عنہ اور یہودی قاضی شریح کے پاس آئے مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ دائر کیا کہ قاضی صاحب یہ زرہ جو یہودی کے پاس ہے یہ میری ہے میں فلاں دن سفر سے واپس آ رہا تھا میرے اونٹ سے گر گئی اس نے اٹھالی ہم نے بڑا تلاش کیا ہمیں نہیں ملی آپ مہربانی فرمائیں یہ زرہ مجھے دلائی جائے یہودی نے کہا جج صاحب یہ زرہ میری ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کی نہیں ان کی کہیں اور گری ہو گی ان کو

Marfat.com

مغالطہ لگ گیا ہے زرہ ایک جیسی ہوتی ہے شاید یہ اس جیسی شکل دیکھ کر اس زرہ کو اپنی سمجھ بیٹھے ہوں۔ اب مقدمہ دائر ہو گیا قاضی شریح نے فرمایا آپ دونوں فریقین یہی بیٹھئے فیصلہ ابھی ہو جاتا ہے۔

حضرات! ہوتی پاکستان کی عدالت تو سالوں مقدمہ کا فیصلہ نہ ہوتا فریقین کو عدالت میں بلا بلا کر ذلیل کیا جاتا پھر فیصلہ یہ ہوتا کہ کیوں لڑتے ہو خود ہی صلح کر لو یا ایک پارٹی طاقت ور ہوتی تو قاضی کو جج کو کوئی وزیر سفیر کی سفارش کرا دیتا یا کسی ٹاؤٹ کے ذریعے پیسے دے کر فیصلہ اپنے حق میں کرا لیتا۔ مگر حضرات وہ پاکستانی جج نہیں تھا وہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی حکومت کا جج تھا سنئے فیصلہ کیا ہوا گھنٹہ یا آدھ گھنٹے تحقیق کرنے کے بعد جج صاحب نے قاضی صاحب نے فیصلہ فرمایا کیا قَالَ شُرَيْحٌ صَدَقْتَ وَاللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ کہ قاضی شریح نے فرمایا میں نے مسئلہ کی تحقیق کی ہے یہودی جھوٹا ہے اے امیر المومنین آپ اللہ تعالیٰ کی قسم سچے ہیں یہ زرہ آپ کی ہی ہے وَلٰكِنْ لَابُدَّ مِنْ شَاهِدَيْنَ لیکن زرہ لینے کے لئے آپ کے پاس دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے سبحان اللہ کیا منصف قاضی ہے نہیں دیکھتا کہ زمانے کا قلندر میرے سامنے کھڑا ہے سلطان اولیاء میری عدالت میں تشریف فرما ہے امیر المومنین تشریف فرما ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی اور داماد کھڑے ہیں ناں بلکہ شریعت کے تقاضوں کے مطابق قرآن پاک کے فیصلے کے مطابق عرض کرتے ہیں حضور مجھے پتہ ہے زرہ آپ کی ہی ہے مگر دو گواہ پیش فرمائیں جو گواہی دیں کہ یہ زرہ آپ کی ہے میرے آقا میرے مولا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا جج صاحب قاضی صاحب بالکل ٹھیک کہتے ہو ہم ابھی گواہ پیش کرتے ہیں فَدَعَا قَنْبَرًا مَوْلَاهُ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اپنے غلام حضرت قنبر اور سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو قاضی کی عدالت میں بلوایا جب یہ دونوں آ گئے تو وَشَهِدَا اَنَّهَا لِدَرْعِهٖ دونوں

Marfat.com

نے قاضیِ شریح کی عدالت میں گواہی دی کہ ہم گواہی دیتے ہیں یہ زرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہی ہے جب یہ دونوں گواہی دے چکے تو قاضی شریح نے عرض کی حضور آپ شریعت کے پیکر ہیں بَابُ مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ ہیں آپ جانتے ہیں شرعاً بیٹا باپ کی گواہی نہیں دے سکتا تا کہ مخالف یہ نہ سمجھے کہ شاید بیٹا باپ کی حمات میں گواہی دے رہا ہو ہوسکتا ہے غلط بیانی کر رہا ہو لہٰذا بیٹے کی گواہی شرعاً قبول نہیں کی جاسکتی میں یہ تو نہیں کہتا کہ آپ کا بیٹا ناجائز گواہی دے رہا ہے اللہ تعالیٰ معاف کرے میرا تو یہ عقیدہ ہے حسن رضی اللہ عنہ بھی سچا اس کا بابا بھی سچا اور سچّوں کی اولاد ہے لیکن شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی آپ کے غلام قنبر کی گواہی مان لی جاتی ہے لیکن امام حسن رضی اللہ عنہ کی گواہی قبول نہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب قاضی کی یہ بات سنی تو باب مدینۃ العلم نے فرمایا ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ اے قاضی تیری ماں تجھے روئے یعنی تو مر جائے بعض دفعہ پیار میں بھی لوگ کہہ دیتے ہیں او تو مر جائے مولا علی رضی اللہ عنہ نے پیار سے فرمایا قاضی تو مر جائے تیری ماں تجھ پر روئے کیا تو نے خلیفہ برحق خلیفہ دوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے صحابی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان اقدس سے نہیں سنا تھا وہ فرمایا کرتے تھے لوگو شہزادہ حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کیا کرو پیار کیا کرو کیونکہ میں نے خود اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا تھا آپ نے فرمایا اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں جب میرا حسن جنتی ہے جنتی ہی نہیں جنتی جوانوں کا سردار ہے تو کیا تو گمان کرسکتا ہے اس کی زبان پر حق کے علاوہ کوئی بات آئے گی قاضی صاحب میرا بیٹا حسن جو گواہی دے رہا ہے حق سچ سمجھ کے دے رہا ہے قاضی شریح نے جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان سنا تو فیصلہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں کردیا زرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دلا دی یہودی بھی مان گیا کہ زرہ واقعی مجھے کوفہ کے بازار

Marfat.com

سے ملی ہے میری نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہی ہوگی۔

(حلیۃ الاولیاء جلد۴ صفحہ ۱۳۹ آل رسول جلد۲ صفحہ ۱۰۵،۱۰۶)

مولا حسن دے عزم تے حوصلے نوں برد باری دا کوہ گیراں سمجھا
حل اپنیاں ساریاں مشکلاں دا مولا حسن کریم دا ناں سمجھا
اوہدے قدماں دی خاک توں چن واراں جنت اوہدے پیرادی تھاں سمجھا
چڑھ جائے رسالت دے موہنڈیاں تے کیوں اس نوں صائم نہ اتہا سمجھا

جرأت اور سرداری

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی رافع اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ یہ تینوں میرے آقا کے غلام فرماتے ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات شریف کا وقت قریب آیا آپ کے وصال کا ٹائم نزدیک آیا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر بابے کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئیں اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہزادوں کو دیکھا تو سینے سے چمٹا لیا سر منہ چوما پھر فرمایا بیٹی تجھے پتہ ہے میرے وصال کا وقت قریب آ گیا اس وقت شہزادوں کو کیوں لائی ہو؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا جان یہ میرے بیٹے نہیں آپ کے بیٹے ہیں ابوان بیٹوں کو اپنی وراثت میں کچھ تبرک عطا فرمائیں تا کہ شہزادوں کو نانے کی وراثت میں کچھ حصہ تبرک کے طور پر مل جائے میرے آقا نے سنا تو فرمایا فَقَالَ اَمَّا الْحَسَنُ فَلَهٗ هَيْبَتِیْ وَسَوْدَدِی جا بیٹی میں نے بیٹے حسن کو اپنی ہیبت اور سرداری عطا فرمادی وَاَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهٗ جُرْأَتِیْ وَ جُوْدِی اور بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی جرأت اور سخاوت عطا فرما دی۔ سبحان اللہ

(طبرانی شریف، مجمع الزوائد، الصواعق المحرقۃ، کنزالعمال، تہذیب التہذیب، برکات آلِ رسول صفحہ ۲۱۸
اُسد الغابہ جلد۵ صفحہ ۲۶۷ مرج البحرین صفحہ ۳۸، ۴۰ آل رسول جلد۲ صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

Marfat.com

حضرات !غور فرمائیں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو لے جاتی ہیں عرض کرتی ہیں انہیں اپنی وراثت سے کچھ حصہ عطا فرمائیں تو میرے آقا نے شہزادوں کو اپنی وراثت سے کیا حصہ عطا فرمایا؟ کیا سونا دیا؟ چاندی دی؟ زمین الاٹ فرمائی؟ کھجوروں کے درخت عطا فرمائے؟ کوئی باغ عطا فرمائے؟ نہیں بلکہ میرے آقا نے اپنے شہزادوں کو اپنی ہیبت اپنی سرداری اپنی شجاعت اپنی سخاوت عطا فرمائی یہ وہ وراثت ہے جو نسل بعد نسل چلی آرہی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک چلتی رہے گی اگر سرکار کی ظاہری وراثت مال دولت سونا چاندی تقسیم ہونے والا ہوتا تو میرے آقا اس وراثت میں سے بھی کچھ حصہ ضرور عطا فرماتے کیونکہ مانگنے والی ہو بیٹی لینے والے ہوں نواسے دینے والا ہو کریم رحیم نانا پھر کچھ ملے نہ یہ نہیں ہوسکتا میرے آقا نے یہ ظاہری چیزیں اس لئے نہیں عطا فرمائیں کہ نبی کا ظاہری مال تقسیم نہیں ہوتا بلکہ وہ سب فقرا مساکین اور غریبوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے ناز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی ہم سب اپنے آقا کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے سرکار نے قیام کیا ہم نے بھی قیام کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکوع فرمایا ہم نے بھی رکوع کیا سرکار سجدے میں تشریف لے گئے ہم بھی سجدے میں چلے گئے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے میں تشریف لے گئے تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما آگئے جب کریم نانے کو سجدے کی حالت میں دیکھا تو دونوں بھائی کائنات کے والی کے کندھوں پر سوار ہو گئے پشت انور پر سوار ہو گئے سبحان اللہ

حضرات! یہ تیرے میرے بچے نہیں یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں یہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لخت جگر ہیں یہ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور نظر ہیں

Marfat.com

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پہلی مرتبہ نانے کے کندھوں پر نماز کی حالت میں سوار نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ ان کا معمول تھا جب بھی مسجد نبوی میں تشریف لاتے نانے جان کو نماز کی حالت میں دیکھتے تو چھلانگ مار کر پیارے نانا جان کے کندھوں پر سوار ہو جاتے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کَانَ یُصَلِّیْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَلْعَبَانِ وَیَقْعَدَانِ عَلٰی ظَھْرِہٖ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز پڑھتے تو امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کھیلتے کھیلتے سرکار کی پشت انور پر سوار ہو جاتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ بات ناگوار گزرتی کہ سرکار نماز میں ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں شہزادے پشت انور پر سوار ہیں کہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز میں خلل نہ آجائے تو وہ منع کرنا شروع کر دیتے جب سرکار نماز سے فارغ ہوتے تو میرے آقا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرماتے دَعُوْھُمَا صحابہ رضی اللہ عنہم ان دونوں کو چھوڑ دو یہ جو کرتے ہیں کرنے دو یہ جیسے کھیلتے ہیں کھیلنے دو یہ جیسے پھرتے ہیں پھرنے دو بابی وامّی حسن و حسین رضی اللہ عنہما پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ سبحان اللہ

(بیہقی شریف جلد۲ صفحہ۲۶۳ مسند امام احمد جلد۳ صفحہ۶۱ طبرانی شریف المصنف مرج البحرین صفحہ۴۷ آل رسول جلد۲ صفحہ۱۲۹، صفحہ۱۱۰)

صدقے جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر ساری کائنات کے انسان کہتے ہیں آقا تیرے قدموں پر ہمارا مال جان اولاد ماں باپ قربان پر والی کائنات اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی فرماتا ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر میرے ماں باپ قربان۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدے میں سر انور رکھا تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے چھلانگ لگائی کریم رحیم نانے پاک کی پشت انور پر سوار ہو گئے جب میرے آقا نے سجدے کی تسبیح پوری کر لی تو آپ نے سجدے سے سر اٹھانے کا پروگرام بنایا تو آپ نے ہاتھ مبارک سے بڑی ہی

Marfat.com

نرمی سے شہزادوں کو اپنی پشت انور سے اتار دیا تا کہ چوٹ نہ لگ جائے بچے گر نہ جائیں بچے رو نہ پڑیں سرکار نے سجدے سے سر مبارک اٹھایا شہزادے نانا جان کو دیکھتے رہے مسکراتے رہے۔

حضرات! یہ تو منظر دیکھنے والا ہوتا تھا جب نبیوں کا سلطان نماز پڑھاتا شہزادے نانا جان کی پشت پر بھی سواری کرتے اور پھر چہرہ والضحیٰ دیکھ کر مسکراتے بھی تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر سجدے میں تشریف لے گئے شہزادے پھر نانے جان کی مقدس پشت انور پر سوار ہو گئے سرکار نے پھر سجدہ مکمل کر کے شہزادوں کو نرمی سے پشت مبارک سے جدا فرمایا پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے سرکار نے قیام فرمایا رکوع کیا سجدے میں تشریف لے گئے تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پھر پشت انور پر سوار ہو گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ساری نماز میں یہی کیفیت رہی سرکار سجدے میں تشریف لے جاتے ہیں شہزادے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک کندھوں پر سوار ہو جاتے ہیں جب نماز مکمل ہو گئی آقا نے جماعت کرالی تو میں کھڑا ہو گیا کھڑے ہو کر عرض کی آقا اگر آپ حکم فرمائیں تو میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو گھر پر چھوڑ آؤں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بالکل جاؤ انہیں گھر چھوڑ آؤ میں نے عرض کی آقا رات اندھیری ہے فرمایا گھبراؤ نہیں سرکار نے اپنا سر انور آسمان کی طرف کیا اچانک آسمانی بجلی چمکی راستہ نظر آنے لگا میرے آقا نے شہزادوں کو پیار کر کے فرمایا بیٹا جاؤ اپنی امی جان کے پاس چلے جاؤ شہزادوں نے عرض کی ٹھیک ہے نانوں جان حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں شہزادوں کو لے کر ان کو گھر پہنچانے کی خاطر چل پڑا تو آسمانی بجلی بھی چمکتی چمکتی ہمارے ساتھ چل پڑی میں شہزادوں کو لے کر جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا بچے گھر میں داخل ہو گئے تو آسمانی بجلی بھی غائب ہو گئی۔

(مسند امام احمد بن حنبل طبرانی شریف، مجمع الزوائد، تہذیب التہذیب مرج البحرین صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰)

Marfat.com

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں زیارت کے لئے حاضر ہوا تو میں نے کیا دیکھا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس گودی مبارک میں کھیل رہے ہیں میں کافی دیر تک دیکھتا رہا پھر میں نے آقا کریم کی بارگاہ نازنین میں عرض کی فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّهُمَا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ان شہزادوں سے محبت فرماتے ہیں پیار فرماتے ہیں سرکار نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا ابوایوب کیوں نہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں پیار کرتا ہوں اور پیار کروں بھی کیوں نہ هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا یہ دونوں میرے گلشن کے پھول ہیں یہ جنتی پھول ہیں جن کی خوشبو میں ہر وقت سونگھتا رہتا ہوں۔ سبحان اللہ (طبرانی شریف مجمع الزوائد مرج البحرین صفحہ ۲۹، ۳۰)

آقا کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے بے پناہ محبت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن ہم چند ساتھی ایک جگہ بیٹھے کچھ باتیں کررہے تھے اچانک ہم نے کیا دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس تشریف لے آئے سرکار جب ہمارے قریب تشریف لائے تو ہم نے کیا دیکھا آپ نے ایک کندھے پر امام حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھایا ہوا ہے دوسرے کندھے پر شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ بیٹھا ہے سرکار کبھی امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو چومتے ہیں کبھی آقا حسین رضی اللہ عنہ کو چومتے ہیں قربان جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی عظمت پر۔

(مسند امام احمد بن حنبل المستدرک شریف مجمع الزوائد الاصحابہ مرج البحرین صفحہ ۱۱۳)

حضرات! یہ وہ نبی ہے جس کے قدم چومنے کے لئے عرش روتا ہے یہ وہ رسول ہے جس کے قدموں کی تلیاں معراج کی رات حضرت جبریل علیہ السلام چوم کر معراج کرا رہا ہے مگر صدقے جاؤں علی رضی اللہ عنہ کے لاڈلوں پر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نور العین پر وہ کملی والے کے کندھوں پر سوار ہوکر دو جہان کے مزے لے رہے ہیں۔

Marfat.com

ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو ہیں اپنے سوھنے رب عزوجل کو منا رہے ہیں اچانک امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے آ کر سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھ گئے جب سرکار یاد الٰہی عزوجل سے فارغ ہوئے تو میرے آقا نے دونوں شہزادوں کو گودی میں بٹھالیا سر منہ چومنا شروع کر دیا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے بھی نانے جان کی زلفوں کو داڑھی مبارک کو پیار سے بوسے دینے شروع کر دیئے پیار کرتے کرتے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی نانوں جان آج دل کرتا ہے آپ ہمارے لئے اونٹ بنیں ہم آپ کی پشت انور پر سوار ہوکر سواری کا لطف لیں میرے آقا مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا بیٹا یہ بھی کوئی بڑی بات ہے لو میں اونٹ بن جاتا ہوں تم لوگ میری پشت پر سوار ہو جاؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں شہزادوں کے لئے اونٹ بن گئے سبحان اللہ صدقے جاؤں عظمت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر حضرات جب میرے آقا نے بچوں کی خوشی کے لئے اونٹ کی طرح سواری کی صورت اختیار کی تو دونوں شہزادے چھلانگ لگا کے نانے جان کے مقدس کاندھوں پر سوار ہو گئے نانے جان کی پاک پشت پر سوار ہو گئے۔

علی ولی کے پسینے سے پھول بنتے ہیں
ارے انہی کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں
نہ پوچھ منزلت ان کے باپ دادا کی
جن کے بچوں کی سواری خود رسول بنتے ہیں

جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نانے کی پشت انور پر سوار ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل چلنا شروع کر دیا شہزادے نانے جان کی پشت انور پر سوار ہوکر بڑے خوش ہیں جب سرکار چلتے ہیں تو بچے کہتے ہیں حَلْ حَلْ۔ یہ عرب کا محاورہ ہے جو اونٹوں کو چلاتے وقت استعمال ہوتا ہے حسنین

Marfat.com

کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی نانا جان جب سوار اونٹ پر سوار ہوتے ہیں ان کی مہار ہوتی ہے جس کو وہ پکڑ کر اونٹ کو چلاتے ہیں۔ نانا جان ہمارے اونٹ کی تو لگام کوئی نہیں میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا گھبراؤ نہیں تمہیں وہ لگام عطا کرتا ہوں وہ مہار عطا کرتا ہوں جن کی قسمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اٹھائی ہیں وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی محبوب مجھے تیرے چہرہ انور کی قسم اور تیری کالی کالی زلفوں کی قسم جو تیرے چہرے پر چھا جاتی ہیں فرمایا بیٹا میری زلفوں کو پکڑ لو سبحان اللہ

حضرات! کیا حسین منظر تھا نیچے نبوت اوپر ولایت نیچے آمنہ کا لال پشت پاک پر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لال نیچے عبداللہ کا چن پشت پر علی رضی اللہ عنہ کے چاند عجیب منظر ہے وہ نانا یہ نواسے ہیں وہ نبیوں کا سلطان ہے یہ ولیوں کے بادشاہ ہیں شہزادے پشت انور پر سوار ہیں نانے کی مقدس زلفیں پکڑ کے بیٹھے ہیں جدھر موڑتے ہیں نبیوں کا سلطان مڑ جاتا ہے۔

حضرات! توجہ کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں یار کی رضا میں راضی ہوں مگر خدا عزوجل کا یار کہتا ہے میں حسنین رضی اللہ عنہما کی رضا میں راضی ہوں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما عرض کرتے ہیں نانون جان لوگوں کے اونٹ بولتے ہیں مگر ہمارا اونٹ تو بولتا نہیں میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا بیٹا لوگوں کے اونٹ عف عف کرتے ہیں۔ تمہارا اونٹ جب بولتا ہے تو خدا عزوجل کا کلام بولتا ہے۔ (ذبح عظیم صفحہ ۳۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار کی زیارت کے لئے آقا کے دیدار کے لئے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا فرماتے ہیں دَخَلْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا وَھُوَ یَمْشِیْ اَرْبَعَۃً تو میرے آقا چار اعضا پر چل رہے تھے دو ہاتھ اور دو پیر مبارک۔ وَعَلٰی ظَھْرِہِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اور آپ کی پشت انور پر

Marfat.com

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سوار تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے شہزادوں کو اونٹ بن کر جھولے بھی دے رہے تھے اور ساتھ ساتھ فرما بھی رہے تھے کہ نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُکُمَا بیٹا تمہاری سواری تمہارا اونٹ کتنا پیارا ہے کتنا خوبصورت ہے۔ وَنِعْمَ الْعَدْلاَنِ اَنْتُمَا اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو تم کتنے اچھے سوار ہو۔

(طبرانی شریف مجمع الزوائد ذخائر العقبی مرج البحرین ص ۸۹)

یقیناً راکب دوش شہ ابرار تھے دونوں
جوانان ریاض خلد تھے دونوں
یہ دونوں مصطفیٰ کے سامنے سے جب گزرتے تھے
دعا یہ مصطفیٰ دونوں کے حق میں رب سے کرتے تھے
میں ان دونوں کا طالب ہوں میرے مطلوب ہیں دونوں
خدا عزوجل اپنا محبوب رکھ ان کو مجھے محبوب ہیں دونوں

کشتی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے پیارے صحابی اور چچا زاد بھائی حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں سرکار کے اور بھی کئی صحابی سرکار کی خدمت میں زیارت سے مستفیض ہو رہے ہیں میں بھی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل پاک میں بیٹھا ہوں سرکار کے دائیں بائیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک صحابی آیا اس نے صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں ایک سیب پیش کیا آقا اسے قبول فرمائیے سرکار نے وہ سیب قبول فرما کر دعا دی شکریہ ادا کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں نواسوں نے دیکھا نانا جان کے پاس سیب آ گیا ہے اب دونوں شہزادے کوشش کرنے لگے کہ یہ سیب پورا مجھے ملے امام

Marfat.com

حسن رضی اللہ عنہ چاہتے ہیں کہ پورا سیب میں لوں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ چاہتے ہیں پورا سیب میں لوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دونوں شہزادوں کے اصرار کو دیکھا تو میرے آقا سوچنے لگے کہ سیب کس کو دوں اگر بڑے کو دیا جائے تو چھوٹا ناراض ہو جائے گا چھوٹا رو پڑے گا اگر چھوٹے حسین رضی اللہ عنہ کو دیا جائے تو بیٹا حسن رضی اللہ عنہ ناخوش ہو گا حسن رضی اللہ عنہ کا دل ٹوٹ جائے گا اب کیا کیا جائے؟ کس کو راضی کروں؟ کس کو راضی نہ کروں؟ میرے لئے تو دونوں ایک جیسے ہیں میرے تو دونوں آنکھوں کے تارے ہیں دل کا چین ہیں ابھی والی دو جہاں سوچ ہی رہے تھے کہ فرشتوں کا سردار سدرہ کا مکین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلام حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لے آئے صلوٰۃ وسلام عرض کیا درود وسلام کے نذرانے پیش کرنے کے بعد عرض کرتے ہیں آقا کیا سوچ رہے ہو سرکار نے فرمایا جبریل ایک دوست نے یہ ایک سیب دیا ہے اور یہ شہزادے یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ضد کر رہے ہیں ایک کہتا ہے پورا سیب مجھے دو دوسرا کہتا ہے نانا جان سیب مجھے دو اب سوچ رہا ہوں کیا کروں اگر ایک کو دوں تو دوسرا ناراض ہو جائے گا حضرت جبریل علیہ السلام مسکرا پڑے عرض کی سوہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم، عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم، مکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم، قریشی نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ہاشمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم، مدنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سوچنے والی کیا بات ہے آپ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو حکم دیں کشتی لڑیں جو گرائے گا جو غالب آجائے گا سیب اس کو دیا جائے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرا پڑے فرمایا جبریل بڑی پیاری بات کی ہے بڑا اچھا فیصلہ سنایا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما عرض کی جی نانوں جان فرمایا یہ سیب کون لینا چاہتا ہے؟ امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جی میں لوں گا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جان میں نے یہ پورا سیب لینا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹا مجھے تو دونوں پیارے ہو میں ایک کو سیب دیکر دوسرے کا دل نہیں توڑنا چاہتا ایسے کرو تم دونوں کشتی لڑو جو گرا دے گا جو غالب

Marfat.com

آجائے گا سیب اس کا ہوگا سبحان اللہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی ٹھیک ہے نانا جان ہمیں آپکا فیصلہ منظور ہے دونوں بھائی دونوں مولا علی رضی اللہ عنہ کے لاڈلے دونوں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نور نظر دونوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہزادے کشتی لڑنے لگے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موجود ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ جلوہ فرما ہیں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ منظر دیکھتے ہوں گے کسی دنگل کا مہمان خصوصی کوئی وزیر کسی مقابلے کا مہمان کوئی سفیر پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے مقابلے کا مہمان خصوصی اللہ تعالیٰ کا حبیب والی کائنات سلطان مدینہ امام الانبیاء وسیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں جب کشتی شروع ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو داد دیتے ہوئے فرمایا کہ وَیْھًا الْحَسَن شاباش بیٹا حسن رضی اللہ عنہ۔ ویہ کا معنی کسی کو جوش دلانا کسی کی ہمت بڑھانا جیسے ہمارے ہاں کرکٹ ہاکی کھیلتے تو دیکھنے والے تالیاں بجا کر شور مچا کر نعرے مار کر کھلاڑیوں کو حوصلہ دلاتے ہیں اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شہزادہ حسن کو فرماتے ہیں ویھا شاباش بیٹا حسن شاباش نیچے نہ گرنا حسین رضی اللہ عنہ کو فلاں جگہ سے پکڑ کر نیچے گراؤ حسین رضی اللہ عنہ کو ٹانگوں سے پکڑو حسین رضی اللہ عنہ کو بازوؤں سے پکڑو ایک روایت میں آتا ہے سرکار نے فرمایا وَیْھًا کَالْحَسَنِ اے بیٹا! حسن دلیری سے مقابلہ کرو ایک روایت میں آتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ھِیّء حَسَنٌ شاباش حسن ہمت نہ ہارو جب یہ کشتی ہو رہی تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں دیکھ رہے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک بیبیاں اور پاک بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے دیکھ رہی ہیں فرشتے عرش سے اور آسمانوں سے دیکھ رہے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گلشن کے دو پھول کیسے کشتی لڑ رہے ہیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو داد دی شاباش فرمائی داؤ سکھائے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی

Marfat.com

آ قالِمَ تَقُوْلُ هِنَّ یَا حَسَنُ آپ حسن رضی اللہ عنہ کی ہمت بڑھا رہے ہیں حسن رضی اللہ عنہ کو شاباش دے رہے ہیں اِنَّ حُسَیْنَ اَضْعَفُ حالانکہ حسین رضی اللہ عنہ چھوٹا ہے حسین رضی اللہ عنہ کمزور ہے آپ کو تو چاہئے حسین رضی اللہ عنہ کو داؤ سکھاؤ حسین رضی اللہ عنہ کی ہمت بڑھاؤ حسین رضی اللہ عنہ کو شاباش دو میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا تم سچ کہتی ہو لیکن جبریل علیہ السلام یَقُوْلُ هِنَّ یَا حُسَیْنُ بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو جبریل علیہ السلام داؤ سکھا رہے ہیں شاباش دے رہے ہیں اگر میں ھن یا حسن کہہ رہا ہوں تو حسین رضی اللہ عنہ کو جبریل هِنَّ یَا حُسَیْن کہہ کر ہمت بڑھا رہے ہیں دونوں شہزادے کشتی لڑ رہے ہیں مقابلہ بڑا سخت ہے ایک مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلوان ہے ایک جبریل علیہ السلام کا پہلوان ہے اب کافی دیر سے کشتی ہو رہی ہے مگر کوئی پہلوان چت نہیں ہوتا نیچے نہیں آتا کوئی مغلوب نہیں کسی کی پشت نہیں لگ رہی کوئی ہار نہیں مان رہا۔

حضرات! وہ پہلوان کیسے ہاریں جن کے پیچھے جبریل ہو اور اللہ تعالیٰ کا حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو دونوں بھائی کشتی میں برابر رہے مقابلہ برابر ہو گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت جنت میں تشریف لے گئے ایک سیب لے آئے جو ہو بہو اس سیب سے شکل ملتی ہے ایک امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیا ایک امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیا دونوں بھائی راضی ہو گئے سبحان اللہ

(جامع المعجزات صفحہ ۲۷، ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۴۴ ینابیع المودۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ اصابہ، اسد الغابہ، خصائص کبریٰ مرج البحرین صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۴۴، ۴۶، ۷ روضۃ الشہداء شواہد النبوۃ صفحہ ۳۰۴)

جنتی جوڑے

رمضان شریف کا مہینہ تھا چاند کی انتیس تاریخ تھی سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک پانچ سال ہے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک چار سال چار مہینے کی ہے۔ دونوں شہزادے نانا جان کی زیارت کر کے ناز اٹھا کے گھر تشریف لائے

Marfat.com

ادھر سیّدہ طیّبہ طاہرہ زاہدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سارا دن روزے کی حالت میں چکی بھی چلاتی رہیں قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتی رہیں چکی پیس کے جب فارغ ہوئیں تو عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے مصلیٰ بچھایا جب نماز کے لئے کھڑی ہونے لگی تو دونوں شہزادے دونوں جنتی جوانوں کے سردار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ امی جان کے مصلیٰ پر آ کر لیٹ گئے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے دونوں شہزادوں کا منہ چوم کر فرمایا بیٹا مصلےٰ سے اٹھو مجھے نماز عصر ادا کر لینے دو لیکن شہزادے اٹھے نہیں مصلیٰ خالی نہیں کیا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا کیا بات ہے؟ مصلیٰ کیوں نہیں خالی کرتے کوئی مطالبہ تو نہیں؟ کوئی فرمائش تو نہیں؟ دونوں شہزادے مسکرا پڑے مسکرا کر عرض کی اماں جانی آپ نے ہمارے دل کی بات کی ہے واقعی ایک بات عرض کرنی ہے سیّدہ طیّبہ نے فرمایا بیٹا کون سی بات؟ عرض کی امی جان آپ کو پتہ ہے کہ آج رمضان شریف کی انتیس تاریخ ہے شام ہوگئی ہے ہوسکتا ہے آج عید کا چاند نظر آ جائے کل عید الفطر ہو جائے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا عید تو ہونی ہے تم کیا چاہتے ہو؟ شہزادوں نے عرض کی امی جان عید والے دن سارے مدینہ شریف کے بچے چاہے غریب ہوں یا امیر نئے کپڑے پہنیں گے نئے لباس پہن کر عید گاہ کی طرف جائیں گے۔ امی جان کیا آپ کے بیٹے یہی پرانے کپڑے پہن کر عید گاہ کی طرف جائیں گے؟ کیا سارے بچے ہمارا مذاق نہیں اڑائیں گے کہ امام الانبیاء کے نواسے ہیں سلطان الاولیا کے بیٹے ہیں جنتی عورتوں کی سردار کے لخت جگر ہیں لیکن کپڑے دیکھو وہی پرانے؟ امی جان مہربانی کرو ہمیں بھی بازار سے نئے کپڑے لے کر دو۔

حضرات! جب صبر و رضا کی ملکہ نے مملکت فقر کی شہزادی نے شہزادوں کی یہ بات سنی تو دونوں شہزادوں کو سینے سے لگا لیا پیار کیا پیار کرنے کے بعد فرمایا بیٹا تمہارا مطالبہ بالکل ٹھیک ہے اچھا مصلیٰ خالی کرو مجھے نماز پڑھنے دو تمہارے نئے

Marfat.com

کپڑے بھی آ جائیں گے شہزادوں نے عرض کی امی جان کب آئیں گے؟ فرمایا بیٹا کل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان کل تو عید ہے اگر کل آئے تو سلیں گے کیسے؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا پریشان نہ ہو درزی تمہارے کپڑے سلے سلائے لائے گا سبحان اللہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے سنا تو خوش ہو گئے امی جان کا مصلیٰ خالی کر دیا سیّدہ طیّبہ طاہرہ عابدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز بڑی خشوع خضوع کے ساتھ ادا کی جب نماز سے فارغ ہوئیں تو آپ نے پاک ہاتھوں کو اٹھا کر خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پیارے رب العالمین تو اچھی طرح جانتا ہے میں نے بچوں سے وعدہ اس لئے کیا ہے کہ کہیں ان کا دل نہ ٹوٹ جائے بچے رونہ پڑیں بچوں کا دل دکھی نہ ہو جائے۔ اے خالق کائنات تو اچھی طرح جانتا ہے حالات اتنے اچھے نہیں مالی پوزیشن اتنی ٹھیک نہیں کہ بچوں کو نئے کپڑے لے کر دیئے جائیں۔

حضرات! ہے سلطان کائنات کی بیٹی ہے نبیوں کے امام کی بیٹی لیکن اتنی پوزیشن نہیں کہ کپڑے نئے خرید کر دے سکے یہاں یہ کوئی نہ سمجھے کہ وہ بے چارے بڑے غریب تھے دنیا سے تنگ تھے اس لئے کئی کئی دن تک کھانا نہیں ملتا تھا۔

حضرات! یہ بات سوچنی بھی ایمان کی توہین ہے ایمان جانے کا خطرہ ہے یہ غریبی یہ فقیری جان بوجھ کر اختیار کی ہوئی تھی جو کچھ آتا تھا اللہ تعالیٰ کے راستے میں لٹا دیتے وہ یہ برداشت نہیں کرتے تھے کہ دنیا کا مال ہمارے گھر میں پڑا رہے پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی کس باپ کی تھی جس کا فرمان ہے لوگو اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا اختیار دیا ہے اگر میں چاہوں تو یہ پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ ساتھ چلیں لیکن نہیں میں بادشاہی نہیں چاہتا میں نے فقیری اختیار کی ہے کیوں آقا نے فقیری اختیار کی تاکہ میرے غریب امتی جب دنیا کے معاملے میں پریشان ہونے لگیں تو وہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات دیکھ کر صبر کریں سبحان اللہ

Marfat.com

حضرات! میرے آقا ہیں مختار کل ہیں سلطان کل لیکن بظاہر کچھ نہیں تھا۔

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے خالق کائنات کپڑے ہیں نہیں لیکن حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے وعدہ کرلیا ہے کہ تمہارے کپڑے سلے سلائے درزی لائے گا اے پیارے رب العالمین تو اچھی طرح جانتا ہے تیرے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا سبحان اللہ

حضرات! واقعی میرے آقا کی بیٹی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی جھوٹ کیسے بولتی آجکل ہماری مائیں بہنیں اکثر بچوں سے جھوٹ بولتی ہیں آپ نے دیکھا ہوگا بعض دفعہ بچے روتے ہیں چپ نہیں کرتے مائیں بچوں کو چپ کرانے کے لئے کہتی ہیں چپ کر جاؤ وہ بلی آرہی ہے وہ کتا آرہا ہے حالانکہ بلی کتا آتا نہیں صرف بچوں کو خاموش کرانے کے لئے یہ جھوٹ بولا جاتا ہے۔

حضرات! جب مائیں بچپن میں بچوں سے جھوٹ بولیں گی تو انصاف سے بتائیے وہ بچہ بڑے ہوکر جھوٹ نہیں بولے گا ماں کی گود اولاد کے لئے پہلی درسگاہ ہوتا ہے پہلی ٹریننگ گاہ ہوتی ہے اگر پہلی جماعت کے لڑکوں کو بھی جھوٹ کا سبق سکھایا جائے تو انہوں نے آگے جاکر جھوٹ بھی تو بولنا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں یہ جھوٹ نہیں۔

حضرات! کوئی مانے یا نہ مانے یہ ہے جھوٹ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی ہیں حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں ایک لڑکا جارہا تھا ایک بچہ جارہا تھا میں نے اسے کہا ادھر آؤ میں تمہیں ایک چیز دوں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاتے جاتے سن لی سرکار نے فرمایا عبداللہ اس بچے کو کیا دو گے عرض کی آقا اس کو کھجور دوں گا حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام نے فرمایا اگر تم اس کو کھجور نہ دیتے تو تیرے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھا جاتا۔ (کیمیائے سعادت صفحہ ۳۸۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ ہر جھوٹ سے بچائے آمین تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے خالق کائنات میں نے بچوں سے وعدہ تیرے سہارے پر کیا ہے اور تو اچھی طرح جانتا ہے میں نے جھوٹ کبھی نہیں بولا اے خالق کائنات میرے کیے ہوئے وعدے کو پورا فرمانا اور میرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھنا پھر سیّدہ مصلیٰ پر بیٹھی رہی اللہ اللہ عزوجل کرتی رہیں پھر اٹھ کر افطاری کی تیاری کی جب افطاری کا ٹائم ہوا تو سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روزہ افطار کیا پھر نماز مغرب ادا کی گئی نماز مغرب کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا عید کا چاند نظر آ گیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بلال عرض کی جی آقا فرمایا چاند نظر آ گیا ہے اعلان کر دو کل فلاں ٹائم عیدگاہ میں نماز عید ہو گی سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا لوگو عید کا چاند نظر آ گیا ہے۔ اعلان ہوتے ہی سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دینے لگے کہ عید آ گئی ہے بچے بھی خوش ہیں بڑے بھی خوش ہیں افطاری کے بعد نماز مغرب ادا کرنے کے بعد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شہزادوں کے لئے بستر جوڑے فرمایا بیٹا آرام کرو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان عید کا چاند نظر آ گیا ہے صبح عید ہے اپنا وعدہ یاد رکھنا ہم نے صبح عیدگاہ اس وقت جانا ہے جب کپڑے نئے ہوں گے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو پیار کر کے فرمایا بیٹا تم فکر نہ کرو ہم اپنا وعدہ ضرور پورا کریں گے انشاء اللہ پھر عشاء کی اذان ہوئی سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عشاء کی نماز ادا کی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سوئی نہیں بلکہ ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دی۔

حضرات! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا صرف آج ہی یاد الٰہی میں رات کو نہیں جاگ

Marfat.com

رہیں بلکہ آپ سیرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالعہ کر کے دیکھیں سردیوں کی لمبی لمبی رات ہوتی ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عشاء کی نماز پڑھ کر نفل پڑھنا شروع کر دیتی ہیں قیام کرتی ہیں رکوع کرتی ہیں سجدہ میں جاتی ہیں جب سجدے میں سر رکھتی ہیں تو پھر چودہ گھنٹے کی رات ختم ہو جاتی ہے مگر سیّدہ کا پہلا سجدہ ختم نہیں ہوتا سبحان اللہ ہے عورت ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بچوں کی ماں مگر عبادت دیکھو آج ہماری بیبیوں کی کیا حالت ہے فرض نماز بھی نہیں پڑھتیں اگر نماز کے لئے کہا جائے تو جواب دیتی ہیں کیا کریں چھوٹے بچے ہیں کپڑے پاک نہیں رہتے مجبور ہیں۔

حضرات! یہ سب بہانے ہیں عورتیں تو پھر عورتیں ہیں ہم مرد حضرات بھی نماز میں سستی کرتے ہیں اکثر مرد بے نمازی ہیں سارا دن روزی کے لئے مال کے لئے بھاگتے ہیں لیکن چوبیس گھنٹوں میں سے ایک گھنٹہ رزق دینے والے کے لئے نہیں نکال سکتے۔ اے مسلمان بے نمازی تجھ پر افسوس اے اللہ تعالیٰ کے گھر میں نہ جانے والے بے نمازی تجھ پر حیف ہے تو دنیا کے کاموں کے لئے تو دنیا کی باتوں کے لئے تو کھانے پینے کے لئے تو سونے کے لئے ٹائم نکال سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے ٹائم نہیں نکال سکتا کھڑی کے قلندر حضرت میاں محمد علیہ الرحمتہ ایک دن رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھے تو کیا دیکھا سارے کھڑی والے سوئے ہوئے ہیں لیکن چند درویش چند حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام سر سجدوں میں رکھ کر زارو قطار رو رو کر اپنی بخشش کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں میاں صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اتھرو آ گئے رو کر فرمایا کہ

رات پوئے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
درد منداں نوں یاد سجن دی تے ستیا آن جگاوے
راتیں کر کر زاری روندے تے نیند آ کھاں تھیں دھوندے
فجریں او گناہ گار سداون تے سب تھیں نیوے ہوندے

Marfat.com

میاں صاحب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ساری رات رو رو کر اللہ تعالیٰ کو مناتے ہیں زاریاں کرتے ہیں مگر جب صبح کا وقت ہوتا ہے سحری کا ٹائم ہوتا ہے پھر کیا کرتے ہیں کہ

جے اسیں لکھ گنا ہیں ڈبے تے تو ستار قدیمی
تو مالک اسیں بندے تیرے تے تیری صفت رحیمی
فضل تیرے تے آس کریما تے ہور غرور نہ کوئی
صدقہ اپنے پاک نبی دا تے بخش خطا جو ہوئی

تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سردیوں کی راتوں میں سر سجدے میں رکھتی ہیں۔ حضرات! رات ختم ہو جاتی ہے مگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اماں کا پہلا سجدہ ختم نہیں ہوتا سیّدہ نماز جلدی مکمل کر کے کہتی ہیں مولا کریم کتنی چھوٹی چھوٹی راتیں بنا دی ہیں تیری رات ختم ہو جاتی ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سجدہ ختم نہیں ہوتا اے خالق کائنات ایک ایسی لمبی رات بنا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دل کھول کر عبادت کر لے سبحان اللہ جب ماں کی عبادت کا یہ عالم ہے تو بیٹا کربلا کے میدان میں خنجر کے نیچے نماز کیوں نہ ادا کرتا

ہر ہر پاسوں پر جسہ اوہدا تیراں نال پروتا
کر تیمّم گھوڑے اتے تے نیت نماز کھلوتا
آخر تیر لگا وچہ سینے تے ہو بیہوش گیا سی
اللہ اکبر منہ تھیں کہہ کے تے سجدے وچہ پیا سی
جاں سجدے وچہ لال علی دے تے آسبحان اللہ پڑھیا
ایدھر شمر لعین کمینہ تے آں سینے تے چڑھیا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ساری رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دی ساری رات عبادت کرتی رہیں نفل پڑھتی رہیں قرآن کی تلاوت کرتی رہیں جب سحری کا ٹائم

Marfat.com

ہوا تو پھر دعا مانگی مولا کریم صبح ہونے والی ہے میرے شہزادے بھی اٹھنے والے ہیں سب سے پہلے انہوں نے کپڑوں کا سوال کرنا ہے کرم فرمانا میری لاج عزّت بچانا سیّدہ دعا مانگ کر ہاتھ چہرے پر پھیر کر جب مصلّٰی سے اٹھنے لگیں تو کسی نے دروازے پر دستک دی سیّدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی بی بی اَنَا خِیَاطُ الْحَسْنَیْن میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا درزی ہوں شہزادوں کے کپڑے سی کر لایا ہوں لے لیجئے سیّدہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات سنی تو تشکر کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو آ گئے سیّدہ سمجھ گئیں اللہ تعالٰی نے غیب سے مدد فرما کر میری بات کی لاج رکھی لی ہے آپ دروازے پر تشریف لے گئیں آنے والے درزی نے پردے کے پیچھے سے کپڑے پکڑا دیئے اور چلا گیا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے دیکھے بڑے ہی پیارے بڑے ہی خوبصورت سفید رنگ تھا تھوڑی دیر کے بعد حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی جاگ گئے شہزادوں نے اٹھتے ہی سب سے پہلے سوال کیا امی جان ہمارے کپڑے فرمایا بیٹا کپڑے آ گئے ہیں تم پہلے غسل کرلو پھر ناشتہ کرلو پھر کپڑے بھی پہناؤں گی ابھی شہزادے غسل ہی کر رہے تھے کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے پیارے نانا جان تشریف لے آئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آستانہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر پہنچے تو کیا دیکھا شہزادے بڑے ہی خوش ہیں بڑے ہی مسرور ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو خوش دیکھا تو فرمایا بیٹی آج حسنین رضی اللہ عنہما بڑے خوش ہیں کیا بات ہے؟ عرض کی بابا جان رات کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میرے ساتھ ضد کر رہے تھے کہ ہمیں نئے کپڑے لے کر دو میں نے ان سے وعدہ کیا تھا اللہ تعالٰی نے کرم فرمایا میری مدد فرمائی کپڑے سلے سلائے آ گئے ہیں جس کی وجہ سے شہزادے خوش ہیں میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا بیٹی وہ کپڑے مجھے بھی دکھاؤ سیّدہ کپڑے لے کر آئی سرکار نے کپڑوں کو دیکھا میرے آقا بھی بڑے خوش ہوئے سرکار نے فرمایا بیٹی کون دے گیا ہے؟ عرض کی ابا حضور رات کو اللہ تعالٰی

Marfat.com

کی بارگا میں دعا کی تھی صبح سحری کا ٹائم کوئی آدمی آیا ہے پردے کے پیچھے سے دے کے چلا گیا ہے میں نے پوچھا کون ہو وہ کہنے لگا حسنین رضی اللہ عنہما کا درزی ہوں یہ نہیں بتایا کہاں سے آیا ہے؟ کہاں کا رہنے والا ہے؟ میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا بیٹی جانتی ہو یہ درزی کون تھا؟ کہاں سے آیا تھا؟ کہاں کا رہنے والا تھا؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا حضور یہ اللہ تعالیٰ جانے یا اس کی عطا سے آپ جانیں میں تو نہیں جانتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹی جب تم نے سحری کے وقت دعا مانگی تو خالق کائنات نے فرمایا جبریل عرض کی جی رب جلیل فرمایا دیکھ رہے ہو میرے محبوب کی بیٹی کیا مانگ رہی ہے؟ عرض کی مولا کریم دیکھ رہا ہوں فرمایا پھر جلدی کرو جنت سے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے جسم کے مطابق دو جوڑے میرے محبوب کی بیٹی کو دے آؤ جب میرے محبوب کی بیٹی پوچھے کون ہو تو یہ نہ کہنا کہ جبریل ہوں بلکہ کہنا انا خیاط الحسنین میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا درزی ہوں مولا کریم کیوں؟ فرمایا میرے محبوب کی بیٹی نے اپنے بیٹوں کو کہا ہے کہ درزی تمہارے کپڑے سلے سلائے لائے گا یہ نہیں فرمایا کہ جبریل لائے گا اے جبریل ہے تو جبریل پر آج یار کی بیٹی کے گھر جبریل بن کے نہیں جانا بلکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا درزی بن کے جانا تاکہ یار کی بیٹی کی بات جھوٹی نہ ہو جائے۔ یہ مدینے کا درزی نہیں تھا یہ فرشتوں کا سردار جبریل علیہ السلام تھا۔ سبحان اللہ۔

جن کو جبریل جھولا جھلاتے رہے
فلک سے جن کی پوشاک لاتے رہے
جن کو لب خود حضرت چٹاتے رہے
بلکہ کندھوں پہ اپنے بٹھاتے رہے
اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلبر پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانے رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

لوگ کہتے ہیں کہ فلاں بندہ امیر ہے یار اس کے کپڑے لندن سے آتے ہیں فلاں بڑا امیر ہے اس کے کپڑے فرانس سے آتے ہیں فلاں بندہ بڑا امیر ہے یار اس کے کپڑے برطانیہ سے آتے ہیں۔

حضرات! جس کے کپڑے لندن سے آئیں وہ تو بڑا امیر ہے وہ شہزادے کتنے امیر ہوں گے جن کے کپڑے لندن سے نہیں جنت سے آئے ہیں۔ پھر لانے والا جبریل لینے والی خاتون جنت پہنانے والے اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے غسل کرلیا سیّدہ رضی اللہ عنہا نے دونوں شہزادوں کا جسم صاف کرکے تیل زلفوں پر لگایا کنگا کیا آنکھوں میں سرمہ ڈالا پھر اندر سے کپڑے اٹھا کر لائی جب پہنانے لگی تو شہزادوں نے کہاں اماں جان ہم یہ کپڑے نہیں پہنیں گے فرمایا بیٹا اتنے خوبصورت اتنے پیارے کہتے ہو ہم نہیں پہنیں گے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان ان کے خوبصورت ہونے میں کوئی شک نہیں پیارے ہونے میں کوئی کسر نہیں فرمایا پھر کیوں نہیں پہنتے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان مدینہ شریف کے بچوں کے کپڑے رنگ دار ہوں گے ہمارے کپڑے سادے ہیں ان پر رنگ نہیں چڑھا ہوا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سوچنے لگیں اب کیا کیا جائے اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اندر سے اٹھ کر باہر تشریف لائے فرمایا بیٹی کیا بات ہے شہزادوں کو ابھی تیار کیوں نہیں کیا؟ عرض کی بابا آپ کے نواسے یہ کپڑے نہیں پہنتے سرکار نے فرمایا کیوں عرض کی یہ کہتے ہیں مدینہ شریف کے بچوں نے رنگ دار کپڑے پہنے ہوں گے لہٰذا ہم بھی رنگ دار پہنیں گے سرکار بھی سن کر حیران ہو گئے سوچنے لگے اب شہزادوں کو راضی کیسے کیا جائے۔ ابھی میرے آقا سوچ ہی رہے تھے کہ سدرہ کے مکین حضرت جبریل علیہ السلام بھی حاضر ہوگئے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد عرض کی آقا کیوں سوچ میں مبتلا ہیں بات کیا ہے؟ میرے آقا نے فرمایا جبریل شہزادے جوڑے نہیں بدل رہے

Marfat.com

کہتے ہیں ہم نے رنگ دار لباس پہننے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا اس میں پریشانی کی کیا وجہ ہے آپ بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیں ایک طشت اور پانی کی بالٹی لے آئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانی منگوایا ایک طشت بھی منگوایا حضرت جبریل نے عرض کی آقا آپ کپڑے اٹھائیں ہاتھوں سے ملیں میں پانی ڈالتا ہوں رنگ پوچھتے آئیں شہزادے جو رنگ کہیں اللہ تعالیٰ آپ کے مقدس ہاتھوں کی برکت سے وہی رنگ چڑھا دے گا سبحان اللہ۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کا جوڑا اُٹھایا اپنے ہاتھ مبارک میں رکھا پھر امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا بیٹا حسن رضی اللہ عنہ عرض کی جی جانوں جان فرمایا بیٹا تمہیں کون سا رنگ پسند ہے کس رنگ کو زیادہ اہمیت دیتے ہو عرض کی نانا جانی سبز رنگ کو حضرت جبریل علیہ السلام نے پانی ڈالا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے امام حسن رضی اللہ عنہ کے کپڑے پر سبز رنگ چڑھ گیا۔

حضرات! چڑھتا بھی کیوں نہ پانی ڈالنے والا فرشتوں کا سردار تھا کپڑوں پر رنگ چڑھانے والا نبیوں کا امام تھا پھر رنگ کیسے نہ چڑھتا۔ یہ پاکستان پنجاب کا مشہور شہر ملتان ہے ملتان کے ساتھ خانیوال ہے۔ خانیوال سے پہلے ایک ریلوے سٹیشن ہے عبدالحکیم یہ سٹیشن زمانے کے غوث حضرت خواجہ عبدالحکیم رحمتہ اللہ تعالیٰ کے نام سے منسوب ہے خواجہ عبدالحکیم بہت بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی تھے زمانے کے قلندر تھے لیکن کام کیا کرتے تھے دھوبیوں والا لوگوں کے کپڑے دھوتے تھے اور کپڑوں کو رنگ بھی کرتے تھے دھوبی عام طور پر کپڑے دھوتے ہیں تو کپڑے دھوتے وقت کرتے ہیں چھو چھو لیکن خواجہ صاحب جب کپڑے دھوتے ہیں تو فرماتے ہیں ہو ہو سبحان اللہ کام ایک ہے لیکن بولی میں فرق ہے آپ ایک دن دکان پر تشریف فرما ہیں شہر میں ایک ہندو عورت کے بچے کی شادی ہے وہ آپ کی بارگاہ میں جند دوپٹے لے کے آئی آ کر کہنے لگی بابا میں نے تیرے رنگ کی بڑی

Marfat.com

شہرت سنی ہے کہ تو رنگ بڑا پکا چڑھاتا ہے خواجہ صاحب سن کر مسکرا پڑے فرمایا بی بی تو کیا چاہتی ہے عرض کی میرے بچے کی شادی ہے میں نے چند دوپٹے رنگوانے ہیں وہ سوٹوں کے ساتھ ملا کر لوگوں کو برات کے دن دکھانے ہیں خواجہ صاحب نے فرمایا مائی دوپٹے رکھ جا تین دن کے بعد آنا لے جانا مائی دوپٹے رکھ کر چلی گئی تین دن کے بعد دوپٹے لینے آئی تو خواجہ صاحب کچے مکان کی لپائی کے لئے مٹی بنا رہے تھے مائی کہنے لگی بابا میرے دوپٹے رنگ دیئے ہیں؟ زمانے کے ولی نے فرمایا مائی مجھے تو یاد ہی نہیں رہے وہ تو میرے ذہن سے بھی اتر گئے تھے مائی نے کہا بابا میں تیری شہرت سن کر بھول گئی تھی اچھے مسلمان ہو وعدے کرتے ہو پورے نہیں کرتے ادھر میرے بچے کی برات تیار ہے ساری برادری میرے گھر پہنچ چکی ہے اب میں کپڑے بغیر دوپٹوں کے کیسے دکھاؤں مائی نے شور مچایا مائی اونچی آواز سے بولنے لگی کہ بابا لوگ تو تمہیں صادق کہتے ہیں لوگ تمہاری صداقت کے گیت گاتے ہیں لیکن میرے ساتھ تو نے اچھا نہیں کیا میں اب کیا کروں کس طرف جاؤں زمانے کے قلندر نے فرمایا مائی شور نہ مچا دنیا کو اکٹھا نہ کر جا جہاں کپڑے رکھے تھے اٹھالا میں ابھی رنگ دیتا ہوں۔ مائی کہنے لگی بابا کیسے رنگے گا یہ ایک رنگ نہیں مختلف رنگ ہیں پھر رنگ بھی کچے نہیں پکے پانی گرم کرنا رنگ تیار کرنا پھر رنگ چڑھانا پھر خشک کرنا خواجہ صاحب نے جب یہ سنا تو فرمایا مائی یہ کام تیرا نہیں میرا ہے تو جا اور اپنے دوپٹے اٹھا کے لے آ۔ مائی گئی سارے دوپٹے دس پندرہ جتنے بھی تھے لے آئی خواجہ صاحب نے لے کر ان کو مٹی میں ڈال دیا پھر ان کے اوپر چڑھ گئے دوپٹے مٹی میں مٹی مٹی ہو گئے مائی رو پڑی رو کر کہنے لگی بابا مجھے جوتیاں مار لیتے پر یہ نہ کرتے پہلے دوپٹوں پر رنگ نہیں چڑھایا اب پہلے سے بھی زیادہ نقصان کر دیا ہے میرے پاس اتنا ٹائم نہیں اتنا وقت نہیں اتنی فرصت نہیں بابا ان کو کون دھوئے گا کون سکھائے گا کون رنگ چڑھائے گا میں

Marfat.com

نے تیرا اعتبار کر کے تجھے دو پٹے دیئے پر تو نے مجھے ذلیل و رسوا کر دیا ہے عورت نے جب رو کر شور مچایا تو اللہ تعالیٰ کا قلندر جلال میں آ گیا فرمایا مائی یہ شور کا ٹائم نہیں یہ رنگ چڑھانے کا ٹائم ہے تو بتاتی جا میں رنگ چڑھاتا جاؤں گا مائی خاموش ہو گئی کہنے لگی سبز اللہ تعالیٰ کے ولی نے ہاتھ مار کر مٹی سے دوپٹہ نکالا تو وہ سبز تھا مائی نے کہا کہ نیلا آپ نے مٹی سے نکالا تو نیلا تھا مائی نے کہا پیلا آپ نے مٹی سے نکالا تو پیلا تھا جب تین رنگے گئے تو بی بی نے کپڑے پھینک دیئے دوپٹے زمین پر رکھ دیئے ہاتھ جوڑ کے کہنے لگی بابا ان کپڑوں پر اپنا رنگ ضائع نہ کر تیرا رنگ بڑا قیمتی ہے بڑا پیارا ہے بڑا مہنگا ہے بابا اس رنگ میں مجھے بھی رنگ دے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اللہ تعالیٰ فرماتا میرے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہے ذرا میرے یاروں کے ساتھ لگ تو سہی۔

حضرات! ہمارے ولیوں کے رنگ وہ ہیں جن کو ہندو بھی تسلیم کر گئے کتنے بدبخت ہیں وہ لوگ جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ کو تسلیم نہیں کرتے۔

قدر نبی دا ایہہ کی جانن تے دنیا دار کمینے
قدر نبی دا جانن والے تے سو گئے وچہ مدینے
قدر نبی دا ایہہ کی جانن نجدی لوگ کمینے
قدر نبی دا سنی جانن تے صاف جناندے سینے

اس ہندو مائی نے کہا بابا جی یہ رنگ ضائع نہ کرو پہلے مجھے رنگ چڑھاؤ کپڑوں پر بعد میں چڑھانا خواجہ صاحب نے فرمایا مائی یہ دوپٹے کس کو دکھانے تھے جن پر شور مچا رہی تھی عرض کی غریب نواز بیٹے کے براتیوں کو بیٹے کے سسرال والوں کو فرمایا پھر اس طرح کرا کیلے ہی رنگ نہ چڑھا پوری نسل لے آنا میں سب پر اکٹھے، رنگ چڑھا دوں گا مائی کہنے لگی غریب نواز وہ ہندو ہیں ناچنا گانا رقص کرنا ان کی شادی کا اہم پہلو ہے وہ یہ اصول نہیں مانتے فرمایا کوئی بات نہیں بیٹے کو

Marfat.com

سہرے پہنا کے بارات سجا کے میری گلی سے تو گزار دینا ان کو ناچنے دینا آئیں گے ناچتے ہوئے آئیں گے رقص کرتے ہوئے جائیں گے کلمہ کا ورد کرتے ہوئے اگر کلمہ کا ورد کرتے نہ جائیں تو مجھے بھی نبی کا سچا غلام نہ کہنا لوگ کہتے ہیں نبی نہیں کلمہ پڑھا سکتا یہاں اللہ تعالیٰ کا ولی کہتا ہے کافر لے آنا ایمان دار لے جانا بے ایمان لے آنا مسلمان لے جانا سبحان اللہ۔

اگر تو نے میرا مقدر نہ بدلا بتا پھر یہ کامل نظر کس لئے ہے
اگر تیرے دیوانے یوں ہی لوٹ جائیں یہ در کس لئے ہے یہ گھر کس لئے ہے

مائی چلی گئی بیٹے کو غسل کرایا پھر کپڑے پہنائے پھر سہرا سجایا بیٹے کو بنا سوار کر بارات تیار کر کے روانہ کر دی مائی دوڑتی دوڑتی خواجہ صاحب کی خدمت میں آئی بابا کہیں بھول نہ گیا ہو پہلے کپڑے بھول گیا تھا بابا جی یاددہانی کرانے آئی ہوں میرے بیٹے کی بارات ڈھول بینڈ باجے کے ساتھ آرہی ہے خیال کرنا بارات جب خواجہ کی گلی سے گزری تو میرے خواجہ نے سب پر نگاہ ولایت ڈالی سارے براتی ناچنا بھول گئے رقص بھول گئے سب کی زبان پر تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اک نگاہ جے کامل دیکھے تے لکھ ہزاراں تارے ہو
لکھ نگاہ جے نجدی ویکھے تے ہک نہ بنے چاڑے ہو

حضرات! عرض یہ کرنا تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کی یہ شان ہے کہ وہ جو چاہیں رنگ چڑھا سکتے ہیں جب غلاموں کی یہ شان ہے تو سلطان کائنات کی کیا شان ہو گی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا سوٹ اٹھایا جوڑا اٹھایا فرمایا بیٹا حسن رضی اللہ عنہ کون سا رنگ پسند کرو گے؟ عرض کی نانا جان سبز رنگ میرے آقا نے جبریل کو اشارہ فرمایا اس نے پانی ڈالا سرکار نے جب جوڑے کو پانی میں ڈبویا تو جوڑا سبز رنگ میں رنگا گیا پھر دوسرا سوٹ اٹھایا فرمایا حسین رضی اللہ عنہ عرض کی جی نانا جان فرمایا کون سا رنگ پسند کرو گے

Marfat.com

عرض کی نانا جان سرخ رنگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے پانی میں ڈبویا تو وہ سرخ رنگ میں رنگا گیا جب دونوں جوڑے رنگے گئے تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے سکھانے کے بعد دونوں شہزادوں کو پہنا دیئے شہزادے خوشی میں مسکرانے لگے سیّدنا جبریل علیہ السلام نے دیکھا تو رو پڑے فرشتوں کے سردار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے والی دو جہاں نے فرمایا اے جبریل تو کیوں رو رہا ہے؟ عرض کی سوہنا نبی مجھے شہزادوں کے رنگ دیکھ کر شہزادوں کی موت یاد آ گئی ہے فرمایا وہ کیسے عرض کی آقا جب امام حسن رضی اللہ عنہ فوت ہونگے تو ان کو زہر دے کر شہید کیا جائے گا جب امام حسن رضی اللہ عنہ کو ظالم زہر دیں گے تو امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت آپ کا رنگ سبز ہو جائے گا جب امام حسین رضی اللہ عنہ وصال فرمائیں گے تو ظالم آپ پر تلواروں اور تیروں سے حملہ کریں گے جب امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے تو شہزادے کا رنگ سرخ ہو جائے گا رو اس لئے رہا ہوں شہزادوں نے وہی رنگ پسند فرمایا ہے جو آخری رنگ ہو گا۔

حضرات! یہ جبریل علیہ السلام کے علم کی شان ہے آپ جانتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کیسے ہو گی امام حسین رضی اللہ عنہ کا وصال کیسے ہو گا حضرات جب جبریل علیہ السلام کے علم کا یہ مقام ہے تو آمنہ کے لال کے علم کا کیا مقام ہو گا کیا میرے آقا امتیوں کی وفات کے حالات کو نہیں جانتے؟ جانتے ہیں ضرور جانتے ہیں پر

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرت جبریل علیہ السلام کی بات سن کر سرکار بھی تڑپ گئے

(روضۃ الشہداء جلد۲ صفحہ ۱۳۷، ۱۴۰ جامع المعجزات صفحہ ۲۷۸، ۲۸۰ تذکرہ شہادت صفحہ ۱۳۱، ۱۳۴)

جب شہزادوں نے سبز اور سرخ رنگ کے جوڑے پہنے تو سیّدہ طیّبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا جان ایک بات سمجھ نہیں آئی فرمایا بیٹا کون سی

Marfat.com

عرض کی یہ جوڑوں کا رنگ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے الگ الگ کیوں پسند کیا ہے حالانکہ حسنین رضی اللہ عنہما کے رنگ ایک جیسے ایک ہی نسل کے' ایک ہی خون کے' ایک ہی خاندان کے' نانا بھی ایک' نانی بھی ایک' ماں بھی ایک' بابا بھی ایک' میرے آقا نے فرمایا بیٹی یہ تقسیم تو روز اول سے ہو چکی ہے سبز جوڑا حسن رضی اللہ عنہ کا ہو گا سرخ جوڑا حسین رضی اللہ عنہ کا میرا بیٹا حسن رضی اللہ عنہ کوفے کے سبز زہر سے شہید ہو گا میرا حسین رضی اللہ عنہ کربلا کے خونی سرخ میدان میں شہید ہو گا۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا گم ہونا

سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا سلمان فارسی اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ دونوں بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں بیٹھے زیارت کے مزے لے رہے تھے کہ اچانک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لونڈی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اقدس میں آئیں آ کر عرض کی آقا آپ کو آپ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بلا رہی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ پیغام سنا تو سرکار بیٹی کے گھر تشریف لے گئے جب سرکار پہنچے تو میرے آقا نے کیا دیکھا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زاروقطار رو رہی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا تو پوچھا بیٹی کیوں رو رہی ہو خیر تو ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ قَدْ غَابَا مِنِّیْ وَلَا اَعْلَمُ بِمَوْضِعِھِمَا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما غائب ہیں پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔ ابھی تک واپس نہیں آئے کافی وقت ہو چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی گھر پر نہیں ورنہ وہ انہیں تلاش کر کے لے آتے میں نے بڑا تلاش کیا ہے مجھے نہیں ملے پتہ نہیں میرے لاڈلے کہاں چلے گئے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹی رو نہیں پریشان نہ ہو

Marfat.com

غم کرنے کی ضرورت نہیں جس اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو پیدا فرمایا ہے وہ تجھ سے زیادہ ان پر مہربان ہے میرے آقا نے بچی کو تسلی دینے کے بعد اپنے گورے گورے یداللہ والے ہاتھ آسمانوں کی طرف بلند کر دیئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے خالق کائنات تو نے اپنے نبی میرے بھائی حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے بچایا' حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریائے نیل کی طغیانیوں سے بچایا' میرے دادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کی آگ سے بچایا' حضرت یونس علیہ اسلام کو مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکالا اور غارثور میں میری حفاظت فرمائی' مولا کریم جیسے اپنے نبیوں کی حفاظت فرمائی ہے اسی طرح میرے حسنین رضی اللہ عنہما کی بھی حفاظت فرما لینا۔ ادھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائے ادھر حضرت جبریل علیہ السلام دعا کی قبولیت کی تصدیق لے کر آ گیا۔

حضرات! کوئی ولی دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی رد نہیں کرتا سوچو جب اس کے نبی نے کی ہوگی وہ کیسے رد فرما سکتا ہے امام اہلسنّت مجدد دین وملت کشتہ عشق رسالت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اجابت نے جھک کے گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار نے دعا فرمائی ہاتھ مبارک چہرے پر پھیرے نظر اٹھائی تو سامنے فرشتوں کے سردار حضرت سیّدنا جبریل علیہ السلام ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد عرض کی سوہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم' عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' مکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' قریشی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ہاشمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم' مدنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سارے کائنات کے نبی پریشان نہ ہوں غم

Marfat.com

نہ کریں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما دونوں جہانوں میں بزرگی والے ہیں عظمت اور شان والے ہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے والد ان سے بھی زیادہ شان والا ہے آقا آپ کے دونوں شہزادے بنی نجار کے باغ میں ایک درخت کے نیچے باہوں میں باہیں ڈال کر آرام فرما ہیں میرے آقا نے فرمایا جبریل وہ باغ تو بہت بڑا ہے اس میں پرندے چرندے درندے بھی پھرتے ہیں کہیں شہزادوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے حضرت جبریل نے عرض کی وَقَدْ وَكَّلَ بِهِمَا مَلَكٌ يَحْفَظُهُمَا آقا خالق کائنات نے ان کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو وہاں کھڑے ہوکر ان کی حفاظت کررہا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا تو آپ مسکرا پڑے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو وہ بھی خوش ہوگئیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو لینے کے لئے بنی نجار کے باغ کی طرف چلے میں بھی ساتھ ہوگیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور بھی کئی صحابی ساتھ چل پڑے جب باغ میں پہنچے تو جہاں حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا تھا بالکل اسی مقام پر شہزادے آرام فرما تھے دونوں بھائی باہوں میں باہیں ڈال کر لیٹے ہوئے ہیں اور قَدْ جَعَلَ الْمَلَكُ اَحَدَ جَنَاحَيْهِ تَحْتَهُمَا الْاٰخِرَ فَوَقَهُمَا اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے نے ایک پر ان کے نیچے بچھایا ہوا ہے ایک پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے اوپر رکھا ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ منظر دیکھا تو میرے آقا نے بڑے ہی پیار سے دونوں شہزادوں کو نیند سے بیدار کیا پھر سینے سے لگا کر دونوں کو خوب پیار کیا سر چوما رخسار چومے پھر فرمایا حسنین رضی اللہ عنہما تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتنے معزز ہو کتنی شان والے ہو کہ میرے پیارے رب العالمین نے تمہاری حفاظت کے لئے اپنے فرشتے کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو دائیں کندھے پر بٹھالیا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر بٹھالیا پھر گھر کی طرف

Marfat.com

چل پڑے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جب شہزادوں کو نانے کی پشت پر دیکھا نانے کے کندھوں پر دیکھا تو قدم چوم کر فرمایا شہزادو! تم کتنی شان والے ہو کتنی برکت والے ہو تمہاری سواری کتنی پیاری سواری ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا سلمان اگر سواری پیاری ہے تو دیکھ سوار بھی کتنے پیارے ہیں۔ سبحان اللہ

(نزہتہ المجالس جلد۲ صفحہ ۴۶۰ جامع معجزات صفحہ ۷۵،۷۶ طبرانی شریف مجمع الزاوائد مرج البحرین صفحہ ۷۳، ۷۴ آل رسول جلد۲ صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳ عقائد جعفریہ جلد۲ صفحہ ۳۳۰، ۴۴۱ روضتہ الشہد ا جلد ا صفحہ ۴۰۱، ۴۰۲ شواھد النبوت صفحہ)

شان حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام شہزادوں کو کندھوں پر بٹھا کر گھر کی طرف تشریف لا رہے تھے تو راستے میں سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ بھی مل گئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کیے پھر عرض کی آقا شہزادوں کو اٹھا کر کہاں تشریف لے جا رہے ہو؟ میرے آقا نے فرمایا صدیق نواسے گم ہو گئے تھے تلاش کر کے گھر پہنچانے جا رہا ہوں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی سوہنا ایک شہزادہ مجھے عطا فرما دو میں اٹھالوں حضور نے فرمایا صدیق بڑی مہربانی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو میں ہی اٹھا کر گھر تک پہنچاؤں گا۔ پھر میرے آقا نے فرمایا نِعْمَ الْمَطْی مَطْیُھُمَا اے صدیق دیکھ شہزادوں کی سواری کتنی اچھی ہے وَنِعْمَ الرَّاکِبَانِ ھُمَا اور یہ دونوں سوار کتنے اچھے ہیں سبحان اللہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شہزادوں کو بیٹی سے ملانے کے بعد پھر شہزادوں کو مسجد نبوی میں لے آئے فرمایا بلال عرض کی جی آقا فرمایا نماز کا ٹائم نہیں ہوا عرض کی آقا نماز عصر کا ٹائم ہو گیا ہے فرمایا اذان دو اذان ہوئی سارے مدینہ کے مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں پہنچ گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت عصر

Marfat.com

کرائی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نماز کے دوران پشت نبوت پر کھیلتے رہے جب والی دوجہاں نے سلام پھیرا تو فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم جانا نہیں آج میں چاہتا ہوں تمہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی عظمت اور شان پر ایک خطبہ دوں سبحان اللہ۔

حضرات! وہ کتنا پیارا سماں ہوگا کتنا حسین منظر ہوگا۔ خطیب امام الانبیاء وہ بھی بے مثال' سامعین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ بھی بے مثال۔ خطبہ کا موضوع شان حسنین رضی اللہ عنہما وہ بھی بے مثال۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَیُّھَا النَّاسُ اَلاَ اُخْبِرُکُمْ اے لوگوں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اے میرے کلمہ پڑھنے والو عرض کی جی آقا فرمایا کیا میں تمہیں یہ بات نہ بتاؤں کہ بِخَیْرِ النَّاسِ جَدًّا وَّجَدَّۃً جو نانے کے لحاظ سے اور نانی کے لحاظ سے سارے لوگوں سے بہتر ہیں سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ضرور بتاؤ فرمایا اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ جَدُّھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ ۔ وہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جن کا نانا اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور نانی خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد ہے۔ میرے آقا نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ بات نہ بتاؤں جو ماں باپ کی طرف سے سارے لوگوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ضرور بتایئے۔ میرے آقا نے فرمایا وہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں ان کے والد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ماں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہے پھر میرے آقا نے فرمایا کیا تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ ماموں اور خالہ کی طرف سے تمام لوگوں سے کون افضل اور اعلیٰ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ضرور بتایئے میرے آقا نے فرمایا وہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ہیں ان کے ماموں قاسم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور خالہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے پھر فرمایا کیا تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے سارے لوگوں سے بہترین کون ہے؟ عرض کی گئی آقا بتایئے فرمایا میرے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کیونکہ ان کا چچا جعفر ابن ابی طالب ہے اور پھوپھی ہانی

Marfat.com

بنت ابی طالب ہے میرے آقا نے فرمایا لوگو اس شان کے حسب ونسب والا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کوئی نہیں پھر فرمایا جَدُّهُمَا فِی الْجَنَّةِ ان کا نانا جنتی ہیں۔ جنتی ہی نہیں بلکہ جنت کے مالک ہیں اَبُوْهُمَا فِی الْجَنَّةِ ان کا والد جنتی وَاُمُّهُمَا فِی الْجَنَّةِ ان کی والدہ جنتی وَعَمُّهُمَا فِی الْجَنَّةِ ان کا چچا جنتی وَعَمَّتُهُمَا فِی الْجَنَّةِ ان کی پھوپھی جنتی وَخَالَاتُهُمَا فِی الْجَنَّةِ ان کی خالائیں جنتی۔ وَهُمَا فِی الْجَنَّةِ اور یہ دونوں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی جنتی وَمَنْ اَحَبَّهُمَا فِی الْجَنَّةِ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے سچّی محبت رکھنے والا بھی جنتی ہے۔

(طبرانی شریف مجمع الزوائد جلد۹ صفحہ ۱۸۷ کنزل العمال ذخائر العقبی مرج البحرین صفحہ ۲۶ روضۃ المجالس جلد۲ صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱ روضۃ الشہد ا جلد۱ صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳ آل رسول جلد۲ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۴)

جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے نانے جان کی زبان سے اپنی عظمت کے قصیدے سنے اپنی شان کے خطبے سُنے تو دونوں شہزادوں نے نانے جان کے مقدس چہرے کو چوم لیا چوم کر شہزادہ حسن رضی اللہ عنہ نے لوگو کو مخاطب کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

میرے نانے جیہا کسے دا نئیوں نانا
نیری ماں جئی کسے دی ماں وی نہیں
آگے ہوئی وی نیں اج کوئی وی نہیں
اگوں ہون دا کوئی امکان وی نہیں
میں چڑھ کے مہر نبوت دے کھیڈن والا
ایسی لبھنی کسے نوں تھاں وی نہیں

مقابلہ

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ایک دن دونوں بھائی گھر میں بیٹھے کھیل رہے تھے کہ اچانک دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو کہا بھائی آؤ

Marfat.com

آج خوش خطی کا مقابلہ کرتے ہیں تختیوں پر لکھائی کرتے ہیں کوئی عبارت لکھتے ہیں پھر دیکھیں خط کس کا اچھا ہے خط کس کا پیارا ہے ہاتھ کی صفائی کس کی اچھی ہے پھر دونوں نے تختیوں پر لکھنا شروع کر دیا کَتَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فِیْ لَوْحَیْنِ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی تختی پر لکھا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی تختی پر لکھا جب تختیوں پر کتابت کر چکے تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی اپنا بھی خط دیکھو اپنی بھی کتابت دیکھو پر میرا بھی خط دیکھو پھر خود ہی بتاؤ کتابت لکھائی کس کی اچھی ہے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے دیکھی تو مسکرا کر فرمایا بھائی جی اگر ناراض نہ ہو تو لکھائی میری اچھی کتابت میری خوبصورت ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا تم بھی دیکھ لو تم خود گواہی دو گے خط میرا ہی اچھا ہے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو مسکرا کر فرمایا بھائی جی سچّی بات تو یہ ہے کہ دیکھنے میں کتابت میری ہی پیاری لگتی ہے خط میرا اچھا لگتا ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی نہیں خط میرا اچھا ہے وَقَالَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا خَطِّیْ اَحْسَنُ دونوں شہزادے فرماتے خط میرا اچھا ہے ایک کہتا میری کتابت خوبصورت ہے دوسرا کہتا کہ میری لکھائی اچھی ہے دونوں میں اختلاف ہو گیا' امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی ایسے کرتے ہیں دونوں ابو کے پاس چلتے ہیں بابے علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلتے ہیں ان کو تختیاں دکھاتے ہیں وہ جس کے حق میں فیصلہ فرما دیں وہ دونوں کو قبول کر لینا چاہئے کیا خیال ہے؟ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی مجھے منظور ہے اب امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں بھائی تختیاں لے کر مولا علی مشکل کشا شیر خدا رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچے سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا کہ

یا بابا خط کس دا چنگا ہے کس دا ماڑا

بابا جی یہ تختیاں دیکھیں اور فیصلہ فرمائیں کہ کتابت کس کی اچھی ہے خط کس کا خوبصورت ہے

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تختیاں لے کہ وہ شہزادے
ہمارے خط کا ابا فیصلہ تو آپ ہی کر دے

مولا علی رضی اللہ عنہ نے تختیاں لے کر خط دیکھے پھر سوچنے لگے کہ کس کے خط کو کہوں اچھا ہے کس کے خط کو نمبر تھوڑے دوں ایک کو نمبر زیادہ دیئے تو دوسرا رو پڑے گا دوسرے کو زیادہ دیئے تو پہلا رو پڑیگا؟ اب کیا کیا جائے

دیکھ کر تختی مولا علی رضی اللہ عنہ کو یہ آیا خیال
اپنی ناکامی کو سن کر رو پڑے گا ایک لال

مولا علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سینے سے لگایا پیار کر کے فرمایا بیٹا یہ مقدمہ یہ فیصلہ بڑا مشکل ہے علی رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے فیصلے کیے ہیں آج تک نہیں سوچا آج علی بھی پہلی بار سوچ مین پڑ گیا ہے کہ اس مقدمے کا فیصلہ کیسے کیا جائے بیٹا میرا مشورہ یہ ہے کہ یہ مقدمہ اپنی والدہ ماجدہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ کیونکہ

تمہاری ماں ہے شہر علم کے سلطان کی بیٹی
مسلم ہے تمہاری خوش خطی اور منصفی اس کی

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما مسکرا پڑے دونوں شہزادوں نے تختیاں اٹھائیں سیدھے اپنی امی جان کے پاس تشریف لے آئے دوڑتے اور مسکراتے آئے

یہ سن کر دونوں شہزادے کہ جن سے چاند شرمائے
اٹھائیں تختیاں اور ہنستے ہنستے ماں کے پاس آئے

جب ماں نے شہزادوں کو دوڑتے ہوئے آتے دیکھا تو آگے بڑھ کر سینے سے لگا لیا

لگایا ان کو اپنے سینے سے خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے
کلی فردوس کی اور منبع دریائے الفت نے

Marfat.com

پھر مسکرا کر فرمایا آج میرے شہزادے کیسے دوڑتے دوڑتے میرے پاس آرہے ہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان ہم آپ سے ایک فیصلہ کرانے آئے ہیں سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا کس بات کا فیصلہ عرض کی امی جان ہم دونوں بھائیوں نے تختی پر کتابت کی ہے لکھائی کی ہے ہم دونوں کہتے ہیں کہ کتابت میری اچھی ہے آپ فیصلہ فرمائیے کہ خط کس کا اچھا ہے؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا ابو جان سے کرالینا تھا عرض کی امی جان انہوں نے ہماری کتابت دیکھی ہے لکھائی پڑھی ہے پر فیصلہ نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے آپ کے پاس بھیج دیا ہے اب آپ ہی مہربانی فرمائیں فیصلہ فرمائیں تا کہ ہماری تسلی ہو کہ کتابت کس کی اچھی ہے۔

پیاری امی جان ہم کو جلد سمجھا دیجئے
کس کی تختی ٹھیک ہے للہ فرما دیجئے

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی سوچا کہ اگر ایک شہزادے کے حق میں فیصلہ کر دیا دوسرا ناراض ہو جائے گا لگتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی لئے ان کے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا سیّدہ رضی اللہ عنہا نے دونوں شہزادوں کو فرمایا بیٹا ایسے کرو اپنے پیارے نانے جان کے پاس چلے جاؤ وہ تمہارا فیصلہ فرمائیں گے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں بلکہ نبیوں کے نبی ہیں جب وہ بولتے ہیں ان کی زبان پر خدا بولتا ہے وہ جو فیصلہ فرماتے ہیں حقیقت میں وہ خدا عزوجل کا فیصلہ ہوتا ہے لہٰذا بیٹا تم نانا جان کے پاس جاؤ وہی تمہارا اختلاف ختم کر سکتے ہیں اب دونوں شہزادے تختیاں اٹھائے نانا جان کی خدمت میں تشریف لے آئے نانا جان نے دونوں کو سینے سے لگا کر پیار کیا سر چوما رخسار چومے پھر فرمایا بیٹا یہ تختیاں لے کر کیوں بھاگتے پھرتے ہو؟ عرض کی نانو جان ہم نے تختیوں پر خط لکھے ہیں کتابت کی ہے پر ہمارا فیصلہ کوئی نہیں کرتا ابو جان کے پاس گئے ہیں انہوں نے امی جان کے پاس بھیج دیا

Marfat.com

ہے امی جان کے پاس گئے ہیں تو انہوں نے آپ کے پاس بھیج دیا ہے اتنا مشکل کام تو کوئی نہیں صرف فیصلہ ہی کرنا ہے بابا پھر آپ ہی فرما دیں کیونکہ آپ پوری کائنات کے فیصلے کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے تیرے رب عزوجل کی قسم کوئی بندہ مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک آپ کا فیصلہ نہ مانیں ہر بات میں ہر جھگڑے میں بابا جی آپ حاکم کل ہیں آپ حاکم کائنات ہیں آپ ہی فیصلہ فرمائیں تحریر کس کی اچھی ہے کتابت کس کی خوبصورت ہے سبحان اللہ

جب نبی ﷺ کے سامنے تختی رکھی حسنین رضی اللہ عنہما نے
دیکھ کر تختی یہی سوچا شاہ کونین نے

میرے آقا سوچنے لگے مجھے شہزادے دونوں ہی پیارے ہیں میں نہیں چاہتا کسی کا دل ٹوٹ جائے کسی کی آنکھوں میں صدمے سے آنسو آجائیں اب کیا کیا جائے میرے آقا نے فرمایا بیٹا تم مجھے دونوں پیارے ہو تم دونوں مجھے عزیز ہو ایسے کرتے ہیں تم دونوں کا فیصلہ فرشتوں کے خطیب فرشتوں کے امام حضرت جبریل علیہ السلام سے کرا لیتے ہیں شہزادوں نے عرض کی نانو جان دیکھ لیں ہم نے تو فیصلہ کرانا ہے آپ جس سے چاہیں فیصلہ کرا دیں میرے آقا نے ابھی یہ بات فرمائی تھی کہ سیّدنا جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تشریف لے آئے عرض کی آقا میرا صلوٰۃ وسلام قبول فرمایئے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کرنے کے بعد عرض کی آقا آج شہزادوں کو کیا فرما رہے تھے میرے آقا نے فرمایا جبریل میرے شہزادوں نے لکھیں ہیں تختیاں فیصلہ کرانے آئے ہیں مجھ سے میں نہیں چاہتا کہ ایک کے حق میں فیصلہ ہو دوسرا ناراض ہو جائے ایک خوش ہو دوسرا صدمے میں رو پڑے اس لئے میں نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے کہا ہے کہ تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا مقرب ترین فرشتہ جبریل علیہ السلام کرے گا حضرت

Marfat.com

نے سنا تو ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگے آقا تیرے ہوتے ہوئے میری کیا مجال ہے کہ میں فیصلہ کروں سرکار نے فرمایا پھر ان کا فیصلہ کون کرے گا؟ عرض کی لَایَحْکُمُ بَیْنَھُمَا اِلَّا رَبُّ الْعِزَّۃِ آپ کے شہزادوں کا فیصلہ سوائے رب عزوجل کے کوئی نہیں کرسکتا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جبریل پھر ایسے کرو یہ تختیاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جاؤ اور عرض کرو مولا کریم یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی کتابت کا فیصلہ تو ہی فرما سبحان اللہ اور عرض کی کہہ

یہ مقدمہ ہے علی حیدر کے نور عین کا
میرے مولا توں ہی کردے فیصلہ حسنین رضی اللہ عنہما کا

حضرت جبریل علیہ السلام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی تختیاں لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پہنچے عرض کی اے خالق کائنات یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی تختیاں آگئی ہیں اب فیصلہ فرما اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل عرض کی جی رب جلیل فرمایا یہ دونوں تختیاں میرے یار کی خدمت میں لے جا عرض کی مولا کریم فیصلہ کیسے ہوگا؟ فرمایا یَا جِبْرَئِیْلُ خُذْ تُفَّاحَۃً مِّنَ الْجَنَّۃِ فرمایا یہ تختیاں بھی لے جا اور ایک جنت سے سیب بھی لے جا عرض کی مولا کریم جنتی سیب کو کیا کروں فرمایا وَاطْرَحْھَا عَلَی اللَّوْحَیْنِ ان دونوں کی تختیاں زمین پر رکھ کر چند فٹ اوپر سے ان کی تختیوں پر سیب گرا جس کی تختی پر سیب گرے اس کا خط اچھا اس کی کتابت خوبصورت سمجھی جائے۔ عرض کی مولا کریم یہ کیوں فیصلہ فرما رہا ہے فرمایا کہ

جب میرے دلبر کو اتنا پاس ہے حسنین رضی اللہ عنہما کا
پھر میں کیسے دل دکھاؤں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چین کا
اس لئے جنت سے سیب تم جاکر توڑ لو
اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر یہ کہو

Marfat.com

ما نبی ﷺ دونوں کی تختیوں پر اچھالو سیب کو
یعنی تم اس فیصلہ کا جج بنالو سیب کو
جس کی تختی پر گرے یہ پھل وہ تختی ٹھیک ہے
خود پتہ چل جائے گا کس کی لکھائی ٹھیک ہے

خالق کائنات نے فرمایا جبریل سیب کو اوپر سے اچھالو فَمَنْ وَقَعَتْ عَلٰی خَطِّهٖ فَهُوَ اَحْسَنُ جس کی تختی پر گرے وہی خوبصورت ہوگی وہی زیادہ نمبر کی مستحق ہوگی حضرت جبریل علیہ السلام جنت کا سیب بھی لے آئے اور شہزادوں کی تختیاں بھی لے آئے عرض کی آقا شہزادوں کی تختیاں نیچے رکھ کر اس سیب کو اوپر کی طرف اچھالئے جس کی تختی پر سیب گرا وہ زیادہ خوبصورت ہوگی سبحان اللہ اب اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تختیاں زمین پر رکھ دیں سیب آسمانوں کی طرف اچھالا یہ منظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے ہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی دیکھ رہے ہیں نہیں نہیں عرش کے فرشتے دیکھ رہے ہیں ساری کائنات کا خالق مالک دیکھ رہا ہے کہ شہزادوں کا فیصلہ کتنا پیارا ہو رہا ہے جب میرے آقا نے اپنے گورے گورے ہاتھوں سے سیب کو اوپر اچھالا تو پر ہوا کیا

جب اچھالا سیب کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے
سیب نے گڑ گڑا کے کی یہ دعا اللہ سے
اس طرح حسنین رضی اللہ عنہما کے دل ٹوٹنے کی بات ہے
میرے مولا آج میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے
جیت ہو کے بھی کسی کی ہار میں ہو جاؤں گا
ہر مسلمان کی نظر میں خار ہو جاؤں گا

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیب آسمانوں کی طرف اچھالا تو سیب نے رو رو کر عرض کی مولا کریم میری بڑی آزمائش آ گئی ہے اے خالق کائنات

Marfat.com

اگر میں ایک شہزادے کی تختی پر گرا تو دوسرا ناراض ہو جائے گا اگر وہ ناراض ہو گیا تو تیرا محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ناراض ہو جائے گا اگر تیرا محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ناراض ہو گیا تو قیامت تک کملی والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے غلام ناراض ہو جائیں گے مولا کریم کرم فرمانا مجھے شہزادے کی ناراضگی سے اور یار کی ناراضگی سے بچالینا اللہ اکبر

حضرات! جب سیب نے رو رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کیا تو

سیب کی فریاد سے عرش بریں ہلنے لگا
ہر فرشتہ غم سے رو رو کر گلے ملنے لگا
دیکھ کر یہ رنگ مولا کو محبت آ گئی
جوش میں کون و مکاں والے کی رحمت آ گئی

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیب اوپر کی طرف اچھالا تو سیب اوپر کی طرف گیا چند منٹ تک اوپر چلا گیا جب اوپر سے نیچے کی طرف آیا تو پھیر کیا ہوا کُوْنِیْ نِصْفَیْنِ وہ سیب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو ٹکڑے ہو گیا دو ٹکڑے ہو گیا فَوَقَعَ نِصْفُهَا عَلٰی خَطِّ الْحَسَنِ وَالنِّصْفُ الْاٰخَرُ عَلٰی خَطِّ الْحُسَیْنِ آدھا سیب امام حسن رضی اللہ عنہ کی تختی پر گرا آدھا حصہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی تختی پر گرا۔ سبحان اللہ۔

فیصلہ حکم خدا عزوجل سے یوں برابر کا ہوا
بول بالا ہر طرف شبیر و شبر کا ہوا
فضل حق سے التجا یوں سیب کی لائی اثر
ہو کے دو ٹکڑے گرا آدھا ادھر آدھا اُدھر
اَدھا اَدھا ہر تختی تے ڈگا حکم خداوَں
سی دلجوئی دوہاں گھراں دی تے کرنی آپ رضائیں

Marfat.com

دل شکنی منظور نہ کیتی تے پاک خداوند سائیں
نال اولاد نبی دلبر تے پیار کرے اللہ سائیں

جب سیب دو ٹکڑے ہو کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی تختیوں پر گرا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مبارک دی شہزادو! مبارک ہو تم دونوں جیت گئے ہو ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مبارک دے رہے ہیں ادھر آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال کی آنکھوں میں آنسو آ گئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا آقا شہزادوں کی جیت ہوئی ہے آپ رو رہے ہین میرے آقا نے فرمایا لوگو رو اس لئے رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو میرے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میں سے کسی کی دل شکنی منظور نہیں خالق کائنات میرے شہزادوں کا دل ٹوٹتا نہیں دیکھ سکتا رو اس لئے رہا ہوں اس دن کیا ہو گا جس دن میرا حسین رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ دے گا مکہ چھوڑ دے گا کربلا میں ڈیرے لگے ہوں گے غریب الوطن ہو گا بچے ذبح کرا دے گا بھانجے بھتیجے شہید کرا دے گا خود بھی تین دن کی بھوک پیاس برداشت کر کے نیزے پر چڑھ جائے گا۔

(نزہتہ المجالس جلد۲ صفحہ۴۶۰ جامع معجزات صفحہ۴۷ اوراق غم صفحہ۳۰۰،۳۰۱ آل رسول جلد۲ صفحہ۱۳۱،۱۳۲)

مقام حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بڑے ہی پیارے صحابی تھے جن کا نام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھا یہ وہ میرے آقا کے صحابی تھے جو قبیلہ کلب کے سردار تھے بڑے ہی حسین و جمیل سات سو بندے قبیلہ کے ان کے تابع تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دل میں آرزو کیا کرتے تھے کہ دحیہ مسلمان ہو جائیں تو کتنی بڑی بات ہے ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلہ کے سات سو بندے بھی مسلمان ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے ان کو جہنم سے بچالے گا اللہ تعالیٰ نے یار کی آرزو کو پورا فرمایا حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے کے ساتھ مسلمان ہو گئے جب آپ مسلمان ہوئے تو اللہ تعالیٰ جبرائل علیہ السلام کو جب بھی انسانی شکل میں

Marfat.com

یار کے پاس بھیجتا تو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں بھیجتا حضرت جبریل عرض کرتے مولا کریم مجھے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی ہی شکل میں یار کے پاس کیوں بھیجتا ہے اور کسی صحابی کی صورت میں نہیں بھیجتا خالق کائنات فرماتا جبریل میرے یار کو دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ تو بھی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں جا تا کہ یار کی مسرت میں یار کی خوشی میں اور زیادتی ہو میں چاہتا ہوں میرا یار مسکراتا رہے سبحان اللہ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مدنی آقا کے دربار میں لے چلے جس کے ناز جس کی خوشی کائنات کے رب العالمین نے آپ پسند فرمائی۔

ہر دم پہنچے جو درِ رسول اتے میرے کول اوہ مولا آواز ہووے
عرشی کہن ایہہ کون پکاردا اے میرے سدوچ سوز گداز ہووے
لوں لوں چوں سوھنے دا نام نکلے ایسا دل دا چھڑیا ساز ہووے
بنے قبر مدینے دے وچہ مولا ناصر شاہ نوں موت تے ناز ہووے

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے جب آپ تجارت سے واپس آتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ نازنین میں سلامی کے لئے اور زیارت کے لئے حاضر ہوتے میرے آقا بھی آپ کی تعظیم کرتے عزّت کرتے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جب بھی سرکار کی بارگاہ میں تشریف لاتے تو خالی ہاتھ نہ آتے بلکہ موسم کے مطابق بڑے پھل فروٹ لے کر آتے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو ان کے ساتھ لپٹ جاتے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ بھی بڑی ہی محبت سے بڑے ہی پیار سے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اٹھا کر سینے سے لگا لیتے پیار کرتے پھر گودی میں بٹھا کے فروٹ پیش کرتے پھل پیش کرتے ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں تشریف لے آئے آ کر

Marfat.com

سرکار کی بارگاہ میں درود وسلام کے ہدیئے پیش کیے پھر آقا کی خدمت میں بیٹھ گئے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور محبت بھرے پیغامات پہنچانے شرع کردیئے اچانک حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کھیلتے کھیلتے مسجد نبوی میں بابا جان کی سلامی کے لئے حاضر ہوئے جب نانا جان کی خدمت میں آئے تو میرے آقا نے پیار کیا سر منہ چوم کر گودی میں بٹھالیا شہزادے نانا جان کی گود میں کھیلنے لگے کھیلتے کھیلتے ان کی نظر حضرت جبریل علیہ السلام پر پڑی جو کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی شکل میں تھے امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی حسین رضی اللہ عنہ وہ دیکھ چچا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ آئے بیٹھے ہیں آئیں ان سے ملیں امام حسن رضی اللہ عنہ کی بات سن کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا آؤ دونوں شہزادے دوڑتے دوڑتے حضرت جبریل علیہ السلام کی گود میں تشریف لے آئے اور حضرت جبریل کو دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سمجھ کر ان سے پیار کرنے لگے۔ حضرت جبریل علیہ السلام بھی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت کرنے لگے شہزادوں نے محبت کرتے کرتے حضرت جبریل علیہ السلام کی جیب میں ہاتھ مارنا شروع کردیا کہ آج چچا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ خالی ہاتھ ہیں آج فروٹ نہیں لائے سیب نہیں انگور نہیں کیلے نہیں آم نہیں خرمانیاں نہیں ناش پاتی نہیں آج خالی ہیں بات کیا ہے؟ پہلے تو کبھی خالی نہیں آتے تھے آج بالکل ہی خالی ہیں؟ ادھر میرے آقا نے جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو حضرت جبریل علیہ السلام کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے دیکھا تو سرکار بڑے پریشان ہوئے کہ یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کیا کررہے ہیں میرے آقا نے چاہا کہ شہزادوں کو منع فرمائیں کہ یہ کیا کررہے ہیں نیچے اتر آؤ یہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نہیں یہ فرشتوں کے سردار حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جب میرے آقا نے یہ ارادہ فرمایا تو سیّدنا جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا پریشان بھی نہ ہوں اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو منع بھی نہ فرمائیں جو کرتے ہیں کرنے دیں جیسے کھیلتے ہیں کھیلنے دیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بھائی جبریل ناراض نہ ہو

Marfat.com

انہوں نے تجھے پہچانا نہیں یہ سمجھے ہیں کہ تم دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہو اس لئے تیرے ساتھ یہ ناز کر رہے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا کیا ہوا کوئی بات نہیں بچے ہیں کھیلتے رہیں آقا اکثر دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ آپ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نماز تہجد ادا کرتی تھی تو یہ دونوں شہزادے اٹھ کے رونا شروع کر دیتے جھولے میں بیدار ہو جاتے رونا شروع کر دیتے' میں سدرہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ رہا ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا جبریل میں عرض کرتا جی مولا کریم اللہ تعالیٰ فرماتا جلدی جاؤ میرے یار کی بیٹی میری عبادت کر رہی ہے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما جاگ کر رو رہے ہیں جا جا کے ان کو جھولا جھلا تا کہ میرے محبوب کی بیٹی کی عبادت میں کوئی فرق نہ آ جائے آقا میں سدرہ کی بلندیوں کو چھوڑ کر تیری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ کر ساری ساری رات ان کو لوریاں دیتا اور کہتا تھا بچو سو جاؤ تمہاری شان بڑی بلند ہے

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ نَهْرًا مِنْ لَّبَنٍ لِعَلِیٍّ وَزَهْرَا وَحُسَیْنٌ وَحَسَنْ

آقا آپ کی بیٹی جب رات کو تھوڑی دیر کے لئے آرام فرماتی تو شہزادوں کے جھولوں کی رسی لے کر ہلاتی رہتی تا کہ شہزادوں کی نیند میں فرق نہ آئے شہزادے جاگ نہ جائیں شہزادے رو نہ پڑیں خالق کائنات فرماتا۔ جبریل دیکھ میرے یار کی بیٹی تھوڑی دیر کے لئے لیٹی ہے پھر اٹھ کر اس نے مجھے راضی کرنے کے لئے مجھے رو رو کر منانا ہے جلدی جا جا کے میرے محبوب کی بیٹی کے ہاتھ سے رسی تو لے لے جب تک یار کی بیٹی سوئی رہے تو جھولا جھلاتے جانا تا کہ میرے یار کی بیٹی کی نیند میں فرق نہ آئے یار کی بیٹی پوری طرح آرام کر لے آقا میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے جھولے جھلانے والا جبریل ہوں میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو لوریاں دینے والا جبریل ہوں آقا اگر میں ان کے جھولے جھلا سکتا ہوں ان کو لوریاں دے کر سلا سکتا ہوں تو کیا میں ان کو گود میں بٹھا کر پیار کر کے کھلا

Marfat.com

نہیں سکتا آقا حیران نہ ہوں پریشان نہ ہوں۔

جن کا جھولا فرشتے جھولاتے رہے
لوریاں دے کے نوری سلاتے رہے
اپنے کندھوں پہ آقا بٹھاتے رہے
جن پر سفاک خنجر چلاتے رہے
اس شہیدوں کے افسر پر لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض آقا یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میری جیب میں کیوں ہاتھ مارتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ کیا تلاش کرتے ہیں؟ میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا جبریل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے تجھے پہچانا نہیں یہ تجھے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سمجھ رہے ہیں دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جب بھی میرے پاس آتا ہے تو وہ میرے لئے میرے گھر والوں کے لئے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے لئے پھل فروٹ لے کر آتا تھا اگر شہزادے میرے پاس نہ ہوتے تو وہ شہزادوں کے لئے اپنی جیب میں ان کا حصہ ڈال لیتا جب یہ آتے تو ان کو اپنی جیبوں سے نکال کر وہ پھل فروٹ دیتا جبریل حسنین رضی اللہ عنہما تیری جیب سے اپنا حصہ تلاش کررہے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا یہ بھی کوئی بات ہے ابھی ان کو فروٹ کھلا دیتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے مدینہ شریف میں بیٹھے بیٹھے ہاتھ بلند کیا تو آپ کا ہاتھ جنت میں پہنچ گیا

حضرات! یہ جبریل علیہ السلام کون ہے؟ بولو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چومنے والا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید حضرات! جب مرید کی یہ شان ہے جب غلام کا یہ مقام ہے تو جبریل علیہ السلام کے پیر اور آقا کی کیا شان ہو گی کیا میرے آقا مدینہ شریف میں بیٹھے بیٹھے جنت میں

Marfat.com

ہاتھ نہیں پہنچا سکتے بخاری شریف کا مطالعہ کرو میرا آقا بھی جنت میں فرش پر بیٹھے بیٹھے ہاتھ پہنچا سکتا ہے اللہ اکبر حضرت جبریل علیہ السلام نے جنت میں ہاتھ بلند کر کے ایک انگور کا گوشہ ایک انار توڑ کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں پیش کر دیا۔ دونوں شہزادے کھانے لگے خوش ہو گئے حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا ان شہزادوں کو جی بھر کے دیکھ لو آپ کی وفات شریف کے بعد شہزادہ حسن کو آپ کے امتی زہر دے کر شہید کر دیں گے امام حسین رضی اللہ عنہ کو میدان کربلا میں تلواروں سے شہید کر دیں گے حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی آقا شہادت ان کی ہو گی شان آپ کی ہو گی میرے آقا نے فرمایا وہ کیسے عرض کی آقا قیامت والے دن تاج شفاعت اللہ تعالیٰ آپ کو پہنائے گا سوہنا جس کے لئے تیری شفاعت والے ہاتھ اٹھ گئے اللہ تعالیٰ تقدیر بدل دے گا تیری تدبیر نہیں بدلے گا۔ سبحان اللہ۔ (روضۃ الشہداء جلد۲ صفحہ ۱۳۳، ۱۳۵)

جنگل کی ہرنی

امام الانبیا بے سہاروں کے سہارا یتیموں کے ماویٰ وملجا والی دو جہاں سلطان کائنات تیرے میرے آقا سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم آقا کی بارگاہ میں بیٹھ کر زیارت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

حضرات! وہ مرید کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں جو ہر وقت پیر کی خدمت میں بیٹھ کر فیوض و برکات کے خزانے لوٹتے رہتے ہیں وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کتنے مقدر والے تھے جن کو ہر وقت دیدارِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوتا رہتا تھا سرکار تشریف فرما ہیں اچانک ایک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعرابی صحابی حاضر ہوا جو گاؤں کا رہنے والا تھا دیہات میں مقیم تھا سرکار کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اس کے پاس ایک چھوٹا سا ہرنی کا بچہ بھی تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار کر کے صلوٰۃ وسلام

Marfat.com

عرض کر کے وہ ہرنی کا بچہ سرکار کی خدمت میں پیش کیا عرض کی آقا یہ تحفہ قبول فرمائیں میرے آقا نے فرمایا یہ کہاں سے لیا ہے عرض کی آقا آپ کی زیارت کے لئے آرہا تھا یہ بچہ اکیلا ایک جگہ بیٹھا تھا میں نے پکڑ لیا ارادہ کیا غریب ہوں اور تو کوئی تحفہ لے نہیں سکتا چلو آپ سرکار کی بارگاہ میں پیش کردوں میرے آقا بڑے کریم ہیں یہی قبول فرمالیں گے خوش ہو جائیں گے دعا دیں گے میرا بیڑا پار ہو جائے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرا پڑے وہ ہرنی کا بچہ لے کر دعا دی وہ بچہ میرے آقا کے پاس بیٹھ گیا صدقے جاؤں اس ہرنی کے بچے پر جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی سبحان اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر صحابہ رضی اللہ عنہم سے دین کے مسئلے پر گفتگو فرمانے لگے تھوڑی دیر گزری تو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اکیلے مسجد میں نانا جان کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے سرکار نے پیار کر کے گودی میں بٹھالیا امام حسن رضی اللہ عنہ نانا جان کی گودی میں بیٹھ کر کھیلنے لگے کھیلتے کھیلتے امام حسن رضی اللہ عنہ کی نظر اس ہرنی کے بچے پر پڑی عرض کی نانا جان یہ کیا ہے؟ فرمایا بیٹا یہ ہرنی کا بچہ ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جان یہ کتنا پیارا ہے کتنا خوبصورت ہے بابا جان یہ مجھے دے دو میرے آقا نے فرمایا بیٹا تم ہی لے لو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بڑے ہی خوش ہوئے ہرنی کے بچہ کو پیار کرنے لگے پھر پیار کرتے کرتے ہرنی کے بچے کو گھر لے گئے وہاں اس کے ساتھ کھیلنے لگے ادھر سے امام حسین رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے جب ہرنی کے بچے کو دیکھا تو آپ کو بھی بڑا پیارا لگا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی یہ کس کا بچہ ہے؟ کہاں سے لائے ہو؟ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی حسین رضی اللہ عنہ یہ ہرن کا بچہ ہے اور نانا جان نے مجھے عطا فرمایا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی یہ کتنا پیارا ہے کتنا خوبصورت ہے کتنا حسین وجمیل ہے بھائی جی مجھے دے دو ناں؟ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی پیارا تھا تو میں گھر لایا ہوں اگر پیارا نہ ہوتا تو میں

Marfat.com

کیوں لاتا باقی اگر آپ نے لینا ہے تو نانا جان کی بارگاہ میں چلے جاؤ جا کر تم بھی مانگو امید ہے نانا جان تمہیں بھی ہرنی کا بچہ عطا فرمادیں گے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ان کی بارگاہ میں جو بھی آئے جس قسم کا سوالی آئے جو آس لے کے آئے وہ کبھی خالی نہیں جاتا میرے نانا جان مانگنے سے سوا دیتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا نواسہ ہے تو مانگے گا کیا کریم نانا انکار کرے گا؟ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ

بوھا اکو سوالی جہان سارا دوجے بوہے سوالی کوئی جاندا ای نہیں
سخی ڈٹھا انوکھا اے جگ اندر جدوں دیندا کجھ کول بچاندا ای نئیں
کون منگندا اے کناں منگدا اے وٹ نوری پیشانی تے پاندا ای نئیں
جگرا سخی کریم دا ویکھ ناصر جنی وار کوئی منگے ٹھکراندا ای نئیں

امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی نانے تے جا کر مانگو امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی جی آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن یہ ہرنی کا بچہ مجھے پسند بڑا آیا ہے مہربانی فرماؤ یہی مجھے عطا کردو تو سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو ملنا مشکل ہے۔

آکھن اگا حسن شہزادہ تے نانے بخشیا مینوں
جاکے منگ رسول اللہ توں تے میں نئیں دیندا تینوں

جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھائی جان سے یہ جواب سنا تو فرمایا بھائی حسن رضی اللہ عنہ تم نے مجھے ہرنی کا بچہ نہیں دیا کوئی بات نہیں میں نانا جان کے پاس جارہا ہوں اگر میں بھی اس طرح کا بچہ نہ لاؤں تو مجھے بھی حسین نہ کہنا اب حسین رضی اللہ عنہ نانے کے دربار سے اس وقت آئے گا جب اسی طرح کا خوبصورت ہرنی کا بچہ لائے گا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے دوڑتے نانا جان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے والی دو جہاں نے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آتے ہی سینے سے لپٹا لیا پیار کیا سر چوما رخسار چومے پھر گودی میں بٹھالیا امام حسین رضی اللہ عنہ نانے کا چہرہ والضحیٰ چوم کر

Marfat.com

پیار سے کہنے لگے نانا جان یہ بھائی حسن رضی اللہ عنہ کو ہرنی کا بچہ آپ نے عطا فرمایا ہے؟ میرے آقا نے فرمایا ہاں میں نے ہی اسے دیا ہے عرض کی نانوں جان مجھے بھی اسی طرح کا خوبصورت ہرنی کا بچہ عطا فرمائیں تا کہ میں بھی اس سے کھیلوں میرے آقا نے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ وہ ایک اعرابی صحابی نے مجھے تحفہ کے طور پر دیا ہے ایک ہی تھا وہ حسن رضی اللہ عنہ لے گیا بیٹا اگر تم پہلے آتے تو تم لے لیتے تیرا بھائی پہلے آیا تھا وہ لے گیا ہے ضد نہ کرو گھر چلے جاؤ دونوں بھائی مل کر اس کے ساتھ کھیل لو لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں نانا جان مجھے الگ ہرنی کا بچہ عطا فرمائیں۔

آ کر پاس نبی سرور دے تے کہے حسین رضی اللہ عنہ پیارا
بچہ ہرنی دا ایک دیہو تے مینوں عالم دے سردارا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ تم کتنے پیارے ہو پیارے بچے بات مان جاتے ہیں جاؤ جا کر بھائی کے ساتھ کھیلو عرض کی نانا جان میں تو بھائی سے وعدہ کر کے آیا ہوں میں اس وقت گھر آؤں گا جب نانا جان مجھے ہرنی کا بچہ عطا کریں گے نانا جان میں نے خالی ہاتھ نہیں جانا کیونکہ آپ کا در اللہ تعالیٰ کا در ہے آپ کا گھر اللہ تعالیٰ کا گھر ہے امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

نانا جان اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ محبوب جو تیرے دروازے پر آئے وہ خالی نہ جائے وہ مایوس ہو کر نہ جائے جو مانگے جس چیز کا سوال کرے سو ہنا تو نے اس کو لا نہیں کہنا یہ نہ کہیں کہ میرے پاس نہیں محبوب عطا میں کرتا رہوں گا منگتوں کی جھولیاں تو بھرتے جانا نانا جان اگر میں خالی چلا گیا تو دنیا والے کیا کہیں گے کہ جو نبی نواسے کو نہیں عطا کر سکا نواسے کو نہیں دے سکا وہ

Marfat.com

امت کو کیا دے گا نانا جان آپ کریم ہیں سخی ہیں اللہ تعالیٰ کی عطا سے سب کچھ عطا کر سکتے ہیں۔

حضرات! واقعی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت بڑے سخی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہیں میرے آقا نے فرمایا هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جانتے ہو دنیا میں سب سے بڑا سخی کون ہے۔ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانیں۔

حضرات! صحابی کیا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس کی عطا سے رسول ہی جانتا ہے پر وہابی کہتے ہیں صرف اللہ ہی جانے شکر کرو اس وقت وہابی نہیں تھے سارے صحابی تھے سارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پاک کے ماننے والے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ جانے یا اس کا رسول جانے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَللّٰهُ اَجْوَدُ جَوْدًا اللہ تعالیٰ ساری کائنات سے سب سے بڑا سخی سب سے بڑا داتا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ نَبِیٌّ آدَمُ پھر ساری خدائی میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا سخی سب سے داتا میں ہوں۔

حضرات! سخی اور داتا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں داتا کے معنی بھی دینے والا سخی کے معنی بھی دینے والا اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا سخی میں ہوں داتا میں ہوں اب آپ بتائیں جو سخی ہو گا جو داتا ہو گا اس کے پاس کچھ نہیں ہو گا؟ ناں ناں سخی کہتے ہی اس کو ہیں جس کے پاس خزانے ہوں جس کے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا بہت کچھ ہو۔

حضرات! دنیا کے سخیوں کا مال خرچ کر کے ختم ہو سکتا ہے مگر جس کو خالق کائنات خزانے عطا فرمائے اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں آ سکتی حضور علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام بھی سخی ہیں عام دنیا دار بھی سخی ہیں مگر سرکار کو سخی اللہ تعالیٰ نے بے پناہ خزانے دے کر بنایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى بجنا ہم نے تجھے محتاج پایا تو محتاج تھا تو تنگ دست تھا ہم نے تجھے اپنے خزانے عطا کر کے غنی کر دیا ہے سخی کر دیا ہے داتا بنا دیا ہے اب تو کائنات میں تقسیم کرتا جا کبھی کمی نہیں آئے گی۔

حضرات! بعض لوگ داتا کے لفظ سے بڑے گھبراتے ہیں کہتے ہیں صرف اللہ تعالیٰ داتا ہے اور کوئی نہیں مگر ہمارا ایمان یہ ہے کہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ ہی داتا ہے مگر جس کو چاہے وہ داتا بنا دے کسی کو کیوں تکلیف ہوتی ہے اللہ تعالیٰ داتا ہے اس کی عطا سے اس کا یار بھی داتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب اعلم مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا صفحہ ۲۲۱)

ہم منگتے ہیں احمد کے وہ داتا ہے ہمارا
ہم منگتے ہیں احمد کے وہ داتا ہے ہمارا
گر شور مچاتے ہیں یہ منکر تو مچائیں
آواز سگاں کم نکند رزق گدارا

ہمارا نبی سخی ہے داتا ہے سنیوں اپنا ایمان رکھو میرے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یہی بات فرما گئے کہ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

حضرات! اللہ تعالیٰ حقیقی داتا ہے کسی کی عطا کے بغیر داتا ہے اس کے نبی ولی غوث قطب اس پیارے رب العالمین کی عطا سے داتا ہیں سخی ہیں کوئی شرک نہیں

Marfat.com

کوئی بدعت نہیں بعض سخت قسم کے اپنے آپ کو موحد کہلانے والے کہتے ہیں کہ نہیں جی جب اللہ تعالیٰ داتا ہے تو پھر اور کوئی داتا نہیں جو کسی کو داتا کہے وہ مشرک ہے۔

حضرات! آپ اس موحد سے سوال کریں کہ اللہ تعالیٰ کتنے ہیں؟ وہ لازمی کہے گا ایک اس سے پوچھو کہ تیرے باپ کتنے ہیں وہ دو تین تو کہے گا نہیں کیونکہ اگر کہے تین ہیں دو ہیں تو لوگ کہیں گے حرامی ہے ویسے وہ لوگ ناراض نہ ہوں جو نبی پاک ﷺ کا نبی پاک ﷺ کی آل کا گستاخ ہو وہ حلالی نہیں ہوسکتا یہ تحقیق کرکے دیکھ لیں تو خیر آپ اس سے سوال کریں مولوی صاحب خیر سے آپ کے ابا جان' والد صاحب' باپ جان کتنے ہیں وہ دو تین تو کہے گا نہیں لازمی کہے گا ایک ہے آپ کہیں کہ یہ تو شرک ہے اللہ تعالیٰ بھی ایک' تیرا باپ بھی ایک' اللہ تعالیٰ بھی ایک' تیرا بابا بھی ایک' وہ لازمی جواب دے گا اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کو کسی نے بنایا نہیں میرا باپ ایک ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک ہے آپ بھی جواب دیں اللہ تعالیٰ داتا ہے تو اس کو کسی نے سخی داتا بنایا نہیں ہمارا نبی ہمارے ولی داتا ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک ہیں تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جان میں تو اب اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک مجھے ہرنی کا بچہ نہیں مل جاتا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹا ہرنی کا بچہ ایک ہی تھا جو تیرا بھائی لے گیا ہے اب دوسرا کہاں سے لائیں ضد نہ کرو جاؤ گھر چلے جاؤ جب میرے آقا نے یہ بات فرمائی تو قریب تھا امام حسین رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے شہزادہ رو پڑتا میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے آنسو ڈھلک پڑتے اچانک صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ سامنے دیکھیے ایک ہرنی اپنا بچہ لے کر تیز تیز دوڑتی آرہی ہے۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بات ختم کی تو ایک ہرنی بچہ لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں پہنچ گئی اور زبان

Marfat.com

حال سے انسانوں کی طرح بول کر کہنے لگی آقا حسین رضی اللہ عنہ کو رونے نہ دیں یہ بچہ میں لے کر آ گئی ہوں حسین رضی اللہ عنہ کو دے دیں تا کہ وہ راضی ہو جائے۔

حضرات! ہو سکتا ہے یہاں کوئی اعتراض کرے کہ ہرنی کیسے بول پڑی۔ میرے دوستو! ٹھیک ہے ہرنی کبھی بولی نہیں حیوانات کبھی کلام نہیں کرتے لیکن سوچو تو سہی یہ ہرنی آئی کہاں کھڑی ہے یہ تیری میری بات نہیں یہ تیرے میرے پاس نہیں یہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آئی کھڑی تھی جس کو دیکھ کر پتھر بھی کلمہ پڑھتے تھے درخت چل کر آپ کی نبوت کی شہادت دیتے تھے مدینے کے پہاڑ خوشی میں رقص کرتے تھے جب بے جان چیزیں میرے آقا کی بارگاہ میں آ کر کلمہ پڑھ سکتی ہیں تو کیا جانور جو زبان والے ہیں کیا وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام نہیں کر سکتے تو ہرنی نے سرکار کی بارگاہ میں انسانوں کی طرح بول کر عرض کی آقا وہ جو پہلا بچہ جو آپ کے پاس آیا تھا وہ بھی میرا لخت جگر ہے یہ بھی میرے دل کا ٹکڑا ہے سوہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم، من ٹھار نبی صلی اللہ علیہ وسلم، عربی نبی صلی اللہ علیہ وسلم، یہ بچہ بھی لے لو اپنی شہزادے کو کہہ دو رو نہیں یہ ہرنی کا بچہ آ گیا ہے میرے آقا نے فرمایا اے ہرنی یہ تمہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ میرا حسین رضی اللہ عنہ رو رہا ہے تو بچہ لے کر دوڑ کر آ گئی عرض کی سوہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پتہ نہیں تھا میں نہیں جانتی تھی میں جنگل میں بیٹھ کر اپنے اس بچے کو دودھ پلا رہی تھی دوسرے بچے کو یاد کر کے آنسو بہا رہی تھی کہ اچانک خالق کائنات نے آواز ماری اے ہرنی رو نہیں تیرا بچہ جہاں پہنچا ہے صحیح پہنچا ہے تجھ سے بھی زیادہ رحیم کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ چکا ہے اے ہرنی یہ دوسرا بچہ بھی لے کر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جلدی سے پہنچ تا کہ میرے یار کا نواسہ رو نہ پڑے اگر حسین رضی اللہ عنہ رو پڑا میرے حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرشتے رو پڑیں گے اگر فرشتے رو پڑیں تو ساری کائنات رو پڑے گی لہٰذا جلدی کر حسین رضی اللہ عنہ کے رونے سے پہلے پہلے یار کے دربار میں پہنچ جا ہرنی نے عرض کی آقا جب خالق

Marfat.com

کائنات نے یہ حکم فرمایا تو میں نے عرض کی مولا کریم میں مدینہ شریف سے دور جنگل میں بیٹھی ہوں تیرے یار کا شہر مدینہ بڑی دور ہے کیسے پہنچوں فرمایا گھبرا نہیں آنکھیں بند کر کے بچہ لے کر دوڑ لگا جب دوسرا قدم اٹھائے گی تو تو مدینہ پہنچ جائے گی۔ سبحان اللہ حضور میں نے دوڑ لگائی حسین رضی اللہ عنہ کے رونے سے پہلے پہنچ گئی ہوں۔

ہاتف غیب آوازہ ہویا تے جنگل وچہ ہرنی نوں
دوجا بیٹا دے نذرانہ تے جلد حسین رضی اللہ عنہ ولی نوں
دوجا بھی میں حاضر کیتا تے موجب حکم خدا دے
میں بھی حاضر وچہ خدمت دے جے لوڑ ہووے شہزادے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے ہرنی اگر تو نے دوسرا بچہ بھی میرے حسین رضی اللہ عنہ کو دے دیا تو بچوں کی جدائی کیسے برداشت کرے گی؟ ہرنی نے عرض کی آقا میں بچوں کی جدائی برداشت کر سکتی ہوں مگر تیرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کا رونا برداشت نہیں کر سکتی۔ (ذکر شہادت صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷ روضۃ الشہدا جلد ۲ صفحہ ۲۶، ۲۷)

حضرات !اس روایت سے پتہ چلا کہ خالق کائنات آقا حسین رضی اللہ عنہ کا رونا برداشت نہیں کر سکتا سوچو اس وقت کیا منظر ہو گا جب میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا کے میدان میں یزیدوں نے دکھ دے کر پریشان کر کے رلایا ہو گا

حسین رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ تے ہر کوئی کردا پر حسین رضی اللہ عنہ دی ذات دا نئں اے
قدر حسین رضی اللہ عنہ دی اللہ جانے یا ذات رسول دے سہی اے
یاوت قدر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا جانے تے جیہڑی کھیر پیوندی رہی اے
یاوت قدر بی بی زینب رضی اللہ عنہا جانے جیہڑی شام دی قیدن تھئی اے

حضرات !امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کو اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑے ہی پیارے تھے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان سے سچی

Marfat.com

عقیدت محبت پیار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت اور شہادت کا تذکرہ ہم سلطان کربلا جلد۲ میں تفصیلاً عرض کریں گے اللہ تعالیٰ فقیر کی اس محنت کو قبول منظور فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔آمین ثم آمین

بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

طالب دعا

قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

۲۹ رجب شریف بروز اتوار سن ۱۴۲۶ھ

Marfat.com

Marfat.com

علماء خطباء مقررین اور عوام کے لئے انمول خزانہ

خطیب پاکستان مناظر اسلام **علامہ قاری فیض المصطفیٰ اعتقادی** کی لاجواب اور بے مثال تالیفات

ذوق خطیب

اول میلاد شریف کی اہمیت
انگوٹھے چومنے کا جواز
میلاد کے فوائد نور نبی ﷺ پر بحث

دوم سرکار کے والدین رضی اللہ عنہما
ولادت شریف
جشن میلاد کا جواز

سوم دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا
شریعت مصطفیٰ ﷺ پر بحث

چہارم ذکر مصطفیٰ ﷺ۔ وفات مصطفیٰ ﷺ
حیات مصطفیٰ ﷺ پر نفیس دلائل
(زیر طبع)

ماہ اجمیر

شان ولایت۔ ولی کی تعریف
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر مکمل بحث

امامت کا حق دار کون؟

اہلسنت و جماعت کی نماز کس امام کے پیچھے ہو سکتی ہے
بہترین رسالہ

سلطان کربلا

اول مقام اہلسنت۔ اہلسنت کون؟
محبت مجاہد اہلبیت
شان حسنین رضی اللہ عنہما پر مکمل بحث

دوم ولادت حسین رضی اللہ عنہ۔ رخصتی مدینہ
غم حسین رضی اللہ عنہ۔ ماتم حسین رضی اللہ عنہ
پر نفیس بحث
(زیر طبع)

سوم امام مسلم رضی اللہ عنہ کی شہادت
بچوں کی شہادت۔ مکہ سے کربلا
یوم عاشورا
(زیر طبع)

چہارم شہادت حضرت حُر رضی اللہ عنہ، حضرت وہب رضی اللہ عنہ، حضرت عون رضی اللہ عنہ و محمد رضی اللہ عنہ
حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ
شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
(زیر طبع)

پنجم شہادت کے بعد کے واقعات
ابن زیاد کا دربار
یزید کا دربار۔ واپسی مدینہ
(زیر طبع)

ششم قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کا انجام
یزید اپنے آئینے میں
یزید کے حامیوں کا علمی آپریشن
(زیر طبع)

ہالو گرافکس

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

فون: 0411-2020046

Marfat.com